DATA ENTERED

تعلیماتِ قرآن

مرتبہ

مرزا عبدالحمید ایم۔اے

قومی کتب خانہ ریلوے روڈ لاہور

۲۹۳۴

(جملہ حقوق محفوظ)

بار دوم ۲۰۰۰

تاریخ اشاعت ..... اکتوبر ۱۹۴۹

قیمت ..... ساڑھے چھ روپے

شیخ محمد نصیر ہمایوں پبلشر نے تعلیمی پریس لاہور میں باہتمام ملک نور الٰہی
پرنٹر چھپوا کر قومی کتب خانہ ریلوے روڈ لاہور سے شائع کی

Marfat.com

DATA ENTERED

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
افتتاحیہ طبع دوم	
پیش نہاد	۴۸
پہلا باب	
سورۃ فاتحہ (۱)	۵۷
فصل (۱)	〃
دینِ حق اور خدا پرستی کے مقاصد کا	〃
خلاصہ	〃
سورۂ بقر (۲)	۵۸
فصل (۲)	〃
متقین کی صفاتِ خمسہ	〃
اصولِ فلاح	۵۹
کافروں کا انجام	〃
منافقوں کا بیان	〃
منافقوں کے کرتوت	〃

مضمون	صفحہ
منافقوں کی محرومیوں کی دو مثالیں	۵۹
فصل (۳)	۶۰
اعترافِ حق میں انکار نہ کرو قرآن	〃
کے مقابلہ میں عاجز ہی شہادت ہے	〃
کہ طاقتور قرآن اللہ کی طرف سے	〃
ہے۔	〃
امثلہ کا اثر مومن و کافر پر جدا جدا ہوگا	〃
نیابت فی الارض	〃
امیرِ منتخب کی اطاعت	۶۱
لاخوف ولاحزن کا تخت پر نزول	〃
فصل (۴)	〃
بنی اسرائیل سے خطاب	〃
تذکیر بالآء اللہ نعمائے الٰہی کا یاد	〃
☆ دلانا۔ اللہ کے ہاں مجرم کا کوئی	〃

Marfat.com

مضمون	صفحہ
مددگار نہیں ؛	
بنی اسرائیل کے جرائم	۶۲
بداعمالیوں کا انجام	″
فصل (۵)	″
سعادت ونجابت کا معیار ایمان و عمل ہے۔ نبی کا کوئی حکم بے مقصد نہیں ہوتا۔	″
بنی اسرائیل کی بدکرداریاں اور خوش فہمیاں۔	۶۳
بنی اسرائیل کے کچھ اور کرتوت	″
فصل (۶)	۶۴
داعیانِ حق سے عناد	″
نزولِ قرآن سے پہلے اسی کتاب حق کے نام پر فتح کی دعائیں مانگتے تھے۔	″
انکار کی وجہ۔	″
راہِ حق میں موت کی بازی آزمائش عمل ہے۔	۶۵

مضمون	صفحہ
یہودی جبریلؑ کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں	۶۵
تورات میں حضورؐ کی تصدیق	″
شیطانی تعلیم کے شعبدے	″
فصل (۷)	۶۶
نسخ شرائع ونسیان شرائع کی حکمت مومن مشتعل نہ ہوں۔	″
قلبی اور مالی عبادت سے معنوی استعداد نشو ونما پاتی ہے۔	″
دین کی حقیقت مذہبی گروہ بندیوں میں ضائع نہ کرو۔	″
اللہ کے گھروں کی بربادی کیا ہے؟	″
خدا ہر جگہ موجود ہے۔	۶۷
مشرکینِ عرب کے اعتراضات لغو ہیں منصبِ رسالت کا انتخاب اللہ کے ہاتھ میں ہے۔	″
فصل (۸)	″
قبلہ بیت الحرام ہی ہونا چاہیئے۔ ابراہیمؑ کی آزمائش اور منصبِ امامت	۶۸

Marfat.com

مضمون	صفحہ
ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے	۶۸
اصلاحِ حال کی فکر کرو۔	"
اللہ کے رنگ میں رنگے جاؤ۔	"
"پدرم سلطان بود" کی رٹ لگانے سے	۶۹
کوئی فائدہ نہیں۔	
دوسرا باب	
پارۂ سیقول (۲)	
فصل (۹)	
نیا مرکزِ ہدایت	"
تحویلِ قبلہ	۷۰
اہلِ کتاب کی بے راہ روی،	"
کتمانِ حق۔	"
مرکز سے وابستہ رہو۔	۷۱
منزلِ مقصود تک پہنچنے کے وسائل	"
راہِ عمل کی آزمائشیں۔	"
ذکر، شکر اور صبر	"
باب تہذیب الاخلاق کا	"
ماحصل۔	

مضمون	صفحہ
فصل (۱۰)	۷۱
کائناتِ خلقت میں تدبر و تفکر کرو	"
صرف ایک آقا سے لو لگاؤ	۷۲
پاکیزہ چیزیں تمہاری خوراک ہیں۔	"
اندھی تقلید بھی حماقت ہے۔	"
حلال و حرام کا قرآنی معیار سامنے رکھو	"
علمائے حق فروش۔	"
نورِ حق آجانے کے بعد جہل و	۷۳
ظن سے بچو۔	
فصل (۱۱)	"
دین سے مقصود ظواہر و رسوم	"
نہیں بلکہ پاکیزگی اور نیکوکاری ہے	
تدبیرِ منزل اور نظامِ سیاست میں	"
قانونِ مساوات لازمی ہے۔	"
وصیت ایک مقدس امانت ہے۔	"
تکمیلِ اخلاق کا پہلا عملی قدم (روزے)	"
روزوں کا مقصدِ حقیقی۔	"
اعمال کھرے ہونے چاہئیں۔	۷۴

Marfat.com

مضمون	صفحہ
معاملات میں صفائی	۷۴
اصل راہ جہاد اور تقویٰ کی راہ ہے	"
قومی نوج کے لئے مال خرچ کرو۔	۷۵
فصل (۱۲)	"
حج یعنی جہادِ اصغر	"
حج کے احکام۔	"
غرور کا سر نیچا۔	۷۶
دائرہ اسلام میں پوری طرح آجاؤ	"
فصل (۱۳)	"
بنی اسرائیل کا انجام۔ دین کی اصل عظیم۔	"
صراطِ مستقیم، صرف اقرارِ ایمان کافی نہیں	۷۷
انفاق فی سبیل اللہ تمہارے پیام	"
انقلاب کا سب سے بڑا ہتھیار ہے۔	"
☆ فساد کا مٹانا ہر حال میں ضروری ہے	"
قرآن داعیِ امن ہے۔	"
جنگ کے قرآنی اصول۔	۷۸
فصل (۱۴)	"

مضمون	صفحہ
مشرکین سے مناکحت کا حکم۔ ایلاء	۷۸
مطلقہ کی عدت۔ طلاق دینے کا	۷۸
طریقہ خُلع۔ طلاق کا فلسفہ۔	۷۹
فصل (۱۵)	"
راہِ عدل کی تلقین۔ رضاعت،	"
بیوہ کی عدت۔ مطلقہ کے مہر کے	۸۰
احکام (غیر ممسوسہ)	"
خدا پرستی کی سچی روح۔	"
شوہر کی وصیت اور بیوہ کا	"
رضامندی سے نکاح کرنا۔	
فصل (۱۶)	۸۱
جہاد کے احکام۔ امام کا انتخاب۔	"
صبر و استقامت کی سچی روح کے	
بغیر راہِ عمل میں ثبات ممکن نہیں۔	
امیرِ جماعت کے فرائض۔ طالوت	"
اور جالوت کا مقابلہ۔	
جہاد کا جذبہ کبھی نہ مٹے۔	۸۲

Marfat.com

مضمون	صفحہ
تِلْكَ الرُّسُلُ ۳	
جنگ کے لئے انفاق مال ضروری ہے	۸۲
آیۃ الکرسی	"
فصل ۱۷ -	"
سچی توحید - اسلام "نور حق" ہے	"
فصل ۱۸ -	۸۳
ابراہیمؑ کا مناظرہ اور مبلغین حق کے لئے اسوۂ حسنہ - تین مثالیں -	"
فصل ۱۹ -	۸۴
خیرات و صدقات کے احکام - ایک مثال - اخلاص کی خیرات کی مثال	"
دکھاوے کی خیرات کی مثال -	"
فصل ۲۰ - خیرات کے خاص مستحق خود دار محتاج	
سود خواری کی لعنت	۸۵
معاملات کی صفائی کے گُر	۸۶
رہن -	"
فصل ۲۱ -	"
خلافت کبریٰ اور بارگاہ الٰہی میں	"

مضمون	صفحہ
عجز و اطاعت کی دعا -	۸۶
تیسرا باب	
سُورَۃُ اٰلِ عِمْرَانَ -	۸۷
فصل ۲۲ -	۸۸
زندہ خدا محکم و متشابہ آیات	"
منکر مغلوب ہوں گے	"
دُنیوی بے سروسامانی سے دل برداشتہ نہ ہو جاؤ -	۸۹
فصل ۲۳ -	"
تین شہادتیں - یہود و نصاریٰ کی تفرقہ اللہ کی شہنشاہی - حق و باطل کے فیصلے کا وقت -	۹۰
اتباعِ رسولؐ اللہ کی محبت کا نشان ہے	۹۰
فصل ۲۴ -	"
مریمؑ کا ذکر - زکریاؑ کی دعا -	"
یحییٰؑ کی پیدائش - رسالت محمدی کی صداقت -	۹۱
انصار اللہ - یہودیوں کی سازش	"

Marfat.com

مضمون	صفحہ
فصل ۲۵	۹۱
بنیادی صداقتیں۔ مُسلم حنیف۔	۹۲
اہلِ کتاب کی سازش۔ لین دین۔	〃
دیانت کا معیار۔	〃
فصل ۲۶	۹۳
وحدتِ دین۔ قرآن عزیز مصدّقِ	〃
تعلیماتِ سابقہ ہے۔	〃
لَنْ تَنَالُوا (۴)	
یہودیوں کے اعتراضات اور انکے جوابات	۹۴
استقامت فی الدّین۔ داعیانِ حق۔	〃
فصل ۲۷	۹۵
خیر اُمّت۔ نیک اہلِ کتاب۔ دشمنانِ حق	〃
صبر اور تقویٰ۔ بدر کا معرکہ۔	〃
مبلّغینِ حق مایوس نہ ہوں۔ سود در سود	۹۶
حرام ہے۔ متقی انسانوں کے اوصاف	
فصل ۲۸	۹۷
✱ سیروا فی الارض۔ نشاناتِ عبرت۔ اُحد	〃
کا معرکہ۔ حق پرستی حق کے لئے ہونی	〃

مضمون	صفحہ
چاہیئے۔ حق پرستوں کی دُعا۔	۹۸
دشمنوں کی کثرت۔ معرکہ اُحد کے حالات۔	〃
منافقوں کی بزدلی۔ راہِ حق میں	۹۹
مَوت زندگی ہے۔	
منصبِ امامت۔ صاحبِ عزیمت	〃
امام۔ اطاعت۔	۱۰۰
فصل ۲۹	〃
منافقوں کی آزمائش۔ شہیدانِ	〃
باوفا۔ بدر اصغر۔ باطل کی مُہلت	
فصل ۳۰	۱۰۱
اجر کے مستحق صاحبانِ ایمان و تقویٰ	〃
ہوں گے۔ منافقوں کا بُخل۔ سوختنی	
قربانی۔	
راہِ حق میں مشکلات پر صبر کرو۔ اہلِ	۱۰۲
کتاب ہونے کا گھمنڈ۔	
راہِ حق میں استوار رہو۔	〃
ذکر کیا ہے؟ فکر کیا ہے؟ سورۂ مبارکہ کا خاتمہ	〃
قانونِ فلاح۔	

Marfat.com

مضمون	صفحہ
چوتھا باب	
سُورۃُ النّسآء (۴)	
فصل ۳۱	۱۰۳
یتیموں سے حسنِ سلوک کے احکام	۱۰۴
چار بیویوں سے نکاح کی اجازت	″
دو گواہ ضروری ہیں میّت کے وارث	″
مرد ہی نہیں عورتیں بھی ہیں۔	
فصل ۳۲	″
قانونِ وصیّت	″
کلالہ کی میراث	۱۰۵
فصل ۳۳	″
بدکار مرد و عورت کے احکام۔ بیوی سے حسنِ سلوک۔	۱۰۶
فصل ۳۴	″
وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے	″
وَالْمُحْصَنٰتُ (۵)	
دین میں اصل آسانی ہے۔ مساوات انسانی۔ اصلاح معاشرت	۱۰۷

مضمون	صفحہ
فصل ۳۵	۱۰۷
مرد کی سربراہی اور اصلاحِ زوج کا طریقہ	″
باہمی ناچاقی کا فیصلہ کیسے ہو؟	۱۰۸
امّہ سے حسنِ سلوک۔	″
فصل ۳۶۔	″
تیمّم کا طریق۔ اہلِ کتاب کی بیگاہ روی	″
شرک ناقابلِ عفو گناہ ہے۔	۱۰۹
فصل ۳۷	″
یہودیوں کا گھمنڈ	″
اہلِ کتاب اور مشرک ایک صف میں	″
عذاب دائمی کی وعید۔ اجتماعی	″
زندگی کے اصول۔ منافقوں کا	۱۱۰
طرزِ عمل۔ انعام یافتہ گروہ۔	۱۱۱
ہر وقت تیار رہو۔	″
ترغیبِ جہاد۔ ہر وقت کام پر ہو۔	″
بزدلوں کی کیفیت۔	۱۱۲
تکلیفِ نفس کی پیروی کی وجہ سے پہنچتی ہے۔	″

Marfat.com

مضامین	صفحات
عزم وثبات۔	۱۱۲
تدبّر فی القرآن۔ افواہوں پر یقین نہ کرو	"
جہاد کرو + سلام کا بہتر جواب دو۔	۱۱۳
فصل ۳۸۔	"
جنگ کے بعض احکام	"
جنگ کی از خود خواہش نہ کرو	"
مومن مقتول کے احکام	۱۱۴
اللہ کی راہ جہاد میں نکلنے والے ہجرت کے احکام	"
فصل ۳۹۔	۱۱۵
نماز میں قصر کا حکم۔	"
صلوٰۃ خوف	"
ہر حال میں اللہ کو یاد کرو۔ نماز بقید وقت فرض ہے۔ کافر و مومن کی موت کا فرق۔ عدالت کے احکام۔	"
مجرم کی کبھی حمایت نہ کرو۔	۱۱۶
فصل ۴۰	"
پوشیدہ مشورے نہ کرو	"

مضامین	صفحات
مشرک کی کبھی بخشش نہ ہوگی ؛	۱۱۷
شیطان کا مرید اور رحمان کا مرید	"
فصل ۴۱	۱۱۸
اصول معاشرت۔ عورت اپنی مرضی سے مہر معاف کر سکتی ہے۔ بیویوں میں انصاف کیسے ہو۔ عدل و شہادت اور حق گوئی۔	"
فصل ۴۲	۱۱۹
مومن اور منافق کی ایمانی کیفیت کا موازنہ۔	"
منافق کا طرز عمل۔	"
منافقوں کی دو رنگی۔	۱۲۰
فصل ۴۳	"
بھائیوں کو چھوڑ کر کافروں کا ساتھ نہ دو	"
لَا یُحِبُّ اللّٰہُ (۶)	
تفریق بین الرسل۔	"
یہود کے نو مطالبات۔ رَاسِخُوْنَ فِی الْعِلْم	۱۲۱
سچائی ایک ہے اور انبیاء کا مرکز ہدایت	

Marfat.com

مضامین	صفحات
بھی ایک ہے + اللہ کی بے نیازی۔	۱۲۲
دین میں غلو نہ کرو۔	"
تثلیث کا عقیدہ باطل ہے۔	"
فصل ۴۴	۱۲۳
دینِ حق برہان ہے۔	"
خاتمہ سورۃ اور کلالہ کی وراثت کے	"
بقیہ احکام ؛	
پانچواں باب	
سُورۃ المائدہ (۵)	
فصل ۴۵	۱۲۴
معاہدے پورے کرو۔ احرام کے	"
احکام۔	
حرام جانور۔ تکمیل اسلام	"
اہل کتاب کا کھانا اور ناطہ	۱۲۵
فصل ۴۶	"
وضو اور تیمم کا حکم۔ عدل و انصاف	"
بنی اسرائیل کا عہد۔ بنی اسرائیل کا عمل	۱۲۶
فصل ۴۷۔	"

مضامین	صفحات
مسیح ابن مریم خدا نہیں۔	۱۲۶
اللہ کی سلطانی۔	۱۲۷
بنی اسرائیل کی بزدلی۔	"
موسیٰ کی بیزاری۔	"
فصل ۴۸۔	"
ہابیل اور قابیل۔	"
قتلِ انسانی کی ابتدا۔ ناحق قتل نہ کرو۔	۱۲۸
فصل ۴۹	"
اسلامی حکومت کے باغی	"
چور کی سزا شیوۂ کفر کی تصریح	۱۲۹
فصل ۵۰۔	"
انسانوں سے نہ ڈرو۔ اللہ سے ڈرو	"
قصاص فی الاعضاء	"
اعطائے انجیل۔ قرآن سابقہ کتابوں	"
پر مہیمن ہے۔	
فصل ۵۱	"
دین اور شرع و منہاج کا فرق	"

Marfat.com

مضامین	صفحات
فروع کے اختلاف میں نہ اُلجھو۔ قانونِ حق کا اتباع کرو۔	۱۳۱
فصل ۵۲۔	″
یہود اور نصاریٰ کو رفیق نہ بناؤ۔ مومنوں کی صفات۔ حزب اللہ، دین کا مسخر اڑانے والے، منکرینِ حق کے اعمال	۱۳۲
اور انجام۔ خدا پر طعن۔	″
فصل ۵۳۔	″
منصبِ رسالت۔	″
قرآن عزیز معیارِ ایمان و عمل پیش کرتا ہے	۱۳۳
الوہیت مسیح اور تثلیث کا باطل عقیدہ	″
فصل ۵۴۔	″
حقیقت کے خلاف غلو نہ کرو۔	
نصاریٰ یہود سے کم سنگدل ہیں۔	۱۳۴
وَاِذَا سَمِعُوْا (۷)	
فصل ۵۵۔	″
جوشِ گریہ۔ حلال و حرام کی تمیز قسم کا کفارہ۔ شیطانی کاموں سے بچو۔	″

مضامین	صفحات
اطاعتِ الٰہی میں سرگرم رہو۔	۱۳۵
فصل ۵۶	۱۳۵
آزمائشِ عمل۔ احرام میں شکار کے احکام۔	″
فصل ۵۷	۱۳۶
کثرتِ سوالات اور تعمق فی الدین	″
خدا کو پسند نہیں۔ بحیرہ، سائبہ، وصیلہ اور حامی بت پرستی کا توہم ہیں	″
اندھی تقلید سے باز رہو۔	″
وصیت کی گواہی اور اسکے احکام	″
فصل ۵۸	۱۳۷
رسولوں کی شہادت۔ عیسیٰ علیہ السلام کی دعا۔ خوانِ آسمانی کا نزول۔	″
نصاریٰ کی گمراہی میں عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش اور رقتِ قلبی کا کامل ترین مظاہرہ	۱۳۸
چھٹا باب	
سُورۃ اَنْعام (۶)	
فصل ۵۹۔ خلقتِ کائنات اور	۱۳۹

Marfat.com

مضامین	صفحات
☆ قانونِ حق جھٹلانے والوں کا انجام	۱۳۹
☆ دین سے تمسخر کرنے والوں کا انجام	۱۴۰
فصل ۶۰ - تذکیر بایّام اللہ شہادت	〃
حق مشرک حق کو پہچانتے ہیں - قرآنِ	۱۴۱
عزیز کی مخالفت ان کا شیوہ ہے -	
فصل ۶۱ - ☆ منکرینِ حق کا انجام پیغمبر	۱۴۲
حق کو دل گرفتہ ہونے کی ضرورت	
نہیں، اللہ تعالیٰ مشیتِ تہری سے	
کام نہیں لیتا علم و بصیرت کے لئے	〃
صحیفۂ فطرت سب سے بڑا نشانِ حق ہے	
مصیبت میں ہمیشہ خدا ہی یاد آتا ہے	۱۴۳
فصل ۶۲ - دنیوی مال و متاع کام	〃
نہ آیا اور بالآخر وہ نا امید ہو گئے -	
☆ ہلاکت صرف ظالموں کے لئے ہے -	〃
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم داعیِ حق	۱۴۴
اور پیغامبر خدا ہیں -	
منکروں کو تبلیغ کرو - ریاست کا گھمنڈ	〃
خدا کو پسند نہیں - دولت، ایمان کسی کا	

مضامین	صفحات
وارث نہیں ۔	
اہلِ ایمان سے حسنِ سلوک کرو ۔	۱۴۴
فصل ۶۳ - غیب کی کنجیاں اللہ کے	۱۴۵
ہاتھ میں ہیں - دن اور رات کا چکر	
بارگاہِ حق میں پیشی ۔	〃
فصل ۶۴ - خدا کی کارسازیاں -	〃
نگہبان صرف اللہ کی ذات ہے،	۱۴۶
باطل پرستوں کی مجلس سے الگ رہو -	
فصل ۶۵ - معاندینِ حق کی مثال -	〃
ابراہیم علیہ السلام کے روحانی ارتقاء	۱۴۷
کی مثال -	
ابراہیم علیہ السلام کی پاکبازی اور	۱۴۸
رحمتِ خداوندی کا نزول -	
فصل ۶۶ - منکرینِ تنزیلِ کتاب سے	〃
خطاب منصبِ قرآن عزیز -	۱۴۹
فصل ۶۷ - منکرینِ قرآن عزیز کو	〃
تحقیقی جواب -	
جنّوں کے متعلق توہم پرستانہ خیالات	۱۵۰

Marfat.com

مضامین	صفحات
فصل ۶۸- معرفت حق صفات کے آئینہ میں۔ اللہ مشیت قہری سے کام نہیں لیتا۔ بتوں کو برا نہ کہو۔	۱۵۰
وَلَوْ اَنَّنَا (۸)	
اگر تمام نشان دکھا دیئے جائیں تو بھی منکرین حق ایمان نہیں لائیں گے	۱۵۱
اکثریت حق و یقین کی روشنی سے محروم ہے	۱۵۱
منکرین حق کی کج بحثی۔	۱۵۲
فصل ۶۹- ایمان و کفر کی مثال۔	″
✱ دنیا کے امیر ہمیشہ داعی حق کے مخالف ہوتے ہیں ؛	″
کامیابی یہ ہے۔ کہ دل اسلام کے لئے کھل جائے۔ ✱ ضال اور مضل دونوں جہنم رسید ہوں گے۔ منکرین حق اپنی برائیوں کو مان لیں گے۔ ہر جگہ قانون ہدایت آتا ہے ظالموں کو تباہ و برباد کر دیا جائیگا	″
فصل ۷۰- مشرکین عرب کے مجرمانہ اعمال جہالت و حرمت کی اصل۔ جن	۱۵۳
جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے	۱۵۴
حرام جانور۔ یہودیوں کے لئے خاص حرمت کی حکمت۔ مشرکوں کی شہادت قبول نہیں۔	″
فصل ۷۱- محرمات حقیقی اور دین کی اصل۔	۱۵۵
کتاب حق اتمام نعمت کے لئے ہے	۱۵۶
فصل ۷۲- ✱ خاص نشانات الٰہی آجانے کے بعد مہلت نہیں ملتی۔	″
تفرقہ پسندوں سے اظہار بیزاری کا اعلان	۱۵۷
صراط مستقیم اور مسلک ابراہیمی۔	″
سورۃ الاعراف (۷)	
فصل ۷۳- ہدایت وحی کا مقصد (تذکیر و تنذیر) قیامت اور میزان عدل۔ خلقت انسانیت کی ابتدا	۱۵۸
اور ارتقائی مدارج کی دو راہیں	۱۹۵
شیطانی۔ رحمانی۔	
فصل ۷۴- اولاد آدمؑ سے خطاب	″

Marfat.com

مضامین	صفحات
لباسِ جسم اور لباس تقویٰ۔ دُنیا کا	۱۵۹
سامان زیب و زینت خدا کی بخشی ہوئی	۱۶۰
نعمت ہے۔ شیطانی قوتیں ہمیشہ حق	
کی دشمن رہیں گی۔ مشرکینِ عرب کی	
ڈھٹائی۔ دین حق کے تین بنیادی اُصول	
فصل ۷۵۔ دنیا کی نعمتوں کا صحیح	״
استعمال مشیتِ الٰہی کو پُورا کرنا ہے۔	
اصل میں حرام کیا ہے۔	״
* گمراہ لوگ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں	۱۶۱
فصل ۷۶۔ ایمان و عمل اور کینہ و عناد	״
جمع نہیں ہوں گے۔ اعرافؔ جنّتیوں	۱۶۲
کی کامیابی۔ دوزخیوں کی بدحالی۔	
فصل ۷۷۔ ہدایتِ وحی کا نمونہ۔	۱۶۳
* عذاب آجانے کے بعد مُہلت نہیں	״
ملے گی۔	
ساتواں باب	״
پروردگارِ عالم کی کارسازی اور رحمت	
کی نمود۔	

مضامین	صفحات
ہدایت کے حصول کے لئے	۱۶۴
استعداد ضروری ہے۔	
فصل ۷۸۔ قوم ثمود اور صالحؑ	״
علیہ السلام کی دعوت۔ قوم لوطؑ	۱۶۵
کی بداعمالیاں اور مہلک انجام۔	
فصل ۷۹۔ شعیب علیہ السلام	۱۶۶
کی دعوت۔	
قَالَ الْمَلَاُ (۹)	
شعیبؑ کی کنارہ کشی۔	۱۶۷
* دعوتِ حق اور اللہ کا قانون	״
فصل ۸۰۔ ملک کی وراثت	۱۶۸
اور تقویٰ کی ضرورت۔	
موسیٰؑ کی دعوت۔ عصا اور ید بیضا	״
کے معجزات۔ جادوگروں سے مقابلہ،	
اور ان کی شکست و اعترافِ حق۔	
قومی خطرہ۔ بغاوت کا الزام۔ اور	
جادوگروں کا استقلال، فرعون کی	۱۶۹
جفاکاری، موسیٰؑ کا قوم کو تسلّی دینا	

Marfat.com

مضامین	صفحات
نظارۂ حق کی طلب اور اعترافِ عجز۔	۱۷۰
الواح کا عطا کیا جانا۔	〃
بنی اسرائیل کی گمراہی	۱۷۱
موسیٰ علیہ السلام کی سختی۔	〃
اللہ کا قانونِ رحمت۔	〃
فصل ۸۱۔ داعیِ حق جو تبلیغ کو اپنا فرضِ منصبی سمجھتا ہے۔ قانونِ تعذیب اور آزمائش کی گھڑیاں۔	۱۷۳
حسد کا شیطان انسان کو گمراہ کر دیتا ہے۔	۱۷۴
منکرینِ حق کی نامرادی۔ اسمار الحسنیٰ۔	۱۷۵
فصل ۸۲۔ داعیانِ حق کو دیوانہ کہا گیا۔ غور و فکر کی بات۔ قیامت اچانک آئے گی۔ عالمگیر گمراہی	۱۷۶
فصل ۸۳۔ نسلِ انسانی کی گمراہی	〃
انسانی آرزو اور بے راہ روی۔	〃
مشرکوں کی نادانی۔ سورۃ کا خاتمہ اور دینِ حق کے بعض مہمات و مقاصد	۱۷۷
بنی اکرمؐ کو حقیقت کی آنکھ سے دیکھیے	۱۷۷
قرآن عزیز خاموشی سے سنو۔ یادِ الٰہی میں مصروف رہو۔	۱۷۸
آٹھواں باب	
سورۃ الانفال (۸)	۱۷۸
فصل ۸۴۔ تذکیر و موعظت۔ مالِ غنیمت۔ امیرِ عسکر کے سامنے پیش کر دو۔ باہمی صلح۔ تقویٰ۔ اطاعت	۱۷۹
فتح کے ہتھیار ہیں۔ حق اور باطل کی پہلی آویزش۔ قدسیوں کی فتحِ عظیم۔ باطل کی شکست اور حق کی استقامت۔ نپولین کی جنگ سے توضیح۔	۱۸۰
فصل ۸۵۔ صدائے حق سنکر روگردانی نہ کرو۔ دشمن کے ساتھ کسی قسم کا تعلق فتنہ ہے۔	۱۸۲
حق و باطل کے امتیاز کی قوت۔ ظالموں کا طرزِ عمل۔	۱۸۳

Marfat.com

مضامین	صفحات
فصل ۸۶- کفار کو چیلنج - قیامِ امن کے لئے جنگ ضروری ہے ٭	۱۸۴
وَاعْلَمُوْا (۱۰)	
مالِ غنیمت کی تقسیم - حکومت کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی خبر گیری کرے ٭	〃
فصل ۸۷- فتح و کامرانی کے اُصول	۱۸۵
بدر میں نشۂ حق فتح کا اصل سبب تھا-	۱۸۶
✱ اعدائے حق کا انجام-	〃
✱ قانونِ عروج و زوال - معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے والوں سے سلوک	〃
فصل ۸۸- جنگ کی تیاری مسلمانوں پر فرض ہے - اخوّتِ رحمتِ حق کا نشان ہے امیرِ عسکرِ جنگ کی رغبت دلائے - مجاہدین صبر و استقامت کا مجسمہ بن جائیں - امیرانِ جنگ کا فدیہ-	۱۸۷
فصل ۸۹- لڑائی کے قیدیوں سے حسنِ سلوک - اخوّتِ اسلامی -	۱۸۸
عہد و پیمان میں ہمیشہ وفا کرو	۱۸۹
سُوْرَۃ تَوْبَہ (۹)	
فصل ۹۰- اعلانِ جنگ اور اسکی وجوہات + عہد شکن قابلِ اعتماد نہیں ہو سکتے - وہ ہوائے نفس کے تابع ہوتے ہیں ٭	۱۹۰
	۱۹۱
فصل ۹۱- اللہ کے گھروں کو اللہ والے ہی آباد کر سکتے ہیں -	۱۹۲
قانونِ حق کے مقابلہ میں کسی کی پروا نہ کرو- راہِ حق میں قربانیاں دو-	۱۹۳
فصل ۹۲- تعداد نہیں - دل کی قوت اور ایمان کی دولت فتح کا اصل ذریعہ ہیں - کعبہ امتِ مسلمہ کا مرکزِ ہدایت ہے ٭	〃
	۱۹۴
عیسائیوں اور یہودیوں سے جنگ کا اعلان	〃
ابن اللہ کی رَٹ - اور خدا کی	〃
پھٹکار - نورِ خدا کفر کی پھونکوں سے بجھایا نہ جائے گا - بخیل جہنّم رسید ہونگے	〃

Marfat.com

مضامین	صفحات
مہینوں کا ادل بدل نہ ہوگا۔ قانون	۱۹۵
حق کی سربلندی اٹل ہے۔	//
فصل ۹۳۔ ادائے فرض کیلئے	۱۹۶
ہر وقت تیار رہو۔ جہاد میں کھرے	
آدمی ہونے ضروری ہیں ٭ مومن حق	۱۹۷
ہر حال میں سربلند ہے۔ فتح ہو یا شہادت	
جہاد فی سبیل اللہ کا مطلب منافق	//
قانون حق کی اطاعت سے محروم ہے	۱۹۸
مال و اولاد کو فتنہ نہ بناؤ۔ جہاد کو	
ذریعہ حصول مال بنانے والے	
کافر ہیں ٭	
فصل ۹۴۔ صدقات کے مصارف	۱۹۸
پیغمبر حق کی برداشت منافق مرد	//
اور عورتوں کے کمینہ خصائل منافقوں	۱۹۹
کے اعمال ذریعہ حسرت بن جائینگے	
مومنوں کے خصائل حسنہ۔	
فصل ۹۵۔ نفاق کا دائمی روگ	۲۰۰
منافقوں کی مغفرت نہیں ہوگی۔	

مضامین	صفحات
عورتوں کے ساتھ رہنے والے	
بھگوڑے مجرمین حق ناقابل اعتماد	
ہیں ٭ عرب کے بادیہ نشینوں کے	۲۰۲
عادات و اطوار۔ السابقون الاولون	
عاشقان حق کی فدائیت۔ نفاق	//
میں مشاق۔ پشیمان ہونے والے	
لوگ رحمت حق سے بخشے جائینگے	
مسجد ضرار اور اس کی بربادی کا	۲۰۳
حکم۔ مومنین حق۔ کامل انسان	//
(نفس انسانی کے تزکیہ کے سات	۲۰۴
درجے)	
فصل ۹۶۔ ابراہیمؑ کی بردباری	//
سچوں کا ساتھ دو۔	۲۰۵
داعیان حق کی جماعت ضروری	
ہے۔ مومن ہر حکم الٰہی پر تازہ طاقت	//
حاصل کرتے ہیں۔ منافقوں کا	//
طرز عمل۔	

Marfat.com

مضامین	صفحات
نواں باب	
سُورۂ یُونس (۱۰)	۲۰۶
فصل ۹۷۔ توحیدِ ربوبیت سے توحیدِ الوہیت پر استدلال۔ آزمائشِ عمل کے بعد جزائے عمل ضروری ہے منکرینِ حق کے اعمال۔	″
فصل ۹۸۔ لقائے الٰہی کے منکر۔	۲۰۸
نبی کی زندگی اس کی صداقت پر گواہ	۲۰۹
ہے + بحری سفر کی مثال۔ دنیوی زندگی	″
کی مثال۔ ایمان روشنی ہے اور کفر	۲۱۰
تاریکی۔ گروہیلوں سے الگ ہو جائینگے	
فصل ۹۹۔ خالقِ کائنات کی قدرت	″
اور بتوں کی بے بسی۔ قرآن عزیز کی	۲۱۱
عظمت۔ آخرت کی زندگی۔	
مومن اور منکر۔ قضیٰ بالحق۔ اجل کا وقت	۲۱۲
فصل ۱۰۰۔ قرآن قانونِ موعظت	″
اور نسخۂ شفا ہے + ہر پیمبر اللہ کے	۲۱۳
قانون سے بندھی ہوئی ہے +	

مضامین	صفحات
رات اور دن کی پیدائش +	۲۱۳
فصل ۱۰۱۔ نوحؑ کی سرگزشت۔	۲۱۴
موسیٰ علیہ السلام کی دعوتِ حق۔	″
ہمیشہ نوجوان ہی قربانی کے میدان	″
میں نکلتے ہیں + مصر میں موسےٰؑ	۲۱۵
کا استقلال + دیتے وقت	″
فرعون کی پکار + فرعون کی غرقابی	۲۱۶
اور بنی اسرائیل کے لیے آزمائشِ	
عمل۔	
فصل ۱۰۲۔ آزمائشِ حیات مشیت	۲۱۶
قہری عمل میں نہیں لائی جاتی + ہوشیاری	۲۱۷
اور تنبّہ کا وقت۔ شرک سے	
بیزاری اور عزم کا اعلان۔ داؤد	
رُندکرنہ کہ نگہبان۔	
سُورۂ ھود (۱۱)	۲۱۸
فصل ۱۰۳۔ داعیانِ حق کا عالمگیر	″
اعلان + انسانی فطرت کی ابدی بھی	۲۱۹
منکرینِ حق کی فرمائش۔ قرآن بمثیل	″

Marfat.com

مضامین	صفحات
کتاب ہے حق پرست اور باطل پرست برابر نہیں ہو سکتے۔ دعوتِ تفکر	۲۲۰
فصل ۱۰۴۔ نوحؑ کی دعوتِ حق۔ منکرین حق کی سرکشی ؛	″ ۲۲۱
نوحؑ کی آخری پکار۔ حکم الٰہی ؛	۲۲۲
فصل ۱۰۵۔ قومِ عاد اور ہودؑ علیہ السلام کی دعوتِ حق۔ صالح علیہ السلام کی دعوتِ حق ناقۃ اللہ کی بے عزتی	۲۲۳ ۲۲۵
فصل ۱۰۶۔ قدرتِ الٰہی کے دو کرشمے۔ ابراہیمؑ کی بردباری۔ قومِ لوطؑ کا دردناک انجام۔	″ ۲۲۶
فصل ۱۰۷۔ شعیب علیہ السلام کی دعوتِ حق۔ قوم کی بے رخی اور بے راہ روی۔ قومِ شعیبؑ کی ہلاکت مہلت کا فلسفہ۔	″ ۲۲۷ ۲۲۹
فصل ۱۰۸۔ حق پر استقلال سے قائم رہو۔ دعوتِ تفکر اور اللہ تعالیٰ کی کارسازی۔	″

مضامین	صفحات
دسواں باب	
سورۂ یوسف (۱۲)	۲۳۰
فصل ۱۰۹۔ قرآن عزیز روشن اور واضح کتاب ہے۔ یوسف علیہ السلام کا خواب۔ بھائیوں کی سازش۔ بھیڑیئے کا بہانہ۔ قافلے کی آمد اور یوسفؑ کی فروخت ؛	″ ۲۳۱ ۲۳۲
فصل ۱۱۰۔ یوسف علیہ السلام کی مصر میں آمد۔ امراۃ عزیز کی سازش طعنہ زن عورتوں کی ناکامی۔ سیرۃ یوسفی کا مظاہرۂ عظیم۔	″ ″ ۲۳۳ ″
فصل ۱۱۱۔ قیدی نوجوانوں کے خواب۔ یوسفؑ کی تبلیغ۔ خوابوں کی تعبیر۔ بادشاہ کے خواب کی تعبیر۔ بادشاہ کے خواب	۲۳۴ ″
فصل ۱۱۲۔ بادشاہ کے خواب تعبیر یوسفیؑ۔ قحط سے بچنے کی تدبیر۔ شاہی حکم اور یوسفؑ کا رہا ہونے سے انکار	۲۳۵ ″ ۲۳۶

Marfat.com

مضامین	صفحات
وما ابرئ	۲۳۶
یوسف علیہ السلام کی رہائی اور عزت افزائی	۲۳۶
فصل ۱۱۳ - قحط سالی میں یوسفؑ کے بھائیوں کا مصر میں آنا۔ یعقوب علیہ السلام کا بن یمین کے بھیجنے میں تردّد نصیحت پدری سب بھائیوں کا مصر میں آنا۔	۲۳۷
یوسف علیہ السلام کے لئے تدبیر حق کی کارفرمائی - بنیامین کا رک جانا اور روبین کا نادم ہونا۔	۲۳۸
فصل ۱۱۴ - یعقوب علیہ السلام کا	۲۳۹
دردِ فراق میں غم کھانا - دوبارہ مصر کو روانگی + یوسفؑ کے سامنے بھائیوں کی عاجزی - یوسفؑ کی پہچان اور شکرِ حق + نشانِ بشارت - یوسفؑ کی مہک۔	۲۴۰
فصل ۱۱۵ - دعوتِ تفکّر + نشاناتِ عبرت + یعقوب علیہ السلام کی مصر کو روانگی - یوسفؑ کی دعا۔	۲۴۱ ۲۴۲

مضامین	صفحات
سورۂ رعد (۱۳)	۲۴۲
فصل ۱۱۶ - قدرت کے نشانات موعظت و تذکیر + بھلائی کے بجائے برائی کی دہائی +	۲۴۳
فصل ۱۱۷ - خدا کا علم اور اس کے قانون کی کارفرمائیاں + عبودیت کی سچی پکار اور مشرکوں کی محرومی کی مثال + حق کی نیض رسانی اور باطل کا نیست و نابود ہونا۔	۲۴۴ ۲۴۵
فصل ۱۱۸ - پیروانِ حق کے عمدہ خصائل - صبر و تقویٰ کا ثمر + اللہ والے لوگ - قانونِ حق کا مقصد + ارشاد و ہدایت ہے + منکرینِ حق کے کرتوت اور ان کا انجام + نبی ہمیشہ انسان ہوتا ہے - اللہ کا فیصلہ اٹل ہے +	۲۴۶ ۲۴۷ ۲۴۸ ۲۴۹
گیارھواں باب	

Marfat.com

مضامین	صفحات
سورۃ ابراھیم (۱۴)	۲۴۹
فصل ۱۱۹ - ہدایت روشنی ہے۔ اور گمراہی تاریکی۔ صبر کیا ہے؟ شکر کیا ہے؟ محرومی و ہلاکت صرف منکروں کے لئے ہے + نبوت کی پکار اور منکرین حق کا جواب۔ کافروں کی پہلی اور آخری نامرادی۔	۲۵۰
فصل ۱۲۰ - انسان کی پیدائش بلا مصلحت نہیں۔ قیامت کو ہر انسان خدا کی بارگاہ میں عاجز ہوگا۔ ضلال اور مضل سب دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے۔ اچھی بات کی مثال نیکی بات کی مثال + شجر طیبہ۔ شجر خبیثہ۔	۲۵۱
* نعمائے الٰہی کی قدر کرو۔	۲۵۲
فصل ۱۲۱ - ابراہیمؑ کی دعا۔	۲۵۳
* ظالموں کا دردناک انجام۔ قیامت کا دردناک نظارہ ؛	۲۵۴
سورۃ الحجر (۱۵) فصل ۱۲۲	۲۵۵
۲۹ ص ۴	۲۵۶
ربما (۱۴)	۲۵۶
فریب باطل کی غفلتیں۔ پیامبر حق پر دیوانگی کا الزام۔ منکرین حق کی ڈھٹائی	"
آسمانی برج۔ تذکیر بآلاء اللہ۔	۲۵۷
فصل ۱۲۳ - شرف انسانیت	"
شیطان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے	۲۵۸
نیکوکاروں کا نیک انجام۔	
فصل ۱۲۴ - ابراہیم علیہ السلام کے مہمان اور بشارت + قوم لوطؑ کی ہلاکت۔ اصحاب ایکہ اور اصحاب حجر کی ہلاکت۔ غافلوں سے بے نیازی کا اعلان۔	" ۲۵۹
سورۃ النحل (۱۶)	
فصل ۱۲۵ - امر اللہ آپہنچا۔ قدرت الٰہی کی کرشمہ سازیاں + راہ حق کی شناخت * نشانات * موعظت۔	۲۶۱ ۲۶۲
فصل ۱۲۶ نعمائے الٰہی معبود * صرف ایک ہے۔ دعوت حق کے	" ۲۶۳

Marfat.com

مضامین	صفحات
مخالفوں کا انجام۔ ظالموں کی بے وقت	
اطاعت۔ نیکوکاروں کا طرزِ عمل۔	۲۶۴
فصل ۱۲۷۔ مُشرکوں کی کٹ حجتی	۲۶۵
مظلوم مومن + عذابِ الٰہی سے ڈرو۔	۲۶۶
فصل ۱۲۸۔ خدائے واحد کے	〃
پرستار بن جاؤ + مشرکوں کے اعمالِ بد	۲۶۷
قانونِ امہال۔ مشرکوں کی خوش فہمی	〃
نسخہ شفا۔	۲۶۸
بارھواں باب	
ربوبیت الٰہی کی کرشمہ سازیاں۔ دودھ	۲۶۸
جوہر غذا + شہد۔ نسخہ شفا۔	۲۶۹
فصل ۱۲۹۔ مدارجِ انسانیت	〃
تصوّرِ الٰہی میں انسانی درماندگی۔	۲۷۰
ایمان کی زندگی۔ کفر کی زندگی۔	۲۷۱
فصل ۱۳۰۔ انسانی خلقت سے	〃
تذکیر۔ پرندوں کی پرواز۔ داعیٔ حق	〃
کے فرمے صرف اللہ کا پیغام پہنچا	۲۷۲

مضامین	صفحات
دنیا ہے اور بس۔ قیامت کے عبرتناک	
نظارے * منکرینِ حق کے لئے	۲۷۳
دوہرا عذاب ہوگا۔	
فصل ۱۳۱۔ احکاماتِ الٰہی۔	〃
ایفائے عہد۔ سُوت کاتنے والی	〃
کی مثال اللہ مشیت قہری سے	۲۷۴
کام نہیں لیتا۔ قسمیں نہ کھاؤ تبدیل	
آیات کی حکمت + جھوٹ بنانے والے	۲۷۵
قیامت کو پورا پورا بدلہ ملے گا۔	〃
فصل ۱۳۲۔ ایک پستی کی مثال۔	۲۷۶
حرام جانور۔ اللہ پر افترا پردازی سے	〃
بچو۔ دُنیا کے پجاری + تائب ہو جانے	
والے + ابراہیم علیہ السلام کے نیک	۲۷۷
اعمال۔ دعوت و ارشاد۔ صابر	
انجام کار کامیاب ہونگے۔	
سُورہ بنی اسرائیل (۱۷)	۱۷۸
سُبحانَ الّذی (۱۵)	〃

Marfat.com

مضامین	صفحات
فصل ۱۳۳ - واقعۂ اسریٰ ومعراج	۲۷۸
نبوی ؐ بنی اسرائیل کی بداعمالیاں اور	۲۷۹
زمانۂ مہلت - دوسرا وعدہ - آخری	
مُہلت - انسانی جلدبازی اور کمزوری	
خدائی حکمت وقدرت کے دو نشانات	۲۸۰
محاسبۂ اعمال کا دن بستیوں کی ہلاکت	
دُنیا کے عارضی فائدے + دُنیا میں	۲۸۱
ہر شخص کا حصّہ ہے ٭	
فصل ۱۳۴ - قولِ ثقیل - بے محل	״
خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی	
ہیں - حاجتمند سے نرمی کرو + اعتدال	۲۸۲
سے کام لو - زناکاری سے بچو + یتیموں	
کا مال نہ کھاؤ - پیمانہ درست رکھو -	
غرور خدا کو پسند نہیں + طالب حق،	۲۸۳
ایک سے زیادہ خدا نہیں ہیں ٭	
فصل ۱۳۵ - ہر چیز خدا کی تسبیح	״
میں مشغول ہے - منکرین حق قرآن عزیز	
سے غافل ہیں + گمراہوں کا حیاتِ بعد الممات	۲۸۴

مضامین	صفحات
سے انکار + مخالفوں سے عمدگی کے	۲۸۴
ساتھ گفتگو کرو + مشکل کشا و حاجت روا	۲۸۵
صرف اللہ کی ذات ہے - وسیلہ،	
تقرّب اور بندگی و اطاعت !	
نافرمانوں کی بستیوں کا ہلاک ہونا	״
اٹل ہے ٭	
فصل ۱۳۶ - آدمؑ کی اطاعت،	۲۸۶
اور ابلیس کی اکڑ - انسانی ناشکرگزاری	
غفلت ہلاکت کا ذریعہ بن جائیگی	۲۸۷
وحی الٰہی کی رہنمائی اور استقامت	״
نبوّت	
اوقاتِ عبادت - مقام محمود - نسخۂ شفا	۲۸۸
فصل ۱۳۷ - انسانی کم ظرفی -	״
روح کا علم قلیل + قرآن عزیز	۲۸۹
بے نظیر کلام ہے - عجائبات کا	
مطالبہ - رسول کی انسانی حیثیت	
گم گشتگانِ راہِ حق کا انجام انسانی	۲۹۰
بُخل + صداقتِ قانون حق -	۲۹۱

Marfat.com

مضامین	صفحات
مخلصین حق کا طرزِ عمل - ہر وقت حمدِ الٰہی کا ترانہ ورد زبان رہے -	۲۹۱
تیرھواں باب	
سورۃ الکہف	۲۹۲
فصل ۱۳۸ - انتباہ پیامبر حق کی شفقت - اصحاب کہف کا ذکر - اُن کی	۲۹۳
دعا - اصحاب کہف کی حالت لوگوں	۲۹۴
کی باہمی نزاع -	۲۹۵
فصل ۱۳۹ - ہمیشہ اللہ پر نظر رکھو -	"
اللہ والوں کی صحبت - بے راہ رو	۲۹۶
انسان - ظالموں کا انجام - نیکوکاروں کا	
اجر - ایک مثال + دنیوی زندگی کی مثال	۲۹۷
انسانی وجود اور اعمال کی آزمائش	۲۹۸
فصل ۱۴۰ - آدمؑ و ابلیس - صمدیت	"
حق مشرکوں کا انجام + امثلہ کا بیان	۲۹۹
دوراہیں - سچائی سے منہ موڑنے	
والے - ہلاکت صرف مجرموں کیلئے ہے	"

مضامین	صفحات
فصل ۱۴۱ - ایک خاص واقعہ - موسیٰؑ اور خضرؑ کی رفاقت - تین باتیں جن کا ظاہر بُرا تھا لیکن تہ میں بہتری تھی -	۳۰۰
قَالَ اَلَمْ (۱۶)	"
موسیٰؑ کے کی جدائی - جن باتوں پر موسیٰؑ صبر نہ کر سکے ان کی حقیقت -	"
فصل ۱۴۲ - آزمائشی سوالات -	۳۰۲
ذوالقرنین کی مہمات + یاجوج ماجوج	"
کا خروج - منکرین کو انتباہ اور خاتمہ سورۃ -	۳۰۴
سُورَۃُ مَرْیَم (۱۹)	۳۰۵
فصل ۱۴۳ - یحییٰؑ کی بشارت - مریم	"
علیہ السلام کا واقعہ - مسیح علیہ السلام کا	۳۰۶
اعلانِ حق + زمین کی وراثت -	۳۰۷
فصل ۱۴۴ - ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ	"
ابراہیمؑ کی راستبازی -	"
فصل ۱۴۵ - موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ	۳۰۸

Marfat.com

مضامین	صفحات
اسمٰعیل علیہ السلام کا تذکرہ سلسلۂ انبیاء	۳۰۸
انسانی غفلت + راہ نجات اور ظالموں کا	۳۰۹
انجام + مہلت کی گھڑیاں۔	۳۱۰
فصل ۱۴۶ - متقی اور مجرم - سب سے	″
بڑا جھوٹ + ایمان دعمل کی کشش۔	۳۱۱
چودھواں باب	
سورۂ طٰہٰ (۲۰)	۳۱۲
فصل ۱۴۷ - قرآن ایک قانونِ نصیحت	″
ہے - موسیٰ علیہ السلام کی حکایت -	
عصائے موسیٰؑ - دعائے موسیٰؑ -	۳۱۳
ہارونؑ کی رفاقت - موسیٰ علیہ السلام	
کی پیدائش کا واقعہ۔	
فصل ۱۴۸ - فرعون کی طرف روانگی	۳۱۴
کا حکم - اللہ کی معیت - موسیٰ علیہ السلام	
اور فرعون کا مکالمہ + فرعون کی سرکشی	۳۱۵
جادوگروں سے مقابلہ - جادوگروں کا	۳۱۶
عجز و شکست حق۔	

مضامین	صفحات
فصل ۱۴۹ - موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل	۳۱۷
کو لے کر نکلنا - موسیٰؑ کا کوہ طور پر آنا -	
سامری کا فریب + ہارونؑ کی نصیحت	″
اور قوم کی بے راہ روی - موسیٰؑ کی	۳۱۸
غضبناکی - قرآن سراپا نصیحت ہے۔	
قیامت کا عبرتناک نظارہ۔	۳۱۹
فصل ۱۵۰ - اللہ تعالیٰ کی عظمت،	″
آدمؑ اور ابلیس - نشاناتِ عبرت،	۳۲۰
صبر و صلوٰۃ کی روح سے معمور رہو	۳۲۱
انجام۔	
اقترب (۱۷)	
سورۃ الانبیاء (۲۱)	″
فصل ۱۵۱ - غفلت کے متوالے۔	۳۲۲
انسان کو ہمیشگی نہیں - ظالموں کی	″
ہلاکت - اللہ کی فرمانروائی۔	۳۲۳
فصل ۱۵۲ - پیغام توحید اللہ کی	″
قدرت کاملہ کے نشانات - آزمائش	۳۲۴
عمل و اللہ رجال ہیں نگران ہے۔	۳۲۵

Marfat.com

مضامین	صفحات
دنیوی زندگی میں خوشحالی لیکن اللہ سے غافل۔	۳۲۵
فصل ۱۵۳۔ فطرت کی زاوز۔ موسیٰؑ اور ہارونؑ۔ ابراہیمؑ کی تبلیغ۔ ابراہیمؑ	″
کا بتوں کو توڑنا + ابراہیمؑ کے لئے	۳۲۶
آگ کا گلزار ہو جانا۔	۳۲۷
فصل ۱۵۴۔ نوح علیہ السلام کا تذکرہ	۳۲۸
داؤدؑ و سلیمانؑ کا معاملہ۔ داؤدؑ کا غلبہ	۳۲۸
ایوبؑ کی دعا۔ زکریاؑ کی پکار۔ مریمؑ کا ذکر	۳۲۹
فصل ۱۵۵۔ دین کی اصل ایک ہے۔	″
یاجوج ماجوج کا خروج اور قیام قیامت	″
زمین کے وارث نیکوکار ہی ہوں گے	۳۳۰
* عذاب کی تاخیر کا فلسفہ۔	″
سورۃ الحج (۲۲)	″
فصل ۱۵۶۔ قیامت کی ہولناکی۔	۳۳۱
احیائے ثانی کے منکروں کو دعوت فکر	″
کہ تکبر با آیات اللہ، متذبذبین (کمزور دل لوگ) ایمان کی زندگی۔	۳۳۲
	″

مضامین	صفحات
فصل ۱۵۷۔ دنیا دار العمل ہے۔	۳۳۳
دو فریق (۱) اللہ کے دشمن (۲) اللہ	″
کے دوست + خانہ کعبہ کی عظمت،	۳۳۴
اور حج کے احکام، مشرک کی مثال۔	
قربانی کا حکم۔	۳۳۵
فصل ۱۵۸۔ عبادت کا دستور۔	″
نیازمندانِ حق۔	″
پندرھواں باب	
فصل ۱۵۹۔ مظلوموں کو جنگ کی	۳۳۶
اجازت ہے۔ تمکن فی الارض کی غایت	″
منکرینِ حق کا انجام + عذاب کا مطالبہ	۳۳۷
فصل ۱۶۰۔ اصلاح و ہدایت کی	۳۳۷
مخالفت اٹل ہے، اللہ مظلوموں	۳۳۸
کی ضرور مدد کرے گا۔	
انقلابِ حال کی مثال۔	″
فصل ۱۶۱۔ قدرت آیات کی کارفرمائیاں	۳۳۹
سچائی کے دشمن خود ساختہ معبود۔	۳۴۰

Marfat.com

مضامین	صفحات
مکھی اڑانے سے بھی عاجز ہیں۔ بندگی	۳۴۰
دنیا میں سرگرم عمل رہو۔ جہد فی اللہ	
قَدْ اَفْلَحَ (۱۸)	
سورۃ المومنون (۲۳)	۳۴۲
فصل ۱۶۲۔ مومنوں کے خصائص،	″
انسانی پیدائش کے مدارج۔ ربوبیت	″
حق کے کرشمے + دعوت نوح علیہ السلام	۳۴۳
فصل ۱۶۳۔ نوحؑ کی دعا۔ دشمنانِ	″
حق کی غرقابی۔ موسیٰؑ اور ہارونؑ کی	۳۴۴
دعوت۔	
فصل ۱۶۴۔ پرستارانِ توحید۔ درسِ عبرت*	۳۴۵
فصل ۱۶۵۔ عبرت + توحیدِ باری تعالیٰ*	۳۴۶
دعا۔ مجرموں کا عبرت ناک انجام۔*	۳۴۷
دنیوی زندگی آزمائشِ عمل ہے۔	۳۴۸
سُوْرَۃُ نُوْر (۲۴)	
فصل ۱۶۶۔ قانون انسدادِ بداخلاقی	۳۴۹
زانی کی سزا۔ لعان + ام المومنین حضرت	۳۵۰
عائشہؓ کے خلاف طوفان۔ مومنوں کو	

مضامین	صفحات
انتباہ۔ ہذا بہتان عظیم۔	۳۵۰
فصل ۱۶۷۔ شیطان کی پیروی سے	″
بچو + کند ہمجنس باہمجنس پرواز۔	۳۵۱
قانون اجازت۔ قانون عصمت	
(پردہ) + بیواؤں کے نکاح کردو	۳۵۲
مکاتبت۔ لونڈیوں کو حرام کاری	
پر مجبور نہ کرو۔	
فصل ۱۶۸۔ نورِ حق کی تمثیل۔ پاکباز	″
منکرینِ حق کی دو مثالیں۔ یادِ الٰہی	۳۵۳
اللہ کی کارفرمائی + واضح آیات۔	۳۵۴
منکرینِ حق کا گریز۔	
فصل ۱۶۹۔ مردانِ حق کی اطاعت	″
دین اسلام کا بول بالا ہوگا۔ تین	۳۵۵
وقتوں میں اجازت ضروری ہے	
قانونِ ادب۔ آدابِ مجلس۔	″
سولھواں باب	
سورۃ الفرقان (۲۵)	۳۵۷

Marfat.com

مضامین	صفحات
فصل ۱۷۰- حق و باطل کا قانون انتیاز	۳۵۷
کافروں کا بہتان۔	
رسول اکرمؐ کی انسانی حیثیت ؛	۳۵۸
فصل ۱۷۱- کٹ حجتیاں کرنے کی	〃
وجہ ؛ قیامت کی بازپرس ظالموں	۳۵۹
کا انجام۔	
قال الملاء (۱۹)	〃
لقائے الٰہی کے منکر- کافروں کی حسرت	〃
فصل ۱۷۲- موسیٰؑ کی بعثت۔	۳۶۰
دشمنان حق کی منہ سی- نفس کا بندہ۔	۳۶۱
دن اور رات کا چکر- بارانِ رحمت	〃
قدرتِ حق۔	۳۶۲
فصل ۱۷۳- تبلیغ رسالت- زندہ	〃
خدا- نشانات حق۔	۳۶۳
خدا کے خاص بندے اور انکے اعمال	۳۶۳
سورۃ الشعراء (۲۶)	۳۶۴
کتاب مبین اور انسانوں کی دو قسمیں۔	〃
کریم- لئیم ؛ دعوت موسیٰؑ- فرعون	۳۶۵

مضامین	صفحات
اور موسیٰؑ کا مکالمہ عصائے موسیٰؑ	۳۶۵
اور ید بیضاء- فرعون کا مشورہ۔	۳۶۶
جادوگروں سے مقابلہ- جادوگروں	〃
کا ایمان لانا ؛ موسیٰ علیہ السلام کا	۳۶۷
بنی اسرائیل کو لے کر نکلنا اور فرعون	
کا تعاقب ؛ فرعون کی غرقابی۔	۳۶۷
فصل ۱۷۴- ابراہیم علیہ السلام کا	〃
تذکرہ- جنتی اور دوزخی- عبرت۔	〃
فصل ۱۷۵- نوحؑ کا تذکرہ- قوم عادؑ	۳۷۰
اور ہودؑ کا تذکرہ- قوم ثمود اور صالحؑ کا	
تذکرہ ؛ حضرت لوطؑ کا تذکرہ ؛ اصحاب	۳۷۱
ایکہ اور حضرت شعیبؑ کا تذکرہ۔	۳۷۲
فصل ۱۷۶- کتاب حکمت کی موعظت	۳۷۳
قرآن عربی زبان میں کیوں ہے۔ اللہ	〃
کبھی ظلم نہیں کرتا۔ اپنے اقربا کو	
عذاب خدا سے ڈرایئے	
شیطان بروں کے ساتھی ہوتے ہیں شاعروں	۳۷۴
کا تذکرہ ؛	

Marfat.com

مضامین	صفحات
سُورۃ النّمل (۲۷) فصل ۱۷۷	۳۷۵
قرآن عزیز عام فہم کتاب ہے قطعی فیصلہ	"
آگ لینے گئے اور پیغمبری ملی - فرعون کا مقابلہ۔	"
فصل ۱۷۸ - داؤدؑ اور سلیمانؑ کا تذکرہ	۳۷۶
ہُدہُد کی غیر حاضری - ملکہ سبا کے ملک کی کیفیت + سلیمانؑ کا خط ملکہ سبا کے نام - ملکہ سبا کا جواب سلیمانؑ کا جواب الجواب (درسِ توحید) مظاہر قدرت آلہیہ خدا نہیں - ملکہ سبا کا ایمان لانا	۳۷۷
فصل ۱۷۹ - صالحؑ کی دعوت - ریاست اور پارٹی بازی۔	۳۷۸
امن خلق (۲۰)	۳۷۹
اللہ کی کبریائی۔	"
فصل ۱۸۰ - احیائے ثانی (تذکیر)	۳۸۰
جامعیت قرآن عزیز - قرآن سے نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو مومن ہیں - قیامت کی جواب دہی۔	۳۸۱

مضامین	صفحات
سورۃ القصص (۲۸)	۳۸۲
فصل ۱۸۱ - موسیٰ علیہ السلام کے حالات - واقعی - موسیٰ علیہ السلام کی پرورش - مصر سے اخراج کی راہ -	۳۸۳
فصل ۱۸۲ - مدین کو روانگی اور شعیبؑ کی ملاقات + مصر کو دوبارہ روانگی - فرعون کی سرکشی۔	۳۸۴
توراۃ ہدایت و رحمت ہے ؛	۳۸۵
فصل ۱۸۳ - الہامات صحیحہ - قرآن عزیز اتمام حجت کے لئے ہے۔	۳۸۶
دشمنانِ حق نفسانی خواہش کی پیروی کر رہے ہیں - حق پسند انسان۔	"
ہدایت کا عطا کرنا اللہ کے قبضے میں ہے حقیقی وارث اللہ ہے	۳۸۸
فصل ۱۸۴ - گمراہ گروہ اور پیشوا (لیڈر) بارگاہ حق میں عاجز ہوں گے نبوت	۳۸۹

شتر سوال باب

Marfat.com

مضامین	صفحات
یہی ہے تذکیر بآلاء اللہ۔	۳۹۰
فصل ۱۸۵۔ قارون کا تذکرہ۔ قارون کا گھمنڈ اور بربادی۔ دنیا و آخرت کی نعمتوں کا مقابلہ + قرآن عزیز عطیۂ الٰہی ہے۔	۳۹۱
سورۂ عنکبوت	
فصل ۱۸۶۔ اللہ کے بعد ماں باپ کی اطاعت کرو۔ راہِ حق کی آزمائشیں اور انسانی دکھ۔ دلالت علی الشر گناہ	۳۹۲ ۳۹۳
فصل ۱۸۷۔ نوحؑ نے ۹۵۰ برس تبلیغ کی۔ پیغمبرانِ حق کا فرض پیغام حق پہنچانا ہے اور بس + اللہ کی قدرت کاملہ۔ تبلیغ ابراہیمی۔	۳۹۴
فصل ۱۸۸ + ابراہیم علیہ السلام کا اطمینان۔ مجرموں کی ہلاکت۔	۳۹۵
اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ (۲۱)	۳۹۶
فصل ۱۸۹۔ صلوٰۃ اور یادِ خدا۔ اہلِ کتاب سے مناظرہ۔ دافع اور	۳۹۷

مضامین	صفحات
روشن آیات + منکرینِ حق کا طرزِ عمل	۳۹۸
فصل ۱۹۰۔ ہجرت اور توکل علی اللہ۔ دنیوی زندگی اور دارِ آخرت + راہِ حق کے مجاہد	۳۹۹ ۴۰۰
سورۂ روم	
فصل ۱۹۱۔ عراق عجم کی لڑائی کا ذکر انسانی سرشت میں غور و فکر۔ تذکیر بآلاء اللہ۔ ہر چیز کی ابتدا و انتہا اللہ کے قبضہ میں ہے۔ یادِ الٰہی	۴۰۱
فصل ۱۹۲۔ اس جہان کو زیبا ہے اختلاف سے۔ اللہ کی قدرت	۴۰۲
دینِ قیم	۴۰۳
فصل ۱۹۳۔ ایک خدا کی طرف رجوع کرو۔ انسانی کمزوری۔ رضائے حق کے طالب۔	
فساد بداعمالیوں کا ثمرہ ہے۔ تذکیر	۴۰۴
حق کی نشانیاں + قیامت کے دن مجرموں کا حال۔ قرآن عزیز میں	۴۰۵

Marfat.com

مضامین	صفحات
ہر طرح کی مثالیں موجود ہیں ؛	
اٹھارواں باب	
سورۂ لقمان (۳۱)	۴۰۶
فصل ۱۹۴ - منکرینِ حق کے	//
— کرتوت	۴۰۷
— زمین و آسمان کی بناوٹ	//
فصل ۱۹۵ - لقمان کی نصیحتیں	۴۰۷
فصل ۱۹۶ - کسی کے کفر کی وجہ سے	۴۰۸
آزردہ ہونے کی ضرورت نہیں -	
اللہ کی بے نیازی ؛ قدرتِ الٰہی،	۴۰۹
صابر اور شکر گزار ؛ تین باتیں جن کا	۴۱۰
انسان کو علم نہیں -	
سورۂ سجدہ (۳۲)	//
فصل ۱۹۷ - خدائی کلام ؛ احیائے	//
ثانی - مجرموں کی پریشانی اور حسرت	۴۱۱
فصل ۱۹۸ - مومنوں کے اعمال.	//
بدکار امتوں کی ہلاکت -	۴۱۲

مضامین	صفحات
سورۃ الاحزاب (۳۳)	۴۱۳
فصل ۱۹۹ - ایک خدا کے ہو کر	//
سب سے بے نیاز رہو - ظہار کا حکم	
(بیوی کو ماں کہہ دینا - اس کے	۴۱۴
کسی عضو کو ماں کے عضو سے تشبیہ	
دینا) غزوۂ خندق ؛ مسلمانوں کی	۴۱۵
آزمائش - راہِ جہاد میں منافقوں کا	
طرزِ عمل -	
فصل ۲۰۰ - اسوۂ حسنہ اور مردانِ	۴۱۶
حق کا شیوۂ مردانگی - مومنوں کے لئے	
جہاد سب سے بڑا کل ہے نصرتِ حق	۴۱۷
ومن یقنت (۲۲)	//
امہات المومنین کو ہدایات - خدا کے	//
پیارے زیدؓ اور زینبؓ کا واقعہ -	۴۱۸
فصل ۲۰۱ - یادِ الٰہی کی تلقین -	۴۱۹
منصبِ محمدیؐ - نکاح کے متعلق	
بعض خاص احکام ؛ تہذیبِ اخلاق	۴۲۰
کے متعلق بعض خاص احکام -	

Marfat.com

مضامین	صفحات
فصل ۲۰۲- پردہ کا حکم منافقوں کو تنبیہ۔ قیامت کا وقت منافقوں کا دردناک انجام۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو۔ امانتِ حق ؛	۴۲۱
	۴۲۲
انیسواں باب	۴۲۳
سُورۃ السبا (۳۴)	
فصل ۲۰۳- منکرین قیامت منصف مزاج اہل علم تمسخر کرنے والے بدبخت داؤد علیہ السلام کی فرماں روائی۔	۴۲۳
	۴۲۴
	"
سلیمان علیہ السلام کی وفات۔ نافرمانوں کا انجام۔ اہل سبا کی آزمائش۔	۴۲۵
فصل ۲۰۴- جھوٹے معبود۔ خدائے قدوس کی ہیبت و قدرت منصب رسالت۔ منکرین حق۔ باہمی رد و کد	۴۲۶
	۴۲۷
فصل ۲۰۵- انبیاء کے دشمن آسودہ حال لوگ ہوتے ہیں۔ ایمان و ایمانی عمل کی راہ۔ فرشتوں سے باز پرس	۴۲۸
ہوگی۔ دشمنان حق کی کٹ حجتیاں	۴۲۸
دعوتِ تفکر۔	۴۲۹
سورۃ فاطر (۳۵)	۴۳۰
فصل ۲۰۶- قدرت حق اور انسان مومن۔ عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے	۴۳۱
فصل ۲۰۷- انسانی پیدائش۔ بزرگی قدرت اور رتبوں کی بے ثباتی اللہ کی بے نیازی ؛	۴۳۲
حق کا جھٹلانا نئی بات نہیں	۴۳۳
فصل ۲۰۸- مظاہر قدرت۔ رحمت حق کے امیدوار اور کافروں کا انجام مقصد حیات (آزمائش	۴۳۴
اعمال منکرین حق کا فریب باطل	۴۳۵
سورۃ یٰسین (۳۶)	۴۳۶
فصل ۲۰۹- صداقت رسالت۔ تبلیغ رسالت کی ایک مثال	۴۳۶
	"
وَمَالِیَ (۳۷)	۴۳۷
پنجہ زمین کی مثال۔	۴۳۸

Marfat.com

مضامین	صفحات
فصل ۲۱۰- منکرین حق کی بے	۴۳۸
ارادی + احیائے ثانی - تذکیر	۴۳۹
قرآن قانون نصیحت ہے + باغیوں کا	"
شکر - انسانی پیدائش - اللہ کی	۴۴۰
قدرت کاملہ -	
سورۃ الصّٰفّٰت (۳۷)	۴۴۱
فصل ۲۱۱- توحید باری تعالیٰ -	"
تذکیر بآلاء اللہ + مرکر ضرور زندہ	۴۴۲
ہونا ہے - باز پرس منکرین حق	
کی کٹ حجتی اور دردناک انجام	
فصل ۲۱۲- خبیثوں کی گفتگو - تصویر	۴۴۳
کا درخت - ذریعۂ آزمائش + نوحؑ کا	۴۴۴
تذکرہ - ابراہیم علیہ السلام کا بت کو	
پاش پاش کرنا - ابراہیم علیہ السلام	
کے لئے آگ کا گلستان ہو جانا	
حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کا مظاہرۂ صبر -	۴۴۵
فَدَیْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ	"
فصل ۲۱۳- موسیٰؑ اور ہارونؑ کا	۴۴۶

مضامین	صفحات
ذکر - الیاس علیہ السلام - لوط علیہ السلام	
یونس علیہ السلام کا تذکرہ - منکرین حق	۴۴۷
کا جھوٹا (فرشتے خدا کی بیٹیاں	
ہیں) اللہ اور شیطان +	
کفار کی آرزو - نتیجہ کا انتظار کرو -	۴۴۸
سورۃ صٓ (۳۸)	"
فصل ۲۱۴- کافروں کی ضد اور	۴۴۹
کٹ حجتیاں - تذکیر داؤد علیہ السلام	۴۵۰
کا ذکر - دیوار پھاند کر آنے والے	
دو مخاصمین - آزمائش حق -	
فصل ۲۱۵- سلیمان علیہ السلام کا	"
تذکرہ - ایوب علیہ السلام کا تذکرہ -	۴۵۱
فصل ۲۱۶- ابراہیمؑ اور اسحٰقؑ	۴۵۲
نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے	
نیک ثمرہ - گمراہوں کا انجام بد منصب	
نبوت منصب خلافت اور سجدۂ ملائکہ	۴۵۳
بیسواں باب	۴۵۴

Marfat.com

مضامین	صفحات
سورۃ الزمر (۳۹)	۴۵۴
فصل ۲۱۷ - معبودانِ باطلہ - لَمْ	"
یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ - خلقت انسان	۴۵۵
انسانی پیدائش عجیبی - نکوکار اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے -	
حقیقی خسارہ - خوشخبری - عبرت ۞	۴۵۶
فصل ۲۱۸ - اسلام اور کفر - احسن الحدیث (نہایت ہی اچھا کلام)	۴۵۷
ایک مثال -	۴۵۸
فَمَنْ اَظْلَمُ (۲۴)	"
سب سے بڑا ظالم - اللہ کی حفاظت کافی ہے -	"
فصل ۲۱۹ - کام کرنے والا مطمئن رہتا ہے - منکرینِ حق - دُعا -	۴۵۹
عذابِ قیامت + انسانی ناشکری	۴۶۰
اللہ کا گنہگار دل سے امید بھرا خطاب	"
فصل ۲۲۰ - اعلانِ نبوّت -	۴۶۱
جہنم میں کافروں کی بے بسی - نکوکاروں	۴۶۲

مضامین	صفحات
کی فیروزمندی -	
سورۃ المؤمن (۴۰)	۴۶۳
فصل ۲۲۱ - فرمانِ خداوندی	۴۶۴
مومنوں کی پکار - قیامت کے	۴۶۵
پُرجلال نظارے + مصیبتِ الٰہی -	۴۶۶
فصل ۲۲۲ - دعوتِ موسوی	"
مومنِ آلِ فرعون کی نصیحت -	۴۶۷
دوزخ میں جہنمیوں کا جھگڑا -	۴۶۹
قانونِ ہدایت و نصیحت -	"
مومن اور کافر برابر نہیں -	۴۷۰
فصل ۲۲۳ - اللہ کی قدرت	"
کاملہ + اعلانِ نبوّت - انسانی	۴۷۱
زندگی کے مدارج + تلقینِ صبر	۴۷۲
نشاناتِ حق -	۴۷۲
سورۃ حٰمٓ السجدۃ (۴۱)	۴۷۳
فصل ۲۲۴ - منکرینِ حق کی سرکشی	"
قدرتِ الٰہی کی نیرنگیاں -	۴۷۴
ثمود کی بربادی ۞	۴۷۵

Marfat.com

مضامین	صفحات
فصل ۲۲۵- دشمنانِ خدا کی بے بسی	۴۷۵
بُرے ساتھی + قرآن پڑھا جائے تو شور نہ مچاؤ + اللہ کے دشمنوں کے کرتوت	۴۷۶
مردانِ حق کی استقامت - بدی کا دفعیہ اچھے سلوک سے کرو - نشاناتِ قدرت -	۴۷۷
فصل ۲۲۶- تذکیر -	۴۷۷
الیہ یردّ (۲۵)	۴۷۸
قیامت کی ہولناکی	"
قرآن عزیز منزّل من الرحمان ہے	۴۷۹
اکیسواں باب	۴۸۰
سورۃ الشوریٰ (۴۲)	"
فصل ۲۲۷- مشیتِ قہری -	"
سچّا دوست صرف اللہ ہی ہے +	۴۸۱
اعلانِ نبوّت - حجّت بازیاں +	۴۸۲
دنیا کے طالب اور آخرت کے طالب	
فصل ۲۲۸- تبلیغ رسالت فی سبیل اللہ	۴۸۳

مضامین	صفحات
ہے اللہ کی مہربانیاں اور انسانی	۴۸۳
کم ظرفی + جہاز بطور نشانِ قدرت	۴۸۴
مومنوں کے خصائص	"
قیامت کے روز گمراہوں کی پریشانی	۴۸۵
قرآن عزیز نورِ حق ہے +	۴۸۶
سورۃ الزخرف (۴۳)	"
فصل ۲۲۹- اللہ کی طرف بیٹیاں	۴۸۷
منسوب کرنے والے ظالم ہیں-	
دعوتِ ابراہیمیؑ + کفارِ مکہ کی معاندانہ	۴۸۸
روش - یادِ الٰہی سے منہ موڑنے	۴۸۹
والے (شیطان کے ساتھی)	
فصل ۲۳۰- قانونِ حق سے	۴۹۰
وابستہ رہو - دعوتِ موسوی -	
آلِ فرعون کی ہلاکت - دعوتِ	۴۹۱
عیسوی - قیامت کا ایک اہم	۴۹۲
اعلان +	
اعلانِ خداوندی +	"
سورۃ الدخان (۴۴)	۴۹۳

Marfat.com

مضامین	صفحات
فصل ۲۳۱ - بنی اسرائیل کا نیابتِ حق کے لئے انتخاب - زمین و آسمان بلا قصد پیدا نہیں کئے گئے	۴۹۲
مجرموں کا انجام -	۴۹۵
سورۃ جاثیہ (۴۵)	۴۹۶
فصل ۲۳۲ - نشاناتِ قدرت، جھوٹا بدکار - قرآن عزیز مشعلِ ہدایت ہے	″
قرآن عزیز عقل و دانش کا مجموعہ ہے	۴۹۷
زمین و آسمان کی پیدائش بلا مصلحت نہیں، مادہ پرست - قیامت کے جھٹلانے والے اور نیکوکار مومن برابر نہیں -	۴۹۸
حٰمٓ (۲۶)	″
سورۃ الاحقاف (۴۶)	۴۹۹
رحمتِ حق کا پیام -	۵۰۰
فصل ۲۳۳ - گمراہوں کی بیراہ روی، ماں باپ سے نیک سلوک کرو، ماں باپ کے باغی جہنم رسید ہونگے -	″
	۵۰۱
	۵۰۲
	۵۰۳

مضامین	صفحات
فصل ۲۳۴ - موسیٰؑ کا تذکرہ - قوم عاد کی ہلاکت - اہل مکہ کو نصیحت، جنوں کی تبلیغ -	۵۰۳
	۵۰۴
	″
دشمنانِ حق کے مقابلہ میں مضبوط رہو	۵۰۵
بائیسواں باب	
سورۃ محمدؐ (۴۷)	۵۰۶
فصل ۲۳۵ - راہِ حق سے روکنا، کفار کا مقابلہ - جنگ آزمائش عمل ہے، اسلام اور کفر کا تقابل - غافل بندگانِ نفس - قیامت کا انتظار -	″
	″
	۵۰۷
	۵۰۸
فصل ۲۳۶ - تمنائے جہاد - منافقوں کو ڈانٹ، مجاہدینِ حق کی آزمائش - راہِ جہاد میں ہمت پست نہ ہو،	″
	۵۰۹
	۵۱۰
سورۃ الفتح (۴۸)	۵۱۰ ر
فصل ۲۳۷ - صلح حدیبیہ، فتحِ عظیم، شاہد، مبشر اور نذیر -	″
	″

Marfat.com

مضامین	صفحات
راہِ جہاد کے بھگوڑے حقیقی بدتر	۵۱۱
فصل ۲۳۸- فتوحات کے وعدے	〃
حق کا بول بالا ہوگا۔ مکہ کے مخفی مسلمان	۵۱۲
مومنوں کے خصائص اور ترقی کی منازل	۵۱۳
سورۃ الحجرات (۴۹)	۵۱۴
فصل ۲۳۹- نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا	〃
احترام مسلمانوں میں صلح کرا دیا کرو۔	۵۱۵
مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔	〃
ظن اور بدگمانی سے بچو غیبت کرنا	〃
گویا مرے ہوئے بھائی کا گوشت	
کھانا ہے۔	
سورۃ ق (۵۰)	۵۱۷
فصل ۲۴۰- موت کے بعد زندگی	〃
منکرین قیامت کو انتباہ۔	〃
اللہ انسان کی ہر بات سے واقف ہے۔	۵۱۸
دنیا کے گمراہ دوست کی پکار۔	〃
قیامت کا انتظار۔ یوم خروج	۵۱۹
سورۃ الذّٰریٰت (۵۱)	۵۲۰

مضامین	صفحات
فصل ۲۴۱- قیامت کا وعدہ سچ	۵۲۰
ہے ابراہیمؑ کے معزز مہمان (فرشتے)	۵۲۱
قال فما خطبکم (۲۷)	〃
ابراہیمؑ کا سوال، فرعون کی ہلاکت	〃
منکرین حق کی مشترک گمراہی۔	۵۲۲
سورۃ الطّور (۵۲)	۵۲۳
فصل ۲۴۲- منکرین حق عذاب سے	〃
ہرگز نہیں بچ سکتے۔	
نافرمانی سے بچنے والے کامیاب ہونگے۔	۵۲۴
منصبِ نبوّت بے مزد تبلیغ۔ مجرموں	۵۲۵
انجام۔	
تیئیسواں باب	
سورۃ النجم (۵۳)	۵۲۶
فصل ۲۴۳- مشرکوں کو انتباہ۔	۵۲۷
اللہ کی قدرت اور علم۔ راہِ حق سے	〃
نہ موڑنے والا۔ لیس للانسان	۵۲۸
الّا ما سعیٰ۔ مجرموں کا انجام۔	

Marfat.com

مضامین	صفحات
سورۃ القمر (۵۴)	۵۲۹
فصل ۲۴۴- قیامت قریب ہے	"
مجرموں سے الگ ہو- قوم عادؑ،	۵۳۰
قوم ثمودؑ- قوم لوطؑ- قوم فرعون-	"
سورۃ الرحمٰن (۵۵)	۵۳۲
فصل ۲۴۵- الرحمٰن کے انعامات	۵۳۳
انسانی پیدائش اور خدا کی قدرتیں	"
بقا صرف خدا کی ذات کو ہے۔	۵۳۴
نیکوکار کا اجرِ عظیم-	۵۳۵
سورۃ الواقعہ (۵۶)	
فصل ۲۴۶- قیامت کی اقلاع	۵۳۶
انسانوں کی تین قسمیں	"
اصحاب الیمین اور ان کا اجر، اصحاب المشئمہ	۵۳۷
(بدبخت) منکروں کا انجام- تذکیر بآلاء اللہ	۵۳۸
قرآن عزیز کی قدر و منزلت-	۵۳۹
سورۃ الحدید (۵۷)	۵۴۰
فصل ۲۴۷- اللہ کی شہنشاہی	"
رسول امینؐ کی دعوت فتح سے	۵۴۱

مضامین	صفحات
پہلے اور بعد میں خرچ کرنے والے	۵۲۹
اللہ کو قرض دینے والے،	"
یادِ الٰہی اور خوفِ خدا سچے مومن	۵۴۲
فصل ۲۴۸- دنیا کی زندگی	۵۴۳
محض ایک کھیل ہے- ایک مثال	"
علم الٰہی، کتاب و میزان کا نزول،	۵۴۴
لوہا اور اس کے فوائد- زہد و رہبانیت	"
انسانی ایجاد ہے رحمت حق-	"
قَدْ سَمِعَ اللّٰہ ۲۸	۵۴۵
سورۃ المجادلۃ (۵۸)	"
فصل ۲۴۹- ظہار اور اس کے	"
احکام (بیوی کو ماں کہہ دینا)	
مجرموں کا خفیہ مشورہ	۵۴۶
مومنوں کو انتباہ۔	۵۴۷
فصل ۲۵۰- آدابِ مجلس-	"
منافقوں کے کرتوت اور ان کا	۵۴۸
انجام حزب الشیطان (شیطانی گروہ)	"
حزب اللہ (اللہ کا گروہ)	۵۴۹

Marfat.com

مضامین	صفحات
سورۃ الحشر (۵۹)	۵۴۹
فصل ۲۵۱ - تقدیر کا پہلا حشر	〃
مالِ فئے اور مالِ غنیمت کا حکم مہاجرین اور انصار۔	۵۵۰
منافقوں کا طرزِ عمل، منافق اور کافر مل کر بھی اللہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔	۵۵۱
ایک مثال۔ بدکار نہ بنو۔ قرآن عزیز اثر کا	۵۵۲
چوبیسواں باب	۵۵۳
سورۃ الممتحنہ (۶۰)	〃
فصل ۲۵۲ - دشمنانِ حق کو دوست نہ بناؤ۔ ابراہیمؑ کا قوم سے مقاطعہ، دعا۔ اسوۂ ابراہیمی مشعلِ ہدایت ہے۔	〃
ہجرت کرنے والی مسلمان عورتیں۔	۵۵۵
مسلمان عورتوں کے لئے شرائطِ بیعت	〃
سورۃ الصف (۶۱)	۵۵۶
فصل ۲۵۳ - لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ - دعوتِ موسیٰؑ - دعوتِ	〃

مضامین	صفحات
عیسیٰؑ، پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا۔	۵۵۷
تجارت جسمیں کبھی خسارہ نہیں نصرٌ من اللہ وفتحٌ قریب	۵۵۸
سورۃ جمعۃ (۶۲)	〃
فصل ۲۵۴ - پیامبرِ حق - یہودیوں کی آزمائش - اعمال کا ثمرہ۔	۵۵۹
سورۃ منافقون (۶۳)	۵۶۰
فصل ۲۵۵ - منافقوں کے کرتوت - منافقین اسلام کے سخت دشمن ہیں - منافقوں کی گستاخیاں - یادِ خدا سے غافل نہ رہو۔	۵۶۱
سورۃ تغابن (۶۴)	۵۶۲
فصل ۲۵۶ - اللہ تعالیٰ کی کارفرمائیاں + دربارِ الٰہی میں حاضری لازمی ہے + اطمینان کی دولت گھر کے دشمن - تحلِ طبعی سے دور رہو	〃 ۵۶۳ ۵۶۴

Marfat.com

مضامین	صفحات
سورۃ الطّلاق (۶۵)	۵۶۵
فصل ۲۵۷ - تدبیر منزل کی درستگی (مسئلہ طلاق) مطلقہ عورتوں سے یا تو رجوع کر لو یا ان کو رخصت کر دو	"
پیرانہ سال - مایوس شدہ اور حاملہ عورتوں کی عدت بعثت محمدی	۵۶۶
سورۃ التحریم (۶۶)	۵۶۷
فصل ۲۵۸ - حلال چیز کو خود حرام نہ بناؤ - امہات المومنین کو انتباہ نہ	۵۶۸
سچی توبہ - کفر کی حالت - ایمان کی	"
مریم صدیقہ	۵۶۹
پچیسواں پارہ	۵۷۰
تبارک الذی (۲۹)	"
سورۃ الملک (۶۷)	"
فصل ۲۵۹ - آزمائش عمل - آسمانی ستارے منکرین حق -	۵۷۱
خدا بندوں سے خوب واقف ہے	"
	۵۷۲

مضامین	صفحات
فصل ۲۶۰ - عذاب الٰہی - اللہ کی کارسازیاں	۵۷۲
تذکیر - وعدہ قیامت - جزا و سزا	۵۷۳
سورۃ القلم (۶۸)	۵۷۴
فصل ۲۶۱ - مالک خلق عظیم -	"
ایک نابکار انسان کے کرتوت	"
باغ والوں کا قصہ -	۵۷۵
مجرم اور مسلم برابر نہیں ہو سکتے -	۵۷۶
تبلیغ رسالت کافروں کے کرتوت	۵۷۷
سورۃ الحاقہ (۶۹)	"
فصل ۲۶۲ - مجرموں کی ہلاکت	"
طوفان نوح - نکوکاروں اور	۵۷۸
بدکاروں کا انجام	"
قرآن عزیز کلام الٰہی ہے،	۵۷۹
سورۃ المعارج (۷۰)	۵۸۰
فصل ۲۶۳ - مجرموں کے لئے	"
عذاب الٰہی - قیامت کا ہیبتناک منظر	"
مخلصین حق - قدرت کاملہ	۵۸۱

Marfat.com

مضامین	صفحات
سورۃ نوح (۷۱)	۵۸۲
فصل ۲۶۴- نوحؑ کی تبلیغ-	//
نوحؑ کی آخری پکار +	۵۸۳
سورۃ الجن (۷۲)	۵۸۴
فصل ۲۶۵- جنوں کا قرآن عزیز سننا۔	//
جنوں میں نیک اور بد موجود ہیں۔	۵۸۵
جاذبہ قرآن عزیز، دعوت الی اللہ	//
چھبیسواں پارہ	۵۸۶
سورۃ المزمل (۷۳)	//
فصل ۲۶۶- شب بیداری -	۵۸۷
تبلیغ وہدایت- مثیل موسیٰؑ	//
اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اعانت	۵۸۸
سورۃ مدثر (۷۴)	//
فصل ۲۶۷- اٹھو- دنیا کو	۵۸۹
بداخلاقیوں سے روکو- اللہ کا باغی-	//
انیس کی گنتی اور اس کی حکمت،	۵۹۰

مضامین	صفحات
دوزخ ایک مصیبت عظمیٰ ہے۔	۵۹۰
دوزخیوں کے اعمال	//
قرآن سراسر نصیحت ہے	//
سورۃ القیامۃ (۷۵)	۵۹۱
فصل ۲۶۸	//
علامات قیامت، انسان فطرتاً جلد باز ہے	۵۹۲
سورۃ الدھر (۷۶)	۵۹۳
فصل ۲۶۹- انسانی پیدائش -	۵۹۴
بہشت کی نعمتیں-	//
(رجوع الی الحق) مشیت الٰہی +	۵۹۵
سورۃ المرسلت (۷۷)	//
فصل ۲۷۰- قیامت کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا	//
فیصلے کا دن - نشانات حق و دوزخ	۵۹۶
پارہ عم (۳۰)	۵۹۸
ابتدائی کلمات-	//
سورۃ النبا (۷۸)	۵۹۹
فصل ۲۷۱- نبا عظیم نشانات قدرت	//

Marfat.com

مضامین	صفحات
یوم الفصل۔	۵۹۹
آخرت کے منکروں کا انجام نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے کامیابی ہے	۶۰۰
سورۃ النازعات (۷۹)	۶۰۱
فصل ۲۷۲۔ اقسام قرآن	//
قیامت کا آنا اٹل ہے۔ فرعون کی ہلاکت عبرت	۶۰۲
نتائج اعمال۔ قیامت کا وقوع۔	۶۰۳
سورۃ عبس۔ (۸۰)	//
فصل ۲۷۳۔ ابن ام مکتوم کی آمد۔	//
عظمت قرآن عزیز۔ انسان کی ناشکر گزاری	۶۰۴
قیامت کی سختی۔	
سورۃ التکویر (۸۱)	۶۰۵
فصل ۲۷۴۔ واقعات قیامت۔	//
سورۃ الانفطار (۸۲)	۶۰۶
حادثۂ قیامت۔ محافظ اعمال۔	//
سورۃ تطفیف (۸۳)	۶۰۷
فصل ۲۷۵۔ تاجروں کی مثال۔	//

مضامین	صفحات
"تذکیر بما بعد الموت۔ نکوکاروں کے مدارج عالیہ۔	۶۰۸
سورۃ الشقاق (۸۴)	۶۰۹
حادثۂ قیامت۔ نکوکار و مجرم۔	//
مناظر قدرت۔	۶۱۰
سورۃ البروج (۸۵)	//
فصل ۲۷۶۔ اقسام ثلاثہ	//
ستائیسواں باب	۶۱۱
سورۃ الطارق (۸۶)	//
رات کو آنے والا۔ انسانی پیدائش	۶۱۲
سورۃ الاعلیٰ (۸۷)	//
فصل ۲۷۷۔ ربوبیت حق۔	۶۱۳
تبلیغ قرآن۔	//
سورۃ غاشیہ (۸۸)	//
ناکام لوگ ارباب بیان۔ تذکیر۔	۶۱۴
سورۃ الفجر (۸۹)	۶۱۶
فصل ۲۷۸۔ تذکیر بایام اللہ۔	//

Marfat.com

مضامین	صفحات
انفرادی احتساب - آخری احتساب	۶۱۷
ظہور نتائج۔	"
سورۃ البلد (۹۰)	"
انسان کی خام خیالی - ماالعقبہ؟ (گھاٹی کیا ہے) سعادت مند - بدبخت۔	۶۱۸
سورۃ الشمس (۹۱)	"
فصل ۲۷۹ - مناظر قدرت - جواب قسم - تاریخی شہادت۔	۶۱۹
سورۃ واللیل (۹۲)	"
اختلاف اعمال - راہ نجات - اللہ کی کارفرمائی۔	۶۲۰
سورۃ والضحیٰ (۹۳)	"
فصل ۲۸۰ - خدا کا دائمی وعدہ - ماضی کا تذکرہ۔	"
سورۃ الانشراح (۹۴)	۶۲۱
شرح صدر اور رجوع الی اللہ - تذکیر	"
سورۃ والتین (۹۵)	۶۲۳
فصل ۲۸۱ - تسمیہ اور جواب قسم - تذکیر	"

مضامین	صفحات
سورۃ العلق (۹۶)	۶۲۴
فصل ۲۸۲ - انسانی پیدائش۔	"
انسانی سرکشی - دشمنان حق کی بربادی۔	۶۲۵
تذکیر۔	
سورۃ القدر (۹۷)	۶۲۷
فصل ۲۸۳ - برکتوں والی رات۔	"
تذکیر۔	"
سورۃ البینہ (۹۸)	۶۲۸
فصل ۲۸۴ - رسول من اللہ۔	"
مخالفوں کا انجام - رضائے حق کے طالب - تذکیر۔	۶۲۹
سورۃ الزلزال (۹۹)	۶۳۰
فصل ۲۸۵ - زلزلہ - اعمالنامے اور باز پرس - تذکیر۔	"
سورۃ العادیات (۱۰۰)	۶۳۱
فصل ۲۸۶ - گھوڑوں کی شہادت	"
انسانی ناشکری - تذکیر۔	
سورۃ القارعۃ (۱۰۱)	۶۳۳

Marfat.com

مضامین	صفحات
فصل ۲۸۸ - نظام عالم کی بربادی اور نتائج اعمال - تذکیر	۶۳۳ / ۶۳۴
سورۃ التکاثر (۱۰۲)	۶۳۴
فصل ۲۸۸ - طلب کثرت - تذکیر	″
سورۃ العصر (۱۰۳)	″
فصل ۲۸۹ - تذکیر	۶۳۵
سورۃ الھمزۃ (۱۰۴)	۶۳۶
فصل ۲۹۰ - دولت جمع کرنیوالے کا انجام - تذکیر	″
سورۃ الفیل (۱۰۵)	۶۳۷
فصل ۲۹۱ - تذکیر	″
سورۃ القریش (۱۰۶)	۶۳۸
فصل ۲۹۲ - قریش کی تجارت - تذکیر	″
سورۃ الماعون (۱۰۷)	″
فصل ۲۹۳ - بخیل و ریاکار - تذکیر	″
سورۃ الکوثر (۱۰۸)	۶۴۰
فصل ۲۹۴ - خدا کی نعمت اور وعدہ - تذکیر	۶۴۰
سورۃ الکافرون (۱۰۹)	۶۴۱
فصل ۲۹۵ - کفر اور اسلام کا مقابلہ - تذکیر	″
سورۃ نصر (۱۱۰)	۶۴۲
فصل ۲۹۶ - نصرت الٰہی - تذکیر	″
سورۃ اللھب (۱۱۱)	۶۴۳
فصل ۲۹۷ - کفار کی ہزیمت - تذکیر	
سورۃ الاخلاص (۱۱۲)	۶۴۳
فصل ۲۹۸ - تذکیر	″
سورۃ الفلق (۱۱۳)	۶۴۴
فصل ۲۹۹ - تذکیر	″
سورۃ الناس (۱۱۴)	۶۴۵
فصل ۳۰۰ - تذکیر - روحانی مضرت سے پناہ -	″

Marfat.com

فہرست سُوَر بلحاظِ ترتیبِ نزول

نمبر	نام سورۃ	نمبر	نام سورۃ	نمبر	نام سورۃ	نمبر	نام سورۃ	نمبر	نام سورۃ
۱	علق ۹۶	۱۷	ماعون ۱۰۷	۳۳	مرسلات ۷۷	۴۹	قصص ۲۸	۶۵	جاثیہ ۴۵
۲	ن ۶۸	۱۸	کافرون ۱۰۹	۳۴	ق ۵۰	۵۰	بنی اسرائیل ۱۷	۶۶	احقاف ۴۶
۳	مزمل ۷۳	۱۹	فیل ۱۰۵	۳۵	بلد ۹۰	۵۱	یونس ۱۰	۶۷	ذاریات ۵۱
۴	مدثر ۷۴	۲۰	فلق ۱۱۳	۳۶	طارق ۸۶	۵۲	ہود ۱۱	۶۸	غاشیہ ۵۸
۵	فاتحہ ۱	۲۱	ناس ۱۱۴	۳۷	قمر ۵۴	۵۳	یوسف ۱۲	۶۹	کہف ۱۸
۶	لہب ۱۱۱	۲۲	اخلاص ۱۱۲	۳۸	ص ۳۸	۵۴	حجر ۱۵	۷۰	نحل ۱۶
۷	تکویر ۸۱	۲۳	نجم ۵۳	۳۹	اعراف ۷	۵۵	انعام ۶	۷۱	نوح ۷۱
۸	اعلیٰ ۸۷	۲۴	عبس ۸۰	۴۰	جن ۷۲	۵۶	صافات ۳۷	۷۲	ابراہیم ۱۴
۹	لیل ۹۲	۲۵	قدر ۹۷	۴۱	یٰسٓ ۳۶	۵۷	لقمان ۳۱	۷۳	انبیاء ۲۱
۱۰	فجر ۸۹	۲۶	شمس ۹۸	۴۲	فرقان ۲۵	۵۸	سبا ۳۴	۷۴	مومنون ۲۳
۱۱	ضحیٰ ۹۳	۲۷	بروج ۸۵	۴۳	فاطر ۳۵	۵۹	زمر ۳۹	۷۵	سجدہ ۳۲
۱۲	انشراح ۹۴	۲۸	تین ۹۵	۴۴	مریم ۱۹	۶۰	مومن ۴۰	۷۶	طور ۵۲
۱۳	عصر ۱۰۳	۲۹	قریش ۱۰۶	۴۵	طٰہٰ ۲۰	۶۱	حٰمٓ سجدہ ۴۱	۷۷	ملک ۶۷
۱۴	عادیات ۱۰۰	۳۰	قارعہ ۱۰۱	۴۶	واقعہ ۵۶	۶۲	شوریٰ ۴۲	۷۸	حاقہ ۶۹
۱۵	کوثر ۱۰۸	۳۱	قیامت ۷۵	۴۷	شعرا ۲۶	۶۳	زخرف ۴۳	۷۹	معارج ۷۰
۱۶	تکاثر ۱۰۲	۳۲	ہمزہ ۱۰۴	۴۸	نمل ۲۷	۶۴	دخان ۴۴	۸۰	نبا ۷۸

Marfat.com

نمبر	نام سورۃ	نمبر	نام سورۃ	نمبر	نام سورۃ	نمبر	نام سورۃ	نمبر	نام سورۃ	نمبر	نام سورۃ
۸۱	نازعات ۷۹	۸۸	انفال ۸	۹۵	محمد (صلعم) ۴۷	۱۰۲	نصر ۱۱۰	۱۰۹	جمعہ ۶۲		
۸۲	انفطار ۸۲	۸۹	آل عمران ۳	۹۶	رعد ۱۳	۱۰۳	نور ۲۴	۱۱۰	تغابن ۶۴		
۸۳	انشقاق ۸۴	۹۰	احزاب ۳۳	۹۷	رحمٰن ۵۵	۱۰۴	حج ۲۲	۱۱۱	صف ۶۱		
۸۴	روم ۳۰	۹۱	ممتحنہ ۶۰	۹۸	دہر ۷۶	۱۰۵	منافقون ۶۳	۱۱۲	فتح ۴۸		
۸۵	عنکبوت ۲۹	۹۲	نساء ۴	۹۹	طلاق ۹۵	۱۰۶	مجادلہ ۵۸	۱۱۳	مائدہ ۵		
۸۶	تطفیف ۸۳	۹۳	زلزال ۹۹	۱۰۰	بینہ ۹۸	۱۰۷	حجرات ۴۹	۱۱۴	توبہ ۹		
۸۷	بقر ۲	۹۴	حدید ۵۷	۱۰۱	حشر ۵۹	۱۰۸	تحریم ۶۶				

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ (اللہ بے انتہا رحم والے اور بار بار رحم کرنے والے کے نام سے)
بسم اللہ الرحمن الرحیم قرآن عزیز کا جزو اور کلام الٰہی ہے سوائے سورۂ توبہ کے سب سورتوں کی ابتدا میں لکھی جاتی ہے اس کا نزول ہر سورت کی ابتدا میں ہوتا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے نزول پر معلوم کر لیتے کہ اب نئی سورۃ کی ابتدا ہے یہ ایک مستقل آیت ہے اسلئے اس کا شمار آیات سورت میں نہیں کیا جاتا ؛

مکتب نبوّت کا سب سے پہلا سبق یہی ہے تعلیمات قرآن عزیز کا ہر قاری ہر پارے اور ہر سورۃ کی ابتدا میں بسم اللہ الرحمن الرحیم پڑھے کتاب کی تقسیم چونکہ ابواب کی بنا پر ۲۷ مسلسل لکچروں کی صورت میں ہے اسلئے ہر سورت کی ابتدا میں سوائے خاص مقامات کے یہ آیۂ مبارکہ جو مستقل آیت ہے سیاق و سباق سے تعلق نہ ہونے کی وجہ سے درج نہ ہوگی ؛

Marfat.com

پیش نہاد

ہدیہ تذکرہ

وَذَكِّرْ فَإِنَّ الذِّكْرَىٰ تَنفَعُ الْمُؤْمِنِينَ (۵۱ : ۵۵)

خدا کا قانون پھر یاد دلا دو کیونکہ اسکی یاد لامحالہ اس قوم کو جو یقین و عمل کی روح سے سرشار ہو جائے گی - اس دنیا میں سربلند کر دے گا - (قرآن)

آسودہ زندگی نے عزم و ہمت کی روح پژمردہ کر دی تھی، ہم غلامی کے ذلت انگیز امن پر قانع تھے طلب و سعی کی مشکلوں سے جی چرانے تھے ہمیں آزادی و کامرانی کی طلب میں ان حقیر راحتوں سے دستبردار ہونا جو غلامی میں میسر تھیں منظور نہ تھا ——— لیکن اللہ کا قانون یہ ہے کہ جو جماعت دنیوی بے سروسامانی سے ہراساں ہو کر بے ہمت نہیں ہوتی - خدا کی مدد پر بھروسہ کرتی اور مشکلات و موانع کے مقابلہ میں جمی رہتی ہے وہی اللہ کی زمین کی وارث ہوتی ہے ——— استعانت باللہ - صبر اور تقویٰ اس راہ کی آخری کامیابی کا واحد ذریعہ ہیں ٭

(۲)

یہی پیغام ہے جس کی تبلیغ کے لئے جشن نزول قرآن عزیز کے مبارک موقع اور رمضان المبارک کے اس بابرکت مہینہ میں جو "سعی و عمل" کی طرف پہلے قدم کا آئینہ دار ہے یہ اوراق پیش کئے جا رہے ہیں ٭ دوستو اور کارکنو! وقت آگیا ہے کہ انسانوں کی ہدایت کے لئے ہر مسلمان جائز ذریعہ اور وسیلہ اختیار کر کے خود اپنے اندر اور اپنے حلقۂ احباب میں غیر اسلامی تسلط ختم کر کے قرآنی تعلیمات کے غلبہ کا

Marfat.com

یقین پیدا کرے اور اس مقصد کی تکمیل میں تن من دھن سے تمام صعوبتوں کا مردانہ وار مقابلہ کرے۔
ہر دکھ کو راحت۔ ہر ٹھوکر کو خدا کی رحمت و رافت اور ہر قربانی کو محمد عربی صلعم کی خوشنودی کا ذریعہ سمجھے۔ "قرآنی تعلیمات" کی اشاعت کا اصل مقصد یہی ہے اور اس کی ابتدا رمضان المبارک میں اسی لئے ہوئی ہے۔

(۳)

کیا کوئی انسانی ذہنی کاوش۔ کوئی عقلی دلیل۔ کوئی فصیح و بلیغ تقریر اس جمالِ معنوی کی حامل ہو سکتی ہے۔ جو خود محبوب حق کے کلام میں موجود ہے؟ ہرگز نہیں! اس لئے ارادہ ہو گیا ہے۔ کہ قانونِ حق کو محبوبِ حق کے الفاظ میں ہی پیش کیا جائے۔

خدایا! توفیق دے۔ کہ تیرا یہ کج مج بیان اور ہیچمدان بندہ اس ارمان کو پورا کر سکے۔ قرآن عزیز کے مفہوم کو ۲۷ تقریروں میں ابواب اور فصول کے التزام سے اس طرح پیش کیا جائے گا۔ کہ ہر تقریر (باب) ۲۰ - ۲۵ منٹ میں اور ہر فصل ۵ - ۱۰ منٹ میں پڑھی اور سنائی جا سکے۔

احسن البیان (قرآن عزیز کے جامع تعلیمی دروس) کی جامعیت اور شرح و بسط کے لحاظ سے سالوں کی منزل سامنے ہے۔ مشتاق نگاہوں کو اس انتظار میں سامان تسکین بہم پہنچانے کے لئے یہ خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

عدیم الفرصت اور طرزِ جدید پر تعلیم حاصل کرنے والے احباب اس کتاب کو قرآن عزیز کا عطر سمجھ کر مشام جان کو معطر کریں۔ علماء مساجد کے خطیب اور مذہبی درسگاہوں کے مدرسین رمضان المبارک میں یا عام درسوں میں قانون قرآن کی تفہیم کے لئے بطور نصاب یا بطور درس رواج دیں۔

Marfat.com

یہ مجموعہ قرآن عزیز کی طاقت اور رمضان المبارک کی برکت کا زندہ نمونہ ہے۔

رمضان المبارک میں قاری صاحب کی تلاوت کے ساتھ ہی اس کو مرتب کیا گیا۔ اے خدا! ایک عدیم الفرصت، کم علم اور بے بصیرت انسان کی عقیدت کے یہ پھول قبول فرما۔ اس ناچیز کوشش کی بدولت علم والوں اور با بصیرت انسانوں کے دل کھول دے کہ وہ اس ابتدا کی تکمیل کر سکیں۔ اے خدا۔ تو زمین کی موت کو زندگی سے بدل دیتا ہے۔ ستاروں کی روشن علامتوں سے بیابانوں اور سمندروں میں راہ نمائی کرتا ہے۔ تو ہی دعائیں سننے والا ہے اور تو ہی آہ و زاری کو قبول کرنے والا ہے۔ دل سے نکلی ہوئی پکار کو سُن۔ مسلمانوں کو توفیق دے کہ وہ اِس قانونِ حق سے بندھ جائیں۔ اے خدا! کھیت لہلہا رہے ہیں آسمان سے بارانِ رحمت برس رہی ہے۔ تو رُوح کی بنجر زمین اور جہل و غفلت کے اُجڑے ہوئے بیابان میں بھی فیضانِ وحی کے "موتی" برسا۔ تاکہ تاریکیوں کے پردے چاک ہوں اور دُنیا میں تیرے نور کا اجالا ہو جائے۔

آنسوؤ! تھم جاؤ۔ اللہ نے اطمینان کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ اب شب بیداریوں کے یہ اوراق قبول بارگاہِ حق ہوں گے۔ سحری کے آنسو موتی بن کر چشمِ بصیرت کو جلا دیں گے ؎

زچشمِ آستین بردار و گوہر را تماشا کن

داعی الی الحق

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن عزیز کے ۲۷ لیکچر جو شستہ اُردو میں بحوالہ رکوع و پارہ و آیات اس طرح ترتیب دیئے گئے ہیں۔ کہ اگر ہر روز ایک لیکچر پڑھ لیا جائے (جس پر زیادہ سے زیادہ ۱۵ منٹ صرف ہوں گے) تو ۲۷ دن میں نظامِ قرآنی جو ملّتِ اسلامیہ پاکستانیہ کا ضابطۂ حیات ہوگا۔ پوری طرح ذہن نشین ہو جاتا ہے ؛

اس پیغامِ ازلی کو بغیر متن کے پیش کیا گیا ہے لیکن حوالہ جات کا انداز اور ترتیب ایسی ہے کہ اُن خرابیوں کا سدِّ باب ہو گیا ہے جو بغیر متن کے "علماء" کے ذہن میں آسکتی ہیں ؛

اگر ہمارے نوجوان محض ذوقِ ادب کی خاطر اس کتابِ ربّانی کو ایک بار پڑھ لیں تو وہ دیکھیں گے۔ کہ الحاد و کفر کے تمام شکوک کے نقوش غیر محسوس طور پر اُن کے لوحِ قلب سے دُھل گئے ہیں اور وہ ایمان و ایقان سے سرشار ہیں ؛

اس لئے۔ کہ اس مجموعہ کی ترتیب میں ہماری اُنگلیاں ملّتِ اسلامیہ کی نبض پر رہیں اور نگاہیں اس دورِ انقلاب کے مقیاس پر ؛

Marfat.com

افتتاحیہ طبع دوم

— ۱ —

ایک کمزور و ناتواں، غریب و نادار بھکاری کی یہ حالت تھی کہ بے چارہ صبح سے شام تک ایک ایک شخص کے سامنے دستِ سوال دراز کرتا، ہر ایک دروازے پر جھولی پھیلاتا تو بمشکل اتنا پاتا کہ اس سے اپنا پیٹ پال سکے۔ کبھی اتنا بھی نہ ملتا تو فاقہ کاٹتا۔ اسکی ساری عمر یونہی بسر ہوگئی۔ وہ مرتے وقت وصیت کر گیا کہ اسے اس کی جھونپڑی میں ہی دفن کر دیا جائے۔ جب اُس کی قبر کھودی گئی تو لوگ کیا دیکھتے ہیں کہ نیچے پرانے وقتوں کا ایک گراں بہا خزانہ مدفون ہے۔ بھکاری کی تباہ حال زندگی اور یہ خزانہ لوگوں کے لئے عبرت و موعظت کی ہزار داستانیں اپنے اندر رکھتا تھا۔ بھکاری اور خزانے کا واقعہ حقیقت ہو یا افسانہ لیکن کیا یہ حقیقت نہیں کہ آج مسلمان کی بھی یہی حالت ہے۔ اس نے دنیا میں اپنے آپ کو سب سے نادار اور ہر ایک کا دست نگر سمجھ رکھا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ اس کے پاس ایک ایسا خزانہ موجود ہے۔ جو اُسے ساری دنیا سے بے نیاز کر دے ؛

بھکاری کے دُکھ کا علاج اُسے ایک پیسہ خدا کی راہ میں دے دینا یا اُس کی طرف روٹی کا ٹکڑا پھینک دینا نہ تھا۔ بلکہ اس کی ٹھیک مدد یہ تھی کہ کسی اللہ کے بندے کو معلوم ہوتا۔ تو اُسے اُس کے خزانے کا پتہ دے دیتا۔ آج مسلمان کی مصیبتوں کا مداوا بھی یہی ہے کہ اسے اس کے چھپے ہوئے خزانے سے روشناس کرا دیا جائے۔ جو اس کی خستہ سامانیوں کو سرفرازیوں اور سربلندیوں سے بدل دے۔ یہ متاعِ گراں بہا قرآن کریم ہے

Marfat.com

جو ایک عرصہ سے مسلمانوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو چکا ہے۔ اور اب یہ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اس کے اندر ہے کیا؟

۲

آپ کہیں گے کہ مسلمان قرآن عزیز کی تلاوت کرتے ہیں۔ اس کے ترجمے سُنتے ہیں۔ تفسیروں کا درس دیا جاتا ہے۔ اس کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور کیا چاہیئے؟ لیکن اگر آپ غور سے دیکھیں گے۔ تو معلوم ہو جائے گا۔ کہ اس سے زیادہ سے زیادہ قرآن عزیز کی حفاظت یا اس کے ساتھ مسلمانوں کی عقیدت قایم رکھنے کا مقصد حاصل ہو سکتا ہے لیکن محض حفاظت اور عقیدت تو مقصود بالذّات نہیں۔ قرآنِ عزیز کے متعلق مسلمانوں کا دعوےٰ ہے اور یہ دعویٰ خود قرآن عزیز ہی پر مبنی ہے۔ کہ خدائے حیّ وقیّوم کی یہ زندہ و پایندہ کتاب ایک مکمّل دستور العمل ایک بہترین ضابطۂ حیات ہے جو مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبے میں اُن کے لئے خضرِ راہ ہے۔ مسلمان کی تو زندگی ہی اس میں تھی کہ وہ ہر ایک قدم اٹھانے سے پیشتر اس امر کا جائزہ لے کہ وہ اپنا قدم اسی "جادہ مستقیم" پر لئے جا رہا ہے جسے قرآنِ عزیز نے دُنیا اور آخرت کی سرفرازیاں حاصل کرنے کا واحد ذریعہ قرار دیا ہے مسلمانوں کی ملّیت و عجمیت، معاش و معاشرت، مذہب و سیاست، غرضیکہ ہر مسئلۂ حیات کا حل اسی ایک نظام کی رُو سے ہونا چاہیئے۔ اس کے تمام افکار و تخیّلات، اس کے تمام رجحاناتِ قلبی و ذہنی، اُس کے تمام تصوّراتِ دینی و دُنیاوی سب کی تشکیل اسی ایک سانچے میں ہونی چاہیئے۔

اس کے پاس حقایق کے پرکھنے کا معیار ہو تو یہی اور صدہا قوتوں کے ماپنے کا پیمانہ ہو تو یہی، یہ سُنے تو اس کی مدد سے، دیکھے تو اس کی روشنی میں، سمجھے تو اس کی بصیرت سے، اور اس طرح یہ اس ایک دروازے پر جھک کر ساری دنیا کے دروازوں سے مستغنانہ و بے نیاز

Marfat.com

گزر جائے ؟

— ۳ —

آپ جس مسلمان سے پوچھیے۔ وہ بلا تکلّف کہہ دے گا کہ الحمدللہ میرا بھی یہی ایمان ہے لیکن کیا آج ہو بھی یہی رہا ہے؟ کیا مسلمان کی زندگی کا عملی حل قرآن کریم سے ہی تلاش کیا جاتا ہے؟ کیا ان کا دستور العمل حیات واقعی خدا کا یہ آخری پیغام ہے؟ اس کا جواب اپنے گرد و پیش نظر دوڑا کر خود اپنے آپ سے لیجئے۔ لیکن اس تصویر کا اس سے بھی زیادہ بھیانک پہلو ایک اور ہے یہ حفاظت و عقیدت کی بنیاد، قرآن کریم سے لگاؤ کونسے مسلمان کو ہے۔ کیا ان ہی کو نہیں جو اب قصّۂ ماضی بننے والے ہیں؟ ذرا اس طبقہ پر نگاہ ڈالئے جس کے ہاتھوں آج ملّتِ پاکستانیہ کی تشکیل ہو رہی ہے یا جو کل اُمتِ مسلمہ اور ملّتِ پاکستانیہ کہلانے والا ہے۔ یعنی آج کے نوجوانوں کا تعلیم یافتہ طبقہ ؟

جانے والے مسلمانوں نے اس فضا میں پرورش پائی۔ جہاں پھر بھی کچھ نہ کچھ مذہب کا چرچا تھا۔ لیکن یہ آنے والے مسلمان اس ماحول کے تربیت یافتہ ہیں۔ جہاں اور سب کچھ ہے لیکن خدا اور رسول کا ذکر نہیں! ذرا کسی نوجوان مسلمان تعلیم یافتہ کے مکان پر جائیے۔ دُنیا بھر کا لٹریچر اس کی الماریوں میں ملے گا لیکن اگر نہیں ملے گا۔ تو قرآنِ عزیز کا نسخہ! وہ اپنے بچّوں کو بڑے فخر سے آپ کے سامنے لائے گا۔ یہ بتانے کے لئے کہ یہ اتنی سی عمر میں کس طرح فر فر انگریزی بولتے ہیں۔ یہ قابلِ تحسین بات ہے لیکن اگر آپ پوچھ بیٹھیں کہ بیٹا کلمہ بھی آتا ہے؟ تو وہ آپ کا منہ تکتے رہ جائیں گے۔ کہ یہ کس دیس کی بولی بولتا ہے!

— ۴ —

اب آپ اپنی درس گاہوں میں جائیے، اور دیکھئے کہ وہاں مذہب سے بے گانگی

Marfat.com

نہیں بلکہ نفرت پیدا کرنے کے لئے کس قدر سامان موجود ہے۔ نتیجہ ان تمام اثرات کا یہ ہے کہ ہماری ملّت کے نوجوانوں کے نام تو مسلمانوں کے سے ہیں۔ اس لئے کہ اس پر انہیں اختیار نہ تھا۔ اور بعض مرتبہ تو نام بھی اس انداز سے (اے۔ بی اور ایم۔ ڈی وغیرہ) مروّجہ ہیں کہ اس سے شناخت ہی نہ ہو سکے کہ آپ کس ملّت سے متعلق ہیں۔ لیکن ان کے قلب و دماغ کی تعمیر کسیر غیر اسلامی بنیادوں پر ہوتی ہے، جو ذرا متین اور سنجیدہ ہوں گے۔ وہ دل ہی دل میں مذہب کے خلاف، آتش خاموش سلگاتے رہیں گے۔ جو بزعم خویش آزاد قسم کے ہوں گے۔ وہ علانیہ تمسخر اڑائیں گے پھبتیاں کسیں گے اور یہ سمجھیں گے۔ کہ وہ بہت بڑا جہاد کر رہے ہیں ؎

لیکن یہ اُن کا قصور نہیں۔ یہ سب قصور ہمارا ہے کہ ایک طرف ہم نے انہیں مذہب سے ناآشنا رکھا اور دوسری طرف ان کو تعلیم اس نہج پر دلائی جس میں مذہب کے خلاف سرکشی کے تمام سامان موجود تھے اور جہاں کہیں مذہب کی تعلیم کا انتظام بھی کیا وہ اس انداز کا تھا کہ اس سے اُن کی بے گانگی اُلٹی نفرت سے بدل جائے ؎

لیکن ذرا تصوّر میں لائیے اس وقت کو کہ جب آپ نہ ہوں گے اور ان ہی نوجوانوں کی جماعت کا نام "ملّت اسلامیہ پاکستانیہ" ہوگا۔ مفادِ اسلامی کے تحفّظ کے لئے آپ کی ہر کوشش لائقِ صد تحسین لیکن سوچئے تو سہی کہ جن کی خاطر آپ یہ تحفّظ کے سامان پیدا کر رہے ہیں۔ ان کی نگاہ میں آپ کے اسلام اور اس کے مفاد کی کوئی وقعت بھی ہے!

غور فرمائیے کہ آپ اس تیام کی غور و پرداخت میں تو مصروف نہیں جس کے اندر تلوار لکڑی کی ہے ؎

بایں ہمہ نوجوانوں سے مایوس ہو جانے کی بھی کوئی وجہ نہیں۔ ایسے نوجوان

Marfat.com

بہت کم ملیں گے جنہیں اگر قرآن سے روشناس کرا دیا جائے تو پھر بھی وہ اس اپنی لادینی پر مُصر ہوں۔ یہ ہماری ہی کوتاہی ہے کہ آنے والی قوم مذہب سے متنفر ہو رہی ہے ۔

ضرورت ہے۔ کہ اس "پیغام ازلی" کو ایسے حضرات پیش کریں جن کی انگلیاں نبضِ اسلامیہ کی نبض پر اور جن کی نگاہیں رفتارِ زمانہ کے مقیاس پر ہوں اور ان کا اسلوب بیان اس درجہ دلکش ہو کہ اگر ادبی مذاق رکھنے والے حضرات ان مضامین کو محض ذوقِ ادب کی رعایت سے ہی پڑھنا شروع کریں تو بھی چھوڑنے کو جی نہ چاہے اور جب وہ اُن کو ختم کریں تو غیر محسوس طور پر پڑھنے والے کے قلب پر وہ ایک ایسا اثر چھوڑ جائیں جو الحاد و کفر نوازی کے تمام شکوک و شبہات کو رفع کر کے ان کے دل میں یہ یقین پیدا کر دے۔ کہ فی الواقع قرآن عزیز خُدا کی کتاب ہے۔ اور نوعِ انسانی کی ہر مشکل کا حل ذہن انسانی کی ہر سطح کے مطابق اس کے اندر موجود ہے ۔

Marfat.com

پہلا باب

سورۂ فاتحہ (۱)

یہ قرآن عزیز کی سب سے پہلی سورۃ ہے۔ اسلئے اس کا نام فاتحۃ الکتاب ہے۔ جو بات سب سے اہم ہوتی ہے۔ قدرتی طور پر اسے ترتیب میں اہم درجہ دیا جاتا ہے۔ قرآن عزیز نے خود اس سورہ کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ (اے پیغمبر یہ واقعہ ہے کہ ہم نے تمہیں سات بار دہرائی جانے والی چیز عطا فرمائی ہے اور قرآن عزیز) اس سے اس سورۂ مبارکہ کی اہمیت واضح ہے ——— یہ ایک دعا ہے جو محبوبِ حق کی قبولیت کے لئے بدرگاہ حق بطور نشانِ عجز پیش کرتے ہیں ؛

فصل (۱)

دینِ حق اور خدا پرستی کے مقاصد کا خلاصہ

اے خدائے قدوس ہم تیری حمد و ثنا میں مزمہ سنج ہیں۔ تو تمام کائنات کا پروردگار ہے تیری ہستی کی نمود سر تا سر رحمت و عدالت کی نمود ہے۔

ہم تیرے سامنے اپنا سرِ نیاز جھکاتے ہیں اور تیری عبودیت کا اقرار کرتے ہیں صرف تیری ہی ایک ذات ہے جس کے سامنے بندگی و نیاز کا سر جھک سکتا ہے اور صرف تو ہی ہے جو ہماری ساری درماندگیوں اور احتیاجوں میں مدد گاری کا سہارا ہے ؛

ہم عبادت و استعانت صرف تجھ سے وابستہ کرتے ہوئے دنیا کی ساری قوتوں اور انسانی فرمانروائیوں سے بے پرواہ ہوتے ہیں۔ اب ہمارا سر کسی غیر کی

Marfat.com

چوکھٹ پر نہیں جھک سکتا۔ ہم کسی قوت سے ہراساں نہیں اور کسی کے آگے دست طلب دراز نہیں کر سکتے ٭

اے اللہ! ہمیں توفیق دے کہ درستگی اور صحت کی راہ کے طالب رہیں۔ سعی و عمل کے ہر گوشہ میں انعام یافتہ گروہ کے نقشِ قدم کی ہمیں تلاش رہے ٭ وہ لوگ جو راہ حق نہ پا سکے۔ اس کی جستجو میں بھٹک گئے یا جنہوں نے نعمت کی راہ چھوڑ کر محرومی و شقاوت کی راہ اختیار کر لی۔ ایسے لوگوں کی محرومی و شقاوت سے بچائیو۔ آمین ٭ ع (آیات ۱ تا ۷)

(۲)
سورۃ البقرۃ
۲۶۱۲ الفاظ

اس سورہ کا نام البقرہ ہے۔ اس میں ۴۰ رکوع اور ۲۷۶ آیات ہیں اسکی ابتدائی ۲۵۲ آیات میں یہود و نصاریٰ کی گمراہیوں کا ذکر ہے۔ ان کے ایمان و عمل کی بے راہ روی کے تمام گوشے بے نقاب کرنے کے بعد ارتقائے انسانیت کے مدارج خمسہ بیان ہوئے ہیں یعنی (۱) تہذیب اخلاق (۲) تدبیر منزل (۳) سیاست مدنیہ اور ملک گیری (۴) ملک داری (۵) خلافت کبریٰ۔ یہی منشائے دین ہے اور یہی منشائے حق۔ اس سورۃ میں یہود مخاطب بالذات ہیں اور نصاریٰ مخاطب بالتبع ٭

فصل (۲) متقین کی صفاتِ خمسہ۔

یہ کتاب الٰہی ہے اسکے (قانونِ حق ہونے میں) کوئی شبہ نہیں۔ یہ متقی انسانوں پر فلاح و سعادت کی راہ کھولنے والی ہے۔ اس کتاب کی قبولیت کے لحاظ سے پہلی جماعت ان لوگوں کی ہو گی جو متقی ہیں۔ ان کی پانچ صفات واضح ہیں۔ (۱) ایمان بالغیب (۲) اقامت الصلوٰۃ (۳) انفاق فی سبیل اللہ (۴) قرآن عزیز پر (بحیثیت جامع صداقت) اور پہلے و سابق حق پر ایمان رکھنا (۵) انجام یعنی

Marfat.com

اصول فلاح۔ آخرت پر ایمان رکھنا۔ ان کا نام ہی اصول فلاح ہے ان پر عمل کرنے کا فطرتی نتیجہ راہ ہدایت کی یافت ہے۔ اور اس پر قیام نجات و سعادت کی روشن دلیل!

کافروں کا انجام دوسری قسم ان لوگوں کی ہے جو صدائے حق سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ اس جہان سعی و عمل میں دلوں۔ کانوں اور آنکھوں کو راہ ہدایت میں بیکار محض بنا لیتے ہیں یہ خدا کے باغی ہیں اور ان کا انجام ہلاکت و عذاب عظیم ہے۔ ع ج (۱-۷)

منافقوں کا بیان قبولیت حق کے لحاظ سے تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جو اقرار نما انکار کرنے والے نمائشی مسلمان ہیں۔ یہ در پردہ اسلام کی بیخکنی کی فکر میں ہیں۔ رنج و حسد کے آزار میں پہلے ہی سے مبتلا ہیں۔ اسلام کی شوکت کے آفتاب عالمتاب نے ان کو

منافقوں کے کرتوت اور بھی اندھا کر دیا ہے۔ وہ مفسد ہیں اور اپنے آپ کو مصلح سمجھتے ہیں۔ وہ راستبازی کو بے وقوفی اور نفاق کو دانشمندی سمجھتے ہیں۔ ایمانداروں کا تمسخر ان کا شیوہ ہے ؎

منافقوں کی محرومیوں کی دو مثالیں ان کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایمان لے آیا اور ایمان سے اس کا دل منور بھی ہو گیا۔ مگر شامت اعمال کی وجہ سے وہ نور بجھ گیا اور ایسا بجھا کہ اس کا روشن ہونا محال ہے (یہ ناقابل اصلاح ہیں)۔

دوسری مثال قابل اصلاح منافقین کی ہے، ان کی حس سمع و بصر فنا نہیں ہوتی۔ "نور کی جھلک پڑی تو چل کھڑے ہوئے۔ جہالت و آزمائش کا اندھیرا آیا تو لڑکھڑا گئے ؎

سن لو۔ تمام طاقتوں کا مالک صرف ایک خدائے قدوس ہے۔ اسی سے لو لگا لو۔ اور اسی کو اپنا آقا مان کر راہ عمل میں قدم اٹھاؤ ؎ ع ج (۷ - ۲۰)

Marfat.com

فصل ۳۔ اعتراف حق میں انکار کرنا قرآن کے مقابلہ میں عجزی شہادت ہے کہ طاقتور قرآن اللہ کی طرف سے ہے ۔

اے لوگو! ایک خدا کو مانو۔ قانونِ حق کے پیمبر پر ایمان لے آؤ۔ اگر انکار پر اصرار ہے تو آؤ! سارے معبودانِ باطل سمیت مقابلہ میں نکلو اور اس قانونِ پاک کی برابری میں ایک سورۃ پیش کرو۔ اگر عاجز آجاؤ تو پھر اعترافِ حق میں انکار نہیں ہونا چاہیئے۔ سمجھ لو کہ تمہاری عاجزی ایک شہادت ہے کہ یہ طاقت ور قرآن انسانی طاقت سے بلند کسی خدائی قوت سے نازل ہو رہا ہے پس اسکی مخالفت چھوڑ دو اور عذابِ الٰہی سے بچ جاؤ۔ انکار سے باز آکر ایمان لے آنے والے نعمائے الٰہی کے حقدار ہوں گے اور وہ معاند جو عام فہم امثلہ قرآنی کی آڑ لے کر دندانِ حسد تیز کر رہے ہیں خائب و خاسر ہوں گے ۔

امثلہ کا از مومن و کافر پر جُدا جُدا ہوگا

جہاں ان مثالوں سے مومنوں کے ایمان منوّر ہونگے وہاں پوشیدہ عداوت الٰہی رکھنے والوں کی عداوت آشکارا ہو جائے گی اور وہ ایمانی ۔ طبعی اور عقلی قوتیں بیکار کر کے بھٹکتے رہ جائیں گے ۔

اے معاندینِ حق! تم قانونِ حق کا انکار کر کے خدا کی گرفت سے کیسے بچ سکتے ہو یاد رکھو تمہاری موت و حیات کی باگ اسی اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اسی محسنِ حقیقی نے تمہارے لئے زمین و آسمان میں سامانِ انتفاع پیدا کیا اور وہ ہر چیز سے باخبر ہے ۔ ع ۳ (۲۱-۲۹)

نیابت فی الارض

حضرت انسان کی نیابت کا اعلان کیا جاتا ہے ۔ فرشتوں کو حقیقتِ حال سے باخبر کرنے کے لئے تعلیمِ الٰہی کے پر حکمت انداز کا بیان اسلئے ہے کہ انسان بشری خصائص سے آگاہ ہو جائے ۔ فرشتے جب مشیتِ الٰہی سے باخبر ہوتے ہیں تو خلافتِ آدم کی حقیقت ان کی سمجھ میں آجاتی ہے وہ فوراً آدم کی امارت و اطاعت کو تسلیم کر لیتے ہیں ؛

Marfat.com

امیرِ منتخب کی اطاعت

اس کے بعد امیر منتخب "نیابت فی الارض" کی ٹریننگ کے لئے جنت میں رکھا جاتا ہے تاکہ اسے بشری کمزوری کا احساس ہو جائے اور وہ ہر حال میں قانون الٰہی کی تابعداری کو پیشِ نظر رکھے ؛

لاخوف ولاخزن کا تختِ پُرجلال -

اخیر میں اعلان کر دیا جاتا ہے کہ "لاخوف ولاخزن" کے تختِ پُرجلال پر متمکن وہی ہوگا جو قانونِ الٰہی کا پابند رہے گا اور جو راہِ انکار پر گامزن ہوگا - اس کے لئے دوزخ کی آگ منتظر ہے ؛ ع ۴ (۳۰ - ۳۹)

فصل (۴)

بنی اسرائیل سے خطاب

اس رکوع میں اہل کتاب بالخصوص بنی اسرائیل کو "تذکیر بآلاء اللہ" سے دعوت الی الکتاب دی جاتی ہے - انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ "تلبیس الحق بالباطل" اور "کتمان الحق" چھوڑ دو - قرآن عزیز کی پیروی کرو - قانون کی اطاعت میں بدنی اور مالی قربانی سے دریغ نہ کرو - تمہارے وہ مشائخ جو لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہیں خود بھی نیک بنیں - اتباعِ قرآن عزیز میں مصائب کا خطرہ ہو تو صبر کرو اور اللہ تعالےٰ سے رفعِ تکالیف کی دعا کرو - کیونکہ اللہ پر نظر رکھنے والوں کے لئے کوئی بھی مشکل نہیں ؛ ع ۵ (۴۰ - ۴۶)

تذکیر بآلاء اللہ -

سلسلۂ مضمون کو جاری رکھتے ہوئے تذکیر بآلاء اللہ اور تذکیر بما بعد الموت کے بعد تنبیہ کی جاتی ہے کہ اس دن کے بچاؤ کی فکر کرو جس دن مجرم کی نجات کی چاروں راہیں بند ہونگی یعنی معاوضہ[1]، سفارش[2]، فدیہ[3]، مددگاروں[4] کا زبردستی

تذکیر بآلاء اللہ - نعمائے الٰہی کا یاد دلانا - اللہ کے ہاں مجرم کا کوئی مددگار نہیں ؛

رہائی دلانا - اس کے بعد اللہ تعالےٰ بنی اسرائیل کو یاد دلاتے ہیں کہ انہیں قومی نشو و نما کے بدترین دشمن (فرعون) کو غرق کر کے اس سے رہائی عطا کی گئی - انکی متواتر قانون شکنیوں پر قلم عفو پھیر دیا گیا ؛

Marfat.com

بنی اسرائیل کے جرائم

پھر یہ وہی مجرم ہیں جنہوں نے موسےٰ علیہ السلام کی عدم موجودگی میں سامری کے طلسم کا شکار ہو کر بچھڑے کو معبود بنا لیا اور اس پر بھی ان سے درگذر کیا گیا ؛

قانونِ حق و معیارِ حق و باطل اس لئے نازل فرمایا کہ راہِ ہدایت پا سکیں پھر انہیں اللہ نے اپنی رحمت کے سائبان میں لے لیا لیکن انہوں نے یہاں بھی ظاہری آنکھوں سے خدا کو دیکھنے کا مطالبہ کر کے ہلاکت کی راہ اختیار کر لی ؛

قومی ارتقا میں بدوی زندگی میں اللہ کے احسانات کے باوجود ناکام رہے اور عصیانِ امرِ الٰہی سے باز نہ آئے۔ ان کی طلب پر قصباتی زندگی کی راہ کھول دی گئی لیکن وہاں بھی انہوں نے سرکشی اور تمرد کا شکار ہو کر ظلم کی راہ اختیار کر لی ؛ ع ۴۷-۵۹

بداعمالیوں کا انجام

جب دوبارہ موسیٰ علیہ السلام کی رافت و شفقت کی وجہ سے چشمہ رحمت نے پانی بجھائی تو عالم مثال کی پاکیزہ ترین لطیف غذا سے منہ موڑ کر انہوں نے مادی اور کثیف غذا کا مطالبہ کیا۔ پھر شہری زندگی میں قدم رکھا تو وہاں بھی ناکام رہے بالآخر اپنی بداعمالیوں کی پاداش میں ذلت مسکنت اور غضب الٰہی کا شکار ہوئے یہ اسلئے کہ آیاتِ الٰہی کے انکار اور عصیان و عدوان اور قتلِ انبیاء کے مجرموں کا یہی انجام ہوتا ہے ؛ ع (۶۰ - ۶۱)

فصل (۵)

تمام ملل و مذاہب کی سعادت و نجابت کا معیار ایمان و عمل ہے۔

سعادت و نجابت کا معیار ایمان و عمل ہے

اے بنی اسرائیل! تم نے تو لّی[1] حیلہ سازی[2] اور تعمق فی الدین کے امراض کہنہ کی تثلیث کا شکار ہو کر ایمان و عمل کی حقیقت کو کھو دیا۔ گائے کے ذبح کرنے کے حکم نے تمہاری پستیِ فطرت پر مُہر لگا دی۔ تمہارا احکامِ الٰہی کی سادگی و صفائی کو کثرتِ سوالات سے پیچیدہ بنانا تمہاری کام چوری کا آئینہ دار ہے ؛ ع (۶۲-۷۱)

Marfat.com

نبی کا کوئی حکم بے مقصد نہیں ہوتا ؛

دیکھو! نبی ملہم من اللہ ہوتا ہے جس کے حکم کو تم نے بے مقصد سمجھا۔ اسی میں مُردہ زندہ کرنے کی تاثیر ظاہر ہوئی۔ اب بھی سمجھ جاؤ اور کسی حکم الٰہی پر اعتراض نہ کرو۔ بلکہ اسے حیات قومی کا ذریعہ سمجھ کر ہمہ تن سرگرم عمل ہو جاؤ ؛

تم نے اللہ کے نشانات دیکھے۔ تم اس کی نعمتوں سے مالا مال ہوئے لیکن پھر بھی تمہاری بدبختی کا یہ حال ہے کہ تم پتھروں کی طرح بے حس ہو اور تم پر بے حسی اور مُردگی طاری ہے۔ تم کلام الٰہی سنتے ہو سمجھتے ہو لیکن تمہاری تن آسانی تمہیں حجتوں اور دلیلوں کی آڑ میں تحریف پر آمادہ کر دیتی ہے ؛

بنی اسرائیل کی بدکرداریاں اور خوش خیالیاں

یاد رکھو۔ خدائے قدوس تمہارے وسائس اور حیلوں سے خوب واقف ہے ؛ تمہارے جاہل جھوٹی آرزوؤں میں مگن ہیں۔ تمہارے عالم دنیا کمانے کی فکر میں اللہ کی آیات کو بیچ رہے ہیں۔ اس خیال موہوم نے ان کو اس ڈھٹائی میں نڈر بنا دیا ہے کہ وہ خدا کے لاڈلے ہیں۔ اور صرف چند دن آگ میں ہیں گے ؛

کان کھول کر سن لو۔ اللہ کا قانون تو یہ ہے کہ جو شخص بدی کی راہ اختیار کرے اور اور اس راہ پر چلنے میں ضد کرے وہ آگ کا ایندھن بن کر رہے گا۔ آگ بھی ایسی جو کبھی ٹھنڈی ہونے والی نہیں ؛

ہاں بچاؤ کی صرف ایک ہی صورت ہے۔ کہ ایمان و عمل کی راہ اختیار کر لو۔ بس پھر ہمیشگی کے باغات ہیں اور تم۔ جنت کی خوشیاں تمہارے لئے ابدی سامان راحت بن جائیں گی۔ ع (۷۲ - ۸۲)

بنی اسرائیل کے کچھ اور کرتوت

بنی اسرائیل کے کچھ اور کرتوت سنو! وہ عہد کرتے ہیں کہ وہ صرف اللہ کی عبادت کریں گے۔ ماں باپ اور اعزہ سے اچھا سلوک کریں گے۔ یہی نہیں بلکہ تمام حقوق اللہ اور

Marfat.com

حقوق العباد کو بطریقِ احسن ادا کریں گے لیکن عمل کا یہ حال ہے کہ حقوق پائمال کرتے ہیں خونریزی کے بدترین جرم کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اپنے بھائیوں کے خلاف دشمن کے ہاتھ میں چھری دے کر اُن کا گلا کٹواتے ہیں اور پھر آنسوے بہا کر چندہ جمع کر کے ان کے لئے ذلّت اور رسوائی میں رستگاری کی راہ بھی تلاش کرتے ہیں۔ کیا قومی ترقی کے یہی لچھن ہیں؟ ایسی قوم جو باہمی اتحاد محبت اور اخوّت سے عاری ہو کبھی بھی عزت کا مقام حاصل نہیں کر سکتی۔ دنیوی زندگی میں ذلّت و رسوائی اس کے لئے ہمیشہ کا اوڑھنا بچھونا ہوتا ہے اور اُخروی زندگی میں عذابِ شدید کی پھٹکار، نہ یہاں کوئی حمایتی اور نہ وہاں کوئی مددگار ؛ ع (۸۳-۸۶)

فصل (۶) داعیان حق سے عناد

بنی اسرائیل داعیانِ حق سے عناد رکھتے ہیں۔ وہ انہیں جھٹلاتے ہیں اور بس چلے تو قتل سے بھی دریغ نہیں کرتے۔ اپنی بے راہ روی میں ایسے ڈھیٹ ہیں کہ اس کفر کی پھٹکار پر نازاں ہیں ؛

نزولِ قرآن سے پہلے اسی کتاب حق کے نام پر فتح کی دعائیں مانگتے تھے

آج جس کتاب حق کی تعلیم کو "قلوبنا غلف" کہہ کہہ کر ٹال رہے ہیں۔ اس کے نزول سے پہلے اسی کی برکت سے دشمنوں پر فتح کی دعائیں مانگا کرتے تھے ؛

انکار کی وجہ

یہ انکار و تمرّد کی راہ صرف بغاوت کی وجہ سے اختیار کر رہے ہیں اور نہیں جانتے کہ اس سرکشی کا انجام غضب کی دوہری پھٹکار اور ذلّت کی مار کے سوا کچھ نہیں؛ یہ لوگ قرآن عزیز کا انکار صرف اسلئے کر رہے ہیں کہ یہ نعمت بنی اسرائیل کی بجائے بنی اسمٰعیل کو کیوں عطا ہوئی ؛

جب قرآن عزیز پر ایمان لانے کی دعوت دی جاتی ہے تو کہتے ہیں ہم فقط تورات کو مانتے ہیں۔ حالانکہ قرآن عزیز اور تورات اصولاً ایک ہیں۔ یہ محض کٹ حجتی ہے

Marfat.com

اس سے قبل وہ انبیاء کو قتل کر چکے۔ موسیٰ علیہ السلام کو جھٹلا چکے۔ ان کا خدا تو "دنیوی زر و دولت" ہے۔ اسی کی پوجا میں منہمک ہیں۔ اگر ان بدکرداریوں کے باوجود بھی خدا کا لاڈلا ہونے کے دعوے دار ہیں تو انہیں کہو کہ راہ حق میں موت کی بازی لگائیں۔ تم دیکھو گے کہ وہ ظالم اس راہ سے کوسوں بھاگیں گے اسلئے کہ اپنے گندے اعمال کے پیش نظر خدا کو منہ دکھانے کی انہیں جرأت ہی نہیں وہ تو مشرکوں سے بھی زیادہ اس زندگی پر ریجھے ہوئے ہیں اور ان میں کا ایک ایک ہزاروں سال کی آرزوئیں لئے بیٹھا ہے ؛

راہ حق میں موت کی بازی آزمائش عمل ہے

یاد رکھو! یہ خوش فہمیاں انہیں عذاب الٰہی سے نہیں بچا سکتیں ؛ ع ۱۱ (۸۷-۹۶)

(ان کی کج فہمی ملاحظہ ہو) کہ جبرائیل علیہ السلام کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں۔ حالانکہ وہ تو خدا کے پیغامبر ہیں۔ انہیں معلوم نہیں کہ اپنی اس روش سے وہ اللہ، اسکے فرشتوں اور سارے رسولوں سے دشمنی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ کیونکہ دوست کا دشمن بھی دشمن ہوتا ہے ؛

یہودی جبرائیل کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں

باتیں تو ہم نے واضح طور پر بتلا دی ہیں لیکن معاندین حق کب مان سکتے ہیں (اگر انہوں نے خدا کے عہد کو توڑا۔ تو تعجب نہیں) عہد شکنی ان کی پرانی عادت ہے۔

جب تورات کے مصدق حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو انہوں نے تورات کو بھی پس پشت پھینک دیا۔ حالانکہ تورات میں حضور سراپا نور کی تصدیق موجود تھی۔ وہ خدائی تعلیم کو چھوڑ کر شیطانی تعلیم کی پیروی کرتے رہے میاں بیوی کی جدائی کا ٹوٹکہ اور اس قسم کی دوسری لغویات کو سلیمان علیہ السلام کے عہد کی طرف منسوب کر کے اعتقاد و عمل کی بے راہ روی میں اپنی زندگی کو

تورات میں حضورؐ کی تصدیق

شیطانی تعلیم کے شوق سے

Marfat.com

برباد کر رہے ہیں۔ جادوگروں کے شعبدوں میں مگن ہیں اور کتاب اللہ سے غافل!
(یہ اس حقیقت کی طرف بھی اشارہ ہے۔ کہ جو خرافات مشہور ہیں وہ بے اصل ہیں)
ع ۱۳ - (۹۷-۱۰۳)

فصل (۷)

اے مسلمانو! بنی اسرائیل کے ایام وقائع سے عبرت حاصل کرو اور غیر متعلقہ سوالات سے "اطاعت رسول" کی روح کو برباد نہ کرو۔ مشرک تو بہرحال حسد کی آگ میں جلتے ہی رہیں گے سنّت الٰہی یہ ہے کہ نسخ شرائع ہو یا نسیانِ شرائع لیکن ہر پچھلی تعلیم پہلی سے بہتر ہوتی ہے۔ یا اس کی مانند ہوتی ہے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کمتر ہو۔ کیونکہ اصل قانون کی روح تکمیل و ارتقا ہے تنزّل و تسفل نہیں ؛

نسخ شرائع اور نسیانِ شرائع کی حکمت ؛

اہل کتاب اگر تمہیں مُرتد بنانا چاہتے ہیں تو تم مشتعل نہ ہو جاؤ بلکہ انہیں حسد کی آگ میں جلنے دو۔ اور تم ریاضِ اطمینان میں حکم الٰہی کے منتظر رہو۔ وہ قدرت کاملہ کا مالک سب کچھ کر سکتا ہے ؛

مومن مشتعل نہ ہوں

نماز اور زکوٰۃ یعنی قلبی اور مالی عبادت کی سرگرمی ایک ایسی حالت ہے جس سے جماعت کی معنوی استعداد نشوونما پاتی ہے "اطاعت حق" کامیابی و سرفرازی کا اصل معیار ہے نہ کہ کسی جماعت کی خشک آرزوئیں اور وہ بھی بلا عمل ؛ ع ۱۴ (۱۰۴-۱۱۲)

قلبی اور مالی عبادت سے معنوی استعداد نشوونما پاتی ہے

اہل کتاب اور کفار کی اصل گمراہی یہ ہے کہ انہوں نے دین کی حقیقت نہ سمجھی گروہ بندیوں کے حلقے بنا کر ضائع کر دی ہے۔ ہر حلقہ دوسرے حلقہ کو جھٹلاتا ہے اسی پر بس نہیں بلکہ یہ تعصب یہاں تک بڑھ گیا ہے کہ ہر گروہ اپنی مخصوص عبادتگاہ میں عبادت کرتا ہے اور کسی دوسرے شخص کو وہاں داخل نہیں ہونے دیتا۔ یہ دراصل اللہ کے گھروں کی بربادی ہے اور اسکی جرأت صرف وہ ظالم ہی کر

دین کی حقیقت مذہبی گروہ بندیوں میں ضائع نہ کرو ؛

اللہ کے گھروں کی بربادی کیا ہے ؟

Marfat.com

سکتے ہیں۔ جو خدا کے خوف سے عاری ہو کر دنیا میں ذلّت اور عقبیٰ میں عذاب عظیم کا ایندھن اکٹھا کر رہے ہیں ٭

خدا ہر جگہ موجود ہے

یاد رکھو! خدا صرف کسی عبادت گاہ ہی کے اندر نہیں بلکہ وہ ہر جگہ موجود ہے۔ اصل روحِ اطاعت یہ ہے۔ کہ اطراف کی بجائے اسی کی ذات سے لو لگائی جائے عیسائی گمراہ ہیں۔ کہ ابنیّتِ مسیح کے اعتقادِ باطل میں الجھ کر رہ گئے ہیں خالقِ ارض و سما کو کسی بیٹے کی ضرورت نہیں ٭

مشرکین عرب کے اعتراضات لغو ہیں

مشرکینِ عرب کے اعتراضات لغو ہیں۔ وہ کج فہم خدا سے کلام کرنا چاہتے ہیں۔ خاص نشاناتِ حق دیکھنے کے طالب ہیں۔ اور اس حقیقت کو نہیں سمجھتے کہ منصبِ رسالت کا انتخاب خدا کے اپنے ہاتھ میں ہے طالبانِ حقیقت کے لئے سب سے بڑی پہچان پیغمبر کی تعلیم اور اسکی اپنی زندگی ہے ٭

منصبِ رسالت کا انتخاب خدا کے ہاتھ میں ہے

اے پیغمبرِ آخرین! جس طرح صداقت کا مزاج ہمیشہ ایک رہا ہے گمراہی کا مزاج بھی ایک ہے۔ آپ انذار و تبشیر سے کام کیجئے۔ اور ان بندگانِ ہوا کی پرکاہ کے برابر پروا نہ کرتے ہوئے اپنے علم کی روشنی میں اپنے مشن کی تکمیل کیجئے۔ اگر یہ اپنی گروہ بندی پر نازاں ہیں۔ اور کتابِ حق سے منہ موڑتے ہیں تو ان کا انجام نامرادی و ناکامی کے سوا کچھ نہیں ٭ ۱۴ع (۱۱۳ - ۱۲۱)

فصل (۱۶)

تذکیر بآلاء اللہ اور تذکیر بما بعد الموت کے بعد واقعات کی روشنی میں یہ امر مبرہن ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا قبلہ بیت الحرام ہی ہونا چاہیئے ٭

قبلہ بیت الحرام ہی ہونا چاہیئے

ابراہیم کی آزمائش اور منصبِ امامت۔

ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے آزمایا۔ ایک مرتبہ نہیں چار مرتبہ (۱) آتش نمرود کا مقابلہ (۲) گھر، وطن اور عزیزوں کی جدائی (۳) معصوم بچہ اور بضعت بنا

ابراہیم کی آزمائش اور منصبِ امامت۔

Marfat.com

بیوی کو بیابان میں اعتماد علی اللہ پر چھوڑ کر اشاعت دین کے لئے غربت (۴) اکلوتے بچے کے گلے پر حکم خدا سے چھری رکھ دینا۔ وہ کٹھن امتحانات ہیں۔ جن کا صلہ منصب امامت ہے ؛

کیا ایسے حق پرست انسان کی دعا قبول نہ ہو؟ اسی نے تو کہا تھا کہ اے اللہ اس شہر کو آباد کر اور اس کے مکینوں کو رزق دے۔ اس گھر (کعبہ مکرمہ) کو خدا کے پرستاروں کا ملجا و ماویٰ بنا۔ میری اولاد میں سے امت مسلمہ پیدا کر اور پھر اس امت میں ایک رسول بھیج جو ان کو رشد و ہدایت کی راہ پر ڈال دے ؛ کیا کعبہ مکرمہ کی مرکزیت اس دردمند دل کی دعاؤں کی اجابت کا نشان نہیں؟

ع ۱۶ (۱۲۲ - ۱۲۹)

ان حقایق کو سمجھ لینے کے بعد ملت ابراہیمی سے اعراض کرنا حماقت کی دلیل ہے ابراہیم علیہ السلام سے زیادہ خدا کا فرمانبردار کون ہوگا! انہوں نے اور یعقوب علیہ السلام نے تو اپنی اولاد کو بھی کامل فرمانبرداری کی وصیت کی ؛

ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے

یہود لاجواب ہو کر اس بودی دلیل کی آڑ لیتے ہیں کہ ہمارے ہاں بزرگوں سے یہی سلسلہ چلا آتا ہے انہیں معلوم نہیں کہ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے۔ قانون مکافات تلوار کی دھار ہے۔ اس میں کسی کا بچاؤ دوسرے کے سہارے نہ ہوگا۔ ان کے لئے راہ نجات یہی ہے کہ حق بات سمجھ لینے کے بعد اصلاح حال کی فکر کریں ؛

اصلاح حال کی فکر کرو ؛

انبیاء سابقہ کی مشترک برادری بخط مستقیم اللہ کے دین اسلام کی طرف دعوت دے رہی ہے اگر یہ کوڑ مغز سیدھے راستے پر آجائیں تو صد غنیمت ورنہ ان کی ضد

اللہ کے رنگ میں رنگے جاؤ۔

Marfat.com

ہلاکت ہیں کہ ان کے سروں پر منڈلا رہی ہے۔ نیلے پیلے رنگوں کا اعتبار نہیں۔ ربّانی رحمتوں کا رنگ ہی خدا پرستی کا معیار ہے ؛

اگر وہ اس پر بھی حجت بازی سے باز نہیں آتے تو اپنے اخلاص کا اعلان کر کے انہیں قانون مکافات کے حوالے کر دو۔

پدرم سلطان بود کی رٹ سے کوئی فائدہ نہیں ؛

ان کے ترکش دلائل کا آخری تیر یہ ہے کہ وہ ابراہیمؑ۔ اسمٰعیلؑ۔ یعقوبؑ اور انکی اولاد کو یہودی اور نصرانی قرار دیتے ہیں۔ اور وہ بھی خیالات کی تاریکی میں۔ علم کی روشنی میں آتے ہی انہیں معلوم ہو جاتا ہے کہ ان مقدّس ترین ہستیوں کا صرف نام لے لینا انہیں بچا نہیں سکتا۔ اس لئے کہ ان سے تو ان کے اعمال کی باز پُرس ہو گی۔ لہٰذا "پدرم سلطان بود" کی رٹ لگا لینے سے کوئی فائدہ نہیں ؛ (۱۳۰-۱۴۱)

دُوسرا باب

پارۂ سَیَقُوْلُ (۲)

فصل (۹) نیا مرکزِ ہدایت

اس سے پہلے چار رکوع میں "نئے مرکزِ ہدایت" کی عظمت واضح کی جا چکی ہے اگر اب بھی کوئی تحویلِ قبلہ پر اعتراض کرے تو وہ احمق ہے۔ حق کے اثبات کے لئے اس کی حقانیت ہی سب سے بڑی دلیل ہوتی ہے۔ بہترین قبلہ اسی اُمت کو عطا کیا گیا ہے جو سب امتوں میں اعمال و اصول کے لحاظ سے خود بھی بہترین ہے۔ اور عارضی طور پر بیت المقدّس کو قبلہ بنانے کی غرض بھی یہی تھی کہ استحکامِ ملّت کے لئے

Marfat.com

منافقین اور مومنین میں خطِ امتیاز کھینچ دیا جائے۔ معیارِ شرف بہرحال عمل ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کسی کے نیک اعمال ضائع نہیں کرتا ؛

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی مشتاق نظریں اس استحکام اور مرکزیت کی پہلے سے منتظر تھیں اب رحمتِ حق نے انہیں ٹھنڈک اور طراوت سے نوازا ؛

تحویلِ قبلہ

یہود و نصاریٰ کا تحویلِ قبلہ پر اعتراض محض گروہ پرستی کا تعصب ہے۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کا قبلہ بھی نہیں مانتے۔ اب جبکہ اللہ نے مرکز مقرر کر دیا تو اس سے وابستگی زندگی کی اصل روح ہے ؛

اہلِ کتاب کی براہ روی

اہلِ کتاب بھی اس تبدیلی کے معارف سے واقف ہیں۔ واقف ہی نہیں بلکہ اس طرح

کتمانِ حق

کی معرفت رکھتے ہیں جیسے اپنی اولاد کی یقینی پہچان ہوتی ہے لیکن جو شخص حق کو سمجھ کر چھپائے اس کا کیا علاج !

اے مہبطِ وحی ! اے ترجمانِ حقیقت ! آپ اس مسلکِ حق پر ڈٹ جائیں اور استقامت کی روح سے سرشار رہیں ؛ ۱۴ھ (۱۴۲ - ۱۴۷)

مرکز سے وابستہ رہو

اے پیروانِ توحید ! تمہارا مرکز قائم ہو چکا (یعنی قبلہ) اب اس سے وابستہ رہو۔ اس وابستگی میں یہ حقیقت بھی تمہارے پیشِ نظر رہے کہ تقرر قبلہ دین کی اصولی اور اساسی چیز نہیں۔ بلکہ صرف نشانِ مرکزیت ہے۔ اصل چیز جس پر دین کا دارومدار ہے خیرات ہے یعنی نیک عملی ؛

منزلِ مقصود تک پہنچنے کے وسائل۔

اب اپنی مرکز سے وابستگی کا ثبوت اس لئے دو کہ دنیا پر تمہارے ثبات و استقلال کا سکہ جم جائے۔ منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے (۱) کتاب و حکمت کی تعلیم (۲) نبوت کی پیغمبرانہ تربیت (۳) مرکزِ ہدایت کا قیام (۴) صالح ترین جماعت، وہ

Marfat.com

چار عناصر ہیں جو اصل اساس ہیں - یہ سامان مہیّا کرو اور حفظِ خودی و صیانت نفس کے لئے تمہاری نظریں دُنیا سے اُٹھ کر صرف محبوبِ حق پر جمی رہیں - اس کی یاد تمہارے استحکام کا واحد ذریعہ ہے ؛ ۱۴۸ع (۱۴۸ - ۱۵۲)

راہِ عمل کی آزمائشیں

سرگرمِ عمل ہو جانے کے بعد راہِ عمل کی آزمائشیں تمہاری منتظر ہیں - آزمائش کی جاں گسل گھڑیوں میں صبر اور نماز کی قوتوں سے مدد لو - ڈر - بھوک، مال اور جان کا نقصان تمہارے دامنِ صبر کو داغدار نہ کر دے - مُصیبت اور موت کے خوف سے اپنے دِلوں کو پاک کر لو - جب محبت کا پیمانہ لبریز ہو جاتا ہے، تو محبوب سے گزر کر متعلقاتِ محبوب بھی نظر آ جاتے ہیں جہاں ذکر، شکر، صبر اور دعا محبت الٰہی کا پتہ دیتے ہیں، وہاں شعائر اللہ بھی جائز محبت کے فیضان کی دلیل ہیں - ان کی قدر کرو - کتاب اللہ کی تعلیم و تذکیر سے غافل نہ ہو - اگر غفلت کا شکار ہو چکے ہو تو رجوع الی الحق کرو - اشکِ ندامت بہاؤ - رحمتِ حق تمہیں آغوشِ شفقت میں لے لیگی - انکار پر اصرار ہمیشہ کے لئے خدا کی پھٹکار کا مورد بنا دیگا اور تم خائب و خاسر ہو کر رہ جاؤ گے - خُسران و پھٹکار بھی ایسی جس میں فرصت کا ایک لمحہ بھی نصیب نہ ہوگا ؛

ذکر، صبر، شکر

باب تہذیب الاخلاق کا ماحصل

باب تہذیب الاخلاق کا ماحصل یہ ہے کہ معبودِ حقیقی وحدہٗ لاشریک سے انسان کا تعلق بہترین طریقہ سے قائم ہو جائے - لہٰذا خاتمۂ باب پر تمہیں انتہائی غایت تہذیب بتلا دی گئی ہے ؛ ۱۹ع (۱۵۳ - ۱۶۳)

فصل (۱۰) کائناتِ خلقت میں تدبّر و تفکّر کرو

خدا پرستی میں ثابت قدم رہو - عقل و بصیرت سے کام لے کر کائناتِ خلقت میں تدبّر و تفکّر کرو - اور حقائقِ ہستی کا علم حاصل کرو - خزائنِ قدرت الٰہیہ اُبل رہے ہیں -

Marfat.com

اور خدائے قدّوس نے تمہیں عقل دی ہے۔ لہٰذا عقل کے ذریعہ تحلیل و ترکیب اشیاء سے رزق کماؤ ؛

صرف ایک آقا سے لَو لگاؤ ؛

حقِ عبودیت کے پھول صرف بارگاہِ حق میں پیش کرو۔ حقیقی مولا کے سوا کسی سے لَو نہ لگاؤ۔ اس لئے کہ اللہ پر ایمان اور اللہ کی محبت لازم و ملزوم ہیں ؛

پیشوایانِ باطل کی پیروی سے بچو۔ وقت آنے پر تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لوگے۔ کہ حیلہ ساز گرو اپنے چیلوں سے اور چیلے اپنے گروؤں سے اظہارِ بیزاری کریں گے، یہ غیر اللہ کے پجاری دستِ حسرت ملیں گے کہ انہوں نے عمل کا وقت ضائع کر کے دنیا کے ساتھ عقبےٰ میں بھی ذلّت و رسوائی کا سامان جمع کیا ؛ ع (۱۶۳ - ۱۶۷)

پاکیزہ چیزیں تمہاری خوراک ہیں ؛

اے لوگو! خدا تعالےٰ نے غذا کے لئے جس قدر اچھی چیزیں زمین میں مہیّا کی ہیں انہیں شوق سے کھاؤ۔ بے اصل روک ٹوک اور من گھڑت پابندیاں شیطانی وسوسے ہیں۔ "قانونِ حق" کی اطاعت کرو۔ آبا و اجداد کی اندھی تقلید بے بصیرتی اور خاصۂ کفر ہے۔ اسے چھوڑ دو۔ قرآن عزیز دلیل و برہان ہے۔ اسکے مقابلہ میں بے اصل قصّے کہانیاں پیش کرنا حماقت ہے۔ اندھی تقلید کرنے والوں کے سامنے علم و بصیرت کی باتیں پیش کرنا ایسا ہے جیسا چارپایوں کو مخاطب کرنا اسلئے ان سے بے نیاز رہو ؛

اندھی تقلید بھی حماقت ہے ؛

حلال و حرام کا قرآنی معیار سامنے رکھو

اے ایمان والو! تم تو اس جہالت سے نکلنے کا ارادہ کر چکے ہو۔ اب حلال و حرام میں قرآنی معیار سامنے رکھو۔ حرام تو صرف یہ چیزیں ہیں۔ مُردار[1]، لہو[2]، لحمِ خنزیر[3] اور وہ (جانور[4]) جو اللہ کے سوا کسی دوسرے کے نام پر پکارے جائیں۔ ہاں کوئی نیک نیت عاجز آجائے تو اور بات ہے ؛

علمائے حق فروش

علمائے حق فروش طمعِ دنیوی کی خاطر کتمانِ حق کے مرتکب ہوتے ہیں تو ان سے کہہ دو

Marfat.com

کہ چند روزہ زندگی میں اپنے تنورِ شکم میں آگ بھر لیں۔ پھر خدا کے ہاں ہمیشہ اس آگ میں انہیں جلنا ہوگا ؛

نورِ حق آجانے کے بعد جہل و ظن سے بچو ؛

کتاب اللہ علم و حقیقت ہے اور اختلاف جہل و ظن سے پیدا ہوتا ہے۔ علم آجانے کے بعد اختلاف ختم ہو جانے چاہئیں۔ اب نورِ حق آجانے کے بعد بھی کوئی ضد پر قایم ہے تو وہ "شقاقِ بعید" کی وعید کا مصداق ہے ؛ ۲۱ع (۱۶۸ - ۱۷۰)

فصل (۱)

دین سے مقصود ظواہر و رسوم نہیں پاکیزگی اور نیکوکاری ہے ؛

"دین" سے مقصود محض شریعت کے ظواہر و رسوم نہیں اور نہ ہی ان پر نجات و سعادت کا مدار ہے بلکہ اصل چیز دل کی پاکیزگی اور عمل کی نیکی ہے مردانِ صدق و صفا کے خصائص ذاتی یہ ہیں۔ ایمان[1]۔ ایتاء مال[2]۔ اقامت صلوٰۃ[3] و ایتاء الزکوٰۃ[4]۔ ایفائے عہد[5] اور تکالیف میں صبر[6]، ان خصائص ہی سے مومنِ حق پہچانا جاتا ہے، منصبِ امامت کا معیار شرف بھی یہی ہے اور صیانت نفس کی راہ بھی یہی!

تدبیرِ منزل اور نظامِ سیاست میں قانونِ مساوات لازمی ہے ؛

اے ایمان والو۔ تدبیرِ منزل اور نظامِ سیاست میں قانونِ مساوات لازمی ہے، نسل و شرف کے امتیازات غلامی کا طوق ہیں۔ آج ان سے انسانیت کو آزاد کیا جاتا ہے۔ اب حیاتِ ملی کے قیام میں سب انسان حقوق کے لحاظ سے برابر سمجھے جائینگے آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا، وضیع ہو یا شریف۔ قانون کی نظر میں ایک ہیں۔ نظامِ معیشت کی اصلاح کے لئے مرنے سے پہلے اچھی وصیت کر دینا لازمی ہے۔ مرنے والے کی وصیت ایک مقدس امانت ہے۔ جو لوگ اس میں امین ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ بے کم و کاست تعمیل کریں۔ ہاں نیک نیت مُصلح پر کوئی گناہ نہیں ؛ ۲۲ع (۱۷۷ - ۱۸۲)

وصیت ایک مقدس امانت ہے ؛

تکمیلِ اخلاق کا پہلا عملی قدم (روزے)

اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں۔ مقصد یہ ہے کہ تمہارے

Marfat.com

روزوں کا مقصد حقیقی۔

اخلاق کی تکمیل ہو جائے۔ محض بھوکا پیاسا رکھنا اور جسم کو تکلیف و مشقت میں ڈالنا کوئی ایسی بات نہیں جس میں پاکیزگی اور نیکی ہو۔ اسلئے تم رمضان سے پورا فائدہ اٹھاؤ۔ بیمار اور مسافر کو یہ رعایت دی جاتی ہے کہ وہ روزوں کو ملتوی کر سکتے ہیں۔ روزوں کے لئے رمضان کا مہینہ اسلئے قرار پایا کہ اس مہینہ میں یہ کتاب حق نازل ہوئی اور اب ہر سال روزوں کا اس مہینہ سے مخصوص کر دینا نزولِ قرآن کی یاد آوری و تذکیر ہے۔ یہ بھی یاد رہے۔ کہ دین حق میں اصل آسانی ہے نہ کہ سختی و تنگی۔ تمہارا خدا "زندہ خدا" ہے۔ وہ ہر پکار کا جواب دیتا ہے، لہٰذا اسی کے سامنے دستِ طلب دراز کیا کرو۔ اس نے ہی تمہاری آسائش کیلئے شرائطِ روزہ میں آسانیاں رکھیں۔ وقت بتا دیا۔ حدود کی تعیین کر دی۔ انکی حفاظت

اعمال کھرے ہونے چاہئیں ؛

کرو۔ اب تمہارے اعمال کھرے اور ظاہر ہونے چاہئیں کسی کھوٹ اور راز کی پناہ نہ لو۔ روزہ کی پاکیزگی کا اصل ثبوت یہ ہے کہ تم ناجائز غذا اور حرام خوری ہمیشہ

معاملات میں صفائی

کے لئے ترک کر دو اور معاملات میں سچے رہو ؛ ع ۲۳ (۱۸۳ : ۱۸۸)

اپنے معاملات کو صاف رکھنے کے لئے (حساب کتاب کیلئے) قمری مہینے استعمال کرو (کیونکہ یہ تمہارے لئے آسانی ہے) اس سلسلہ میں جو وہم پرستانہ خیالات لوگوں میں مشہور ہیں ان کی کوئی اصل نہیں ؛

اصل راہ جہاد اور تقویٰ کی راہ ہے

مقدس زیارت گاہوں اور تیرتھوں پر جانے کے لئے (بالخصوص حج کے سلسلہ میں) جو پابندیاں بنا لی گئی ہیں۔ وہ سب گمراہی کی باتیں ہیں۔ اصل راہ یہ ہے کہ اپنے اندر تقوے پیدا کرو (روزہ کے ذریعہ سے سخت جان بن جاؤ) اور پھر ظالموں کی سرکوبی کے لئے تیار ہو جاؤ لیکن یاد رہے کہ کسی کام میں عدل و راستی سے

Marfat.com

انحراف تمہاری شان کے خلاف ہے۔

قومی فوج کے لئے مال خرچ کرو۔

بلاشبہ جنگ ایک فتنہ ہے لیکن ظالموں کو ظلم سے نہ روکنا اس سے بھی بڑا فتنہ ہے لہٰذا جنگ ناگزیر ہے (قومی فوج کے لئے) مال خرچ کرو۔ اس معاملہ میں بخل کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ حج اور عمرہ کی تکمیل کرو۔ اس کے احکام تمہیں بتائے جاتے ہیں لیکن یہ کبھی نہ بھولو کہ دین کی اصل روح تقویٰ اور خشیتِ الٰہی ہے۔

"قتال کی تیاری کے بعد حج کا حکم اسلئے دیا کہ حج جہادِ اصغر ہے۔ یہاں جہادِ اکبر کی مشق کے لئے یہ مجاہدے زیرِ عمل ہوتے ہیں۔ اعزّہ و اقربا سے جدائی، ہجرت، سفر و سادگی۔ انفاقِ مال، اطاعتِ امیرِ مرکزیت، جماعت اور سرفروشی کی طلب" ۱۹۴ع (۱۸۹ - ۱۹۲)

فصل ۱۲

حج یعنی جہادِ اصغر

سفرِ حج کا اصل مقصد اصلاحِ اخلاق ہے اس لئے اس مبارک سفر میں کسی قسم کا جھگڑا نہ ہو۔ گناہ نہ ہو۔ بلکہ اعمالِ حق کے لئے سب سے بڑی تیاری یعنی تقوے پیدا کیا جائے۔

خداپرستی اور دینداری کی راہ دنیوی معیشت اور دنیوی فلاح و ترقی کے خلاف نہیں اسلئے دنیا و آخرت دونوں کی سعادتیں اصولِ دینِ حق کی پیروی میں یکجا موجود ہو سکتی ہیں۔ لہٰذا حج میں تجارت سے بھی فائدہ اٹھاؤ۔ مال و دولت اللہ کا فضل ہے اور اس کا جائز طریق پر حاصل کرنا منع نہیں۔

حج کے احکام

حج کے متعلق ضروری احکام سنو اور اس روحِ دینی کو یاد رکھو کہ یہاں کوئی نسلی یا شخصی امتیاز نہیں اور نہ ہی کسی قوم کے لئے جدا قانون ہے نہ ہی افراط تفریط مقبول ہے دنیا کے انہماک میں آخرت سے یک قلم بے پروانہ ہو جاؤ اور نہ ہی

Marfat.com

آخرت کے استغراق میں ترکِ دنیا اور رہبانیت کا دم بھرنے لگو۔ تمہاری دعا یہ ہونی چاہیئے۔ خدایا! ہم دنیا و آخرت دونوں کی سعادتیں چاہتے ہیں۔

ان چند ایّام میں خدا کو یاد کرو کہ روحِ عبادت، تقوےٰ و یادِ الٰہی ہی ہے اور آخری ملجا و ماویٰ اسی کی بارگاہ ؛

غرور کا سر نیچا

کسی شخص کو دنیا پرستی کا غرور راست بازی سے بے پرواہ نہ کرے۔ حرث و نسل کی بربادی انسانی غرور کا سب سے بڑا فساد ہے اس سے بچاؤ کی صورت پیدا کرو۔ دنیا کے متوالوں کو ان کا گھمنڈ ظلم و معصیت پر آمادہ نہ کرے اسلئے کہ غرور کا سر نیچا ہو کر رہے گا۔ مردانِ حق اللہ کی رضا کے طالب ہوتے ہیں اور اللہ بھی اُن پر شفیق ہوتا ہے ؛

دائرۂ اسلام میں پوری طرح آجاؤ

اے مومنو! ایمان کی برکتیں اور سعادتیں حاصل کرنے کے لئے یہی نہیں۔ کہ اسلام کے دائرہ میں آجاؤ۔ بلکہ پوری طرح آجاؤ۔ اعتقاد و عمل کا ہر گوشہ ایمان کی رُوح سے منوّر ہو اور تم سرتاپا پیکرِ ایمان بن جاؤ ؛

فصل ۱۳

اگر راہِ حق پا لینے کے بعد پھسلے تو سخت مؤاخذہ ہوگا ؛ پ ۲ ع ۵ (۱۹۷ - ۲۱۰)

بنی اسرائیل کا انجام

مسلمانو! بنی اسرائیل کی سرگذشت سے عبرت حاصل کرو۔ منکرینِ حق دنیا کی زندگی پر اتنے نازاں ہیں کہ وہ مومنوں کی بے سروسامانی دیکھ کر ہنسی اڑاتے ہیں اور نہیں جانتے کہ انجام کار وہ ذلیل ہوں گے اور مومن کامیاب و کامران ؛

دین کی اصل عظیم

دینِ حق کی اصل عظیم یہ ہے کہ ابتدا میں تمام انسان ایک ہی قوم و جماعت تھے۔ نسلِ انسانی کی کثرت و وسعت سے تفرقہ پیدا ہوا۔ پھر انبیاء مبعوث ہوئے۔ تاکہ وہ خدا پرستی اور نیک عملی کی تعلیم و تلقین سے تفرقہ و اختلاف کی جگہ وحدت و اجتماع کا

Marfat.com

قیام عمل میں لائیں ؛

صراط مستقیم / کتاب اللہ ہمیشہ اسی لئے نازل ہوئی کہ بطورِ حکم لوگوں کو وحدتِ دین کی اصل پر متحد کر دے۔ تفرقہ و اختلاف ہمیشہ "بغی و عصیان" اور آپس کی ضد سے پیدا ہوتا ہے۔ اللہ نے مومنوں کو ہمیشہ اس ضد سے بچایا اور صراط مستقیم کی ہدایت بخشی ؛

صرف اقرار ایمان کافی نہیں ہے۔ مسلمانو! تم یہ نہ سمجھو کہ صرف ایمان کا اقرار تمہیں جنّتی بنا دے گا۔ تمہیں آزمایا جائے گا اور وہ وقت بھی آئیں گے کہ تم ہی نہیں تمہارے پیشوا بھی نصرتِ حق کے لئے بیتاب ہو جائیں گے اور بالآخر راستبازوں کو نصرتِ حق ضرور پہنچے گی

انفاق فی سبیل اللہ تمہارے پیام انقلاب کا رب سے بڑا ہتھیار ہے انفاق فی سبیل اللہ کے لئے اپنے اعزّہ بھی انتخاب کر سکتے ہو۔ وہ بھی جہاد کی تیاری کے لئے روپے کے محتاج ہیں۔ "امن کی زندگی" تمہارے لئے مہلک ہے۔ تم دنیا کے لئے "پیغامِ انقلاب" بن کر آئے ہو۔ اسلئے جہاد کے لئے انقباضِ طبع کے باوجود ہمیشہ تیار رہو ؛ ع ۲۶ (۲۱۱-۲۱۶)

فساد کا مٹانا ہر حال میں ضروری ہے ؛ حرمت کے مہینوں میں جنگ برائی ہے لیکن انسانی طاقت کا ظلم و فساد اس سے بھی بڑھ کر برائی ہے۔ پس جب ظلم کا ازالہ امن کے طریقوں سے نہ ہو تو جنگ کیلئے میدان میں نکل آؤ۔ معاندینِ حق تو ارادہ کر چکے ہیں کہ یا تمہیں حق سے دستبردار کر دیں یا ہمیشہ قتل و غارت گری کا سلسلہ قائم رہے ؛

قرآن داعیِ امن ہے اب تم مردانہ وار لڑو۔ تاکہ حق و باطل میں فیصلہ ہو جائے۔ قرآن عزیز داعیِ امن ہے ہاں جب اس کے خلاف قدم اٹھایا جائے گا تو وہ پیچھے نہیں دکھا سکتا۔ تمہاری جنگ کا مقصد راحتِ دنیاوی کا حاصل کرنا نہیں۔ رحمتِ حق کا استحقاق ہے۔ اسلئے جنگ میں یہ اصول تمہارے پیشِ نظر رہیں :-

Marfat.com

جنگ کے قرآنی اصول

(۱) شراب وجوا اگر آج تک جنگ کے لئے ذریعۂ اعانت سمجھے جاتے تھے۔ تو آج اپنی رائے بدل لو ؛

(۲) مصارفِ جنگ کے لئے ضروریاتِ معیشت سے جو کچھ فاضل ہو خرچ کر دو ؛

(۳) جنگ میں بچے یتیم ہوں گے انہیں اپنا بھائی سمجھو اور یتیم کا درجہ سوسائٹی میں اتنا بلند کر دو کہ مردانِ حق میدان جنگ میں اپنے اہل وعیال سے بے فکر ہو جائیں

جو لوگ دین کی وجہ سے تمہارے دشمن ہیں۔ ان کے ساتھ ازدواجی رشتہ کبھی سعادت و فلاح کا ذریعہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تم جماعتِ مومنین کے ساتھ ہر حال میں وابستہ رہو ؛ ع ۲۷ (۲۱۷ - ۲۲۱)

فصل ۱۴

مشرکین سے مناکحت کا حکم ؛

یہاں مشرکین سے مناکحت کے بیان نے نکاح وطلاق اور ازدواجی زندگی کی مہمات کی طرف سلسلۂ بیان پھیر دیا ہے۔ تمہیں حکم دیا جاتا ہے کہ تعلقات ازدواجی میں پاکیزگی کا خیال رکھو۔ "وظیفہ زوجیت" میں "فطرت" کے داعیہ کی پیروی کرو۔ اللہ تعالےٰ انہیں پسند کرتا ہے جو ہر ناپاکی سے اپنی نگہداشت کرتے ہیں۔ اپنی نمائشی نیکی کے لئے قسموں سے احتراز کرو۔ لغو اور بے معنی قسم پر مواخذہ نہ ہوگا ہاں دلی قصد سے کہی ہوئی بات کے لئے جوابدہی ضروری ہوگی ؛

ایلاء

مطلقہ کی عدت

("ایلاء") (بیوی کے ساتھ تعلق نہ رکھنے کی قسم) کے سلسلہ میں چار ماہ کی مہلت ہے اسکے بعد ملاپ اور جدائی کا تمہیں اختیار ہے۔ مطلقہ عورت کی عدت تین حیض (ماہواری) تک ہے۔ ایسی عورتوں کو حمل کے بارے میں غلط بیانی سے کام نہیں لینا چاہیئے۔

یاد رکھو عورتوں کے مردوں پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے عورتوں پر

Marfat.com

ہاں۔ مردوں کو جنسی صلاحیت کی وجہ سے ایک گونہ فوقیت ضرور ہے۔ ۲۸ع (۲۲۲-۲۲۸)

طلاق دینے کا طریقہ

طلاق دینے کا طریقہ یہ ہے کہ وہ تین مرتبہ تین مجلسوں میں تین مہینوں میں یکے بعد دیگرے واقع ہوتی ہے۔ دو مرتبہ تک خاوند کو رجوع کرنے کا حق حاصل ہے۔ اسکے بعد نہیں۔ لہٰذا اس معاملہ میں غصّہ اور جلد بازی سے کام نہ لو ؛

شوہر کے لئے جائز نہیں کہ اگر وہ بیوی کو ہمیشہ کے لئے رخصت کرتا ہے تو اس سے پہلے جو کچھ بیوی کو دے چکا ہے وہ بھی واپس لے لے ؛

خُلع

اگر بیوی طلاق کی طالب ہو اور وہ مہر یا اس کا کوئی حصہ چھوڑ کر طلاق حاصل کرے تو اس میں کوئی گناہ نہیں۔ اسے "خلع" کہتے ہیں ؛

طلاق کا فلسفہ

شادی کا اصل مقصد یہ ہے کہ آپس میں محبت و سازگاری ہو۔ اگر اس مقصودِ نکاح کے فوت ہو جانے پر بھی علیحدگی کا دروازہ بند کر دیا جاتا تو یہ انسان کے آزادانہ حقِ انتخاب کے خلاف ظالمانہ رکاوٹ تھی۔ اسلئے طلاق کا حق عطا کیا ؛

یاد رکھو! اللہ کی آیات اور حدود اس لئے ہیں کہ ان پر عمل ہو۔ اس لئے اس نعمتِ الٰہی کی قدر کرو۔ اصل دولت تقوےٰ ہے اور خدائے قدّوس تمہارے ہر عمل سے باخبر ہے ؛ ۲۹ع (۲۲۹-۲۳۱)

فصل ۱۵

راہِ عدل کی تلقین

ازدواجی زندگی کا معاملہ نہایت اہم اور نازک ہے مسلمانو! تم نیک ترین اُمّت ہو۔ اور تمہارے لئے کتاب و حکمت کی تعلیم نے ہدایت و موعظت کے تمام پہلو واضح کر دیئے ہیں۔ اسلئے اب راہِ عدل اختیار کرو۔ عورت کو یا تو بیوی کی طرح رکھو یا طلاق دے کر راہ کھول دو۔ اگر اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس حکم کی نافرمانی سے بچو ؛

رضاعت

طلاق کی صورت میں چھوٹے بچوں کی پرورش کے لئے ۲ سال تک باہمی

Marfat.com

رضامندی سے دودھ پلایا جاسکتا ہے ہاں یہ اصول پیش نظر رکھو کہ نہ تو ماں کو بچے کی وجہ سے نقصان پہنچایا جاوے اور نہ باپ پر وسعت سے زیادہ بار ڈالا جائے۔ یہاں بھی تقویٰ تمہارا اصل رہنما ہے اسے نہ بھولو۔ اللہ کی نظریں تمہیں دیکھ رہی ہیں ؛

بیوہ کی عدت

جو عورتیں بیوہ ہو جائیں ان کی عدت چار ماہ دس دن ہے۔ اگر بیوہ نکاح ثانی کرنا چاہے تو اسے روکنا نہیں چاہیئے لیکن نامہ و پیام علانیہ اور دستور کے مطابق ہونا چاہیئے۔ چوری چھپے نہ ہو۔ اس میں کئی طرح کے مفاسد کا خطرہ ہے ؛

مطلقہ کے مہر کے احکام (غیر ممسوسہ)

عدت کے پورا ہونے سے پہلے نکاح کا قول و قرار بھی نہ ہو۔ ع (۲۳۲-۲۳۵)

اگر نکاح کے بعد شوہر اور بیوی میں کوئی تعلق قائم نہیں ہوا اور اس نے طلاق دے دی۔ تو اگر مہر کی رقم متعین نہیں ہوئی تو مرد اپنے مقدور کے مطابق جو دے سکے دے دے ؛

اگر متعین ہو چکا تو آدھا مہر عورت کو ملے گا۔ ہاں مرد زیادہ دے سکے تو یہ تقوے اور فضیلت کی بات ہے۔ ہر معاملہ میں نہ بھولو کہ خدا تمہارے اعمال سے باخبر ہے ؛

خدا پرستی کی سچی روح

معاملات کی صفائی کے اس معیار کو قائم رکھنے کے لئے خدا پرستی کی سچی روح پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور یہ بغیر خدا پرستی کے ممکن نہیں لہٰذا نماز کی محافظت کرو اور نماز میں کھڑے ہو تو اس طرح کہ گویا تم خشوع و خضوع میں ڈوبے ہوئے ہو۔ خوف و جنگ کی حالت میں بھی نماز سے غافل نہ رہو ؛

شوہر کی وصیت اور بیوہ کا رضامندی سے نکاح کرنا ؛

اگر شوہر ایک سال تک عورت کو گھر سے نہ نکالنے کی وصیت کرے (مطابق دستور جاہلیت) اور وہ عدت کے بعد دستور کے مطابق نکاح کرلے تو تم پر کوئی گناہ نہیں ہے ؛

Marfat.com

وہ لوگ جن کے دلوں میں اللہ کا ڈر موجود ہے اِن آیاتِ بیّنات کو سُن لینے کے بعد حقوق مطلّقات کو کسی حال میں فراموش نہ کریں ؛ ۱۴۱ع (۲۳۶-۲۴۲)

فصل ۱۶- اب سلسلۂ بیان پھر اسی طرف پھرتا ہے جہاں سے نکاح و طلاق کا بیان شروع ہُوا تھا یعنی جہاد کے احکام و نصائح کی طرف :-

جہاد کے احکام

جہاد میں موت و زندگی کے سوال میں الجھنا مسلمانوں کی شایانِ شان نہیں۔ یاد رکھو۔ جو جماعت موت سے ڈرتی ہے وہ زندگی کی کامرانیاں کبھی حاصل نہیں کر سکتی۔ تم جہاد فی سبیل اللہ کے لئے اپنے گاڑھے پسینے کی کمائی قربان کرنے کے لئے بھی تیار رہو ؛

امام کا انتخاب

اللہ کی راہ میں نکلنے سے پہلے امام کا انتخاب ضروری ہے۔ اور اس انتخاب میں معیار دولتمندی نہیں وسعتِ علم اور طاقتِ جسم ہے ؛

صبر و استقامت کی سچی روح کے بغیر راہِ عمل میں ثابت قدم نہیں ؛

جن لوگوں میں صبر و استقامت کی سچی روح نہیں ہوتی وہ راہِ عمل میں ثابت قدم نہیں رہ سکتے۔ جماعت کے افراد کا فرض ہے کہ وہ اپنے سردار کی سچے دل سے اطاعت کریں اسلئے کہ جماعتی زندگی کی کشاکش میں کامیابی کی کنجی یہی ہے صحیح انتخاب اور اطاعت کا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا کی برکتیں ہمیشہ شاملِ حال رہینگی ؛ ۱۴۳ع (۲۴۳-۲۴۸)

امیر جماعت کے فرائض

امیرِ جماعت کو (طالوت کی طرح) اپنی جماعت کے صبر و ثبات اور اطاعت و انقیاد کا امتحان لینا چاہیئے۔ وہ لوگ جو امیر کے حکم کی اطاعت آسان حکموں میں نہیں کر سکتے وہ میدانِ جنگ کی محنتیں برداشت کرنے کے قابل نہیں ؛ فتح و شکست کا دار و مدار افراد کی کثرت و قلّت پر نہیں۔ بلکہ دلوں کی قوت پر ہے

طالوت اور جالوت کا مقابلہ

مردانِ حق طالوت کے مقابلہ میں نکلے تو اللہ سے دعا مانگی لیکن سچی استعدادِ عمل کے بغیر

Marfat.com

کبھی نہیں کہا کہ ہمیں فتحمندی سے سرفراز فرما بلکہ فتحمندی کی طلب سے پہلے صبر و ثبات کی طلبگاری کی ۔

بالآخر داؤدؑ نے جالوت کو قتل کر دیا اور یہ صبر و ثبات کا ہی نتیجہ تھا ۔

جہاد کا جذبہ کبھی نہ مٹے

جہاد کا جذبہ مٹنے نہ پائے ۔ اگر پاکیزہ جماعتیں فسادیوں پر غلبہ حاصل کرنے میں کامیاب نہ ہوں تو دنیا میں اندھیر چھا جائے ۔

پارۂ تِلْكَ الرُّسُلُ

اے محمدؐ! آپ سلسلۂ رسالت کے جلیل القدر رکن ہیں ۔ پیامبر ہونے کے لحاظ سے انبیاء مساوی ہیں لیکن منصب کے لحاظ سے آپ کے مدارج میں تفاوت ہے کسی کو اللہ نے کلام بالمواجہ سے نوازا کسی کی روح القدس سے اعانت فرمائی جنگ میں یہ منزل جو تمہیں درپیش ہے مشیت حق کے مطابق ہے اس لئے اللہ کا ارادہ سمجھو اور تیار ہو جاؤ ۔ ع ۳ (۲۴۹ - ۲۵۳)

جنگ کے لئے انفاق

اے مومنو! جنگ کی کامیابی کے لئے انفاقِ مال ضروری ہے ۔ یہی وہ عمل ہے

مال ضروری ہے

جس پر آخرت کے ان لمحات کا دارومدار ہے جہاں نہ تو نجات قیمت پر مل سکتی ہے نہ دوستی آشنائی کام دے سکتی ہے اور نہ سفارش سے کام نکل سکتا ہے ۔

آیۃ الکرسی

فصل ۱۷

خدا کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ مالک الملک ہے ۔ حی و قیوم ہے اسکی حکومت سے

سچی توحید

کوئی گوشہ باہر نہیں، اسکا علم ہر جگہ حاوی ہے وہ غفلت سے منزہ اور نسیان سے پاک ہے ۔ ایسے قادرِ مطلق اور عالمِ کل کے سامنے بلا اذن کون سفارش کی جرأت کر سکتا ہے اور اسکے احکام و قوانین کے نفاذ میں کسے دخل دینے کی ہمت ہے

Marfat.com

(جہاد کا مقصد یہ ہے کہ) اس توحید کے رنگ میں دُنیا کو رنگ دو۔ ہاں اشاعتِ حق میں جبر کی ضرورت نہیں، کیونکہ آفتاب آمد دلیل آفتاب۔ اسلام وہ نور ہے، وہ عروہ وثقیٰ ہے جس کا تعلق براہِ راست خدا سے ہے اسلام ہر انسانی ترقی کا مؤید اور ضامن ہے اللہ تعالیٰ اپنے اولیاء کو خود طاغوتی قوتوں کے مقابلہ میں فتح و نصرت عطا کرے گا۔

اسلام نورِ حق ہے

اسلام کے نور کا جس طرف بھی رُخ ہوگا۔ تاریکی خود بخود دُور ہو جائیگی ۱۲ ع (۲۵۴-۲۵۷)

فصل ۱۸

دعوتِ حق کی تاثیر و فتحمندی کی وضاحت کیلئے ابراہیم علیہ السلام کے مناظرہ پر نگاہ عبرت ڈالو۔ دیکھو ایک طرف اللہ کا ایک توحید پرست بندہ ہے اور دوسری طرف خدائی کا مدعی باطل پرست بادشاہ! داعیٔ حق کا طریق تبلیغ بھی دیکھو، وہ تن تنہا دعوتِ حق کا حربہ لئے کھڑا ہے وہ مخاطب کو دلیلوں کے الجھاؤ میں نہیں پھنساتا۔ وہ سچائی کو دل میں اتارنا چاہتا ہے "اللہ زندہ کرتا ہے اور مارتا ہے"۔ ظالم بادشاہ بھی مارنے اور زندہ کرنے کا دعویدار ہے لیکن وہ مغرب سے سورج نہیں لا سکتا

ابراہیم کا مناظرہ اور مبلغین حق کے لئے اسوۂ حسنہ

دوسری مثال میں "مُردوں کو زندہ کر دینا" داعیانہ زندگی کے لئے نشانِ اطمینان ہے کہ دعوتِ حق سے مُردہ قومیں زندہ ہو سکتی ہیں۔ مالک الملک کے ہاتھ میں ساری قوت ہے۔ وہ جس پر چاہے قوت کے خزانے کھول دے۔

تین مثالیں

تیسری مرتبہ دعوتِ حق کی انقلاب انگیز حقیقت پرندوں کی مثال سے واضح کی گئی ہے اگر پرندے جو فطرتاً انسان سے غیر مانوس ہیں۔ غیر معمولی طریق پر تمہاری طرف کھنچ سکتے ہیں تو کیا گمراہ اور متوحش انسان دعوتِ قرآن عزیز سے اس درجہ اثر پذیر نہیں ہو سکتے کہ وہ تمہاری صدائیں سنیں اور لبیک کہیں۔ دیکھو! ابراہیم نے

Marfat.com

اس انقلاب کی طرح ڈالی کہ آج ۳ ہزار سال کے بعد بھی انسانوں کے غول کے غول اس دعوت پر لبیک کہتے ہوئے معبد ابراہیمی میں جمع ہوتے ہیں۔ تم بھی ابراہیم کے نقشِ قدم پر چل کر قرآن عزیز کی برکت سے داعی حق بن کر میدان میں نکل آؤ۔ وہ غالب اور حکمت والا خدا تمہارے ساتھ ہوگا ٭ ۳۵ آیات (۲۵۸ - ۲۶۰)

فصل ۱۹ خیرات وصدقات کے احکام

گذشتہ بیانات میں جس قدر احکام دیئے گئے ہیں ان کی سچی تعمیل وہی کر سکتا ہے جو انفاقِ مال کی پوری استعداد رکھتا ہو۔ اور پیسہ پر نہ مرتا ہو۔ اسلئے خیرات کرو۔ لیکن اخلاص کے ساتھ! دکھاوے کی خیرات اکارت جائے گی۔ خیرات کے بعد احسان نہ جتاؤ اور تکلیف نہ دو۔ جس خیرات کے بعد احسان جتانا ہو اور تکلیف پہنچانی ہو اس سے نہ دینا بہتر ہے ٭

مثال

ایسی خیرات کی مثال یہ ہے کہ پہاڑ کی ایک چٹان ہے۔ جس پر مٹی کی تہہ ہے ایسی جگہ کتنی ہی بارش ہو سرسبز نہ ہوگی۔ پانی جب بہے گا چٹان دُھل دھلا کر صاف ہو جائے گی ٭

اخلاص کی خیرات کی مثال

اخلاص کی خیرات کی مثال یہ ہے کہ ایک بلند و موزوں مقام پر باغ ہو۔ اگر زور سے بارش برسے تو شادابی دگنی ہو جائے ورنہ ہلکی پھوار بھی اسے شاداب کر دیگی۔ اس تمثیل میں زمین کو دل سے تشبیہ دی گئی ہے یعنی دل میں اخلاص ہے۔ تو تھوڑی سی خیرات بھی موجبِ فلاح ہوگی ٭

دکھاوے کی خیرات کی مثال

پھر اس آدمی کا خیال کرو۔ جو عمدہ باغ لگائے اور جب بڑھاپا آجائے اور اولاد ضعیف موجود ہو تو اس کا باغ جل کر راکھ ہو جائے۔ تو اسکی حسرت و ناامیدی کا کیا عالم ہوگا ٭

Marfat.com

بعینہٖ وہ شخص جو ساری عمر دکھاوے کی نیکیاں کرتا ہے اور سمجھتا ہے کہ عاقبت میں اجر ملے گا۔ اس دن کفِ افسوس مل کر رہ جائے گا ؛ ۳۶ع (آیات ۲۶۱-۲۶۶)

شیطان کے وسوسے

اے ایمان والو! ایسا نہ کرو کہ جو چیز نکمی اور بیکار ہو اسے خیرات کے نام سے محتاجوں کو دے دو۔ غور تو کرو۔ کیا تم نکمّی چیز کو بطیبِ خاطر لینا پسند کرو گے۔ ہرگز نہیں۔ لہٰذا اللہ کی بے نیازی سے ڈرو ؛

شیطان انفاق فی سبیل اللہ میں تمہیں غربت کا وسوسہ ڈالے گا۔ اس سے بچو، تم اللہ کے قانون کے پابند رہو۔ اس سے حقیقی نفع و نقصان سمجھنے کی راہ تم پر کھل جائے گی۔ یہی حکمت ہے اور زندگی کی برکت بھی ؛

دکھاوے کی خیرات سے منع کیا گیا ہے۔ ورنہ دلی اخلاص کے ساتھ خفیہ یا ظاہری خیرات کرنے میں کوئی قباحت نہیں۔ خیرات کرنا خدا پرستی کا قدرتی نتیجہ ہے، اس میں نہ کسی پر احسان ہے اور نہ تحسین و تشکر کی توقّع ؛

خیرات کے خاص مستحق (خودداار محتاج)

وہ لوگ جو دین و ملّت کی خدمت میں مشغول ہیں۔ حالت ان کی حاجتمندوں کی سی ہے مگر صورت بے نیازوں کی۔ وہ خوددار تمہاری توجہ کے زیادہ مستحق ہیں۔ ان لوگوں کو لمبے ہاتھ کر کر کے مانگنے والوں پر ترجیح دو ؛ ۳۷ع (۲۶۷-۲۷۳)

فصل ۲۰

انفاق فی سبیل اللہ کی نیکی کی استعداد اسی وقت پیدا ہو گی جب اس کی ضد سود خواری) سے بچتے رہو گے۔

سود خواری کی لعنت

خیرات تو باہمی ہمدردی اور محبت کا ذریعہ ہے اور سود خواری بالکل اسکی ضد، لہٰذا اس سے بچو۔ ایک سود خوار زر پرستی کے جوش میں تمام انسانی احساسات سے عاری ہو جاتا ہے اور اسکی حالت مرگی (مس شیطان) کے مریض کی سی ہوتی ہے

Marfat.com

جو پیسہ کے پیچھے پاگل ہو کر رہ جاتا ہے۔

دین حق کا مقصد یہ ہے کہ سود مٹ جائے اور خیرات کے جذبہ میں ترقی ہو تاکہ کوئی انسان محتاج نہ رہے۔ اس لئے اے مسلمانو! تم سود لینے سے باز آجاؤ۔ ورنہ اللہ کے مقابلے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ مقابلہ تو کیا کرو گے۔ اس کی تمہاری سے ڈرو۔ بھائیوں کے ساتھ مہربانی کا سلوک کرو اور اسکی رحمت کے حقدار ہو جاؤ۔ ع ۳۸ (آیات ۲۷۴-۲۸۱)

معاملات کی صفائی کے گر۔

چونکہ سود میں لینے دینے کا معاملہ ہے اسلئے اسکے ساتھ ہی "معاملات" کی صفائی کا گر بھی سمجھ لو۔ لین دین میں لکھا پڑھی ضروری ہے۔ دو گواہوں کا ہونا ضروری ہے۔ اگر کوئی فریق نابالغ یا بے سمجھ ہو تو اسکے سرپرست کی وکالت ضروری ہے۔ کاتب یا بنداری سے کام لے۔ گواہوں کو گواہی سے انکار نہ کرنا چاہیئے اور نہ سچی بات کو چھپانا چاہیئے۔ یہ معصیت ہے۔

یہ بندوبست بھی ضروری ہے کہ گواہ کو اہل غرض نقصان نہ پہنچا سکیں ورنہ نظام شہادت درہم برہم ہو جائے گا۔ اگر دو مرد گواہ نہ مل سکیں تو ایک مرد کی بجائے دو عورتیں گواہ ہو جائیں۔ تجارت حاضرہ کے سوا ہر بات تحریر میں آجانی ضروری ہے۔

رہن

چیز رہن رکھ کر قرض لے سکتے ہو لیکن قرض دینے والے کے لئے جائز نہیں کہ مرہون چیز مالک کو واپس کرنے سے انکار کر دے۔ ع ۳۹ (۲۸۲-۲۸۳)

فصل ۲۱

خلافت کبریٰ اور بارگاہ بے نیاز میں عجز و اطاعت کی دعا

جب خلافت کا مقصد پورا ہو چکا تو دین حق کے اعتقاد و عمل کا خلاصہ دعائیہ انداز میں سمجھو۔

ہم سب نبیوں پر ایمان لاتے ہیں، خدایا! ہم نے تیرا حکم سنا اور ہم نے تیرے سامنے اطاعت سے سر جھکایا۔ تیری مغفرت ہمیں نصیب ہو، اے پروردگار! ہم سب کو تیری

Marfat.com

ہی طرف (بالآخر) لوٹنا اور (تیرے حضور میں حاضر ہونا) ہے ۔

اللہ کسی جان پر اسکی طاقت سے زیادہ ذمہ داری نہیں ڈالتا ۔ ہر جان کے لئے وہی ہے جیسی کچھ اس کی کمائی ہے ۔ جو کچھ اس نے پایا ہے وہ بھی اسی کی کمائی سے ہے اور جس کے لئے اس نے جواب دہ ہوتا ہے وہ بھی اسی کی کمائی ہے (پس ایمان والوں کی صدائے حال یہ ہوتی ہے کہ) خدایا! اگر ہم سے سعی و عمل میں بھول چوک ہو جائے تو اس کے لئے مواخذہ نہ کیجیو اور ہمیں بخش دیجیو ۔ خدایا! ہم پر ایسی بندشوں اور گرفتوں کا بوجھ نہ ڈالیو جیسا ان لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں ۔ اے پروردگار! ایسا بوجھ ہم سے نہ اٹھوایو جس کے اٹھانے کی ہم (ناتوانوں) میں سکت نہ ہو ۔ خدایا ہم سے درگذر کر ۔ خدایا! ہم پر رحم کر ۔ خدایا! تو ہی ہمارا مالک و آقا ہے ۔ پس ان (ظالموں) کے مقابلہ میں جن کا گروہ کفر کا گروہ ہے ۔ ہماری مدد فرما ۔ بہ ع آیات (۲۸۴ - ۲۸۶)

تیسرا باب

سورۃ آل عمران

سورۃ آل عمران میں ۲۰۰ آیات اور ۲۰ رکوعات ہیں ۔ اس سورۃ میں نصاریٰ کی اصلاح مقصود بالذات ہے ۔ اس لئے بطور براعۃ استہلال ان کے خیالات کو مدنظر رکھ کر انہیں لا الٰہ الا اللہ کی دعوت دی گئی ہے کیونکہ وہ تثلیث کے قائل ہو کر مسئلہ توحید میں غلطی کے مرتکب

Marfat.com

ہو چکے ہیں ؟

فصل ۲۲

اللہ حیّ یعنی زندہ ہے اسے فنا و زوال نہیں۔ قیوم ہے یعنی ہر چیز اس سے قائم ہے اُس نے انسانوں کی ہدایت کے لئے توراۃ، انجیل اور الفرقان نازل فرمایا جو لوگ الکتاب کا مقابلہ کرتے ہیں اور جو ہر عقل و تمیز (الفرقان) سے کام نہیں لیتے، ان کے لئے دُنیا میں نامرادی ہے اور آخرت میں عذاب عظیم!

زندہ خدا

زندہ خدا جو انسان کو پیدائش سے پہلے مناسب و موزوں صورت دیتا ہے، وہ پیدائش کے بعد اس کی روحانی فلاح و سعادت کی صورت آرائی بھی کر دیتا ہے۔

محکم و متشابہ آیات

کتاب اللہ کی تعلیم دو اصولی قسموں پر مشتمل ہے "محکم اور متشابہ"۔ محکم اصل و بنیاد ہے اور متشابہات کا علم عقل انسانی کی پہنچ سے باہر ہے۔ جن لوگوں کی سمجھ میں کجی ہوتی ہے وہ متشابہات میں اُلجھ کر ایمان و یقین کے لئے فتنہ پیدا کر دیتے ہیں اور جو لوگ سمجھ کے سیدھے اور علم میں پکے ہوتے ہیں ان کی صدائے حال یہ ہوتی ہے :

اے پروردگار! ہمیں سیدھے رستے لگا دینے کے بعد دلوں کو ڈانواڈول نہ کر اور ہمیں اپنی بارگاہ سے رحمت عطا فرما یقیناً بخشش میں تجھ سے بڑا کوئی نہیں۔ خدایا تو ایک دن سب کو اپنے حضور میں جمع کرنے والا ہے اور یقیناً تیرا وعدہ کبھی خلاف نہیں ہو سکتا ؛ ۳ع (آیات ۱-۹)

جو لوگ قرآن عزیز کا معاندانہ مقابلہ کرتے ہیں ان کا انجام وہی ہوگا۔ جو موسیٰ علیہ السلام کے مقابلہ میں آلِ فرعون کا ہوا ؛

منکر مغلوب ہوں گے

اے منکرینِ حق سُن لو! تم عنقریب ہی حق کے مقابلہ میں مغلوب ہو جاؤ گے،

Marfat.com

اور جہنم کی طرف ہنکائے جاؤ گے۔ جنگِ بدر کا واقعہ تمہاری عبرت پذیری کے لئے کافی ہے ٭

دنیوی بے سروسامانی سے دل برداشتہ نہ ہو جاؤ

مسلمانو! دنیوی بے سروسامانی سے دل برداشتہ نہ ہو جاؤ۔ اصل دولت ایمان و عمل کی دولت ہے اس کی فکر کرو۔ اہل و عیال، سونا چاندی، مال و متاع دل لبھانے کا ذریعہ ہیں لیکن اللہ کے ہاں بہتر ٹھکانا ہے وہ لوگ جو صبر کرنے والے ہیں۔ راستباز، عاجز، نیکی کی راہ میں خرچ کرنے والے اور خواب سحر کو حرام کر کے اللہ کے حضور کھڑے ہونے والے ہیں۔ وہ ہمیشہ اللہ کی رحمت کے طلبگار رہتے ہیں ٭

فصل ۲۳

تین شہادتیں

شہادتیں تین ہیں، اللہ کی، ملائکہ کی، اور اصحاب علم و بصیرت کی۔ یہ تینوں شہادتیں اعلان کر رہی ہیں۔ کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور اسی نے کارخانۂ ہستی میزانِ عدل پر استوار کیا ہے ٭

یہود و نصاریٰ کا تفرقہ

اللہ کے ہاں دین صرف اسلام ہے۔ یہود و نصاریٰ کا تفرقہ دین سے انحراف اور آپس کی ضد و تعصب کی وجہ سے ہے، یہود و نصاریٰ محبت کریں تو کہہ دیجئے کہ ہم تو خدا کے سامنے سر نیاز خم کر چکے ہیں۔ اگر وہ راہ پر آجاویں تو بہتر ورنہ تم اپنا فرضِ تبلیغ ادا کرو۔ تمام بندے ہر وقت خدا کی نگاہ میں ہیں ٭ ۲۰ آیات ۱/۲

منکرینِ حق صداقت و عدالت کے دشمن اور ظلم و فساد کے پرستار ہیں، ان کا سارا کیا دھرا دنیا و آخرت دونوں میں اکارت گیا، اب کوئی نہیں جو ان کا مددگار ہو ٭

علمائے یہود کتابِ الٰہی کے علم و عمل کے مدعی ہیں۔ مگر اسی کتاب پر عمل کی دعوت پر منہ موڑ لیتے ہیں۔ کیونکہ احکامِ الٰہی ان کی نفسانی خواہشوں اور مطلب برآریوں کے خلاف ہیں۔ وہ اس زعمِ باطل میں مگن ہیں کہ وہ نجات یافتہ امت ہیں۔ حالانکہ

Marfat.com

خدا کے ہاں نام و نسل اور گروہ بندی نہیں۔ ایمان و عمل معیارِ نجات ہے ؛

اللہ کی شہنشاہی

اے اللہ! اے شاہی و جہانداری کے مالک! تو جسے چاہے ملک بخشے اور جس سے چاہے واپس لے لے۔ جسے چاہے عزت دے جسے چاہے ذلیل کرے۔ بھلائی کا سررشتہ تیرے ہی ہاتھ میں ہے۔ رات اور دن، زندگی اور موت تیری قدرتِ کاملہ پر گواہ ہیں ؛

حق و باطل کے فیصلہ کا وقت

پیروانِ اسلام! اب حق و باطل کے فیصلہ کا وقت آگیا ہے اسلئے جسے اٹھنا ہے اُٹھ کھڑا ہو اور جسے گرنا ہے گرا دیا جائے۔ تم راہِ عمل میں سرگرم ہو جاؤ اور شخصی تعلقات کو جماعتی تعلقات پر ترجیح نہ دو۔ صرف اللہ سے ڈرو اور دشمنانِ حق کو دوست نہ بناؤ۔ کیونکہ فلاح و سعادت کی راہ یہی ہے۔ خدا تمہیں اپنے مواخذہ سے ڈراتا ہے تاکہ تم اس کی اس شفقت کو سمجھ کر نافرمانی سے بچ جاؤ ؛ ۴ع آیات ۲۱/۳۰

اتباعِ رسول اللہ کی محبت کا نشان ہے ؛

اللہ کی محبت کے دعویدار رسول اللہ کی پیروی کریں کہ راہ بخشش یہی ہے۔ انکار و سرکشی نصرتِ حق سے محروم کر دیتی ہے، اللہ کے رسول ہمیشہ مبعوث ہوتے رہے اور ہمیشہ پیروانِ رسول کامیاب ہوئے اور منکرین رسول نامراد رہے۔ عمران کی بیوی نے نیازمندی اور عاجزی سے اپنی اولاد کو اللہ کے گھر کی خدمت کے لئے وقف کر دیا تو اسے قبول کر لیا گیا ؛

فصل ۲۴

مریمؑ کا ذکر

مریم ہیکل کے سپرد ہوئیں اور زکریا علیہ السلام کی نگرانی میں پرورش پائی۔ کم سنی میں زاہدانہ اور خدا پرستانہ ذوق کا بہترین نمونہ پیش کیا ؛

زکریاؑ کی دعا

زکریا علیہ السلام نے بھی اس غیر معمولی رحمتِ حق کو دیکھ کر پاک اولاد کی دعا مانگی اور ایسے وقت جب بظاہر مایوسی تھی لیکن اللہ نے یحییٰ علیہ السلام جیسا پاکباز فرزند عطا فرمایا اور اطمینان کے لئے خاص نشان بھی بتا دیا اور ہدایت کر دی۔ کہ یہ

Marfat.com

وقت ذکر الٰہی اور خدا کی حمد و ثناء میں بسر ہو ۔ ۴ رکوع آیات ۳۱/۴۱

رسالت محمدیؐ کی صداقت کا نشان ہے کہ مسیح علیہ السلام کی پیدائش کے واقعات کو من و عن بتا دیا۔ اس کا ماخذ صرف وحیِ الٰہی ہو سکتی ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام غیر معروف طریق پر پیدا ہوئے۔ انہوں نے اللہ کے حکم سے مُردوں کو زندہ کرنے اور کوڑھیوں کو چنگا کرنے کی منادی کر دی۔ وہ پہلے ادیان کے مصدق تھے لیکن یہودیوں کے سردار اور پیشوا ان کے خلاف ہو گئے اور صرف چند مردانِ حق (انصاری) ایمان لائے جو بظاہر بے مقدور اور شکستہ حال اشخاص تھے ۔

دشمنانِ حق نے داؤ کیا لیکن اللہ کی تدبیر ہمیشہ غالب رہتی ہے ۔ ۵ رکوع آیات ۴۲/۵۳

یہودیوں کی سازش میں اللہ تعالےٰ نے مسیح علیہ السلام کی حفاظت کی اور یہ وعدہ فرمایا کہ اے عیسےٰ! میں تیرا وقت پورا کروں گا اور تجھے اپنی طرف اٹھا لوں گا۔ تیرے منکروں نے تیرے خلاف جو افترا پردازیاں کی ہیں۔ ان سے تیرا دامن پاک کر دوں گا۔ اور تیرے ماننے والوں کو منکروں پر قیامت تک غالب رکھوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو پورا کیا۔ ابنیتِ مسیح کا اعتقاد باطل ہے۔ عیسائی جھوٹے ہیں۔ مسیح اللہ کے نیک بندے اور رسول ہیں۔ اگر وہ ظالم اپنی جہالت پر اصرار کریں اور آدمؑ کی مثال سے بھی رائے نہ بدلیں تو انہیں مقابلہ کی دعوت دو۔ وہ نجران کے عیسائی پیشواؤں کی طرح ہمیشہ منہ کی کھا کر اطاعت کا اقرار کرنے پر مجبور ہوں گے۔ یہ غالب خدا کی سچی باتیں ہیں، وہ خدا ایک ہے۔ اور فسادیوں کو خوب جانتا ہے ۔ ۶ رکوع آیات ۵۳/۶۲

فصل ۲۵ ۔ اے اہلِ کتاب! پھر اگر تمہاری مخالفت محض تعصب اور نفسانیت کی وجہ سے

Marfat.com

بنیادی صداقتیں

نہیں تو آؤ ان بنیادی صداقتوں پر ایمان لے آئیں کہ :-

(۱) خدا کے سوا کوئی عبادت کا مستحق نہیں - اس کا کوئی شریک و سہیم نہیں ، (۲) کوئی انسان ایسا مقدس و معصوم نہیں کہ اسے خدا بنا لیا جائے - ابراہیم علیہ السلام کی خدا پرستی یہی تھی - ان کا یہ کہنا کہ ابراہیمؑ یہودی یا نصرانی تھے جہل و حجت کی انتہا ہے کیونکہ یہ گروہ بندیاں تو موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام کے نام پر ہوئیں اور یہ دونوں حضرات حضرت ابراہیم علیہ السلام کے سینکڑوں برس بعد ہوئے ؛

مسلم حنیف

حقیقت یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مسلم حنیف تھے - ان کے فدائی تو مومن ہی ہو سکتے ہیں ؛

اہل کتاب نہیں راہِ حق بھلا دینا چاہتے ہیں - ان سے کہہ دو کہ اے شقاوت کے مارے ہوئے انسانو ! اللہ کی آیات کا کیوں انکار کرتے ہو - حق اور باطل کو کیوں ملاتے ہو اور پھر سچی باتوں کے اعلان سے کیوں رُکتے ہو جب اس سے تم آگاہ ہو ؛

ع - آیات ۶۴/۷۱

اہل کتاب کی سازش

اہل کتاب کی سازش یہ ہے کہ وہ صبح ایمان لائیں اور شام کو انکار کر دیں - تاکہ بعض سادہ لوح مسلمانوں کو فریب دے سکیں - یہ لوگ صداقت کو اپنا ورثہ سمجھتے ہیں - حالانکہ یہ اللہ تعالےٰ کا فضل ہے کہ جسے چاہے علمبردارِ صداقت بنا دے ؛

لین دین

وہ لین دین میں صرف اپنی قوم اور اپنے مذہب کے لوگوں سے دیانت کو ضروری سمجھتے ہیں - اور غیروں سے بد معاملگی روا رکھتے ہیں لیکن قرآن عزیز کا اعلان ہے :-

دیانت کا معیار

کہ "دیانت ہر حال میں دیانت ہے" اور خیانت ہر حال میں خیانت ، دین و مذہب کے اختلاف سے اچھائی اور بُرائی کی حقیقت معطّل نہیں ہو جاتی - جو شخص بد دیانتی کا مجرم ہے

Marfat.com

وہ قیامت کے دن خدا کی رحمت سے دُور رہے گا اور عذاب الیم کا مورد ہوگا ؛

اہل کتاب کے علماء و مشائخ ہوا نفس سے تحریف کتاب کرتے ہیں تاکہ اپنی ہوا و آراء کو خدا کا کلام ظاہر کر سکیں ؛

وہ بندگانِ خدا کو غلام سمجھتے ہیں۔ جنت و دوزخ کے ٹھیکہ دار بنے ہوئے ہیں۔ حالانکہ کسی انسان کے لئے جائز نہیں کہ وہ احکام الٰہی کی بجائے انسانی احکام کی اطاعت کرائے۔ کتاب نبوت اسلئے عطا ہوئی کہ احکام الٰہی کی طرف دعوت دی جائے نہ اسلئے کہ کسی انسان کی بندگی کرائی جائے ؛ ع ۸ - آیات ۷۲/۸۰

فصل ۲۶ وحدتِ دین

تمام انبیاء ایک ہی دین کے داعی تھے اسلئے ایک دوسرے کے مصدق تھے۔

جب تمام ہادیانِ دین ایک ہی زنجیر کی مختلف کڑیاں ہیں تو کسی ایک کا جھٹلانا سب کا جھٹلانا ہے اے محمدؐ! آپ اعتراض کرنے والے مکاروں کے سامنے اعلان کر دیں کہ ہم دینِ اسلام کو تسلیم کر چکے۔ وہ کچھ اور ڈھونڈنا چاہتے ہیں۔ تو ڈھونڈتے رہیں۔ ہم تو انبیاء کی بنیادی سچائیوں کو مان کر ہدایت کی عالمگیر راہ پر ایمان لا چکے ہیں جس نے غیر اسلام کی راہ اختیار کر کے خسارہ اٹھانا ہے اٹھاتا رہے ؛

قرآن عزیز مصدقِ تعلیمات سابقہ ہے

قرآن عزیز اسلئے آیا ہے کہ اس صداقت پر مہر لگا دے اور پھر جو لوگ دینِ حقیقی کی ہدایت پاک سے منحرف ہو جائیں تو ان کے لئے دنیا میں ذلت و رسوائی اور آخرت میں دائمی عذاب ہے۔ ہاں "توبہ و انابت" گناہوں کو محو کر سکتی ہے بشرطیکہ توبہ سچی توبہ ہو۔ مال و دولت خدا کے ہاں بداعمالیوں کے بدلہ میں کافروں کی طرف سے مقبول نہ ہوگا۔ جبکہ وہ عمل کا وقت ضائع کر چکے اور دنیا میں اسے راہِ حق میں خرچ نہ کیا حالانکہ خرچ کرنے کا اصلی وقت یہی تھا ؛ ع ۹ آیات ۸۱/۹۱

Marfat.com

لَن تَنَالُوا

ہاں مال اللہ کی راہ میں خرچ کرنا بڑی نیکی ہے۔ تم نیکی کی راہ میں کامیاب ہو ہی نہیں سکتے جب تک اپنی محبوب چیزیں اللہ کی راہ میں دینے کے لئے تیار نہ ہو جاؤ۔

یہودیوں کے اعتراضات اور ان کے جوابات

یہودی دو اعتراض کرتے ہیں۔ کہ اگر قرآن عزیز توراۃ کا مصدق ہے تو ان چیزوں کو حرام کیوں نہیں کرتا۔ جو یہودیوں کے ہاں حرام ہیں۔

دوسرے انبیاء بنی اسرائیل کا کعبہ بیت المقدس تھا۔ اب خانہ کعبہ کیوں ہوا؟ دہ سن لیں کہ نزولِ توراۃ کے وقت جو کچھ حلال تھا اس کی تصدیق ہو چکی۔ ہاں قرآن تمہاری طبائع کے تابع نہیں ہو سکتا۔ دوسرے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جس عبادتگاہ کی پہلے تعمیر کی وہ بیت المقدس نہیں خانہ کعبہ ہے۔ اسی میں مقامِ ابراہیم ہے یہ آیاتِ بیّنات ہیں، اس حقیقت کو سمجھو اور خدا کی بے نیازی کو دیکھو۔ اے اہل کتاب! آیاتِ حق کا انکار نہ کرو۔ ایمانداروں کو راہ حق سے نہ روکو۔ اور اے مسلمانو! تم یہود اور نصاریٰ کی گمراہیوں سے اپنے دل و دماغ کو پاک رکھو۔ اگر ان کی خواہشوں کی پیروی کرو گے تو ہدایت کھو دو گے۔ منزلِ مقصود تک پہنچنے کے لئے حق کے ساتھ بندھ جاؤ۔ ع ۱۰ آیات $\frac{۹۲}{۱۰۱}$

استقامت فی الدین

ایمان کی برکتوں کے حصول کے لئے "استقامت فی الدین" اصل شرط ہے۔ اپنی جماعت کو تفرقہ سے بچاؤ اور اللہ کی رسّی (قرآن عزیز) کو مضبوط پکڑ لو۔ خدا کی سب سے بڑی نعمت تم پر یہ ہے کہ تم ایک دوسرے کے دشمن تھے اس نے تمہیں بھائی بھائی بنا دیا۔

داعیانِ حق

تم میں ایسے نیکوکاروں کی جماعت کا ہونا ضروری ہے۔ جو نیکی کا حکم دے،

Marfat.com

برائی سے روکے اور قوم کو راہ حق و ہدایت پر قائم رکھے۔ تفرقہ سے بچو! اہل کتاب گمراہی میں مبتلا ہو کر عذاب الٰہی کے مورد ہوئے منکرین حق کے منہ کالے ہوں گے اور راہ حق پر چلنے والوں کے چہرے منور ہونگے۔ یہ رحمت حق کا نشان ہے ان سچے نشانات کو دیکھو اور خدا کے عدل و انصاف پر گواہ رہو۔ ۱۱ع آیات ۱۰۲/۱۰۹

فصل ۲۷ خیر امۃ

زمین و آسمان کی کارفرمائیاں خدا کے ہاتھ میں ہیں اور تم تمام امتوں میں سب سے بہتر امت ہو۔ تمہارا وجود ہدایت و ارشاد کے لئے ہے اور تمہارا نصب العین یہ ہے کہ نیکی کا حکم دو اور برائی سے روکو۔ اگر اہل کتاب تمہارا ساتھ دیں تو ان کا اپنا بھلا ہے ورنہ دعوت حق کا ہر مخالف ذلت کی آخری منزل تک پہنچ کر رہے گا۔ تمہارا نگہبان خود اللہ ہے اور معاندین حق کی ذلت و رسوائی کا اصل سبب سرکشی و تباہ روی ہے۔

نیک اہل کتاب

یہ نہ سمجھو کہ اہل کتاب میں کوئی بھی راست باز نہیں۔ "خدا پنج انگشت یکساں نکرد" ان میں بھی خال خال نیکوکار موجود ہیں۔ جو نیکی کا حکم دیتے ہیں۔ برائی سے روکتے ہیں اور عبادت میں سرگرم رہتے ہیں۔ اس اصل عظیم کو سمجھ لو۔ کہ صرف دنیوی مال و متاع کبھی ذریعہ نجات نہ ہوگا۔ لہٰذا مذہبی فرائض اور دین حق سے غافل لوگ اپنے مال پر نازاں نہ ہوں!

دشمنانِ حق

اے مومنو! دشمنان حق سے چوکنے رہو۔ انہیں اپنا رازدار نہ بناؤ۔ ان کا عناد تو ان کی باتوں سے ہی ٹپک رہا ہے لیکن دلوں میں جو کچھ چھپا ہے وہ اس سے بھی زیادہ ہے اگر تمہارے اندر صبر اور تقوے کی روح پیدا ہو گئی تو پھر ممکن نہیں کہ مخالف فتحمند ہوں۔ یا ان کی تدبیریں تمہارا کچھ بگاڑ سکیں۔ ۱۲ع آیات ۱۰۹/۱۲۰

صبر اور تقویٰ

صبر یعنی مشکلات و مصائب کا ہمت اور ثابت قدمی سے مقابلہ۔ اور

Marfat.com

تقویٰ یعنی احکام حق کی نافرمانی سے بچنا۔ فتح کے ہتھیار ہیں۔ بدر میں انہی کی بدولت تم نے فتح حاصل کی ؛

اب اُحد میں تم نے کمزوری دکھلائی ہے اور تقوے پر قایم نہیں رہ سکے۔ تو تم نے نقصان اٹھایا ؛

بدر کا معرکہ

بدر میں قلت آلات حرب، قلت تعداد اور نامواقف حالات میں فتح ہوئی۔ دشمن کی تعداد کثیر کا فکر نہ کرو۔ ضرورت ہو تو تین ہزار، پانچ ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد ہو سکتی ہے۔ فرشتوں کی تعداد کا ذکر تمہارے اطمینان کے لئے ہے ورنہ نصرت تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ؛

مبلغین حق مایوس نہ ہوں۔

اے اُحد کے امیر عسکر! اے مہبط وحی! تو نے اپنا فرض ادا کر دیا۔ تجھے ان کی ہدایت سے مایوس ہونے کی بھی ضرورت نہیں تو انہیں اللہ کے سپرد کر دے۔ جو چاہے ان سے سلوک کرے۔ تو بری الذمہ ہے۔ ع ۱۳ آیات $\frac{121}{129}$

سود در سود حرام ہے

جنگ اُحد میں مورچہ چھوڑ دینے والوں کی لغزش کا اصل سبب مال و دولت کا لالچ تھا۔ اور مال و دولت کی طمع کا بڑا آلہ سُودی لین دین ہے اس لئے سُود در سود کو حرام قرار دیا۔ دوسرا سبب یہ تھا کہ جماعت میں نظم و اطاعت (ڈسپلن) کی رُوح پوری طرح پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اس لئے سود کی ممانعت کو ذریعۂ آزمائش بھی بنایا ؛

ضمناً متقی انسانوں کے اوصاف بتا دئے یعنی!

متقی انسانوں کے اوصاف

ا۔ وہ خوشحالی اور تنگدستی ہر حال میں خدا کا دیا ہوا مال اسکی راہ میں خرچ کرتے ہیں

ب۔ غیظ و غضب میں بے قابو نہیں ہو جاتے ؛

Marfat.com

(ج) لوگوں کے قصور بخش دیتے ہیں ۔

(د) اگر گمراہی میں پڑ جائیں تو فوراً متنبہ ہوتے اور اللہ کے حضور میں توبہ و استغفار کا سر جھکا دیتے ہیں ۔ یاد رکھو! قانونِ الٰہی یہی ہے کہ جو جماعت احکام حق پر عمل کرتی ہے کامیاب ہوتی ہے اور جو اعراض کرتی ہے تباہ و برباد ہو جاتی ہے ۔

فصل ۲۸

سیر و دو فی الارض

نشاناتِ عبرت

دنیا میں نکلو ۔ خدا کی زمین میں سیر کرو ۔ اسکے ہر گوشہ میں برباد شدہ قوموں کے آثار، اجڑی ہوئی آبادیوں کے کھنڈر اور سر بفلک محلوں کی افتادہ دیواریں زبانِ حال سے افسانۂ عبرت سنا رہی ہیں ۔ جنگ اُحد کی ٹھوکر سے ہمّت نہ ہارو ۔ جنگ کے میدان میں کبھی ایک فریق فتح حاصل کرتا ہے کبھی دوسرا ۔ بدر میں تمہاری چوٹ اُن پر لگی تھی ۔ اُحد میں تم گھائل ہو گئے ۔

جماعتوں کی کشمکش میں ایک دو میدانوں کی ہار جیت پر فیصلہ نہیں ہوتا بلکہ اگر قوّتِ ایمانی کی سچی روح موجود رہے تو فتح و کامرانی تمہارے قدم چومے گی ۔

اُحد کا معرکہ

اس ٹھوکر سے فائدہ یہ ہوا کہ منافقوں اور کچے آدمیوں کے چہرے بے نقاب ہو گئے اور مومنوں کا عزم و ایمان مضبوط اور بے داغ ہو گیا اور انہیں معلوم ہو گیا کہ کامرانیاں صرف ایمان سے نہیں بلکہ آزمائش عمل میں ثبات سے حاصل ہوتی ہیں ثبات بھی ایسا کہ موت سر پر منڈلا رہی ہو اور قدم اپنی جگہ سے نہ ہلے ۔ ع ۱۴ آیات ۱۳۰/۱۴۳

حق پرستی حق کے لئے ہونی چاہیئے

پیغمبر اسلام خدا کے سچے پیغمبر ہیں اور ظاہر ہے کہ انہیں ایک نہ ایک دن دنیا سے جانا ہے پھر اگر وہ خدا کو پیارے ہو جائیں تو کیا تم حق پرستی چھوڑ دو گے تمہاری حق پرستی حق کے لئے ہے کسی شخصیت کے لئے نہیں ۔ خدانخواستہ اگر

Marfat.com

اُحد والی افواہ (کہ حضور شہید ہو گئے) سچ ہوتی۔ تو ان کی شہادت کے ساتھ کیا تمہاری حق پرستی پر بھی موت طاری ہو جاتی ؟

اگر تمہارا جہاد "حق" کے لئے ہے تو حق ہمیشہ حق رہے گا۔ تم سے پہلے کئی باخدا لوگوں نے جنگ کی اور انتہائی سختیوں میں بھی نہ وہ بے ہمت ہوئے اور نہ کمزور پڑے۔ ان کی دعا یہی تھی :-

حق پرستوں کی دعا

" خدایا! ہمارے گناہ بخش دے۔ ہماری غلط کاریوں سے درگذر فرما۔ ہمارے قدم راہِ حق میں جما دے اور منکرین حق کے مقابلہ میں فتحمند کر "

اللہ نے انہیں دین و دنیا کا دوہرا ثواب دیا۔ نعیم ابدی کے وہ مستحق ہوئے اور خدا کا معیارِ محبت نیک کرداری ہی ہے! ۱۵ع آیات ۱۴۴/۱۴۸

دشمنوں کی کثرت

اعدائے حق تمہیں دشمنوں کی کثرت کے افسانے سنا کر بد دل کرنا چاہتے ہیں تم اللہ کی کارسازی اور رفاقت پر بھروسہ رکھو تو وہ وقت دُور نہیں جب تمہاری ہیبت سے ان کے دِل کانپ اٹھیں گے کافروں میں عزم و یقین کی وہ رُوح پیدا نہیں ہو سکتی جو اہلِ حق و ایمان کے لئے مخصوص ہے ؛

معرکۂ اُحد کے حالات

کافر اُحد کا واقعہ یاد دلا کر تمہیں ڈراتے ہیں لیکن تم خوب جانتے ہو کہ اس موقع پر بھی خدا کی نصرت کا وعدہ پورا ہوا تھا۔ اور دشمنوں کے قدم اُکھڑ گئے تھے لیکن عین حالتِ جنگ میں تم نے حکم رسولؐ (تائیدِ جنگ) کی نافرمانی کی اور ایک گروہ مالِ غنیمت کے لوٹنے کی طمع میں مورچہ چھوڑ گیا تو میدانِ جنگ کی ہوا اکھڑ گئی، پیغمبر حق جان نثاروں کے حلقے میں اس وقت بھی فرما رہے تھے اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰہِ (خدا کے بندو میری طرف آؤ) حضور کی آواز سن کر ایمان و اخلاص کے

Marfat.com

مجسمے اپنی بدہوشی سے چونک اٹھے اور سارا خوف وہراس جاتا رہا۔ وہ پلٹے اور دشمنوں کو نہ صرف میدان جنگ سے بھگا دیا بلکہ "حمراء الاسد" (مدینے سے آٹھ میل کا فاصلہ) تک ان کا تعاقب کیا ؛

منافقوں کی بزدلی راہ حق میں موت زندگی ہے ؛

منافقوں کو تو ہر وقت جان کے لالے پڑے ہوتے ہیں لیکن سچا مومن موت سے نہیں ڈرتا۔ موت سے تو کسی حالت میں مفر نہیں۔ پھر کیوں نہ اس موت کا استقبال کیا جائے جو حق کی راہ میں پیش آئے اور جس کا نتیجہ اللہ کی مغفرت اور خوشنودی ہو ؛ ع ۱۶ آیات ۱۴۹/۱۵۰

وہ لوگ جن کے دل ایمان سے محروم ہیں جب دیکھتے ہیں کہ راہ حق میں لوگوں کو موت پیش آگئی تو کہتے ہیں کہ اگر یہ میدان جہاد میں نہ جاتے تو نہ مرتے۔ گویا کہ موت صرف میدان جہاد ہی میں آسکتی ہے۔ جو آدمی گھر بیٹھا رہے گا وہ کبھی مرنے والا نہیں۔

منصب امامت

اب منصب امامت کے اصولی مہمات سمجھانے کے لئے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے خطاب ہے۔ ارشاد ہے ؛

ا۔ یہ اللہ کی بڑی رحمت ہے۔ کہ تمہارے دل میں نرمی اور مزاج میں شفقت ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ لوگوں کے دل بے اختیار کھنچ جاتے ہیں ؛

ب۔ جنگ اُحد کی لغزش بڑی لغزش تھی لیکن شفقت کا تقاضا یہ ہے۔ کہ آپ عفو و درگذر سے کام لیں ؛

ج۔ صلح و جنگ میں آپ جماعت سے ضرور مشورہ لیا کریں ؛

د۔ مشورہ کے بعد جب عزم کرلیں تو پھر کوئی رائے کوئی نکتہ چینی کوئی مخالفت

Marfat.com

آپ کو متزلزل نہ کر سکے ؛

صاحب عزیمت امام۔ معلوم ہوا کہ امام کے لئے ضروری ہے کہ جماعت سے مشورہ کرے لیکن صاحب عزم بھی ایسا ہو کہ عزم کرنے کے بعد دنیا کی کوئی طاقت اسے اپنے ارادہ سے نہ روک سکے۔ اے جماعت کے لوگو! تمہارا فرض ہے کہ مشورے کے بعد قائد امت محمدیہ کی (اسکے احکام و عزائم میں) بے چون و چرا اطاعت کرو۔ اللہ کا نبی خلق اللہ کی امامت و پیشوائی میں کبھی خیانت نہیں کر سکتا۔ دنیا میں سچے اور جھوٹے آدمی کی زندگی میں ایک نمایاں فرق ہے وہ رضائے حق کا طالب اور یہ غضب الٰہی کا مورد۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؛

اطاعت

تلاوت آیات، تزکیہ قلوب اور تعلیم و حکمت، جس وجود گرامی کے اعمال ہوں کیونکر ممکن ہے کہ وہ فرض امامت میں کسی طرح کی خیانت کا ارتکاب کرے ؟

فصل ۲۹ منافقوں کی آزمائش

جنگ احد منافقوں کے لئے فیصلہ کن آزمائش تھی۔ انہوں نے لوگوں کو بہکایا کہ باہر نکل کر لڑنا موت کے منہ میں جانا ہے۔ جب مردان حق وصال حق سے سرفراز ہو گئے۔ تو یہ نامرد بولے۔ ہماری بات پر چلتے تو کبھی نہ مارے جاتے۔ گویا وہ اپنی چترائی سے موت کو ہمیشہ ہٹا رکھیں گے ؛

شہیدان باوفا

سنو! شہیدان باوفا ابدی زندگی کے مالک ہیں، اللہ کے ہاں ہمیشہ کا رزق پا رہے ہیں اور لَا خَوْفٌ وَّلَا حُزْنٌ کے تخت پر جلال پر متمکن ہیں اللہ کے فضل اور نعمت سے سرشار ہیں ؛

ع خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را۔ ۷ ع۔ آیات ۱۷۱/۱۵۶

رسول برحق کی دعوت پر لبیک کہنے والے اجر عظیم کے مالک ہوں گے

Marfat.com

بدر اصغر

بدر اصغر کی دیکھی ان مجاہدینِ حق کا ایمان اور بھی زیادہ کر گئی اور انہوں نے پکارا حسبنا اللہ ونعم الوکیل پھر تجارت سے خوب فائدہ حاصل کیا اور شیطان کی تخویف کا جادو ان پر نہ چلا۔

باطل کی مہلت

اے قائدِ امت! آپ کفر کی طرف لپکنے والوں پر غم نہ کھائیں۔ دنیا میں باطل کو بھی مہلت دی جاتی ہے لیکن عمل حق کے لئے بالآخر بقا ہے اور عمل باطل کیلئے بالآخر نیست و نابود ہو جانا اٹل ہے۔ مہلت گزرنے کے بعد ان معاندینِ حق کے لئے ذلت کی مار ہوگی ؛

فصل ۳۰

اجر کے مستحق صاحبِ ایمان و تقوے ہونگے ؛

اب وقت آگیا ہے کہ منافقوں اور سچے مومنوں میں خطِ امتیاز کھینچ دیا جائے اللہ کی سنت یہ نہیں کہ وہ نام بنام اطلاع دے ان کا فساد عمل خود ان کی تشہیر کا ذریعہ بن جائے گا ؛

خبیث اور طیب کے واضح ہو جانے کے بعد اجر کے مستحق صاحبانِ ایمان اور تقویٰ ہی ہونگے ؛

منافقوں کا بخل

یہ بخیل نہیں جانتے کہ جلد یا بدیر انہیں مٹنا ہے بالآخر وراثت اللہ کی ہے (پھر کیوں اس کی راہ میں اپنے ہاتھوں ہر چیز نہیں لٹا دیتے) ۱۸۰ آیات ۱۷۲

منافق بخیل ہیں۔ ان کی یہ بات اللہ نے سن لی۔ "کیا خدا محتاج ہو گیا ہے اور ہمارے پاس ذخیرے بھرے پڑے ہیں کہ لگاتے رہیں"۔ یہ شقاوتِ قلبی اسلئے ہے کہ ان مجرموں نے انبیاء کو قتل کیا۔ اسلئے ان کے دل پتھر ہو گئے ہیں۔

سو ختنی قربانی

اسلام کے خلاف تمام دلیلوں میں ہار کر اب کہتے ہیں کہ ہمیں تورات میں سو ختنی قربانی کا حکم ہے۔ اس لئے وہی نبی سچا ہے جو سو ختنی قربانی کا حکم دے (تورات

Marfat.com

کتاب احبار فصل اوّل میں سوختنی قربانی کا ذکر ہے) قرآن ان کو جواب دیتا ہے کہ اگر تمہاری قبولیت کا دارومدار اسی بات پر ہے۔ تو بتاؤ تم نے سوختنی قربانی کا حکم دینے والے نبیوں کو کیوں قتل کیا تھا؟

راہ حق میں مشکلات پر صبر کرو ٭

اے مہبطِ وحی اور اے مسلمانو! تم نے قیامِ حق کی خدمتِ عظیم اپنے ذمہ لی ہے اہلِ کتاب اور مشرکین دونوں تمہاری مخالفت پر کمربستہ ہیں۔ اب اس راہ کی تمام آزمائشوں سے گزر جاؤ ان کے طعنے سنو۔ ان کی اذیتیں برداشت کرو۔ تمہاری کامیابی کی کنجی صبر اور تقوےٰ ہے ٭

اہل کتاب ہونے کا گھمنڈ۔

اہلِ کتاب عہدِ الٰہی فراموش کر چکے ہیں مگر بایں ہمہ اب تک انہیں اہلِ کتاب ہونے کا گھمنڈ ہے، چاہتے ہیں کہ دنیا اس بات کے لئے انہیں سراہے جو نہ انہوں نے کی ہے اور نہ کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں یقیناً ان کے لئے رسوا کن عذاب ہے

ع ۱۹ آیات $\frac{۱۸۳}{۱۸۹}$

راہ حق میں استوار رہو

جن لوگوں کے دل غفلت سے پاک ہیں اور وہ کائنات خلقت میں تفکر کرتے ہیں، ان پر یہ حقیقت کھل جاتی ہے کہ یہ کارخانہ ہستی کسی علےٰ المقصد کے بغیر نہیں وہ جانتے ہیں کہ شرطِ کامیابی یہ ہے کہ انسان راہِ حق میں استوار ہو۔ حق کی معرفت و استقامت کا سرچشمہ اللہ کا ذکر ہے۔ کائنات خلقت میں تفکر ہے ٭

ذکر کیا ہے؟

ذکر کیا ہے؟ اللہ کی یاد سے دل کا خالی نہ ہونا۔ فکر کیا ہے؟ آسمان و زمین کی

فکر کیا ہے؟

خلقت اور کائناتِ فطرت کے ظاہری حوادث میں غور کرنا ٭

ذکر سے غفلت دور ہوتی ہے اور فکر سے حقیقت و معرفت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور روح خدا پرستی کے جوش سے معمور ہو جاتی ہے۔ پھر انسان

Marfat.com

بندگی و نیاز کا سر جھکا دیتا ہے اور اللہ سے بخشش و رحمت کا طلبگار رہتا ہے ٭

سورۂ مبارکہ کا خاتمہ

سورۂ مبارکہ کی ابتدا بھی یہی تھی کہ انسان کی روحانی سعادت کے لئے کلامِ حق نازل ہوا۔ اب اختتام بھی اس اعلان پر ہو رہا ہے کہ "دعوتِ قرآن کے مخالف لاکھ سر پٹکیں۔ بالآخر قانونِ حق سربلند ہو کر رہے گا۔ اہلِ کتاب کی جو جماعتیں عرب میں دعوتِ حق کا مقابلہ کر رہی ہیں۔ نامراد و تباہ ہوں گی۔ ہاں سچائی کی راہ آ جائیں تو انہیں کوئی کھٹکا نہیں، خدا کا قانون محاسبۂ اعمال میں سست رفتار نہیں ٭

قانونِ فلاح

اے مومنو! تم صبر کرو۔ ایک دوسرے کو صبر کی ترغیب دو۔ راہِ عمل میں ایکدوسرے سے بندھ جاؤ۔ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو۔ کامیابی تمہارے لئے چشم براہ ہے ٭

چوتھا باب

سُورۃ النّسآء

یہ سورۂ مبارکہ مدنی ہے۔ اس میں ۱۷۶ آیات اور ۲۴ رکوع ہیں۔ اصلاحِ عرب کے دو باب کا یہاں ذکر ہے تدبیرِ منزل[1] اور سیاستِ مدنیہ[2]۔ پہلا باب دو فصلوں پر مشتمل ہے، قانونِ اصلاحِ

---

[1] مال اور قانون اصلاح [2] ازدواج! مال صحیح طریق پر کمایا جائے اور صحیح جگہ خرچ کیا جائے۔ اگر لقمۂ حرام سے تنورِ شکم بھرتے رہے تو کسی کام میں خیر و برکت نہ رہے گی اور اولاد بھی اسی طرح کی ہو گی ——— نکمّی اور حرام خور!

فصل ۱

اے افرادِ نسلِ انسانی! تمہارا خمیر فطرت فردِ واحد سے اٹھایا گیا۔ تم ایک نسل ہو

Marfat.com

تمہاری زندگی باہمی الفت و مساعدت کا نمونہ ہے اور صلہ رحمی کے حقوق خدا کے ٹھیرائے ہوئے حقوق ہیں۔ اس لئے ان کی ادائگی میں کوتاہی نہ کرو۔ اللہ تمہارا نگرانِ حال ہے۔

یتیموں سے حسنِ سلوک کے احکام

دیکھو! یتیموں کا مال دیانتداری سے ان کے حوالے کردو ایسا نہ کرو کہ ان کی اچھی چیز نکمّی سے بدل دو۔ یہ گناہ کبیرہ ہے۔ اگر یتیم لڑکی تمہاری حفاظت میں ہے تو صرف اسکی دولت پر قبضہ کرنے کی غرض سے نکاح نہ کرو۔ اگر تم انصاف

چار بیویوں سے نکاح کی اجازت۔

پرورش کی طاقت رکھتے ہو تو چار تک بیویاں کر سکتے ہو۔ ورنہ ایک ہی سے نباہ کرو۔ مال قیامِ زندگی کا ذریعہ ہے۔ اسلئے جب تک یتیم بچے باقاعدہ بالغ نہ ہوں۔ ان کا مال و متاع ان کے قبضہ میں نہ دو۔ اس ڈر سے کہ یتیم بڑے ہو کر مطالبہ کریں گے مال برباد کرنا بہت بڑی معصیت ہے۔

دو گواہ ضروری ہیں میّت کے وارث مرد ہی نہیں بلکہ عورتیں بھی ہیں۔

جب یتیم بچے جوان ہو جائیں تو مال گواہوں کے روبرو ان کے سپرد کردو گو حقیقی حساب تو اللہ ہی لے گا۔ میّت کے مال کے وارث مرد ہی نہیں عورتیں بھی ہیں۔ تقسیم مال کے وقت مسکین یتیم یا وہ رشتہ دار جو حصّہ سے محروم ہیں تمہاری ہمدردی سے محروم نہ رہیں۔ اگر از خود رحم کے جذبات سے عاری ہو تو خیال کرو۔ کہ اگر تمہاری ضعیف اولاد اسی طرح رہ جائے تو تمہارے دل کی آواز کیا ہوگی ؛

جو لوگ یتیموں کا مال ناانصافی سے خورد برد کرتے ہیں۔ وہ نور شکم میں ایندھن بھر رہے ہیں۔ جس کی آگ میں ہمیشہ جلتے رہیں گے ؛ ۴ آیات ۱/۱۰

فصل ۳۲ قانونِ وصیّت

ترکہ میں تقسیم اور حقداروں کے حصوں کو سمجھ لو۔ قانونِ وصیّت کی اصل یہ ہے کہ لڑکے کو دو لڑکیوں کے برابر حصہ ملنا چاہیئے یعنی لڑکی سے لڑکے کا حصّہ دوگنا لڑکیاں دو سے زیادہ ہوں تو ۲/۳ ملے میّت کے ماں باپ میں سے ہر ایک کو ترکہ کا

Marfat.com

$\frac{1}{6}$ ، اس صورت میں کہ اولاد نہ ہو۔ وارث صرف والدین ہوں تو ماں کو $\frac{1}{3}$ اور باقی باپ کو ملے۔ ترکہ کی تقسیم ادائیگی قرض کے بعد ہو اور (یاد رہے۔ کہ وصیت $\frac{1}{3}$ سے زیادہ نہیں ہو سکتی۔ الحدیث) اگر ماں باپ کے علاوہ بھائی بہنیں بھی ہوں تو ماں کا حصہ $\frac{1}{6}$ ہوگا۔ تقسیم حصہ میں اللہ کی حکمت کے فیصلہ کو تسلیم کرو۔ قیاس سے کام نہ لو۔ تمہاری بیویوں کے ترکہ میں اولاد نہ ہو تو تمہارا حصہ $\frac{1}{2}$ ہے اگر اولاد ہو تو $\frac{1}{4}$ (قرض اور وصیت کی ادائگی کے بعد) تمہارے ترکہ میں سے اولاد نہ ہو تو بیوی کو $\frac{1}{4}$ اور اولاد ہو تو $\frac{1}{8}$ ملے گا ٭

کلالہ کی میراث

کلالہ (جس کا نہ باپ کی طرف سے اور نہ بیٹے کی طرف سے کوئی رشتہ دار ہو) کی میراث کے سلسلہ میں تین صورتیں ہیں۔ (۱) سگے بھائی بہن ہوں (۲) علاتی بھائی بہن ہوں (باپ ایک مائیں مختلف) (۳) خیافی بھائی بہن ہوں (ماں ایک باپ مختلف) آخری صورت میں ہر بھائی بہن کا $\frac{1}{6}$ حصہ ہوگا۔ اگر بھائی بہن ایک سے زیادہ ہوں تو پھر $\frac{1}{3}$ میں شامل ہونگے۔ یہ تقسیم اللہ کی طرف سے ہے اور یہ حدود بندی بھی اسی کی مقرر کردہ ہے۔ جہاں اطاعت کرنے والے ابدی نعمتوں کے حقدار ہوں گے وہاں نافرمانوں کے لئے رسوا کن عذاب موجود ہے

ع ۲ (۱۱-۱۴)

فصل ۴۳

بدکار مرد و عورت کے لئے احکام ٭

اگر بدچلن عورتیں بے حیائی کا ارتکاب کریں اور چار گواہ گواہی دے دیں تو ساری عمر قید کرو۔ تا آنکہ اللہ کا دوسرا حکم آجائے (وہ حکم سورہ نور میں موجود ہے) غیر شادی شدہ کی سزا ۱۰۰ دُرّے ہے زنا یا مردوں اور عورتوں کے غیر فطری تعلقات میں بھی ان کو سزا دی جائے۔ وہ لوگ جو سچی توبہ کرلیں اور

Marfat.com

اشکِ ندامت بہائیں تو وہ علیم و حکیم خدا خوب جانتا ہے وہ مجرم جو زندگی کی آخری گھڑیوں میں توبہ کریں۔ یا حالتِ کفر میں مر جائیں ان کے لئے دردناک عذاب ہے!

بیوی سے حسنِ سلوک

مسلمانو! جاہلیت کی بداعمالیوں سے بچو۔ مال و متاع کی طرح تم عورتوں کے وارث نہیں ہو سکتے۔ عورتوں کو حقِ مہر چھوڑنے پر مجبور نہ کرو۔ ان کے ساتھ تمہاری معاشرت نیکی و انصاف پر مبنی ہونی چاہیئے۔ اگر بیوی میں کوئی ایک نقص بھی ہو تو اس کی دوسری خوبیوں پر نظر ڈالو۔ اس لئے کہ بے ضبط اور بے قابو طبیعتیں معاشرتی سعادتیں حاصل نہیں کر سکتیں۔ اگر تم تعلقاتِ ازدواجی کے بعد استبدال زوج کے خواہشمند ہو تو دیا ہوا مال خواہ کتنا ہی زیادہ ہو واپس نہیں لے سکتے باپ کی منکوحہ عورت سے تم نکاح نہیں کر سکتے۔ یہ بے حیائی ہے مکروہ اور مردود شیوہ ہے ۞ ع ۳ آیات $\frac{15}{22}$۔

فصل ۳۴

وہ عورتیں جن سے نکاح حرام ہے

نکاح کے لئے یہ رشتے حرام ہیں۔ مائیں[1]، بیٹیاں[2]، بہنیں[3]، پھوپھیاں[4]، خالائیں[5]، بھتیجیاں[6]، بھانجیاں[7]، رضاعی مائیں[8]۔ رضاعی بہنیں[9]، بیویوں کی مائیں[10]، بیویوں کی پہلی اولاد (اگر کوئی تعلق زناشوئی نہیں ہوا تو نکاح کر سکتے ہو)۔ بہوویں[12] ایک وقت میں دو بہنیں[13] ۞

وَالْمُحْصَنٰتُ ۵

منکوحہ عورتیں یہ اللہ کی طرف سے قانون ہے۔ ان عورتوں کے علاوہ قیدِ نکاح میں لانے کے لئے باقی سب عورتیں حلال ہیں۔ نفس پرستی کے لئے حلال نہیں۔ اپنی منکوحہ عورتوں کا حق مہر ادا کر دو۔ بیوی کی رضامندی سے کمی بیشی یا معافی ہو سکتی ہے اگر یوں مقدور نہ ہو تو لڑائی کی قیدی عورتوں سے تم نکاح

Marfat.com

کر سکے ہو۔ دستور کے مطابق محض نفسانی غرض کے لئے نہیں، انسان ہونے میں سب برابر ہیں اور فضیلت کا معیار صرف ایمان و عمل ہے اور صبر و تقویٰ رحمتِ حق کا نشان ہے ؛ ع ۴ - آیات ۲۲/۲۵

دین میں اصل آسانی ہے

ان احکام کا اصل مقصود یہ ہے کہ تم پر فلاح و سعادت کی راہ کھل سکے۔ احکام معاشرت میں سختیاں اور جکڑبندیاں نہ ہوں۔ سہولتیں اور آسانیاں ہوں۔ تم خواہشات کے بندے نہ بنو۔ خود ہی تمہاری کمزوری کا علاج کر دیا گیا ہے۔ بارگاہِ حق میں تائب ہو جاؤ اور نفس پرستی میں بے لگام نہ ہو جاؤ۔ آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طریق پر نہ کھاؤ۔ اگر ملی جلی تجارت ہو تو باہمی رضامندی سے ہر شخص اپنا حصہ لے سکتا ہے۔ اگر انسان کبائر سے بچ جائے تو چھوٹی چھوٹی کمزوریاں اسکی پاکیزگی اور سعادت میں مخل نہ ہونگی اور وہ شرف و کرامت کا مقام حاصل کر لے گا ؛

مساواتِ انسانی اصلاحِ معاشرت

انسان کی معاشرتی زندگی کے مرد اور عورت دو مساوی عنصر ہیں۔ دونوں کے لئے اپنے رنگ میں عمل و فضیلت کی راہیں کھلی ہیں، ماں باپ اور رشتہ داروں کے ترکہ میں سے دونوں کا حق ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ منکوحہ عورتوں کا حصہ ان کے حوالہ کر دو۔ اللہ حاضر و ناظر ہے اس سے کوئی چیز مخفی نہیں، ع ۵ آیات ۲۶/۳۳

فصل ۳۵

مرد کی سربراہی اور اصلاحِ زوج کا طریقہ ؛

مرد عورتوں کے سربراہ اور کارفرما ہیں۔ نیک عورتیں اطاعت شعار ہوتی ہیں۔ شوہروں کے مفاد کی حفاظت کرتی ہیں۔ اگر ایک عورت شوہر کے حقوق کی رعایت نہ کرے تو وہ پہلے اسے نرمی سے سمجھائے۔ پھر خواب گاہ میں اس سے الگ ہو جائے۔ پھر بغیر نقصان کے بطور تنبیہ سزا دے۔ اگر وہ راہ راست پر آجائے تو الزام کی راہ تلاش نہ کرے اور عیب پوش خدا پر نظر رکھے، ع ۵ آیات ۳۴/۴۲

Marfat.com

باہمی ناچاقی کا فیصلہ کیسے ہو؟

اگر تفرقہ کی صورت پیدا ہو جائے تو خاندان کی پنچایت (جس میں عورتیں اور مرد دونوں کے نمائندے ہوں) فیصلہ کرے (یہاں اس اصل کو واضح کیا کہ جماعت کا فرض ہے کہ باہمی نا اتفاقی میں اصلاح حال کی کوشش کرے)،

اعزہ سے حسن سلوک

اللہ کو ایک مانو! ماں باپ، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں، پڑوسیوں، ملنے والوں، مسافروں اور ماتحتوں سب سے احسان و سلوک کے ساتھ پیش آؤ۔ اللہ اترانے اور ڈینگیں مارنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ بخل نہ کرو۔ اللہ کے دیئے ہوئے رزق کو اس کے بندوں پر خرچ کرو۔ مومن جس کا ہاتھ انفاق فی سبیل اللہ میں رک نہیں سکتا۔ ہاں خرچ کرنے میں نام و نمود کی خواہش نہ ہو۔ یہ شیطانی راہ ہے۔ (قیامت کے دن) پیروان حق اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے دوگنا اجر حاصل کریں گے اور نافرمان حسرت و ندامت سے تمنا کریں گے کہ کاش وہ دھنس جائیں اور زمین ان پر برابر ہو جائے۔ اس دن وہ اللہ سے کوئی بات چھپا نہ سکیں گے۔ ۴ آیات $\frac{۳۴}{۴۲}$۔

فصل ۳۶

(ابتدائی عہد کا حکم ہے) اے مسلمانو! نشہ کی حالت میں نماز کا ارادہ نہ کرو۔

تیمم کا طریق

اگر پاک ہونے کے لئے پانی نہ ملے۔ تو تیمم کر لو (طریق یہ ہے کہ) پاک زمین پر ہاتھ مار کر چہرے اور ہاتھوں کا مسح کر لو۔ اللہ معاف کرنے والا اور بخش دینے والا ہے۔

اہل کتاب کی بے راہروی

اہل کتاب راہ ہدایت سے منحرف ہو گئے ہیں وہ مسلمانوں سے ملتے ہیں۔ تو ذو معنی اور مشتبہ الفاظ کہہ کر دل کا بخار نکالتے ہیں۔ کاش وہ سیدھی راہ پر آ جاتے تو اس میں ان کی اپنی ہی بھلائی تھی۔ ورنہ اگر دین حق کی مقاومت سے باز نہ آئے

Marfat.com

تو عنقریب دعوتِ حق کی فتحمندی ان کی ذلت وخواری کا آخری فیصلہ کر دے گی ؛

شرک ناقابلِ عفو گناہ ہے

اگر کوئی انسان تختِ خدائی پر متمکن ہو جائے تو اس کے پجاری مشرک ہیں سارے گناہ بخشے جا سکتے ہیں مگر جرمِ شرک کے لئے بخشش نہیں کیونکہ اس گمراہی سے شریعتِ الٰہی کے تمام مقاصد درہم برہم ہو جاتے ہیں اور مرکزِ ہدایت اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے ؛

فصل ۳۷

یہودیوں کا گھمنڈ

یہودیوں کا گھمنڈ کہ وہ خدا کی چہیتی قوم ہیں اور آخرت کی نجات ان کے لئے لکھ دی گئی ہے محض غرورِ باطل ہے اللہ پر صریح بہتان باندھنا ہے۔ اللہ کا قانون تو یہ ہے کہ پاکیزگی اور نجات کا دارومدار ایمان وعمل پر ہے ان کی آشکارا گناہ کاری کے لئے یہی ایک بات کافی ہے ع۔ آیات ۴۲/۵۰

اہلِ کتاب اور مشرک ایک صف میں ؛

اہلِ کتاب ہمیشہ بُت پرستی کے خلاف تھے لیکن اب (شرک فی العمل کی وضاحت کے بعد) مسلمانوں کی ضد میں اگر بُت پرستوں کی تعریف کر رہے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان مسلمانوں سے تو مشرکوں ہی کا طریق قرینِ صواب ہے۔ یہ بھی ان پر لعنت کی پھٹکار ہے اب عمل کی بربادی کے ساتھ انہوں نے علم سے بھی آنکھیں بند کر لی ہیں اسلئے کہ وہ انتہائی حسد وبخل سے کام لے رہے ہیں ؛

ان تعصب کے اندھوں کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ خاندانِ ابراہیم کو (توحید اور صلاحیت کی بنیادوں پر) کتاب وحکمت عطا کی گئی تھی۔ یہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان سلطنت بھی۔ وہ آج اس حقیقت سے بے خبر ہیں تو حیرت ہے ؛

عذابِ دائمی کی وعید

وہ (قیامت کے دن) آتشِ دوزخ میں جھونک دیئے جائیں گے وہاں آگ کی تپش سے ان کی کھال پک جائیگی تو دوسری کھال پیدا کر دی جائے گی تاکہ سوزش اور

Marfat.com

اذیت ختم نہ ہونے پائے ؛

بلاشبہ اللہ سب پر غالب ہے۔ ہاں جو ایمان لے آئیں گے اور نیکوکاری کی راہ اختیار کرلیں گے وہ راحت و سرور کے باغوں میں ابدی نعمتوں اور پاکیزہ ساتھیوں کے مالک ہونگے ؛

اجتماعی زندگی کے اصول ؛

مسلمانو! اجتماعی زندگی کے نظم و فلاح کے اصل اصول یہ ہیں کہ حقدار کے حق کا اعتراف کرو۔ جو چیز ملنی چاہیئے اسے دے دو (وارث کا حق ہو یتیم کا حق ہو غرضکہ کسی کا حق ہو ادا کیا جائے) لوگوں کے جج بن جاؤ تو انصاف کرو۔ اللہ کی اطاعت کرو، اللہ کے رسول کی اطاعت کرو اور اپنے میں سے صاحب علم و اختیار کی اطاعت کرو پھر اگر جھگڑا ہو تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کرو اور ان کے فیصلہ کے سامنے سر تسلیم خم کردو۔ یہ تمہارے ایمان باللہ و آخرۃ کی کسوٹی ہے اور اسی میں انجام کار کی خوبی بھی مضمر ہے ۸ ع آیات ۵۹/۵۱

منافقوں کا طرز عمل

منافق زبان سے تو ایمان کا دعوے کرتے ہیں لیکن اپنے جھگڑے فیصلے چکانے کے لئے مخالفین اسلام کے پاس جاتے ہیں اور ان کے فیصلوں کو اللہ اور اس کے رسول کے فیصلوں پر ترجیح دیتے ہیں جب ان کی دورنگی پکڑی جاتی ہے تو جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہم تو حکم نبیؐ پر چلنے والے ہیں محض مخالفوں کی دلجوئی کے لئے ان کے پاس گئے تھے ؛

کان کھول کر سن لو۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کے حکم پر یقین نہیں رکھتا وہ کبھی سچا مومن نہیں ہوسکتا۔ یہی کافی نہیں کہ حکم مان لے۔ بلکہ حکم رسولؐ کے خلاف دل میں کوئی تنگی اور خلش بھی محسوس نہ کرے۔ معمولی

Marfat.com

حکموں میں منافقوں کی اطاعت کا یہ حال ہے تو اگر جہاد یا ہجرت کا حکم ہوتا۔ تو ان پر کیا گزرتی۔ کاش وہ اطاعتِ رسولؐ کی سعادت عظمت کو سمجھ سکیں ؛

انعام یافتہ گروہ

اطاعتِ حق اور اطاعتِ رسولؐ کے لحاظ سے انعام یافتہ گروہ چار ہیں۔ انبیاءؑ، صدیقینؑ، شہداءؑ اور صالحینؑ۔ آؤ! اطاعتِ رسولؐ کی راہ پر گامزن ہو کر ان مقدس جماعتوں کی رفاقت حاصل کر لیں۔ یہ اللہ کا بڑا فضل ہے اور وہی جانتا ہے کہ اس فضل کا مستحق کون ہے۔ ع ۹ آیات ۶۰

ہر وقت تیار رہو

مسلمانو! اپنی حفاظت اور تیاری میں لگے رہو۔ پھر مقابلے میں نکلو۔ دیکھو جب نعرۂ جہاد بلند ہو اور نقارے پر چوٹ لگے تو قدم پیچھے نہ ہٹاؤ۔ جب عزم و ہمت کا کوئی قدم اٹھتا ہے اور کوئی مصیبت آتی ہے تو منافق بے اختیار کہتے ہیں۔ خدا کا احسان تھا کہ ہم ان کے ساتھ نہ تھے۔ اگر مسلمانوں پر خدا کا فضل و احسان ہوتا تو کامیابی پر رشک و حسد کی آگ میں جل کر راکھ ہو جاتے اس کے برعکس مردانِ کار کا عمل یہ ہے کہ وہ اپنے خلوص کا ثبوت پیش کرتے ہیں اور غالب آجاتے ہیں۔ یا شہید ہو جاتے ہیں۔ دونوں صورتوں میں ان کا اجرِ عظیم کھرا ہے ؛

ترغیب جہاد

مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ کہ اللہ کی راہ میں جنگ نہیں کرتے۔ کیا بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی یہ فریاد تمہیں سنائی نہیں دیتی۔ "خدایا! ہمیں اس ظالموں کی بستی سے نجات دلا، اپنی طرف سے کسی کو کارساز بنا دے اور ہماری امداد کے لئے کھڑا کر دے۔" مومن اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور کافر شیطانی قوتوں کا ساتھ دیتے ہیں۔ سن لو شیطان کا مکر بظاہر کتنا ہی مضبوط

Marfat.com

نظر آئے۔ حق کے مقابلہ میں کبھی جمنے والا نہیں، ۴۰ آیات ۲۶/۷

ہر کام وقت پر ہو

وقت سے پہلے جوش دکھانا اور وقت پر تیاری نہ ہونے کی وجہ سے قدم ہٹا لینا شیوۂ مردانگی نہیں۔ ابھی جنگ و خونریزی سے ہاتھ روک لو اور تیاری میں مشغول رہو۔ وہ وقت آجائے گا کہ راہ حق میں جان ہتھیلی پر رکھ کر نکلنا ہوگا

بزدلوں کی کیفیت

تو اس وقت یکایک بزدلوں کا ایک گروہ انسانوں کے ڈر سے اس طرح کانپ رہا ہوگا۔ جیسے خدا سے ڈرنا چاہیئے۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ! موت سے کیا ڈرنا وہ تو اپنے وقت پر ضرور آئے گی ؛

تکلیف نفس کی پیروی کی وجہ سے پہنچتی ہے

تمہیں اپنی غلطی کی پاداش میں کوئی تکلیف پہنچ جائے تو اسے رسول اللہ صلعم کے ذمے مت لگاؤ۔ تمہیں تکلیف اسی وقت آتی ہے جب اطاعت رسولؐ کی بجائے اپنے نفس کی پیروی کرتے ہو یقین کے کچے اور ہمت کے کمزور (منافق) بجائے اسکے کہ اپنی بداعمالیوں پر نادم ہوں الٹا آپ کے سر پر الزام تھوپتے ہیں

عزم و ثبات

اے صاحب عزم رسولؐ! آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ اسکی کارسازی آپ کے لئے کافی ہے۔ آپ کا عزم و ثبات تمام دشواریوں پر غالب آجائے گا ؛

تدبر فی القرآن

یہ (منافق) بظاہر سے اطاعت کرتے ہیں اور راتوں کو مجلس جما کر مخالفانہ مشورے کرتے ہیں۔ قرآن عزیز میں کیوں تدبر نہیں کرتے؟ یہ کیوں اندھیرے میں تاک ٹوئیے مار رہے ہیں۔ اگر غور کرتے تو ان پر حقیقت کی راہ کھل جاتی

افواہوں پر یقین نہ کرو ؛

یاد رکھو! امن یا خوف کی حالت میں جب کبھی کوئی افواہ گرم ہو۔ تو از خود اس کی شہرت نہ کرو بلکہ "اولی الامر" یعنی صاحب حکم و اختیار افسروں کے سامنے پیش کرو تاکہ وہ فتنے کا انسداد کر دیں ؛

Marfat.com

جہاد کرو

اے محمدؐ! آپ خود جہاد کیجئے اور لوگوں کو آمادۂ قتال رکھئے۔ رحمۃ للعالمین کے مقابلہ میں کوئی نہ ٹھہر سکے گا۔

سلام کا بہتر جواب دو۔

جب کوئی شخص تمہیں سلام کہے تو بہتر جواب دو۔ نیتوں کا حساب قیامت کو خدا کی بارگاہ میں ہو جائے گا۔ ۱۱ع آیات ۷۷/۸۷

فصل ۳۸ جنگ کے بعض احکام۔

مشرکین مکہ میں سے بعض اسلام کا دم بھرنے والے قطعاً منافق ہیں۔ ان کی نسبت بحث و تفصیلات کی گنجائش نہیں۔ اگر وہ مکہ سے ہجرت کر جائیں اور دشمنوں کے حلقہ میں نہ رہیں تو تم انہیں اپنا ساتھی سمجھ سکتے ہو اگر وہ اس سے انکار کر دیں۔ تو جو دشمنوں کے ساتھ ہوگا وہ دشمن ہے اور اس سے جنگ اٹل ہے۔ اس حکم سے صرف دو طرح کے آدمی مستثنیٰ ہیں:۔

(۱) جو لوگ دشمنوں کا ساتھ چھوڑ کر کسی ایسے گروہ کے پاس چلے جائیں، جس کے ساتھ تمہارا عہد و پیمان صلح ہو۔

جنگ کی از خود خواہش نہ کرو۔

(۲) ایسے لوگ جو ناطرفدار ہو جائیں۔ نہ تو تم سے لڑیں۔ نہ تمہاری طرف سے اپنی قوم کے ساتھ لڑیں۔

تمہیں از خود جنگ کا خواہشمند نہیں ہونا چاہیئے۔ کیونکہ اصل صلح و امن ہے نہ کہ جنگ و قتل۔ جو معاندین حق نہ تو صلح کا پیغام بھیجیں نہ لڑائی سے ہاتھ روکیں تو انہیں گرفتار کر لو۔ اور جہاں کہیں پاؤ قتل کر دو۔ یہی لوگ ہیں جن کے خلاف ہم نے تمہیں کھلی حجت (جنگ) دے دی ہے، ۱۲ع آیات ۸۸/۹۱

مسلمان کے لئے کسی حال میں جائز نہیں کہ مسلمان کو یا معاہد کو دیدہ دانستہ قتل کر ڈالے (معاہد تمام وہ غیر مسلم ہیں۔ جن سے مسلمانوں کی جنگ نہ ہو

Marfat.com

(ترجمان القرآن) اگر غلطی یا شبہ میں کسی مسلمان یا معاہد کو کوئی شخص قتل کر دے۔ تو ایک مسلمان غلام آزاد کرے اور مقتول کے وارثوں کو خون بہا دے ؛

مومن مقتول کے احکام

اگر مقتول مومن ہو لیکن ہو اس قوم سے جو برسر پیکار ہو تو صرف مسلمان غلام آزاد کیا جاوے لیکن معاہد قوم کے مقتول کا خوں بہا اسکے علاوہ ضروری ہے جسے غلام آزاد کرنے کی توفیق نہ ہو وہ لگاتار دو ماہ روزے رکھے۔ جان بوجھ کر مسلمان کو قتل کرنے والے کی سزا جہنم کا دائمی عذاب ہے۔ اور اللہ کا غضب اور اس کی پھٹکار!

اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلنے والے

مومنو! جو شخص تم پر اسلامی سلام کر دے وہ مسلمان ہے اسپر ہاتھ نہ اٹھاؤ۔ خروج فی القتال کے اعتبار سے مسلمانوں کی تین قسمیں ہیں۔ قائد۔ مجاہد اولی الضرر۔ قاعد جو جنگ میں جانے کے لئے تیار ہیں لیکن روانگی کا حکم نہیں ملا۔ مجاہد۔ جو میدان جنگ میں مال و جان قربان کر رہے ہیں۔ اولی الضرر (معذور) جو جنگ میں جانے کے قابل ہی نہیں۔ ان مخلصین میں سے ہر ایک کو اللہ تعالےٰ کارکردگی کے لحاظ سے درجات مغفرت اور رحمت عطا فرمائیگا

ع ۱۳ - آیات $\frac{92}{96}$ ،

ہجرت کے احکام

وہ لوگ جو دشمنان حق کے ظلم و ستم سے عاجز آ چکے ہیں اگر استطاعت کے باوجود ہجرت نہیں کرتے اور محرومی و ذلت کی حالت پر قانع رہتے ہیں تو وہ سخت معصیت کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان کا ٹھکانا دوزخ ہے ہاں وہ مجبور بے بس جو ہجرت کی راہ نہ پا سکیں قابل عفو ہیں ؛

وہ لوگ جو اللہ کی راہ میں وطن چھوڑ کر ہجرت کریں گے۔ انہیں نئی نئی

Marfat.com

اقامت گاہیں اور معیشت کے نئے نئے سامان بنیں گے اور جہاد میں اگر وصالِ حق ہوگیا۔ تو بھی غفور الرحیم کے ہاں ان کا اجر محفوظ ہے، ۱۴ع آیات ۹۷/۱۰۰

فصل ۳۹ نماز میں قصر کا حکم صلوٰۃِ خوف

سفر کی حالت میں تم نماز میں قصر کر سکتے ہو (یعنی چار کی جگہ دو رکعت پڑھو) اگر جنگ میں قصر کی مہارت بھی نہیں تو صلوٰۃ خوف اس طریق پر ادا کرو۔ کہ:-

فوج کا ایک گروہ ہتھیار بند ہو کر کمانڈر کے ساتھ کھڑا ہو جب وہ سجدہ کر چکے تو ہٹ جائے اور دوسرا گروہ بڑی ہوشیاری سے ہتھیار بند ہو کر شریک نماز ہو جائے۔ دشمن کی دلی تمنا ہے کہ تم غافل ہو جاؤ تو وہ یک بارتم پر ٹوٹ پڑے۔ اسلئے ہر وقت ہوشیار رہو۔ اگر بارش کی وجہ سے تکلیف ہو یا تم بیمار ہو تو ہتھیار اتار سکتے ہو۔ منکرینِ حق کے لئے بہر حال رسوا کن عذاب تیار ہے"۔

ہر حال میں اللہ کو یاد کرو نماز بقیدِ وقت فرض ہے

نماز خوف پوری کر چکو تو کھڑے بیٹھے لیٹے ہر حال میں اللہ کو یاد کرتے رہو۔ اس کی یاد ہر وقت تمہارے اندر بسی رہے۔ ہاں حالتِ اطمینان میں صلوٰۃ بقیدِ وقت فرض ہے ؂

کافر و مومن کی موت کا فرق،

مومن و کافر دونوں کو جنگ میں تکلیفیں پیش آتی ہیں لیکن مومن کے سامنے کامیابی کا ایک جہانِ اُمید ہوتا ہے۔ اور کافر صرف حسرت کے سُراب پر جان دیتا ہے اسلئے دونوں کی موت میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اللہ کے حلم و برکت کا تم ہر کام میں مشاہدہ کر سکتے ہو۔ ۱۶ع - آیات ۱۰۵ - ۱۱۲ -

(آیت ۱۰۶ - یہاں سے سلسلۂ بیان پھر اسی طرف لوٹ جاتا ہے جہاں سے جنگ کا ذکر چھڑ گیا تھا یعنی رسولؐ کی اطاعت۔ مقدمات و قضایا کا فیصلہ اور عدل و امانت کا قیام،

Marfat.com

عدالت کے احکام

مسلمان قاضی کو ہر حالت میں حق و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرنا چاہیئے۔ اس خیال سے کہ ایک فریق مسلم ہے اور دوسرا غیر مسلم۔ مسلمان کی طرفداری نہیں کرنی چاہیئے ؛

قضاء کا معاملہ بڑا نازک ہے۔ اسلئے ہمیشہ خدا سے معافی اور توفیق عدل کا طالب رہنا چاہیئے۔ قاضی کی گفتگو میں کسی فریق کی وکالت کا شائبہ تک نہ ہو۔ مسلمان کو ہم مذہب یا ہم قبیلہ ہونے کی وجہ سے کسی مجرم کی حمایت نہیں کرنی چاہیئے، اور نہ جتھہ بندی کی سازش، اسلئے کہ اگر دنیا کی نگاہیں نہ دیکھتی ہوں۔ خدا تو ہر حال میں دیکھ رہا ہے کہ مجرم کون ہے ؛

مجرم کی کبھی حمایت نہ کرو،

برائی کا دھبہ صرف مجرم پر لگے گا۔ یہ نہیں کہ مجرم تمہارا ہم مذہب ہے۔ یا رشتہ دار ہے۔ تو تم بھی داغدار ہو جاؤ گے۔ اگر کوئی مجرم اپنا گناہ ایک معصوم کے سر تھوپ دیتا ہے تو یہ دوسرا جرم ہے۔ ممکن ہے کہ تم دنیا کی عدالت کو دھوکا دے لو لیکن خدائی عدالت کو کیونکر دھوکا دے سکتے ہو ؛

فصل ۴۰

اے مہبط وحی! اگر تم پر اللہ کی رحمت کارفرما نہ ہوتی۔ تو مجرم کے حامیوں نے تمہیں غلط راہ پر ڈال ہی دیا تھا لیکن اللہ نے کتاب و حکمت نازل کر دی اور جو باتیں تمہیں معلوم نہ تھیں۔ بتا دیں۔ یہ اس کا بہت بڑا فضل ہے،

ع ۱۴ - آیات ۱۱۳ - ۱۱۵ -

پوشیدہ مشورے نہ کرو

ان لوگوں کے اکثر پوشیدہ مشورے بھلائی کے لئے نہیں ہوتے، ہاں خیرات یا نیکی میں پوشیدگی ہو تو پسندیدہ ہے، جس شخص پر الھدیٰ یعنی دین حقیقی کی راہ واضح ہو جائے اور پھر وہ دیدہ و دانستہ فلاح و سعادت

Marfat.com

کی راہ چھوڑ کر شقاوت کی راہ پسند کرلے تو ضروری ہے کہ ویسا ہی نتیجہ اسے کبھی پیش آئے اور وہ جہنّم رسید ہو اور یہ کتنا بُرا ٹھکانا ہے، ۱۱۳/۱۱۵ ع۱۷ - آیات

مشرک کی بخشش کبھی نہ ہوگی۔

اللہ تعالےٰ تمام گناہ بخش دیگا۔ لیکن شرک کے لئے گنجائش نہیں، "ان مشرکوں کی پکار دیویوں کے لئے مختص ہے۔ بلکہ وہ شیطان مردود کو بھی پکارتے ہیں شیطان کی سب سے بڑی وسوسہ اندازی یہ ہے کہ وہ وعدوں، آرزوؤں، اور اُمیدوں کا سُراب دکھا کر انسانوں کو سعی و عمل کی راہ پر پڑنے نہیں دیتا ٭

شیطان کا مُرید

شیطان کا مُرید جھوٹی اُمیدوں اور مغرورانہ آرزوؤں میں مگن ہو جاتا ہے اور اس کی آنکھیں اس وقت کھُلتی ہیں۔ جب جہنّم رسید ہوتا ہے اور وہاں کوئی جائے گریز بجز نظر نہیں آتی ٭

اور رحمٰن کا مرید

اس کے برعکس مومن اپنے نیک عمل کے طفیل راحت و سرور کے ابدی باغوں میں رہیں گے۔ اللہ کا وعدہ حق ہے اور اللہ سے بڑھ کر بات کہنے میں سچّا اور کون ہو سکتا ہے ؟

مسلمانو! نجات و سعادت نہ تو تمہاری (خشک) آرزوؤں پر موقوف ہے اور نہ اہلِ کتاب کی آرزوؤں پر۔ وہ تو ایمان و عمل پر موقوف ہے اور خدا کا قانون یہ ہے کہ بُرے کام کا انجام بد ہے اور نیک کام کا انجام نیک، مرد ہو یا عورت کوئی ہو، جسے دولتِ ایمان سے بہرہ وافر نصیب ہوا۔ پھر اس نے اللہ کے سامنے سرِ اطاعت جھکا دیا اور مسلکِ ابراہیمی پر گامزن ہو گیا۔ جو ایک خدا کا دامن تھام کر ساری دُنیا سے بے نیاز رہا (حنیف) وہ فلاح و سعادت کا حقدار ہو گیا۔ یاد رکھو! جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے، سب اللہ کے لئے ہے۔ وہ اپنے

Marfat.com

علم وقدرت سے ہر چیز پر مختار ہے ۔ ۱۸ع آیات ۱۱۶/۱۲۶

فصل ۴۱ (یہاں سے سلسلۂ بیان پھر قرابتداروں کے حقوق کی طرف پھر گیا ہے)

اصول معاشرت عورتوں کے بارے میں پھر سمجھ لو کہ خدا تمہیں حکم دیتا ہے کہ ان یتیم لڑکیوں کی جو تمہاری سرپرستی میں ہیں حق تلفی نہ کرو۔ اگر نکاح کرو تو حقوق ادا کرو۔

عورت اپنی مرضی سے مہر معاف کر سکتی ہے بیویوں کے مال پر زبردستی قبضہ نہ کرو۔ ہاں۔ اگر ایک عورت شوہر کو اپنے سے پھرا ہوا دیکھے۔ اور اُسے خوش کرنے کے لئے اپنا حق اُسے چھوڑ دے اور میاں بیوی اسی پر ملاپ کر لیں تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مال کی حرص سبھی میں ہوتی ہے لیکن انسانیت کا اصل زیور احسان اور تقوے ہے۔ یہ آخر خدا کی دین ہے جسے چاہے دے دے ۔

بیویوں میں انصاف کیسے ہو۔ ایک سے زیادہ بیوی کرنے کی صورت میں عدل کی شرط کا مطلب یہ نہ تھا کہ قدرتی میلان بھی یکساں ہو۔ یہ اختیاری بات نہیں مقصود یہ ہے کہ معاملات کی ظاہری حالت یکساں ہو۔ ایسا نہ ہو کہ ایک طرف پوری طرح جھک جاؤ۔ اور دوسری کو "معلقہ" بنا دو، اگر میاں بیوی میں صلح کی کوئی صورت نہ بن سکے تو وہ جدا ہو جائیں وہ حکمت والا اپنی کشائش سے دونوں کو بے نیاز کر دیگا یاد رکھو۔ آسمانوں اور زمینوں کی شہنشاہی اللہ کے لئے ہے۔ نیز یاد رکھو کہ اصل شے احکام حق کی تعمیل اور استقامت و اخلاص ہے۔ تم سے پہلے کتنی ہی امتیں بدعملی و نافرمانی کی وجہ سے مٹ گئیں ۔

اگر خدا چاہے تو تمہیں بھی کامرانی و اقبال کے میدان سے ہٹا دے اور تمہاری جگہ دوسروں کو دے دے پس نافرمانی و بدعملی سے بچو اور راہ حق میں

Marfat.com

استقامت سے ڈٹ جاؤ۔ ۱۹ع آیات (۱۲۷-۱۳۴)

عدل وشہادت اور حق گوئی

مسلمانو! انصاف پر قائم رہو اور اللہ کے لئے گواہ بن جاؤ۔ دنیا کی کوئی چیز تمہیں حق گوئی سے باز نہ رکھ سکے۔ اگر کسی معاملہ میں "سچائی" خود تمہاری ذات کے خلاف ہو، ماں باپ، اعزہ واقربا کے خلاف ہو۔ جب بھی سچ کہو سچی گواہی میں نہ تو کسی کی دولت کا پاس کرو نہ محتاجی کا اور نہ پہلو تہی کرو۔ جب گواہی دو تو بات صاف صاف کہو۔ گھما پھرا کر نہ کہو کہ حقیقت مشتبہ ہو جائے،

؎ آئینِ جواں مرداں حق گوئی و بیباکی ٭ اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

فصل ۴۲

اے ایمان کے دعویدارو! خدا پر، فرشتوں پر، کتابوں پر، رسولوں پر، اور آخرت کے دن پر ایمان رکھنا ہی کامل اور سچا ایمان ہے۔ منافق بظاہر ایمان کی راہ اختیار کرتے ہیں لیکن فی الحقیقت ایمان سے محروم ہیں۔ چنانچہ وہ بار بار آئے اور بار بار اُلٹے پاؤں پھر گئے۔ ایسا ایمان ایمان نہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے نہ تو خدا کی رحمت ہوگی اور نہ ایسوں پر مغفرت کی راہ کھل سکے گی ٭

مومن اور منافق کی ایمانی کیفیت کا موازنہ

ان منافقوں کے دل میں چونکہ ایمان ویقین نہیں ہے اسلئے مسلمانوں کی کامیابی پر یقین نہیں رکھتے۔ وہ دشمنانِ حق کو دوست بناتے ہیں تاکہ اگر وہ فتحمند ہوں تو عزت وکامرانی حاصل کریں ٭

منافق کا طرزِ عمل

وہ الگ تھلگ واقعات کی رفتار دیکھتے رہتے ہیں۔ مسلمانوں کی فتح ہو تو فتح میں حصہ دار بن جاتے ہیں۔ اگر دشمنوں کا پلّہ بھاری ہو تو ان سے جا ملتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر لڑائی میں ہم تمہارے ساتھ نہ ہوتے تو مسلمانوں نے تمہارا خاتمہ ہی کر دیا تھا ٭

Marfat.com

منافقوں کی دورنگی

یاد رکھو۔ کافر اور منافق حق پرستوں کے مقابلہ میں کامیاب نہیں ہو سکتے۔ منافق اسی دورنگی چال سے اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں نہیں عمل کا وقت ضائع کر کے خود دھوکہ میں مبتلا ہیں، ع آیات ۱۳۵/۱۴۱

جب یہ نماز میں کھڑے ہوتے ہیں تو کاہلی کے ساتھ۔ گویا کہ مارے باندھے کھڑے ہیں۔ دکھاوے کی نماز وہ بھی اللہ کے ذکر سے خالی! نماز ہی کیا ہے محض ضیاعِ وقت ہے! وہ کفر و ایمان کے درمیان متردد کھڑے ہیں۔ نہ پوری طرح کفر کا ساتھ دے سکتے ہیں نہ ایمان کا۔

فصل ۴۳ بھائیوں کو چھوڑ کر کافروں کا ساتھ نہ دو

مسلمانو! اپنے بھائیوں کو چھوڑ کر کافروں کا ساتھ نہ دو۔ وہ تو تمہاری بربادی پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ کیا تم چاہتے ہو کہ رفاقتِ کفر سے اللہ کا صریح الزام اپنے سر لے لو۔ منافق تو جہنم کے نچلے گڑھے کا ابدی ممبر ہیں۔ ہاں اگر کوئی توبہ کر کے اپنی حالت کو سنوار لے اور پھر خلوصِ عمل میں ڈٹ جائے تو اس کے لئے اللہ کے ہاں اجرِ عظیم ہے۔ اگر تم شکر کرو اور ایمان رکھو تو خدا کو تمہیں عذاب دے کر کیا کرنا ہے خدا تو تمہارے نیک اعمال کا قدر شناس ہے۔

لَا یُحِبُّ اللّٰہُ ۶

تفریق بین الرسل

اللہ نہیں پسند کرتا کہ کسی کی برائی کا ڈھنڈورا پیٹو۔ ہاں مظلوم ظالم کے خلاف آواز بلند کر سکتا ہے جو لوگ تفریق بین الرسل کرتے ہیں وہ ایمان اور کفر کے درمیان کسی تیسری راہ کے متلاشی ہیں۔ حالانکہ ایسی راہ کوئی نہیں ہے مانتے ہو تو سب کو مانو۔ ورنہ سب کا انکار کرو۔ کیونکہ خدا کی سچائی ایک ہی ہے ایمان والے سب پیغمبروں پر ایمان رکھتے ہیں اور اس طرح بخشش و رحمت والے

Marfat.com

اللہ کے اجر کے مستحق ہوتے ہیں - ۲۱ع - آیات ۱۴۲/۱۵۲

(بیان کا رُخ اب یہود کی طرف ہے - کیونکہ مدینہ کے منافقوں میں زیادہ تر یہودی تھے)

یہود کے لغو مطالبات

یہود مطالبہ کرتے ہیں کہ کیوں آسمان سے اس طرح کتاب نازل نہیں ہوتی کہ ہم آنکھوں سے دیکھ لیں - وہ اس سے بڑی بات کا سوال موسیٰ علیہ السلام سے کر چکے ہیں - انہوں نے کہا تھا "ہمیں خدا آشکارا طور پر دکھلا دو - ان کو بجلی نے آلیا - پھر (پرستش کے لئے) بچھڑے کو لے بیٹھے مگر ہم نے درگزر کیا اور موسیٰؑ کو قیام حق و شریعت میں ظاہر و واضح تسلط دیا - ان کے جرائم کی فہرست بہت طویل ہے نقض میثاق[1]، کفر بآیات اللہ[2]، قتل انبیاء[3]، غلف[4] علی القلوب کا نعرہ شیطانی - قلوب[5] پر مُہر لگنا - مریم[6] علیہا السلام پر بہتان عظیم باندھنا - عیسیٰؑ علیہ السلام کے قتل کے افترا[7] کا اعلان (اگرچہ وہ نہ تو ان کو ہلاک کر سکے نہ مصلوب کر سکے - بلکہ حقیقت حال ان پر مشتبہ ہو گئی اور مسیح علیہ السلام کو اللہ نے اپنی طرف اٹھا لیا - پھر ظلم[8] - اللہ کے راستے سے روکنا - سود خواری[9] - لوگوں کے مال کو ناحق کھانا - ان بداعمالیوں کی پاداش میں ان کو دردناک عذاب کا سامنا ہوگا[10]

راسخون فی العلم

وہ لوگ جو علم میں پکے - قانونِ حق پر ایمان لانے والے - نماز کو قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے ہیں - ان کا ہی آخرت پر سچا ایمان ہے اور وہ اجرِ عظیم کے مستحق ہیں ۔ ۲۲ع آیات ۱۵۳ - ۱۶۲ ،

سچائی ایک ہے اور انبیاء کا مرکز ہدایت بھی ایک ہے -

نوعِ انسانی کے لئے خدا کی سچائی ایک ہی ہے، نوحؑ - ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ اسحاقؑ یعقوبؑ - اولادِ یعقوبؑ - عیسیٰؑ - ایوبؑ - یونسؑ - ہارونؑ - سلیمانؑ -

Marfat.com

داؤدؑ۔ سب اسی سچائی کے علمبردار تھے۔ کوئی عہد اور کوئی ملک ایسا نہیں جہاں خدا نے پیغمبر نہ بھیجے ہوں۔ کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو حجّت پوری نہ ہوتی اور لوگ یہ عذر کرتے کہ ہم تک ہدایت نہیں پہنچی۔ وہ لوگ جو علم حق میں ثابت قدم ہیں۔ وہ قرآن پر بھی اسی طرح ایمان رکھتے ہیں جیسے پہلی کتابوں پر رکھتے ہیں اور جو سچائی کے منکر ہیں وہ بلاشبہ راہ راست سے بھٹک گئے اور بھٹکے بھی ایسے کہ دور دراز گوشوں میں گم ہو گئے۔ ان کا ٹھکانا جہنّم ہے ؛

اللہ کی بے نیازی

اے لوگو! بلاشبہ پیغمبر اسلام تمہارے پاس سچائی کا قانون لے کر آ پہنچے، ایمان لاؤ گے تو تمہاری بہتری ہے اگر کفر کرو گے تو آسمان و زمین میں جو کچھ ہے اللہ ہی کے لئے ہے، وہ بے نیاز تمہاری کسی بات کا محتاج نہیں ؛

دین میں غلوّ نہ کرو

اے اہل کتاب! دین میں غلوّ نہ کرو۔ عیسیٰؑ ابن مریمؑ اللہ کے رسول۔ اور اس کے کلمہ (بشارت) کا ظہور ہیں۔ رُوح حق ہیں جو مریمؑ کو القاء کیا گیا،

تثلیث کا عقیدہ باطل ہے،

آؤ۔ اللہ کے رسولوں پر ایمان لاؤ اور اس گمراہی میں نہ پڑو کہ خدا تین ہیں، اللہ تقدّس اک ہے۔ پاک ہے، اور کسی کا محتاج نہیں۔ کارسازی کے لئے وہی بس ہے ع۱۳ آیات ۱۶۳-۱۷۱،

مسیح کو ہرگز اس بات سے عار نہیں کہ وہ خدا کا بندہ سمجھا جائے اور نہ خدا کے مقرّب فرشتوں کو اس سے ننگ و عار ہے، وہ جو کوئی خدا کی بندگی میں ننگ و عار سمجھے اور تکبر کرے تو وہ وقت دُور نہیں کہ خدا سب کو اپنے حضور میں جمع کریگا اور انہیں اس جرم کی پاداش میں دردناک عذاب دیگا۔ وہاں ان کا نہ تو کوئی مددگار ہوگا۔ نہ رفیق! ع۱۴ آیات (۱۷۲-۱۷۶)

Marfat.com

فصل ۴۴
دینِ حق برہان ہے

"اے لوگو! دینِ حق "برہان" ہے یعنی سراسر دلیل و حجّت اور قرآن "نورِ مبین" ہے یعنی واضح اور آشکار روشنی! برہان کے ساتھ جہل و گمان جمع نہیں ہو سکتا اور روشنی کے ساتھ تاریکی راہ نہیں پا سکتی ۔

خاتمہ سورت اور کلالہ کی وراثت کے بقیہ احکام

سورت کی ابتداء قرابت داروں کے حقوق و احکام سے ہوئی تھی۔ سورت کا خاتمہ بھی اسی پر ہے ۔

(کلالہ کی میراث کا حکم آیت ۱۵ میں بھی گذر چکا ہے، ایک صورت وہاں بیان ہوئی۔ دو یہاں بیان کی جاتی ہیں ۔

اگر ایسا مرد مر جائے جس کی اولاد نہ ہو اور نہ باپ دادا (یعنی کلالہ) اور اس کی بہن ہو تو اسکے ترکہ میں سے بہن کو ½ ملے گا۔ بہن بغیر اولاد کے مر جائے تو بھائی وارث ہوگا۔ اگر دو بہنیں ہوں (یا زیادہ) تو ⅔ ملے گا۔ اگر ملے جلے ہوں تو ہر مرد کو دو عورتوں کے برابر ۔

یہ احکام واضح کر دیئے گئے ہیں اور ہر چیز کا حقیقی علم رکھنے والا صرف اللہ تعالیٰ ہے ۔

پانچواں باب

سورۃ المائدہ ۵

اس سورۂ مبارکہ میں ۱۲۰ آیات اور ۱۶ رکوع ہیں، یہ مدنی ہے، اس سورہ کا اصل موضوع "اصلاح عرب" ہے، اور اوامر و نواہی کے ذریعہ احکامِ الٰہی کی اطاعت کی طرف توجّہ دلائی گئی ہے

Marfat.com

فصل ۴۵

معاہدے پورے کرو

مسلمانو! اپنے معاہدے پورے کرو، چارپایوں کا گوشت حلال ہے ہاں احرام کی حالت میں شکار کرنا جائز نہیں، خدا کے شعائر (مقرر کردہ نشانیوں اور آداب رسوم) کی بے حرمتی نہ کرو۔ نہ ہی حرمت والے مہینوں (ذیقعدہ، ذی الحجہ، محرم اور رجب) کی، نہ حج کی، نہ قربانی کی، نہ کعبہ میں لے جانے والے جانوروں کی، نہ ان لوگوں کی جو بیت الحرام (کعبہ) کی قدر کرتے ہیں اور اپنے پروردگار کا فضل اور خوشنودی ڈھونڈھتے ہیں۔ جب احرام سے باہر آجاؤ تو شکار کر سکتے ہو۔ کسی قوم کی دشمنی تمہیں زیادتی پر نہ ابھارے۔ تم ہر حال میں نیکی اور تقوے میں ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور ظلم میں مدد نہ کرو۔ عذاب الٰہی بہت شدید ہوگا۔ اس سے ڈرو۔

احرام کے احکام

حرام جانور

تم پر یہ چیزیں حرام ہیں۔ مُردار[1] جانور۔ خون[2]۔ خنزیر کا گوشت[3]۔ غیر خدا کے[4] نام پر مارا ہوا جانور، گلا گھونٹ کر[5] مارا ہوا، چوٹ لگا کر[6] مارا ہوا۔ بلندی سے گر کر مر جانے والا، سینگ سے[7] مر جانے والا، حلال جانوروں میں سے جسے درندہ پھاڑ کھائے مگر وہ جسے مرنے سے پہلے ذبح کر لو (تو حرام نہیں) نصب پر ذبح شدہ جانور بھی حرام ہے، اور یہ بھی گناہ کی بات ہے۔ کہ تیروں کے پانسوں سے گوشت تقسیم کرو۔

تکمیلِ اسلام

کفر آج اسلام سے مایوس ہو گیا (کہ تم پلٹ نہیں سکتے) پس اللہ سے ڈرو۔ تمہارا دین کامل ہو چکا اور نعمت کی تکمیل یوں ہو گئی کہ اب دینِ اسلام تمہارا دین ہے۔

اگر کوئی شخص بھوک سے بے بس ہو جائے تو جان بچانے کے لئے

Marfat.com

بقدر قوت لایموت" کھالے تو اللہ بخشنے والا ہے حلال چیزوں کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ دو پاکیزہ چیزیں سب حلال ہیں۔ شکاری کتا چھوڑتے وقت تکبیر کہہ لو تو اس کا پکڑ کر لایا ہوا جانور بھی حلال ہوگا۔ اہل کتاب کا کھانا تمہارے لئے حلال ہے اور تم دستور کے مطابق ان سے سلسلۂ ازدواج بھی قائم کر سکتے ہو، مگر مقصود نکاح ہو نفس پرستی نہ ہو۔ اور نہ بدکاری اور نہ خفیہ بدچلنی۔ یاد رکھو جو ایمان سے منکر ہوا وہ ہمیشہ کے لئے اور ہر جگہ خاسر و ناکام رہا۔ ع۔ آیات ۱/۵

اہل کتاب کا کھانا اور ناطہ۔

فصل ۴۶

وضو اور تیمم کا حکم

مسلمانو! جب نماز کے لئے آمادہ ہو تو وضو کر لیا کرو (منہ۔ ہاتھ کہنیوں تک، سر کا مسح، پاؤں ٹخنوں تک دھونا وضو ہے) اگر تم ناپاک ہو چکے ہو تو نہالو۔ بیماری یا سفر میں جہاں پانی نہ ملے تم تیمم کر سکتے ہو (مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں اور منہ کا مسح کرنا) ان قیود کا مقصد تنگی میں ڈالنا نہیں۔ بلکہ تمہیں صفائی اور پاکیزگی کی معراج تک پہنچا کر اپنی نعمت کی تکمیل ہے ؛

عدل و انصاف

دین کی تکمیل اور نعمت کے اتمام کا تقاضا یہ ہے کہ تم اپنی سیرت (کیرکٹر Character) میں سراسر عدل و انصاف کا پیکر بن جاؤ۔ سچائی کے لئے مضبوطی سے قائم رہنے والے (قَوَّامُوْنَ لِلّٰہِ) اور انصاف کے لئے گواہی دینے والے (شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ) ہو جاؤ ؛

کسی کی دشمنی تمہیں راہِ حق سے نہ ہٹائے۔ انصاف کرو، یہی راہ اتقا ہے، اور یہی باخبر خدا کو مقبول ہے ایمان و عمل کے پیکر مغفرت اور اجر کے حقدار ہونگے اور منکرینِ حق جہنم کا ایندھن!

مسلمانو! اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جب دشمن نے چاہا تھا کہ جنگ ہلاکت کا

Marfat.com

ہاتھ بڑھائے۔ تو ان کا ہاتھ روک دیا گیا تھا۔ مومن ہر حال میں خدا پر نظر رکھتے ہیں

ع ۲ آیات ۶-۱۱ ،

(یہاں سے سلسلۂ بیان کا رُخ اہلِ کتاب کی طرف متوجہ ہوتا ہے)

بنی اسرائیل کا عہد

دیکھو بنی اسرائیل سے اللہ نے عہدِ اطاعت لیا اور ان میں بارہ سردار مقرر کر دئے اور انہیں اپنی اعانت کا ان شرائط پر یقین دلایا کہ وہ نماز ادا کریں۔ زکوٰۃ دیں، رسولوں پر ایمان لائیں، قرضِ حسنہ دیتے رہیں۔ ان اعمال کا نتیجہ وہ شادابی ہوگی جو مُرجھانے والی نہیں۔ راحت و کامرانی کے وہ مقام ہونگے جو ٹلنے والے نہیں،

بنی اسرائیل کا عمل

پھر بنی اسرائیل نے شقاوت کی راہ اختیار کر لی اور ایمان و عمل کا عہد فراموش کر دیا۔ انہوں نے کتاب اللہ کی اطاعت کی بجائے اُسے اپنی رائے کے مطابق ڈھالنا چاہا۔ خائن بن کر احکامِ الٰہی کو بدل ڈالا۔ اے مہبطِ وحی! اے سردارِ مدینہ! آپ ان سے اپنی توجہ ہٹا لیں۔ اللہ کا معیارِ محبت نیک کرداری ہے عیسائیوں نے بھی ایمان و عمل کا عہد فراموش کر دیا۔ فرقوں میں بٹ گئے۔ ہر فرقہ نے دوسرے کو خاک و خون میں ملا دیا۔ عنقریب اللہ ان کے کرتوتوں کی حقیقت ان پر واضح کر دے گا۔ ع ۲۔ آیات ۶-۱۱

(اس بیان کا مقصود یہ ہے کہ مسلمان فرقہ آرائی کی گمراہی سے نگہداشت کریں لیکن افسوس وہ نہ کر سکے)

فصل ۴۷

مسیح ابن مریم خدا نہیں،

قرآن عزیز حق کا نور بن کر آچکا۔ یہ سلامتی کا پیغام ہے۔ اپنے پیروؤں کو اندھیروں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے اور کامیابی و سعادت کی راہ پر ڈال دیتا ہے

منکرینِ حق ہیں جو کہتے ہیں مسیح ابنِ مریم خدا ہے، ان سے کہو اے بیوقوفو مسیح اور ان کی ماں تو کیا وہ مالک الملک چشمِ زدن میں تمام "مَنْ فِی الْاَرْضِ" کو عدم محض

Marfat.com

اللہ کی سُلطانی

بنا سکتا ہے۔ پھر کس کی طاقت ہے کہ اس کی سُلطانی میں دخل دے سکے۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے یہود و نصاریٰ مدعی ہیں کہ وہ خدا کے بیٹے ہیں۔ اسلئے ان پر آسمان کی بادشاہت کا دروازہ بند نہ ہوگا۔ قرآن اس زعم باطل کا جواب دیتا ہے۔ کہ تم صرف عام انسانوں کی طرح انسان ہو۔ اللہ کی ہی سُلطانی ہے اور نجات اس کے ہاتھ میں ہے۔ اس بشیر و نذیر نبی کے بعد قادر خدا کے سامنے تمہارا کوئی عذر مسموع نہ ہوگا۔ ۴ع (آیات ۱۲ - ۱۹)

بنی اسرائیل کی بزدلی

جب موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کے لوگوں کو ماضی کی پُرشوکت تاریخ یاد دلا کر کنعان کی سرزمین میں عزم و ہمت سے داخل ہونے کی ترغیب دلائی تو وہ بولے "وہاں بڑے طاقتور لوگ رہتے ہیں ان کے مقابلہ کی ہم میں سکت نہیں سوائے دو آدمیوں کے جو باہمت تھے (یوشع اور کالب۔ گنتی باب ۱۴) انہوں نے بہادرانہ رائے دی کہ بزدل نہ بنو اور چڑھائی کرو۔ سب ہمت ہار کر بیٹھ گئے اور کہا۔ "اے موسیٰ! تُو اور تیرا خدا جنگ کرو"۔ حتےٰ کہ موسیٰ نے کہا۔

موسیٰ کی بیزاری

(اے خدا! میں اپنی جان کے سوا اور اپنے بھائی کے سوا کسی پر اختیار نہیں رکھتا۔ تُو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں فیصلہ کر دے) بالآخر وہ ۴۰ برس تک جزیرہ نمائے سینا کے بیابانوں میں سرگرداں رہے اور موسیٰ علیہ السلام کو کہہ دیا گیا کہ آپ نافرمان قوم پر غم نہ کھائیں (پھر جب ان کے بے غیرت اور بے حس بڈھے مر گئے اور نوجوانوں کی نئی غیور اور حریت پسند نسل پیدا ہوئی تو اس نے اپنے آبائی ملک پر جا کر قبضہ کر لیا۔ ۴ع۔ آیات ۲۰-۲۶)

فصل ۴۸
ہابیل اور قابیل

اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم! ان کو ہابیل و قابیل (یا ہابل اور قائن)

Marfat.com

پیدائش ۴) آدم کے دونوں بیٹوں کا سچا واقعہ سُنادو۔ دونوں نے قربانی کی، لیکن قبول اسی کی ہوئی جس میں نیکی کی روح تھی۔ حاسد بھائی (قابیل) نے نیکوکار بھائی (ہابیل) کے قتل کیلئے ہاتھ بڑھایا۔ تو اس نے کہا۔ اگر تو میرے قتل کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو بڑھا۔ میرا ہاتھ تیرے قتل کے لئے اٹھنے والا نہیں۔ کیونکہ میں پروردگارِ عالم کی سرزنش سے ڈرتا ہوں"۔ قابیل نے اُسے قتل کر دیا۔ ہابیل کی صدا میں تمام نوعِ انسانی کی راستبازی اور نیک عملی کی روح بول رہی تھی اور قابیل کے عمل میں تمام ظالم انسانوں کی سرکشی اور شقاوت کا ہاتھ تھا۔ اب انسان کے سامنے دو راہیں کھُلی ہیں۔ نیکی و راستی کبھی انسان کے خون سے ہاتھ نہیں رنگے گی اور ظالم کا ہاتھ ہمیشہ رنگین رہے گا ؛

قتلِ انسانی کی ابتدا

اس ظلم نے قابیل کی مت ماردی اور اسے معلوم ہو گیا کہ حیوان (کوّا) بھی اس سے زیادہ سمجھ رکھتا ہے۔ کہ نعش چھپانے کی راہ دکھا گیا ؛

ناحق قتل نہ کرو

بنی اسرائیل کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ کسی انسان کو ناحق قتل نہ کریں، ایک انسان کا قتل گویا تمام نوعِ انسانی کا قتل کر دینا ہے کیونکہ ہر فرد دوسرے سے وابستہ ہے اور جو ظالم ایک انسان پر رحم نہیں کرتا۔ وہ تمام نوعِ انسانی پر رحم نہیں کر سکتا۔ کتنے ہی نبی آئے لیکن ان ظالموں کا ہاتھ ہمیشہ اپنے بھائیوں کے خون سے رنگین رہا ؛

فصل ۴۹

اسلامی حکومت کے باغی،

جو لوگ (اسلامی حکومت کے) باغی ہوں، راہزن اور ڈاکو ہوں۔ ان کے لئے چار سزائیں ہیں۔ قتل کر دیئے جائیں۔ سُولی چڑھا دیئے جائیں۔ مختلف جہتوں سے ان کے ہاتھ پیر کاٹ دیئے جائیں یا انہیں جلاوطن کر دیا جائے، بہرحال

Marfat.com

ان کے لئے دنیا میں رسوائی اور عقبیٰ میں عذاب عظیم ہے' ہاں جو توبہ کرلیں تو ان سے تعرض نہ کرو انہیں بخشش و رحم کرنے والے خدا کے سپرد کردو' ع ۵ ۲۷/۳۴ ایات

مسلمانو! ہر حال میں اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرو اور اسی تک رسائی کی جدوجہد کرو تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔ منکرین حق پاداشِ عمل سے بچ نہیں سکتے۔ خواہ وہ قیامت کو تمام روئے زمین کا مال و متاع پیش کریں۔ نہیں بلکہ اس سے بھی دوگنا! ان کے لئے دردناک عذاب ہے جو قایم رہنے والا ہے ؛

چور کی سزا — چور کا ہاتھ کاٹ دو۔ خواہ مرد ہو یا عورت' یہ سزا ہے اور اللہ کی طرف سے نشانِ عبرت! پھر غالب اور حکمت والے خدا کے ہاں ظلم کے بعد بھی توبہ اور اصلاح کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے اور وہ تمام طاقتوں کا مالک ہے۔

شیوۂ کفر کی تصریح — اے پیغمبر صلعم! زبانی جمع خرچ کرنے والے کافر جو شیوۂ کفر میں پیش پیش ہیں تمہیں غمگین نہ کریں۔ یہ جھوٹ کے لئے کان لگانے والے کلمات کو صحیح محل سے پھیرنے والے اور لوگوں کو گمراہ کرنے والے ہیں۔ انہوں نے گناہوں کی آلودگی پسند کی تو پاکیزگی و اصلاح کی راہیں ان پر بند ہوگئیں' اب ان کے لئے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں عذاب عظیم ؛

یہ لوگ جھوٹ کے کان لگانے والے ہیں۔ بُرے طریقوں سے مال کھانے میں بے باک ہیں۔ اگر یہ آپ کے پاس آئیں تو انصاف سے فیصلہ کردو۔ یا ان سے کنارہ کش ہوجاؤ۔ وہ آپ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ تورات کے ہوتے ہوئے آپ کو کیوں حکم بنائیں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ ان میں ایمان ہی

Marfat.com

نہیں ہے ۔ ۴۶۔ آیات ۳۵-۴۳۔

فصل ۵۰ — تورات نازل ہوئی اس میں ہدایت و روشنی تھی۔ ربّی اور اللہ کے دوست

انسانوں سے نہ ڈرو — اس پر کاربند رہے، اے گروہ یہود! تم اتباعِ حق میں انسانوں سے نہ ڈرو۔

اللہ سے ڈرو — اللہ سے ڈرو۔ دنیوی فوائد کے لئے کتاب اللہ کو نہ بیچو۔ اس میں یہ حکم موجود

قصاص فی الاعضا — ہے کہ جان کے بدلے جان۔ آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک،

دانت کے بدلے دانت اور زخموں کے بدلے ویسے ہی زخم۔ پھر اگر کوئی

بدلہ لینا معاف کر دے تو اس کے لئے گناہوں کا کفارہ ہوگا۔ خدا کی کتاب کے

مطابق حکم نہ دینے والے ظالم ہیں ؛

اعطائے انجیل — عیسیٰ ابن مریمؑ مصدقِ تورات بن کر آئے۔ انہیں انجیل عطا ہوئی۔ اسمیں

ہدایت و روشنی تھی۔ وہ متقی انسانوں کے لئے راہ کھولنے والی اور اپنی تعلیم

میں یکسر پند و نصیحت تھی ؛

قرآن سابقہ کتابوں — اب قرآن نازل ہوا ہے۔ جو کہ تمام پچھلی صداقتوں کا مصدق ہے اور انکا

پر ہیمن ہے، — نگہبان بھی ہے یعنی اگر وہ نازل نہ ہوتا تو وہ صداقتیں تحریف و ضلالت کی

تاریکیوں میں گم ہو گئی تھیں ؛

پس اب قرآن کی رو سے فیصلہ کرو اور لوگوں کی آراء اور خواہشات کی

پیروی نہ کرو ؛

فصل ۵۱ — دین اور شرع و منہاج کا فرق سمجھ لو۔ دین اصل ہے، اور خدا پرستی اور

دین اور شرع و منہاج کا فرق — نیک عملی کا قانون ہے۔ شرع اور منہاج دینی زندگی بسر کرنے کا دستور العمل ہے

دین ایک ہے اور منہاج میں وقت، مقام اور ملک کے لحاظ سے اختلاف ہوا۔

Marfat.com

فروع کے اختلاف میں نرالجھو۔

نوع انسانی ایک اُمت نہیں۔ اسلئے اختلاف کی ضرورت بھی تھی۔ اصل روحِ عمل یہ ہے کہ تم فروع کے اختلاف میں نہ اُلجھو اور نیکی کی راہ میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔

قانونِ حق کا اتباع کرو۔

اے پیغمبر صلعم! آپ قانونِ حق کے مطابق فیصلہ کریں ان کی خواہشوں کی پروانہ کرتے ہوئے اس قانون کو نافذ کر دیں۔ اگر وہ مُنہ موڑ لیں تو سمجھ لیجئے کہ وہ نافرمان ہیں اور ایسے لوگوں کی اکثریت ہے۔

کیا یہ (بدبخت) جاہلیت کے اوہام و خرافات کا سا حکم چاہتے ہیں۔ (مومنو! بتاؤ) اللہ سے بہتر حکم دینے والا اور کون ہو سکتا ہے؟

فصل ۵۲

یہود و نصاریٰ کو رفیق نہ بناؤ۔

اے مومنو! یہود و نصاریٰ کو اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ (اس حکم کے آجانے کے بعد بھی) منافق مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کی طرف دوڑے جا رہے ہیں لیکن جلدی ہی ان کو اپنے کئے پر پچھتانا پڑے گا اور فتح و نصرت کے مالک صرف مومن ہونگے۔ مومن آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ منکسر لیکن دشمنوں کے مقابلہ میں سخت ہوتے ہیں۔ اللہ کی راہ میں جان لڑا دیتے ہیں کسی ملامت گیر کی ملامت سے نہیں ڈرتے۔ نماز قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں اور خدا کی اعانت پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ "حزب اللہ" ہیں یعنی اللہ کا گروہ ——— اللہ کا گروہ کبھی انسانوں سے مغلوب ہونے والا نہیں ۸ع آیات ۵۱-۵۶،

حزب اللہ

دین کا تمسخر اڑانے والے

مومنو! یہود و نصاریٰ اور کفار کو اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ۔ یہ لوگ تمہارے دین کا تمسخر اڑاتے ہیں۔ اذان کا تماشہ بناتے ہیں اور اس کی ہنسی

Marfat.com

اڑاتے ہیں - یہ (بدبخت) عقل و دانش سے بے بہرہ ہیں ۞

اے اہل کتاب! کیا تم نے انتقام کی یہ نئی راہ نکالی ہے تمہیں معلوم نہیں کہ تم ہی تو ہو جو خدائی لعنت اور غضب کا شکار ہوئے، بندر اور خنزیر بنائے گئے۔ شریر قوتوں کے پجاری بنے۔ بدترین تم ہو اور تمسخر قرآن عزیز کا کرتے ہو ۞

منکرین حق کے اعمال اور انجام

یہ لوگ ظاہرداری کے ایمان کا اعلان کرتے ہیں تو شرارت کے لئے۔ تم ان میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ وہ گناہ، ظلم اور حرام کا مال کھانے میں تیز گام ہیں۔ کیا ہی برے کام کر رہے ہیں۔ ان کے علماء و مشائخ کو کیا ہو گیا ہے کہ انہیں جھوٹ بولنے اور حرام کھانے سے نہیں روکتے۔ کیا ہی بُری کارگذاری ہے جو یہ کر رہے ہیں ۞

خدا پر طعن

وہ بدبخت یہ کہتے ہیں کہ خدا کا ہاتھ عطا و بخشش میں بندھ گیا ہے ان پر خدا کی پھٹکار! اللہ کے ہاتھ تو بخشش و کرم میں کشادہ ہیں۔ ہاں وہ طغیان و کفر کے مجرم ہیں وہ لڑائی کی آگ سلگاتے ہیں تو اللہ بجھا دیتا ہے۔ کیا ایسے فسادی خدا کے دوست ہو سکتے ہیں۔ اگر ان میں عقل ہو اور تورات و انجیل کے ساتھ قرآن حکیم کو اپنا معمول بہ بنالیں تو زمین و آسمان کے خزانے ان کے لئے وقف ہو جائیں ۞

ان میں ایک جماعت میانہ رو ضرور ہے لیکن زیادہ تر وہ ہیں جو برائی میں مگن ہیں - ع آیات ۵۷-۶۶

فصل ۵۳
منصب رسالت

اے رسول اکرم! آپ کلمۂ حق ان تک پہنچا دیں۔ یہی منصب رسالت ہے

Marfat.com

آپ کا نگہبان خود خدا ہے۔ وہ کامیابی کی راہ نہیں کھولتا جب تک دلِ ایمان سے بہرۂ وافر نصیب نہ ہو۔ آپ اعلان کر دیں کہ تمہاری بات اسی وقت قابلِ سماعت ہے جب تم تورات و انجیل کی تعلیم پر قائم رہو۔ ورنہ میدانِ دلیل وحجت میں تمہارے پاس کوئی جگہ نہیں۔ منکرین حق جو سچی بات سُن کر بجائے تنبیہ اور نصیحت حاصل کرنے کے سرکش ہوں اس قابل نہیں کہ ان پر افسوس کیا جائے۔

قرآن عزیز معیارِ ایمان وعمل پیش کرتا ہے۔

قرآن عزیز تو سب کے لئے ایمان وعمل کا معیار پیش کرتا ہے۔ خواہ مسلمان ہوں یا یہودی۔ صابی ہوں یا نصرانی۔ اور یہ بھی امر واقعہ ہے کہ اس سے پہلے بھی اگر کوئی نبی ایسی تعلیم لے کر آیا جو اُن کی نفسانی خواہشات کے خلاف تھی تو انہوں نے اسے جھٹلا دیا۔ بس چلا تو قتل کر دیا۔ اور جو شِ ضلالت میں ہمیشہ کے لئے اندھے اور بہرے ہو گئے۔ عیسائیوں نے بھی ایمان وعمل کی راہ چھوڑ کر الوہیت مسیح اور تثلیث کا باطل عقیدہ پیدا کر لیا۔ حالانکہ مسیح اللہ کے رسول ہیں اور ان کی ماں راستباز تھی۔ وہ انسان تھے۔ غذا کی احتیاج رکھتے تھے۔ کیا یہ اندھے اتنی صاف بات کو بھی نہیں سمجھ سکتے؟

الوہیت مسیح اور تثلیث کا باطل عقیدہ

کیا علیم و سمیع خدا کو چھوڑ کر بے اختیار ہستیوں سے بندھ جانا انسانیت ہے؟ ع۔ آیات ۷۶-۷۷،

فصل ۵۴

حقیقت کے خلاف غلو نہ کرو۔

اے اہلِ کتاب! سچائی اور حقیقت کے خلاف غلو نہ کرو۔ اور گمراہی کی پیروی میں حق کو نہ چھوڑو۔

یہود کی جماعت اپنے عصیان اور عدوان کے باعث ملعون ہو چکی ہے

Marfat.com

نصاریٰ یہود سے کم سنگدل ہیں

ان میں شقاوت کی ابتدائی حالت پیدا ہوگئی ہے گناہ پر اصرار کرتے اور مشرکوں کے ساتھ مل کر اسلام کے خلاف محاذ قایم کرتے ہیں۔ کاش وہ حق کا ساتھ دیتے لیکن ان بدکاروں سے یہ توقع نہیں۔ اہلِ ایمان کی عداوت میں یہود اور مشرک زیادہ سخت ہیں اور اگر کہیں دوستی کی جھلک ہے تو وہ نصاریٰ ہیں اس وجہ سے کہ ان کے عالموں اور زاہدوں میں گھمنڈ اور خود پرستی نہیں ؛

وَاِذَا سَمِعُوْا ۔ ۷

جوشِ گریہ

یہ لوگ جب کلامِ الٰہی سنتے ہیں۔ تو ان کی آنکھیں جوشِ گریہ سے بہنے لگتی ہیں۔ کیونکہ وہ سچائی پہچان لیتے ہیں اور وہ پکار اٹھتے ہیں :۔

" خدایا! ہم اس کلامِ حق پر ایمان لائے اور تیری سچائی کے گواہ بن گئے ہم توقع رکھتے ہیں کہ تو ہمیں نیک کردار انسانوں کے زمرے میں داخل کریگا اِن امیدوارانِ رحمت کے لئے نعمت و سروری کے باغات ہیں اور منکروں کے لئے جہنم کی آگ ، ۱۱ع - آیات ۷۸ - ۸۶ ،

فصل ۵۵

حلال و حرام کی تمیز

قسم کا کفارہ

مسلمانو! پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کرو اور (روک ٹوک میں) حد سے نہ گذر جاؤ۔ اللہ کی نافرمانی سے بچ کر حلال چیزیں بلا تامل کھاؤ ؛

تمہاری لغو قسموں پر مواخذہ نہ ہوگا۔ ہاں سمجھ بوجھ کر کھائی ہوئی قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے۔ یا کپڑا پہنا دینا یا ایک غلام آزاد کر دینا۔ اتنا مقدور نہ ہو تو تین دن متواتر روزہ رکھو ؛

شیطانی کاموں سے بچو ،

مومنو! شراب، جُوا، معبودانِ باطل کے نشان اور پانسے شیطانی کاموں کی گندگی ہے ان سے بچو، تاکہ فلاح حاصل کر سکو۔ شیطان کی خواہش ہے کہ

Marfat.com

ان کے ذریعہ تمہارے درمیان عداوت اور کینہ ڈلوا دے اور صلوٰۃ و ذکر الٰہی سے باز رکھے۔ کیا تم اسکے جھانسے میں آجاؤ گے؟

اطاعتِ الٰہی میں سرگرم رہو:

اللہ اور اسکے رسول کی اطاعت کرو۔ رسول اکرم نے تو حقِ تبلیغ ادا کر دیا۔ اگر اس سے قبل زیادتی کر چکے ہو تو اب تعمیلِ حکم کے لئے تیار ہو جاؤ۔ پہلے گناہوں پر قلم عفو پھیر دیا جائے گا۔ اللہ تو نیک کرداروں کا چاہنے والا ہے

۱۲ ع۔ آیات ۸۷-۹۳۔

فصل ۵۶

آزمائشِ عمل

احرام کی حالت میں تمہیں شکار سے روکنا تمہارے لئے اتباع و اطاعت کی آزمائش ہے۔ تاکہ معلوم ہو جائے کہ جہاں انسانی آنکھ نہیں دیکھتی وہاں غائبانہ کون اللہ سے ڈرتا ہے۔ احکام سے بے پروا مجرم کے لئے دردناک عذاب ہے:

احرام میں شکار کے احکام:

مسلمانو! حالت احرام میں شکار کے جانور ہلاک نہ کرو۔ دانستہ شکار کرنے والا ایسا ہم جنس مویشی کعبہ میں پہنچا کر قربانی دے وہ جو دو منصف مقرر کر دیں یا کفارہ دے یعنی مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ یا ان کی گنتی کے برابر روزے رکھے۔ ہاں احرام کی حالت میں سمندری شکار جائز ہے۔ اللہ نے کعبہ کو (کہ حرمت کا گھر ہے) لوگوں کے لئے قیام امن اور اجتماع کا ذریعہ ٹھیرا دیا ہے پس اس کی حرمت کے شعائر و اعمال قایم رکھو۔ جان لو کہ اللہ پاداشِ عمل میں سخت سزا دینے والا ہے اور عاجزوں کے لئے بخشش والا اور رحمت والا بھی ہے:

رسول اکرمؐ کا منصب یہی ہے کہ وہ پیغامِ حق پہنچا دیں، تمہارا ظاہری

Marfat.com

اور باطنی نگران تو خود خدا ہے۔ پاکیزہ اور گندی چیزیں برابر نہیں۔ پس اے اربابِ دانش! اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرو تاکہ نقصان و تباہی کی جگہ فلاح پاؤ۔ ع ۱۲ - آیات ۹۴ - ۱۰۰،

فصل ۵۷

کثرتِ سوالات اور تعمق فی الدین

کثرتِ سوالات اور تعمق فی الدین خدا کو پسند نہیں۔ اگر ایسا کروگے۔ تو (بنی اسرائیل کی طرح) پابندیاں بڑھ جائیں گی اور دائرۂ عمل تنگ ہو جائیگا، نزولِ قرآن عزیز کے وقت ایسے سوالات تمہیں جکڑ بند کر دیں گے،

خدا کو پسند نہیں، بحیرہ۔ سائبہ وصیلہ اور حام بت پرستی کا توہم ہیں،

بحیرہ[1] (وہ اونٹنی جس سے ۵ بچے پیدا ہو جاتے اور وہ بتوں کی نیاز میں چھوڑ دی جاتی) سائبہ[2] (وہ بتوں کے نام پر چھوڑی ہوئی اونٹنی جس کی نہ سواری ہوتی نہ دودھ کے کام آسکتی اور نہ بال کاٹے جاتے) وصیلہ[3] (وہ بکری جس کے اوپر تلے دو بچے مادہ ہوتے) اور حام[4] (وہ اونٹ جس کی نسل سے دس بچے پیدا ہوتے) بت پرستی کا توہم ہیں اور خدا پر افترے کا نشان۔ ان کو چھوڑ دو اور عقل و بصیرت کے کلمۂ حق کی طرف آجاؤ۔

اندھی تقلید سے باز رہو۔

بے سمجھ باپ دادا کی اندھی تقلید اور پاسداری کے باعث اتباعِ حق سے انکار نہ کرو۔ ہر آدمی پر اس کے نفس کی ذمہ داری ہے۔ اگر ساری دنیا گمراہ ہو جائے۔ تب بھی تمہیں حق پر قائم رہنا چاہیئے۔

وصیت کی گواہی اور اسکے احکام

وصیت کی گواہی کا حکم یہ ہے کہ دو معتبر گواہ گواہی دیں۔ اگر مسلمان نہ ملیں تو غیر مسلم ہی ہو سکتے ہیں۔ گواہوں کو بہ حلف گواہی دینی ہوگی۔ اگر انکی سچائی میں شبہ پڑ جائے تو انہیں نماز کے بعد روک لو اور وہ کہیں کہ ہم نے اپنی قسم کسی معاوضے کے بدلے فروخت نہیں کی ہے ہم ہر حال میں اللہ کے لئے

Marfat.com

سچی گواہی دیں گے۔ پھر اگر معلوم ہو جائے کہ دونوں گواہ گناہ کے مرتکب ہیں۔ تو ان لوگوں میں سے دو گواہ کھڑے ہوں جن کی حق تلفی کا ارادہ کیا گیا تھا اور وہ کہیں کہ "بخدا ہماری گواہی پہلے گواہوں سے زیادہ درست ہے" یہ قانون اسلئے ہے کہ لوگ صحیح شہادت دیں اور انہیں ڈر رہے۔ کہ ہم نے جھوٹی شہادت دی تو مسترد ہو سکتی ہے۔ اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرو، اس کا حکم سنو اور یاد رکھو کہ اللہ ظلم کرنے والوں پر فلاح و سعادت کی راہ نہیں کھولتا۔ ۴ع - آیات ۱۰۱ — ۱۰۸،

فصل ۵۸ رسولوں کی شہادت

قیامت کے دن تمام رسولوں سے پوچھا جائے گا کہ جو احکام حق تم نے دیئے تھے۔ ان کا تمہیں کیا جواب ملا؟ وہ کہیں گے کہ اے اللہ غیب کا علم تو صرف تجھے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دن کہے گا۔ اے عیسیٰ ابن مریم! میں نے تجھے روح القدس کی اعانت سے نوازا۔ بچپن میں قوت گویائی عطا کی۔ کتاب

عیسیٰ علیہ السلام کی دعا۔

و حکمت اور تورات و انجیل دی۔ اندھوں اور کوڑھیوں کو چنگا کرنے اور مُردوں کو باذنِ خدا زندہ کرنے کی طاقت دی۔ میں نے بنی اسرائیل کے فتنہ کو روکا جبکہ وہ تیرے معجزوں کو کھلا جادو کہتے تھے میں نے حواریوں

خوانِ آسمانی کا نزول،

کے دل میں ڈالا کہ وہ ایمان لے آئیں اور وہ وقت یاد کر جبکہ تو نے کہا تھا۔ "اے میرے رب! آسمان سے ایک خوان بھیج دے کہ اس کا آنا ہم سب کے لئے عید ہو اور وہ تیرے فضل و کرم کا نشان بن جائے"۔ پھر اللہ نے فرمایا کہ خوان تو اترتا ہے لیکن اس کے بعد بھی جو راہ حق سے انکار کرے گا۔ اسے ایسا عذاب دیا جائے گا جسکی مثال دنیا میں موجود نہیں،

۱۰۹/۱۱۵ - ۵ع

Marfat.com

نصاریٰ کی گمراہی میں عیسیٰ علیہ السلام کی پرستش اور رقتِ قلبی کا کمال ترین مظاہرہ،

اللہ تعالےٰ پھر کہے گا۔ اے عیسیٰ ابنِ مریم! کیا تو نے لوگوں سے یہ کہا تھا۔ کہ خدا کو چھوڑ کر مجھے اور میری ماں کو خدا بنا لو۔ وہ عرض کریں گے۔ تیرے لئے تقدیس ہے۔ میں وہ بات کیسے کہہ سکتا ہوں جس کا مجھے حق نہیں۔ تو میرے دل کی بات جانتا ہے لیکن مجھے تیرے ضمیر کا علم نہیں۔ تو غیب کی ساری باتیں جانتا ہے میں نے تو ان لوگوں سے اتنا کہا تھا۔ اللہ کی بندگی کرو۔ سب کا پروردگار اور نگرانِ حال وہی ہے جب تو نے میرا وقت پورا کر دیا تو پھر تو ہی ان کا نگران تھا۔ تو ہر چیز کو دیکھنے والا اور نگرانی کرنے والا ہے۔ اب اگر تو انکو عذاب دے تو وہ تیرے بندے ہیں۔ تجھے اختیار ہے اور اگر انہیں بخش دے تو تو سب پر غالب ہے حکمت رکھنے والا ہے"، اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آج وہ دن ہے کہ سچے انسانوں کو انکی سچائی کام آئے گی۔ وہ جنتوں کے مکیں ہونگے اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی۔ یہی انسان کی سب سے بڑی کامیابی ہے ٭

آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت اللہ ہی کی ہے اور اس کی قدرت سے کوئی چیز باہر نہیں ٭

Marfat.com

چھٹا باب

سُورۃ الانعام

(یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے۔ اس میں ۱۶۵ آیات اور ۲۰ رکوع ہیں۔ پچھلی سورتوں میں زیادہ تر خطاب اہل کتاب سے تھا۔ اسی طرح اس میں زیادہ تر خطاب مشرکوں سے اور اُن جماعتوں سے ہے جو الہامی کتابوں کی معتقد نہیں۔ یا خُدا اور آخرت پر اعتقاد نہیں رکھتیں)،

فصل ۵۹

خلقت کائنات اور دو مبادیں

خدا نے کائنات ہستی پیدا کی اور تاریکی و روشنی نمودار کر دی۔ اس پر بھی جو لوگ اپنے پروردگار کے منکر ہو گئے ہیں۔ وہ دونوں میں امتیاز نہیں کرتے اور خدا کے ساتھ دوسری ہستیوں کو شریک ٹھہراتے ہیں۔ حالانکہ وہی خدا ہے جس نے ان کو پیدا کیا اور اُن کے لئے دو مبادیں مقرر کر دیں۔ زندگی و معیشت کی مُہلت عمل کے لئے ہے اور روز قیامت کا وقت نتائج عمل کے فیصلہ کے لئے ہے۔ پھر تم کیوں شک میں پڑتے ہو؟

قانونِ حق جھٹلانے والوں کا انجام۔

خدا کی کارفرمائی ہر جگہ موجود ہے۔ اس سے کوئی چیز چھپی ڈھکی نہیں۔ جب بھی خدا کا کوئی نشان آیا تو وہ اکڑ گئے۔ انہوں نے قانونِ حق کی ہنسی اڑائی۔ اس کا انجام عنقریب انکو معلوم ہو جائے گا۔

وہ دیکھتے نہیں کہ ان سے پہلے کتنی قومیں آباد ہوئیں اور آباد بھی ایسی کہ انہیں زندگی کا ہر آرام حاصل تھا۔ پھر قانونِ مقررہ کے مطابق گناہوں کی

Marfat.com

پاداش میں ہلاک کر دی گئیں - اور ان کی جگہ دوسری قوموں نے لے لی،
ان کا یہ مطالبہ کہ کتاب کاغذ پر لکھی ہوئی اتاری جاوے - یا یہ کہ وہ فرشتہ کو
برائی العین دیکھ لیں - اگر پورا بھی ہو جائے تو ان کی کٹ حجتی ختم نہیں ہو گی -
ہاں ان کا خاتمہ ضرور ہو جائے گا ؛

دین سے تمسخر کرنے والوں کا انجام -

اے پیغمبر حق! آپ ان کی ہنسی سے غمگین نہ ہوں! اس سے قبل بھی نبیوں کو یہ کڑوا گھونٹ پینا پڑا - بالآخر ہنسی اڑانے والے ہی مٹ گئے اور اللہ کے دین کا بول بالا ہوا - ع - آیات ۱ - ۱۰ ،

فصل ۶۰

تذکیر بایام اللہ

اے مہبطِ وحی! ان سے کہو کہ وہ گذری ہوئی قوموں کے آثار پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا - کائنات خلقت گواہ ہے کہ ایک خالق و صانع ہستی موجود ہے جس کا قانون قانونِ رحمت ہے - اگر ایسا نہ ہوتا تو جہاں میں بناؤ جمال کیسے ہوتا!

پھر کیا خالقِ زمین و آسمان کو چھوڑ کر کسی دوسری ہستی کو کارساز بنا لیا جائے - روزی رساں تو وہی ہے جو خود خوراک کا محتاج نہیں، اعلان کر دیجئے کہ میں تو اسی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہوں اور راہِ شرک کو ٹھکراتا ہوں میں بڑے دن کے عذاب سے ڈرتا ہوں اور محاسبہ کے روز جس سے عذاب ٹل گیا - اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کی ؛

شہادتِ حق

فیضِ رساں صرف اسی کی ذات ہے - اور اس کا ہاتھ روکنے والا کوئی نہیں، بتاؤ تو سہی - کونسی چیز ہے - جس کی گواہی سب سے بڑی گواہی ہے ؟ یقیناً وہ اللہ کی ذات ہے اور اسی نے تعلیمِ حق کے لئے قرآن نازل کیا -

Marfat.com

"تو اب میں اللہ کے نام پر ہی گواہی دیتا ہوں کہ معبود یگانہ وہی ہے اس کا کوئی شریک نہیں میں تمہارے بتوں سے بیزار ہوں"۔

مشرک حق کو پہچانتے ہیں،

حقیقت یہ ہے کہ وہ (یہود و نصاریٰ) سچائی کو اسی طرح پہچان گئے ہیں جیسے اپنی اولاد کو پہچانتے ہیں لیکن وہ زیاں کار ایمان لانے والے نہیں،

ع ۲ - آیات ۱۱ - ۲۰،

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے۔ جو اللہ پر جھوٹ باندھے یا اس کی آیات کو جھٹلائے ایسے ظالم کبھی فلاح نہیں پا سکتے۔

جس دن مشرک بارگاہِ حق میں جمع ہونگے اور پوچھا جائے گا۔ کہ کیا ان (جھوٹے معبودوں) کو تم نے شریک بنایا؟ تو اس دن وہ اپنے مسلک کا خود انکار کریں گے۔ جو لوگ سچائی سے برگشتہ ہیں، جب حق بات سنتے ہیں۔ تو

قرآن عزیز کی مخالفت ان کا شیوہ ہے

کہہ دیتے ہیں یہ تو وہی پرانی کہانی ہے۔ جو ہمیشہ سے سنتے آئے ہیں۔ وہ احمق اس کٹ حجتی کی آڑ میں قرآن عزیز سے خود بھی دور بھاگتے ہیں اور لوگوں کو بھی روکتے ہیں۔ اس طرح صرف اپنی ہلاکت کا سامان ہی نہیں کر رہے بلکہ اس سے بے خبر بھی ہیں۔ ایک وقت آجائے گا۔ جب وہ حسرت سے کہیں گے۔ کاش! ہم دنیا میں اب لوٹائے جائیں تو پھر آیات اللہ کو نہ جھٹلائیں۔ یہ حسرت بھی سچی نہیں اگر انہیں ایسا موقعہ بھی مل جائے تو پھر زندگی کی غفلتوں میں مبتلا ہو جائیں۔

وہ کہتے ہیں زندگی بس دنیا کی زندگی ہی ہے اسکے سوا کچھ نہیں۔

قیامت کو جب پروردگار کے سامنے کھڑے کئے جائیں گے اور اللہ تعالیٰ پوچھیگا

Marfat.com

"بتاؤ اب جی اُٹھے! کیا یہ حقیقت نہیں تھی؟ تو کہیں گے۔ خدا کی قسم! حقیقت تھی!"

خدا فرمائے گا۔ "دنیا میں انکار کرتے رہے ہو تو اب اس کی پاداش میں عذاب کا مزہ چکھ لو۔" ۳۶ آیات (۲۱ - ۳۰)

فصل ۶۱

منکرینِ حق کا انجام

وقت آجائے گا جب خدا کی ملاقات کو جھٹلانے والے زیاں کار اچانک اس گھڑی کو دیکھ لیں گے۔ حالت یہ ہوگی کہ پیٹھ پر گناہوں کا بوجھ ہے اور کفِ افسوس مل رہے ہیں۔ دنیا کی زندگی تو ایک کھیل ہے اگر تم عقل سے کام لو۔ تو معلوم ہو جائے کہ اللہ کی نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے آخرت ہی کا گھر بہتر ہے۔

پیغمبرِ حق کو دل گرفتہ ہونے کی ضرورت نہیں،

اے پیغمبرِ حق! آپ معاندین کی حق فراموشیوں سے دل گرفتہ نہ ہوں آپکو مومنوں کی مستعدی اور منکروں کی محرومی دونوں باتوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ آپ جس دعوت میں چاہتے ہیں کہ سب ایمان لے آئیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ آپ کچھ بھی کریں اللہ کی مشیّت پوری ہو گی۔ آپ آسمان پر چڑھ جائیں یا زمین میں چلے جائیں وہ سچائی قبول نہیں کریں گے۔

اللہ شدتِ قہری سے کام نہیں لیتا

اگر خدا چاہتا تو سب کو دینِ حق پر جمع کر دیتا۔ لہٰذا آپ انکے انکار و جحود پر ملول کیوں ہیں۔ آپ اپنا کام کرتے جائیں۔

علم و بصیرت کیلئے صحیفۂ فطرت سب سے بڑا نشانِ حق ہے،

صدائے حق کا جواب تو وہ دے سکتے ہیں جو زندہ ہیں۔ جن کے دل مر چکے ہیں۔ ان کو پکارنا بے سود ہے! جو لوگ نشانیاں مانگتے ہیں، ان کیلئے ہر نشان دکھایا جا سکتا ہے لیکن ان میں سے بہت کم ہیں جو سمجھتے ہیں۔

Marfat.com

جانوروں کو دیکھو۔ ہوا کے پرندوں کو دیکھو۔ یہ تمہاری طرح امتیں ہیں اور ہر اُمت اپنی پیدائش و معیشت کے لئے سامان رکھتی ہے۔ علم و بصیرت رکھنے والوں کے لئے صحیفۂ فطرت کی نشانیوں کے بعد کسی اور نشانی کی ضرورت نہیں لیکن جو آدمی بہرہ اور گونگا ہو۔ پھر تاریکی میں کھویا گیا ہو اسے کیونکر راہ مل سکتی ہے (بتاؤ تو سہی ؟) اگر خدا کا عذاب آگیا اور موت کی گھڑی سامنے آکھڑی ہوئی تو اس وقت بھی تم خدا کے سوا دوسروں کو پکارو گے ؟ نہیں، اسی کو پکارو گے اور وہ چاہے گا تو مصیبت دُور کر دے گا اور اس وقت تم بھول جاؤ گے۔ جو کچھ تم شرک کرتے تھے، ۴ ع آیات (۳۱-۴۱)،

مصیبت میں ہمیشہ خدا ہی یاد آتا ہے،

فصل ۶۲ دنیوی مال و متاع کام نہ آیا اور بالآخر وہ ناامید ہو گئے

اے رسولِ اکرم! تم سے پہلی اُمتوں کی طرف ہم نے رسول بھیجے اور انہیں سختی اور محنت میں گرفتار کیا۔ تاکہ وہ بدعملیوں سے عاجز آکر عجز و نیاز کریں لیکن ان کے دل سخت ہو گئے اور ان کی بداعمالیاں شیطان خوش نما بنا کر دکھاتا رہا۔ یہاں تک کہ جب وہ ہماری نصیحت بھول گئے تو انہیں خوشحالیوں کے دروازے کھول دیئے گئے۔ پھر اچانک مکافاتِ عمل کا قانون حرکت میں آگیا اور وہ دھر لئے گئے۔ اب ان کی نا امیدی کی کوئی حد نہ تھی اس طرح ظالم قوم کی جڑ کاٹ گئی ؛

اگر اللہ ان کے کان اور آنکھیں معطل کر دے اور دلوں پر مُہر لگا دے تو اللہ کے سوا کون معبود ہے جو یہ نعمتیں لا کر دے سکتا ہے ؛

ہلاکت صرف ظالموں کے لئے ہے

پھر اللہ کا عذاب اچانک آجائے۔ تو بہرحال ظالم ہی ہلاک ہونگے، رسولوں کے آنے کا مقصد ہی یہی ہے کہ وہ ایمان و عمل کی برکتوں کی

Marfat.com

خوشخبری سنائیں اور بُرائی کے خطرناک نتائج سے ڈرائیں۔ اب جو اصلاح کر لے وہ غم و خوف سے بچ گیا اور جو بدکار ہے وہ اللہ کے عذاب کی لپیٹ میں آگیا۔

محمد رسول اللہ صلعم داعی حق اور پیغمبر خدا ہیں،

اے پیغمبر! آپ کہہ دیں کہ میرے پاس نہ تو دنیا کے خزانے ہیں۔ نہ میں غیب دان ہوں۔ نہ میں فرشتہ ہوں میں تو صرف وحی حق کا داعی اور رسول ہوں یہی خدا کا نور ہے اب بتاؤ کبھی اندھا اور بینا برابر ہو سکتے ہیں۔ پھر تم غور و فکر کیوں نہیں کرتے؟ ع۵ آیات ۴۲ - ۴۹،

منکروں کو تبلیغ کرو،

اے مہبطِ وحی! آپ منکروں کو وحی سنا کر انکار حق کے نتائج سے ڈرائیں شاید وہ نافرمانی سے بچ جائیں یاد رہے کہ خدا کے ہاں کوئی سفارش نہ چلیگی،

ریاست کا گھمنڈ خدا کو پسند نہیں

وہ رئیس جو دولت و شرافت کے گھمنڈ میں مسکینوں پر نگاہِ غلط انداز ڈالتے رہتے ہیں نہیں جانتے کہ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا اور یہی شکر گذار ہیں۔ ان کی خاطر ان پاکباز غریبوں کو اپنے پاس سے نہ ہٹاؤ۔ ایسا کیا تو تُو ظالموں میں شمار ہوگا۔

دولتِ ایمان کسی کا ورثہ نہیں،

یہ دولت کے پجاری اکڑ کر کہتے ہیں۔ کہ واہ دولتِ ایمان کے لئے بھی بے نوا انسان منتخب ہوئے، اے گھمنڈ کرنے والو۔ خدا خود بہتر جانتا ہے کہ اسکی نعمت کی قدر کرنے والے کون ہیں؟

اہلِ ایمان سے حسن سلوک کرو۔

اے رسولِ برحق! جب اہلِ ایمان تمہارے پاس آئیں تو تم محبت اور سلام سے ان کا استقبال کرو۔ انہیں خدا کی رحمت کا پیام پہنچاؤ اور مغفرت کی بشارت سے ان کے دلوں کو تسکین دو۔ تعلیم صحیح کی اشاعتِ عامہ کے بعد مجرموں کا

Marfat.com

مسلک سب پر واضح ہو جائے گا۔ ع۔ آیات ۵۰۔ ۵۵ ،

فصل ۶۲ — آپ اعلان کر دیں۔ کہ میں پروردگار کی طرف سے روشنی و حجت پر ہوں۔ میری راہ یقین و دلیل اور علم و بصیرت کی راہ ہے اور جو منکر ہیں ان کے پاس شک و گمان کے سوا کچھ نہیں۔ فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے، اگر میرے ہاتھ میں ہوتا تو کب کا فیصلہ کر دیا جاتا لیکن اللہ نے ہر بات کا وقت مقرر کر دیا ہے، اسی کے پاس غیب کی کنجیاں ہیں ؎

غیب کی کنجیاں اللہ کے ہاتھ میں ہیں

دن اور رات کا چکر — وہ بیابانوں اور سمندروں تک کی ہر ایک چیز سے واقف ہے۔ درخت سے کوئی پتا نہیں گرتا اور زمین کی تاریکیوں میں کوئی دانہ نہیں پڑا جاتا مگر وہ اُسے جانتا ہے، وہی رات کو (غفلت کی) موت طاری کرتا ہے اور دن کے اعمال سے بھی واقف ہے۔ رات کے بعد دن اور دن کے بعد رات یہی چکر یہاں چل رہا ہے ؎

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے ؎ عمریں یوں ہی تمام ہوتی ہے

بارگاہِ حق — مقررہ میعاد پوری ہو جانے کے بعد تمہیں اللہ کے دربار میں پیش ہونا ہے۔ تاکہ تم اعمال کی حقیقت دیکھ لو! ع۔ آیات ۵۶ - ۶۰

فصل ۶۴ — وہ اللہ اپنے بندوں پر زور آور اور غلبہ رکھنے والا ہے۔ تم پر

خدا کی کارسازیاں — محافظ (فرشتے) بھیجتا ہے ہر روح اللہ کے حکم سے قبض ہوتی ہے اور پھر بارگاہِ حق میں پیش ہوتی ہے تاکہ اس سے اعمال کا حساب لیا جائے۔ (بتاؤ تو سہی) وہ کون ہے جس نے بیابانوں اور سمندروں کی تاریکیوں میں تمہاری رہنمائی کا سامان پیدا کر دیا ہے جو تمہاری دعائیں سنتا اور تمہاری آہ و زاریوں کو

Marfat.com

قبول کرلیتا ہے؟ جب تم مصیبت میں پڑتے ہو تو اسے پکارتے ہو اور کہتے ہو کہ اگر مصیبت سے نجات پاجائیں تو ہم شکرگزار بندے ہو کر رہیں گے لیکن جب مصیبت ٹل جاتی ہے۔ تو پھر اسی گمراہی میں مبتلا ہو جاتے ہو۔ وہ اللہ تمہیں ہر دکھ سے نجات دیتا ہے۔ پھر بھی تم اس کے شریک بناتے رہتے ہو ؛

وہ خدا قادر ہے کہ تم پر آسمان سے عذاب بھیجے یا تمہارے پیروں تلے سے عذاب پیدا کر دے یا تم گروہ گروہ ہو کر آپس میں لڑ پڑو اور ایک دوسرے کی شدّت کا مزہ چکھو۔ ہم گوناگوں طریقوں سے سمجھاتے ہیں تاکہ وہ سمجھ جائیں؛

نگہبان صرف اللہ کی ذات ہے۔

پیغمبرِ حق نے پیغام پہنچا دیا۔ وہ تمہیں قبولِ حق پر مجبور نہیں کر سکتے۔ نگہبان تو خود اللہ ہے اور اس نے سزا کا وقت مقرر کر دیا ہے ؛

باطل پرستوں کی مجلسوں سے الگ ہو

جب باطل پرست قرآنِ عزیز پر اعتراض کر رہے ہوں تو ان کی اس بیہودگی میں شامل یا موجود ہونا شانِ مومن نہیں، ایسے ظالموں کی دوستی اچھی نہیں، ان بدبختوں نے دین کو کھیل تماشہ بنا لیا ہے، وہ دنیا کی زندگی کے فریب میں مبتلا ہیں۔ انہیں سمجھا دیجئے۔ کہ اگر بدعملیوں سے باز نہ آئے تو اس دن جہاں کوئی دوستی اور سفارش کام نہ آئے گی۔ ان کے لئے کھولتا ہوا پانی پینے کو ہوگا اور انکارِ حق کی سزا میں دردناک عذاب! ع ۶۲/۷۰

فصل ۶۵

معاندینِ حق کی مثال

اے معاندینِ حق! کیا اللہ کا دامن چھوڑ کر انہیں پکاریں جو نہ فائدہ دے سکتے ہیں اور نہ نقصان۔ منکرِ حق کی مثال ایسی ہے جیسے ایک شخص بیابان

Marfat.com

ہیں کھویا جائے اور حیران و سرگردان اِدھر اُدھر پھر رہا ہو مگر کوئی معیّن اور یقینی راہ اسکے سامنے نہ ہو،

ہمیں حکم ہے کہ رب العالمین کے سامنے سرِ اطاعت جھکا دیں۔ نماز کو قایم کریں۔ ہر حال میں خدا کی نافرمانی سے بچیں۔ بالآخر ہمیں خدا کی بارگاہ میں جمع ہونا ہے۔

وہی خدا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو علم و حقیقت کے ساتھ پیدا کیا اور جو چاہے چشم زدن میں پیدا کر سکتا ہے، اس کا قول حق ہے وہ حکیم خدا غیب و شہادت اور محسوس و غیر محسوس ہر چیز سے آگاہ ہے:

ابراہیم علیہ السلام کے روحانی ارتقاء کی مثال،

ابراہیمؑ کو دیکھو۔ اس نے آذر سے کہا۔ تم بتوں کو معبود بنا کر کھلی گمراہی میں مبتلا ہو! ابراہیمؑ نے پہلے ستارہ دیکھا۔ پھر پردۂ ظلمت چاک ہوا اور چمکتا ہوا چاند نکل آیا۔ صبح کے وقت مہرِ جہانتاب درخشاں ہو گیا۔ ہر بار پروردگار تک رسائی میں ابراہیمؑ کی بصیرت اس نظارہ کے مطابق بڑھتی رہی تا آنکہ سب اپنے وقت پر ڈوب گئے اور زبانِ حال سے کہہ گئے کہ ہم مختار نہیں مجبور ہیں۔ حاکم نہیں محکوم ہیں، پروردگار نہیں پروردہ ہیں، اب ابراہیمؑ نے اعلان کر دیا۔ کہ میں ہر طرف سے منہ موڑ کر اسی ہستی سے لَو لگاتا ہوں۔ جو بنائی ہوئی نہیں، بنانے والی ہے، اب قلب ابراہیمی خدا پرستی کی تمام صداقتوں سے منوّر ہو گیا۔ راہِ حق پر گامزن ہو گیا۔ نڈر اور بے خوف ہو کر بتوں سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ جن لوگوں نے خدا کو مانا اور اپنی زبان کو ظلم (شرک) سے آلودہ نہیں کیا۔

Marfat.com

تو ان ہی کے لئے امن ہے اور وہی ٹھیک راستے پر ہیں، ع آیات ۷۱/۸۲

یہ حجت کاملہ قوم کے مقابلہ میں ابراہیم علیہ السلام کو دی گئی۔ وہ حکیم و علیم خدا علم و دلیل کا عرفان دے کر جسے چاہے بلند کر دے۔ پھر دیکھو

ابراہیم علیہ السلام کی پاکبازی اور رحمتِ خداوندی کا نزول

ابراہیم علیہ السلام نے خدا کی محبت اور عشق میں مشرکین رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا تو اللہ تعالےٰ نے انہیں بہترین خاندان عنایت فرمایا۔ جس میں سبھی نیکوکار اور برگزیدہ بندگانِ خدا تھے۔ مثلاً اسحاقؑ یعقوبؑ داؤدؑ سلیمانؑ۔ ایوبؑ۔ موسیٰؑ۔ ہارونؑ۔ زکریاؑ۔ یحییٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ الیاسؑ اسمٰعیلؑ۔ الیسعؑ۔ یونسؑ اور لوطؑ وغیرہ۔

اِن پیروانِ حقیقت کو کتاب و نبوت عطا کی گئی۔ پس اے محمد عربی صلعم آپ بھی ان کے نقشِ قدم پر چلیں۔ اللہ تعالےٰ یقیناً مومنوں کا ایک سچا گروہ پیدا کر دے گا۔ جو انکار کی جگہ سچائی کا دلدادہ ہوگا اور یہ اعلان بھی کر دیں کہ ہماری اطاعت اور نصیحت کسی دنیوی مزدوری کے لالچ میں نہیں بلکہ محض بہبودیٔ خلق کے لئے ہے ع آیات ۸۳-۹۰

فصل ۶۶ منکرینِ تنزیل کتاب سے خطاب

انہوں نے اللہ کے احسان کی قدر نہ کی۔ جو دلائلِ قرآن عزیز سے لاجواب ہو کر کہتے ہیں۔ کہ خدا کی طرف سے کوئی کتاب انسان پر نازل نہیں ہو سکتی *

(منکرین تنزیل یا تو علمائے اہل کتاب تھے۔ جو نفس تنزیل کا انکار کرتے ہوئے صرف نزولِ قرآن پر اعتراض کرتے۔ دوسرے، سرے سے وحی و نبوت کے ہی منکر تھے)

اب الزامی جواب سنئے! علمائے اہل کتاب بتائیں کہ خدا اپنا کلام نازل

Marfat.com

نہیں کرتا تو موسیٰ علیہ السلام پر تورات کس نے اتاری؟ جیسے اوراق و صحائف ہیں لکھتے رہتے ہیں اور اس کے سچے احکام ہوائے نفس سے چھپاتے ہیں۔ بات سچی کہہ دو اور پھر چھوڑ دو کہ اپنی بک بک میں کھیلتے رہیں،

منصب قرآن عزیز

یہ کلام حق (قرآن عزیز) باشندگان مکہ کو برائیوں سے روکتا ہے نیکیوں کی دعوت دیتا ہے۔ اپنی دعوت سے اس نے ایک ایسی جماعت پیدا کر دی ہے جو عبادت الٰہی میں ثابت قدم ہے کیا ممکن ہے کہ جو انسان ایسے مبارک کام کا حامل ہو وہ اللہ پر افترا کرے؟

اس وقت کا تصور کرو جب تم جان کنی کی بے ہوشیوں میں بے دم پڑے ہو گے اور فرشتے جان نکال رہے ہونگے۔ اس وقت تمہیں افترا پردازیوں کا پورا بدلہ رسوا کن عذاب کی صورت میں مل جائے گا؟

تمہارے سارے رشتے اس دن ٹوٹ جائیں گے اور وہاں بزعم خویش تمہارا وسیلۂ شفاعت بننے والے جھوٹے گرو اور رب رب گم ہو جائینگے

ع ۱۱ - آیات ۹۱-۹۴،

فصل ۶۷

منکرین قرآن عزیز کو تحقیقی جواب

خدا کی ربوبیت اور رحمت ہی تو ہے کہ وہ زندگی بعثیت سے کسی کو محروم نہیں رکھتا۔ وہ جو زمین کی موت کو زندگی سے بدل دیتا ہے کیا تمہاری روح کی موت کو زندگی سے نہیں بدل دے گا۔ جو ستاروں کی روشن علامتوں سے بیابانوں اور سمندروں میں تمہاری راہ نمائی کرتا ہے کیا تمہاری روح کو چھوڑ دے گا کہ بھٹکتی رہے اور اس کی راہ نمائی کے لئے کوئی روشنی نہ ہو۔ تم اس بات پر تو کبھی متعجب نہیں ہوتے۔ کہ

Marfat.com

کھیت لہلہا رہے ہیں اور آسمان سے بارانِ رحمت برس رہی ہے۔ پھر اس پر کیوں متعجب ہوتے ہو کہ انسان کی روحانی پرورش کے لئے سامانِ حیات مہیا ہو رہا ہے اور خدا کی وحی نازل ہو رہی ہے ؛

جنوں کے متعلق توہم پرستانہ خیالات

یہ (مشرکینِ عرب) جنوں کی نسبت طرح طرح کے توہم پرستانہ خیالات رکھتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ فرشتے خدا کے بیٹے بیٹیاں ہیں۔ خدا کی ذات ان تمام باتوں سے بلند اور پاک ہے۔ ۱۲ع۔ آیات ۹۵-۱۰۱ ؛

فصل ۶۸

معرفتِ حق صفات کے آئینہ میں

وہ آسمانوں اور زمین کا موجد ہے اپنی مثال آپ ہے۔ اسے نگاہیں نہیں پا سکتیں لیکن وہ تمام نگاہوں کو پا رہا ہے۔ وہ بڑا باریک بین اور آگاہ ہے، ہم گوناگوں طریق پر آیات بیان کرتے ہیں۔ تاکہ حجت تمام ہو جائے۔ نورِ ہدایت آچکا۔ اب جو آنکھیں بند کئے ہوئے ہیں تم انکے نگہبان نہیں بن سکتے ؛

اللہ مشیت قہری سے کام نہیں لیتا

اے ترجمانِ حق! آپ وحی الٰہی کی پیروی کریں اور ان بدنصیب مشرکوں کی پروا نہ کریں۔ اگر اللہ مشیتِ قہری سے کام لیتا تو سب لوگ ایک راہ پر اکٹھے ہو جاتے، اس نے ایسا نہیں کیا اور نہ تمہارے حوالے انکی ذمہ داری رکھی ہے ؛

بتوں کو برا نہ کہو

دعوتِ حق کافی ہے، ان کے بتوں کو برا بھلا کہنے کی ضرورت نہیں ورنہ وہ بدبخت خدا کو برا بھلا کہیں گے اور بات طلبِ حق کی نہ رہے گی آخر سب کو اللہ کی طرف لوٹنا ہے، وہ معجزوں کے طالب ہیں اور قسمیں کھاتے ہیں لیکن جہاں طلبِ حق نہ ہو وہاں ہر بات میں کٹ حجتی ہو سکتی ہے،

Marfat.com

انکارِ حق کی پاداش میں ان کے دل اور آنکھیں اُلٹ دیں گے اور وہ ضد کی وجہ سے اپنی سرکشیوں میں بھٹکتے رہیں گے - ع۱۳ آیات ۱۰۲ - ۱۱۰،

وَلَوْ اَنَّنَا (۸)

اگر تمام نشانات دکھائے جائیں تو بھی منکرین حق ایمان نہیں لائیں گے،

اگر فرشتے نازل ہوں، مُردے بول اُٹھیں اور ہر چیز ان کے سامنے لا جائے تو بھی وہ لوگ ایمان نہ لائیں گے - جن کی فطرت مسخ ہو چکی ہے دعوتِ حق کے بعد ہمیشہ دو قسم کے آدمی ہو گئے - ایک مومن اور دوسرے جو نبی کی مخالفت میں شیطانی راہ اختیار کر لیتے ہیں، اور ان کے دل کفر سے مانوس ہو تے ہیں اور نبی سے متنفر!

اللہ تعالیٰ مشیت قہری سے انہیں راہِ راست پر نہیں لانا چاہتا، اسلئے وہ اپنی بدمستی میں سرگرم رہتے ہیں - تاکہ مومنوں کو اپنی طرف مائل کر سکیں:

مومنو! کیا خدا کے سوا کسی اور کو منصف بناؤں - حالانکہ اس نے قانونِ حق اتارا - جو تفصیل کے ساتھ ہر چیز کو بیان کر رہا ہے اور محکم دلائل کا حامل ہے:

اکثریت حق و یقین کی روشنی سے محروم ہے،

اے پیغمبرِ حق! آج نوعِ انسانی کی اکثریت حق و یقین کی روشنی سے محروم ہے، ان کے پاس اوہام و خرافات کے سوا کچھ نہیں کبھی کہتے ہیں کہ جو جانور بتوں کے نام پر چھوڑ دیئے جائیں وہ مقدس ہو جاتے ہیں، کبھی یوں کٹ حجتی کرتے ہیں کہ تمہارا مارا ہوا جانور حلال ہے تو جسے اللہ مار دے وہ حرام کیوں ہے؟

Marfat.com

منکرینِ حق کی کج بحثی،

یہ کج فہمی اور شبہات پیدا کرنا اسلئے ہے کہ تم (مسلمان) اطاعت قانونِ حق سے باہر آجاؤ تم آگاہ رہو اور سمجھ لو کہ جدل و نزاع کرنے والوں کی راہ طلبِ حق کی راہ نہیں۔ شریعت پر چلو اور اللہ کا حکم مانو اسلئے کہ خدا کا کوئی حکم حکمت سے خالی نہیں۔ ضروری نہیں کہ ہر سمجھ نصائح و حکم کا ادراک کر سکے اگر ان کا کہا مانو گے تو تم بھی مشرک ہو جاؤ گے، ۱۴ع۔ آیات ۱۱۱ - ۱۲۱،

فصل ۶۹

ایمان و کفر کی مثال

ایمان و کفر کی مثال سمجھو۔ ایمان زندگی ہے علم و بصیرت کی روشنی ہے کفر موت ہے اور اوہام و ظنون کی تاریکی۔ پھر کیا وہ آدمی جس کے سامنے روشنی ہو اس جیسا ہو سکتا ہے جس کے چاروں طرف تاریکی ہی تاریکی ہو،

داعی حق کے مخالف ہوتے ہیں،

جب کسی آبادی میں کوئی داعی کھڑا ہوتا ہے تو وہاں کے سردار دیکھتے ہیں۔ کہ اگر دعوتِ حق کامیاب ہو گئی۔ تو ان کے ظالمانہ اختیارات کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اسلئے وہ دشمن ہو جاتے ہیں اور طرح طرح کی مکاریاں کرتے ہیں۔ تاکہ دعوتِ حق قبول نہ ہو کبھی کہتے ہیں معجزے دکھاؤ۔ ہمارے ہاں وحی کا آنا ضروری ہے ؛

کامیابی یہ ہے کہ اسلام کے لئے دل کھل جائے

یاد رکھو! اللہ کے قانونِ سعادت و شقاوت کے مطابق جس کو کامیاب ہونا ہوتا ہے، اس کا دل اسلام کے لئے کھل جاتا ہے اور جو بدبخت ہے اس کا سینہ تنگ ہو جاتا ہے۔ راہ حق کی نشانیاں تفصیل کے ساتھ بیان کی جا رہی ہیں۔ تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ یہ خدا کا قانون ہے کہ ہر ملک و قوم کو راہِ ہدایت دکھا دے۔ پھر اگر اچھے اعمال ہیں تو اچھائی کے درجے ہونگے اگر برے ہیں تو انکے مطابق نتائج و عواقب پیش آئیں گے

Marfat.com

ضال اور مُضل دونوں جہنم رسید ہونگے،

قیامت کو ضال اور مُضل دونوں جہنم رسید ہونگے اور بد اخلاقی میں ہمجنس ہونے کی وجہ سے جس طرح یہ کمبخت دُنیا میں مل گئے تھے جہنم میں بھی اسی اتحاد کے باعث وہ اکٹھے ہونگے ؛

منکرین حق اپنی برائیوں کو مان لینگے

دنیا میں وہ دعوتِ حق کا انکار کرتے ہیں۔ تو وقت آجائے گا جب وہ اپنی بداعمالیوں کا اقرار کرلیں گے اور وہ خود اپنے خلاف گواہی دینگے،

ہر جگہ قانونِ ہدایت آتا ہے،

تمہارے پروردگار کا یہ شیوہ نہیں کہ وہ ظلم اور ناانصافیوں سے بستیوں کو ہلاک کردے اس حالت میں کہ وہاں کے مکین راہِ حق سے بے خبر ہوں۔

ظالموں کو تباہ و برباد کردیا جائیگا

اگر سمجھ بوجھ کے باوجود تم مخالفت سے باز نہ آئے تو وہ بے نیاز خدا تمہاری بیخ و بُن اکھاڑ دے گا اور تمہاری جگہ ایک دوسری قوم لا کھڑی کرے گا یہ جو کچھ کہا جارہا ہے۔ یہ ہونے والا ہے تم خدا کو مجبور نہیں کرسکتے۔ تم اپنی جگہ کام کرتے جاؤ میں بھی کام کر رہا ہوں۔ تم دیکھ لوگے کہ ظالم کامیابی کا منہ نہیں دیکھ سکتے ؛

فصل ۷۰

مشرکین عرب کے مجرمانہ اعمال،

مشرکین عرب کے مُجرمانہ اعمال کی مختصر فہرست یہ ہے :-

۱۔ وہ اپنی زراعت اور مویشی میں کچھ حصہ خدا کا رکھتے ہیں اور کچھ بُتوں کا پھر بُتوں کے حصہ کا مقابلتہً زیادہ خیال رکھتے ہیں ؛

۲۔ لڑکیوں کو قتل کر دیتے ہیں اور اسے بڑے فخر اور شرافت کی بات سمجھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ بزرگوں اور کاہنوں کا حکم ہے ؛

۳۔ وہ فصل اور مویشی کا ایک حصّہ بُت خانے کے لئے مخصوص کرتے ہیں اور اس کا کھانا منع بتاتے ہیں ؛

Marfat.com

۴۔ بتوں کے نام پر جانور چھوڑتے ہیں اور ان سے کام لینا جائز نہیں سمجھتے،

۵۔ بتوں پر قربانی دیتے وقت خدا کا نام نہیں لیتے؛

۶۔ جانور ذبح کرنے سے زندہ بچہ نکلے تو صرف مرد کھاتے ہیں۔ مُردہ ہوتا ہے تو عورتیں بھی کھا لیتی ہیں؛

یہ سب باتیں انتہائی جہالت اور وحشت کا نمونہ ہیں؛

اولاد کا قتل اور اللہ کے دئے ہوئے رزق کی تحریم یہ سب امکی گمراہی کی علامتیں ہیں، ۶ ع۔ آیات ۱۳۰ - ۱۴۰،

حلت وحرمت کی اصل

تمہارے لئے تمام میوہ جات حلال ہیں۔ ہاں جس دن فصل کاٹو۔ تو اس کا حق (زکوٰۃ) ضرور دے دیا کرو۔ اللہ اسراف کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا،

چارپایوں میں ہر قسم کے جانور ہیں۔ کچھ تو بوجھ اٹھانے والے ہیں کچھ سواری اور لادنے کے کام آتے ہیں۔ اور کچھ تمہاری خوراک ہیں۔ انہیں کھاؤ اور شیطان کے نقشِ قدم پر نہ چلو،

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے

جن جانوروں کا گوشت کھایا جاتا ہے۔ ان کی آٹھ قسمیں ہیں، بھیڑ۔ بکری اونٹ۔ گائے۔ نر و مادہ یہ سب حلال ہیں۔ ظالم ہیں۔ جو ان کو خواہ مخواہ حرام قرار دیتے ہیں، اللہ تعالےٰ ایسے ظالموں پر فلاح و سعادت کی راہ نہیں کھولتا۔ ۷ ع۔ آیات ۱۴۱ - ۱۴۴،

حرام جانور

قانون قرآن عزیز کی رو سے کوئی چیز حرام نہیں۔ مگر یہ کہ مُردار ہو۔ بہتا ہوا خون ہو۔ خنزیر کا گوشت۔ یہ چیزیں لاریب گندگی ہیں۔ یا پھر جس چیز پر غیر خدا کا نام پکارا گیا ہو تو وہ بھی حرام ہے؛

Marfat.com

یہودیوں کے لئے خاص حرمت کی حکمت،

ہاں یہودیوں کو ناخن والے جانوروں اور گائے بکری کی چربی کے استعمال سے روک دیا گیا تھا۔ مگر اس لئے نہیں کہ یہ چیزیں حرام ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ یہودیوں کی بے قید اور ناہموار طبیعتوں کو سرکشی کی سزا دینا مقصود تھا، اس پر بھی اگر وہ جھٹلانے سے باز نہ آئیں۔ تو کہہ دیجئے کہ اللہ کا عذاب مجرموں سے ٹل نہیں سکتا۔ یہ بدبخت گناہ تو خود کرتے ہیں اور الزام اللہ تعالےٰ پر قائم کرتے ہیں کہ اگر خدا چاہتا تو ہم برائی نہ کرتے ان کا یہ کہنا جہالت و بے بصیرتی ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اتمام حجت ہو چکا ہے۔ ہاں وہ مشیت جبری سے راہ ہدایت پر نہیں لایا کرتا۔ حق کے ساتھ باطل کی راہ بھی موجود ہے۔ جس کا جی چاہے اللہ کا حکم مانے اور جو چاہے گمراہی کی راہ پر جا پڑے؛

مشرکوں کی شہادت مقبول نہیں،

اے یہودیو! کیا تمہارے اس طرز عمل کی کوئی شہادت ہے؟ اگر "جھوٹی شہادت" پیش بھی کر دی۔ تو بھی وحی الٰہی آجانے کے بعد معاندین حق کی خواہشات کی پیروی کیسے کی جا سکتی ہے جبکہ وہ دوسری ہستیوں کو بھی اپنے پروردگار کا شریک ٹھیراتے ہیں۔ ۱۸ ع۔ آیات ۱۴۵-۱۵۰،

فصل ۱۷ محرمات حقیقی اور دین کی اصل۔

اے باطل پرستو! اپنے اوہام باطلہ کو چھوڑ دو۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں کہ حقیقت میں اللہ نے تم پر کیا کچھ حرام کیا ہے اور تمہارے لئے کیا دستور حیات تجویز کیا ہے سنو!

(۱) کسی کو اللہ کا شریک نہ بناؤ (۲) ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو (۳) اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو (۴) بے حیائی کے قریب نہ جاؤ

Marfat.com

(۵) کسی کو ناحق قتل نہ کرو (۶) یتیموں کا مال ناجائز طریق پر نہ کھاؤ۔ ہاں ان کے کام کی اُجرت دیانتداری سے لینا چاہو تو لے سکتے ہو (۷) ماپ تول میں کمی نہ کرو (۸) حق گوئی اپنا شعار بنا لو۔ اگرچہ معاملہ قرابت داری کا ہی کیوں نہ ہو (۹) اللہ کے عہد کو پورا کرو ؛

سچائی کی راہ یہی ہے اور اسی پر چلو۔ دوسری راہوں پر نہ چلو کہ وہ خدا کی راہ سے تمہیں تتر بتر کر دیں گی ؛

کتاب حق نعمت کے اتمام کے لئے ہے

ہم (اللہ) نے موسیٰ کو کتاب حق عطا کی مقصد یہ تھا کہ نکوکاروں پر نعمت کا اتمام ہو جائے یقیناً ان لوگوں کے لئے ہدایت و رحمت ہے جو لقائے حق پر یقین رکھتے ہیں۔ ع ۱۹ آیات ۱۵۱-۱۵۴،

فصل ۷۲

(اے باشندگانِ عرب!) یہ برکت والی کتاب اس لئے نازل کی۔ کہ تم اسکی پیروی کر کے رحمتِ حق کے مالک بن جاؤ اور یہ نہ کہہ سکو۔ کہ ہم سے پہلے یہود و نصاریٰ کو کتاب اللہ دی گئی۔ لیکن ہم ان کی زبانوں سے ناآشنا ہونے کی وجہ سے منشائے الٰہی معلوم نہ کر سکے۔ یا کہہ دو کہ اگر ہم پر کتاب نازل ہوتی تو زیادہ ہدایت یافتہ ہوتے۔ اب تمہارے پاس خدائی دلیل اور ہدایت و رحمت آگئی۔ اگر اب بھی اعتراض کرو تو تمہارے لئے نامرادی و ہلاکت کا رسا کُن عذاب تیار ہے،

خاص نشانات الٰہی آجانے کے بعد مہلت نہیں ملتی

اگر تمہیں کسی خاص نشان (قہر) کا انتظار ہے۔ تو سن لو کہ جب اللہ کی طرف سے ایسے نشانات ظاہر ہو جاتے ہیں تو پھر نیکی کی مہلت نہیں ملا کرتی عمل کا وقت تو یہی ہے۔ ہاں (چور بن کر) انتظار کرنا ہے۔ تو کرتے رہو،

Marfat.com

ہم بھی (فیصلہ حق و باطل) کے منتظر ہیں ؛

تفرقہ پسندوں سے اظہار بیزاری کا اعلان

جو لوگ تفرقہ پسند ہیں۔ ان سے ہمیں کوئی سروکار نہیں۔ اللہ کا قانون یہ ہے کہ وہ انسانی گروہ بندیوں کو نہیں دیکھتا۔ اس کے نزدیک عمل ہی ذریعہ نجات ہے۔ اور وہ جزائے اعمال میں ناانصافی نہیں کرتا ؛

صراط مستقیم اور مسلک ابراہیمی

صراط مستقیم نظر آگئی ہے۔ یہی صحیح دین ہے اور یہی مسلک ابراہیمی ہے

اب کچھ کہنا ہے تو یہی کہ :-

میری نماز، میرا حج، میرا جینا۔ میرا مرنا سب کچھ اللہ کے لئے ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔ مجھے یہی حکم ہے کہ پہلا فرمانبردار بن جاؤں، اللہ کے سوا کسی کے در پر جانے کی ضرورت نہیں۔ ہر دی روح کو اسی کے دربار میں حاضر ہونا ہے۔ وہاں سب فیصلے ہو جائیں گے ؛

یہاں سورت ختم ہوئی اور اعلان کر دیا گیا کہ وقت آگیا ہے جس طرح مختلف قومیں ایک دوسرے کی جانشین ہوتی رہیں۔ اب پیروان قرآن عزیز دوسری پچھلی قوموں کے جانشین ہوں ؛

سُورۃ الاعراف

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۲۰۶ آیات اور ۲۴ رکوع ہیں۔ سورۃ البقر میں یہود کو دعوت حق دی گئی تھی اور نصاریٰ بالتبع مخاطب تھے۔ پھر آل عمران میں نصاریٰ کو توحید کی دعوت دی اور یہود کو بالتبع مخاطب کیا۔ سورۃ النساء اور المائدہ میں عربوں کی اصلاح پیش نظر تھی۔ سورۃ الانعام میں مجوسیوں کے لئے خاص احکام تھے۔ اب یہاں بقیہ اقوام عالم کو

Marfat.com

دعوت الی القرآن دی جاتی ہے ؛

فصل ۳۷،

ہدایت وحی کا مقصد (تذکیر و تنذیر)

ھدایتِ وحی کا مقصد "تذکیر" (پند و موعظت کے ذریعہ بیدار کرنا) اور "تنذیر" (انکار و بدعملی کے نتائج سے خبردار کرنا) یہ کتاب مومنوں کیلئے بیداری و نصیحت کا پیغام ہے لیکن اگر وہ غافل رہیں تو کسی دل گرفتگی کی ضرورت نہیں۔ دعوتِ حق کے منکر ہلاکت و نامرادی کا شکار ہونگے جب قوموں نے پیغمبروں کی دعوت پر کان نہ دھرا تو کئی بار ایسا ہوا کہ وہ راتوں کو بے خبر سو رہے تھے یا دوپہر کے وقت استراحت میں تھے کہ اچانک عذاب آ نمودار ہوا۔ اور وہ پکار اُٹھے "ہائے ہم ظالم تھے"۔

لوگوں سے پرسش ہوگی کہ انہوں نے پیغمبروں کی دعوت پر کان دھرا یا نہیں؟ اور پیغمبر اس لئے جواب دہ ہونگے کہ انہوں نے فرضِ رسالت ادا کیا یا نہیں؟ (گو) خدا کا علم حاوی ہے ؛

قیامت اور میزانِ عدل

قیامت کے دن اعمال کا تولنا برحق ہے، اس دن کامیاب وہی ہوگا۔ جس کی بھلائیاں برائیوں سے زیادہ ہوں گی۔ نامراد وہ ہوگا جس کی برائیوں کے وزن سے بھلائیاں دب جائیں گی ؛

اللہ نے نوعِ انسانی کو زمین میں قدرت و اختیار کے ساتھ بسا دیا اور زندگی کے سروسامان مہیا کر دئے مگر شکر کرنے والے بہت تھوڑے آدمی ہیں، ۴۶۔ آیات ۱ - ۱۰،

خلقتِ انسانیت کی

پہلے انسان کے وجود کی تخلیق ہوئی۔ پھر اسکی صورت، پھر ظہورِ آدم کا وقت آیا

Marfat.com

اور ارتقائی مدارج کی دو راہیں، شیطانی[1]، رحمانی[2]

اور اس نے وہ مقام حاصل کر لیا کہ ملائکہ کو اس کے سامنے سربسجود ہونے کا حکم ملا۔ ملائکہ نے تعمیل کی لیکن ابلیس نے انکار و سرکشی کی راہ اختیار کر لی اب بنی آدم کے لئے دو ہی راہیں ہیں۔ احکام الٰہی کی اطاعت اور توبہ و انابت کی راہ (۲) نافرمانی اور سرکشی اور تکبر کی راہ، پہلی راہ کے لئے کامیابی اور دوسری راہ کے لئے نامرادی (جہاں انکار نسلی و بڑائی کی وجہ سے ہوا) یہی شیطانی راہ ہے۔ کیونکہ خدا کے ہاں بزرگی کا معیار تقویٰ اور صرف تقویٰ ہے) شیطان ذلیل و خوار ہوا لیکن اسے مہلت مل گئی (مہلت سب کے لئے ہوتی ہے اچھوں کے لئے بھی اور بروں کے لئے بھی) اس نے مہلت سے فائدہ اٹھانے کی بجائے لوگوں کو گمراہ کرنے پر کمر باندھ لی۔ حتیٰ کہ آدمؑ پر اس کا داؤ چل گیا وہ اس کے جھانسے میں آ گئے اور آدم و حوّا نے شجرِ ممنوعہ کا پھل کھا لیا۔ جب احساسِ جرم ہوا تو وہ پکار اٹھے "اے پروردگار ہم نے اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کیا۔ اگر تو نے ہمارا قصور نہ بخشا اور ہم پر رحم نہ فرمایا تو ہمارے لئے بربادی کے سوا کچھ نہیں"۔

اللہ نے درگذر کیا۔ مگر اس مقام سے گرا دیا اور زمین میں سر و سامانِ زندگی مہیا کر دیا۔ جہاں وہ ایک خاص وقت تک اس سے فائدہ اٹھاتے رہے اسی میں مرے اور بالآخر وہیں پیوندِ زمین ہوئے۔ ۲ع۔ آیات ۲-۲۵

فصل ۴، اولادِ آدم سے خطاب، لباسِ جسم[1] اور لباسِ تقویٰ[2]

آدم کے بعد اولادِ آدم سے خطاب ہے۔ اس وقت سے وہ زمین پر پھیل گئے

اے بنی آدم! خدا نے زمین کی پیداوار میں تمہارے لئے جسم کے لباس کا سامان پیدا کر دیا۔ اسی میں پوشش و حفاظت بھی ہے اور زیب و زینت بھی

Marfat.com

دوسرا لباس جو روح کی حفاظت و زینت ہے۔ وہ تقویٰ ہے۔

دنیا کا سامانِ زیب و زینت

دنیا کا سامانِ زیب و زینت خدا کی بخشی ہوئی نعمت ہے۔ دینداری کا اقتضا یہ ہے کہ خدا کی عبادت اسی سامانِ زینت سے آراستہ ہو کر کرو۔

خدا کی بخشی ہوئی نعمت ہے

شیطانی قوتیں ہمیشہ حق کی دشمن رہینگی

شیطان فردِ واحد نہیں ہے اے بنی آدم! جس طرح ابلیس آدمؑ کا دشمن تھا۔ آج بھی شیطانی قوتیں تمہاری دشمن رہیں گی۔ وہ منکرینِ حق کی رفیق ہوں گی۔

مشرکینِ عرب کی ڈھٹائی

مشرکینِ عرب ڈھیٹ بن کر بے حیائی کی باتیں اللہ کی طرف منسوب کرتے رہتے ہیں۔ وہ ایسی بات کی جرأت کر رہے ہیں جو بلا دلیل ہے، گمراہی ہے اور بے راہ روی ہے۔

دین حق کے تین بنیادی اصول،

دین حق کے تین بنیادی اصول ہیں۔ عمل میں اعتدال۔ عبادت میں توجہ، اور خدا پرستی میں اخلاص، اب دو راہیں ہیں۔ ان اصولوں پر عمل کر کے کامیاب ہو جاؤ یا انکار کر کے شیطان کے رفیق بن جاؤ۔ قرآن انقلاب انگیز اعلان کرتا ہے کہ وہ دنیا جو نجات کی طلب میں دنیا ترک کر رہی تھی (رہبانیت) اب اپنی نجات و سعادت دنیا کی تعمیر و ترقی میں تلاش کرے۔ ہاں حسد کی چال خدا کو پسند نہیں۔ ع آیات ۲۶-۳۱

فصل ۷۵

دنیا کی نعمتوں کا صحیح استعمال مشیت الٰہی کو پورا کرنا ہے، اصل میں حرام کیا ہے

اے پیغمبر صلعم! آپ اعلان کر دیں کہ دنیا اور دنیا کی تمام نعمتوں کو ٹھیک طور پر کام میں لانا مشیتِ الٰہی کو پورا کرنا ہے۔

حرام تو یہ امور ہیں (۱) ظاہری و باطنی بے حیائی (۲) گناہ کی باتیں (۳) ناحق کی باتیں (۴) شرک (۵) خدا کے نام سے ایسی بات کہنا جس کا

Marfat.com

جس کا علم نہیں۔ افراد کی طرح جماعتوں کی موت وحیات کے لئے بھی مقررہ قوانین ہیں۔ جن کے احکام اٹل ہیں۔ ان قوانین پر عمل پیرا ہونے والے تقویٰ، صلاحیت اور اصلاح کے ہتھیاروں کے ذریعہ لاخوف ولاخوف کے تخت پر متمکن ہو جاتے ہیں۔ اور آیاتِ الٰہی سے سرکشی کرنے والے ہمیشہ آگ کا ایندھن بن جاتے ہیں۔ قانونِ الٰہی کے باغی مستحقِ عذاب ہیں۔ اللہ کے ہاں ان کے بنائے ہوئے خداؤں کی ہستی اور طاقت کی کوئی نمود نظر نہ آئے گی۔ بالآخر وہ خود اپنے منکر ہونے کی گواہی دینگے

گمراہ لوگ دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں،

وہ جماعتیں جو گمراہ ہوئیں اور اپنی بُری مثالوں سے دوسروں کو بھی گمراہ کرتی رہیں، اپنے اعمال کی پاداش میں ایک دوسرے کے سر گناہ تھوپ کر جہنم رسید ہوں گی اور کوئی بھی ان کو بچا نہ سکیگا۔ ۳۹ آیات ۳۲

فصل ۷

وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اور سرکشی کی راہ اختیار کی۔ ان کا جنت میں جانا ایسا ہی ہے جیسے سوئی کے ناکے میں سے اونٹ کا گذر جانا (یعنی ناممکن) ان کے نیچے آگ کا بچھونا ہوگا اور اوپر آگ کی چادر، ظالموں کا انجام یہی ہوگا ؛

ایمان وعمل اور کینہ وعناد جمع نہیں ہونگے

اصحابِ جنت کے دل بغض وعناد کی کدورتوں سے پاک ہوں گے کیونکہ ایمان وعمل کی پاکیزگی کے ساتھ کینہ وعناد کی آلودگی جمع نہیں ہو سکتی۔ یہ نیکوکاری کا ثمرہ ہے ؛

اصحابِ دوزخ۔ راحت کی حالت میں ہوں یا عذاب میں ان کے دلوں میں بُغض ونفرت کے علاوہ کوئی جذبہ راہ نہیں پاتا ؛

Marfat.com

قیامت کے دن جنتی اور دوزخی دونوں اللہ کے وعدے کی کارسازی دیکھ لیں گے۔ ایک پکارنے والا پکارے گا" ان ظالموں پر خدا کی لعنت ہو جو خدا کی راہ سے لوگوں کو روکتے تھے اور چاہتے کہ وہ سیدھی راہ نہ ہو بلکہ اس میں کجی ہی رہے اور آخرت کی زندگی سے بھی منکر تھے"۔

اعراف

جنت اور دوزخ دونوں کے لئے ایک اعراف (اعراف کا اطلاق ہر ایسی چیز پر ہوتا ہے جو بلند ہو،) ہے جہاں دونوں طرف دیکھا جا سکتا ہے، وہاں کے لوگ جنت کے آرزومند ہیں۔ ابھی داخل نہیں ہوئے جب انکی نگاہ دوزخیوں پر پڑتی ہے تو کہتے ہیں۔ اے پروردگار! ہمیں اس ظالم گروہ کے ساتھ شامل نہ کیجیو، ع آیات ۴۰-۴۷،

اصحاب اعراف قیافہ سے پہچان کر کہیں گے منکرین حق! نہ تو تمہارے جتھے تمہارے کام آئے اور نہ تمہاری بڑائیاں۔

جنتیوں کی کامیابی

(جنتیوں کی طرف اشارہ کر کے کہیں گے) ان کے بارے میں تم قسمیں کھاتے تھے کہ انہیں کچھ نہ ملے گا۔ دیکھو! رحمت حق کے سایہ میں نہ وہ فکرمند ہیں نہ غمگین۔

دوزخیوں کی بدحالی

دوزخی کہیں گے" تھوڑا سا پانی ہم پر بہا دو۔ یا خدا کے رزق سے کچھ دے دو۔ ہم شدت حرارت سے پھنکے جاتے ہیں۔ اور بھوک سے بے تاب ہیں"۔

جنت والے جواب دینگے" یہ دونوں چیزیں خدا نے تم پر حرام کر دی ہیں کہ دنیا کی زندگی کے دھوکہ میں مبتلا ہو کر تم اعمال حق کی بجائے لہو و لعب میں

Marfat.com

پڑے رہے اور اس دن کا انکار کرتے رہے ۔

فصل ۷۷

ہدایت وحی کا نمود کے بعد عذاب آجانے کے بعد مہلت نہیں ملے گی

ھدایت وحی (قرآن) نمودار ہوئی اور اس نے علم و بصیرت کی راہ واضح کر دی لیکن اس سے صرف ایمانداروں نے فائدہ اٹھایا ہے منکرین حق سرکشی و فساد سے باز نہیں آتے۔ وہ انکار و بدعملی کا ظہور اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے متمنی ہیں اور نہیں جانتے کہ جس دن اس کا ظہور ہوگا۔ اس دن مہلت کب باقی رہے گی؟ وہ تو اعمال انسانی کے فیصلہ کا دن ہوگا۔ اس دن نہ تو کوئی سفارشی ملے گا نہ مہلت ملے گی۔ صرف اپنا کیا سامنے آئے گا اور سب افترا پردازیاں بھول جائیں گی، ع آیات ۴۸-۵۳

ساتواں باب

پروردگار عالم کی کارسازی اور رحمت کی نمود،

تمہارا پروردگار تو وہی ہے۔ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو ۶ دن (۱۶ دوار) میں پیدا کیا۔ پھر (حکومت و جلال کے) تخت پر متمکن ہوگیا۔ رات کی تاریکی دن کی روشنی کو ڈھانپ لیتی ہے۔ گویا کہ اسکے پیچھے لپکی آرہی ہے۔ سورج، چاند اور ستارے سب اسی کے حکم کے آگے جھکے ہوئے ہیں۔ حقیقی حاکم وہی ہے۔ اپنے پروردگار سے دعائیں مانگو۔ آہ و زاری کرتے ہوئے بھی اور پوشیدہ بھی۔ حد سے گذرنے والے خدا کو پسند نہیں، دیکھو! زمین میں فساد نہ پھیلاؤ۔ بلکہ رحمت حق کے امیدوار بن کر

Marfat.com

دستِ طلب دراز کرو۔ اس کے ہاں معیارِ محبّت صرف نکوکاری ہے ؛

ہدایت کے حصول کے لئے استعداد ضروری ہے

جس طرح بارش تو ہر جگہ ہوتی ہے لیکن فائدہ وہی زمین اٹھاتی ہے جس میں استعداد ہوتی ہے اسی طرح قرآنِ عزیز کی ہدایت سے بھی وہی روحیں شاداب ہونگی۔ جن میں قبولیتِ حق کی استعداد ہے۔ جنہوں نے استعداد کھودی ہے ان کے حصہ میں محرومی و نامرادی کے سوا کچھ نہیں ؛ ع

(یہاں سے گذشتہ داعیانِ حق کا ذکر شروع ہوتا ہے)

(تذکیر بایام اللہ)

فصل ۷۸

سنت الٰہی یہی ہے کہ ہمیشہ دعوتِ حق کی بے سر و سامانیوں نے سر و سامانیوں پر فتح پائی۔ سب سے پہلے نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کو پکارا۔ "اے میری قوم! اللہ کی بندگی کرو۔ اسکے سوا کوئی معبود نہیں ہیں تمہیں ایک بڑے عذاب کے دن سے ڈراتا ہوں"۔ قوم کے بڑے بولے۔ "اے نوح! تو گمراہ ہوگیا ہے" انہوں نے کہا۔ "ایسا نہیں۔ بلکہ میں پیامبرِ حق ہوں اور علم حق سے تمہیں نصیحت کر رہا ہوں۔ تم تعجب نہ کرو اور خدا کے احکام مان لو۔ تاکہ سایۂ رحمتِ الٰہی میں جگہ پاسکو"۔ وہ نہ مانے اور سوائے کشتی میں آجانے والوں کے سب غرق کر دئے گئے۔ اسلئے کہ وہ سمجھ بوجھ سے یکقلم اندھے ہوگئے تھے

نوح علیہ السلام کے بعد عرب میں قوم عادؑ کا عروج ہوا۔ (ان کی وادیاں عمان اور حضر موت سے یمن تک موجود ہیں) انہوں نے بھی توحید کی دعوت دی، لیکن قوم کے بڑے مجرموں نے ان کو جھوٹا کہا اور نعوذ باللہ ان پر حماقت کا الزام تھوپا۔ انہوں نے پھر کہا۔ لوگو غور کرو کہ میں تمہیں خدا کا حکم سناتا ہوں،

Marfat.com

اور تم مجھے بیوقوف بناتے ہو، اس پر کیوں تعجب کرتے ہو کہ میں ایک انسان نبی ہوں۔ اللہ نے بھی تو احسان کیا کہ تمہیں نوح علیہ السلام کی قوم کا جانشین بنایا۔ اور مجھے نوحؑ کا۔ پھر وسعت و توانائی بخشی، دیکھو غفلت نہ کرو۔

وہ بولے یہ تو بڑا مشکل کام ہے کہ ہم تمہاری خاطر باپ دادا کے بنائے ہوئے بتوں کو چھوڑ دیں۔ ہودؑ نے جواب دیا۔ "اے غافلو! محض چند ناموں پر مرتے ہو۔ جو تم نے یا تمہارے بزرگوں نے گھڑے ہیں اور جن کے لئے کوئی سند بھی تمہارے پاس نہیں"، ۶۹۔ آیات ۶۵-۷۲،

قوم ثمود اور صالح علیہ السلام کی دعوت

بالآخر ان کے انکار اور انکار پر اصرار نے قہر الٰہی کو حرکت دی اور انکی بیخ و بنیاد تک اکھاڑ دی گئی۔ قوم ثمود کے ہاں صالحؑ آئے (ان کی وادی حجاز اور شام سے وادی القریٰ تک تھی)

انہوں نے قوم کو توحید کی دعوت دی اور خدا کے نام پر ایک اونٹنی چھوڑی۔ جو ان کے لئے اتباعِ حق کی آزمائش ہو گئی۔

ان لوگوں نے (کہ محلات کے مکین تھے) اپنے غرور میں صالح کو کمزور و حقیر سمجھا اور نہ صرف یہ کہ اونٹنی کو کاٹ ڈالا بلکہ چیلنج کیا۔ کہ جس عذاب سے ڈراتے ہو اسے لے آؤ۔

صالحؑ تو کنارہ کش ہو گئے۔ مگر غیرتِ الٰہی جوش میں آئی۔ لرزا دینے والی ہولناکی نے ان کو آن لیا اور وہ صبح گھروں میں اوندھے منہ پڑے ہوئے رہ گئے۔

قوم لوطؑ کی بداعمالیاں اور مہلک انجام

پھر لوطؑ (حضرت ابراہیمؑ کے برادر زادہ سدوم میں مقیم ہوئے) نے

Marfat.com

اپنی قوم سے کہا کہ تم غیر فطرتی بدمعاشیوں سے باز آجاؤ۔ انہوں نے اکڑ کر کہا کہ ان پاک صاف بننے والوں کو ملک بدر کر دو۔ لوط علیہ السلام تو بچ گئے۔ لیکن ان کی بیوی ظالموں کے ساتھ ہلاک ہوئی۔ ان پر پتھروں کا مینہ برسا اور مجرموں کا انجام یہی ہوتا ہے۔ ع۔ آیات ۷۳-۸۴،

فصل ۷۹ شعیب علیہ السلام کی دعوت،

مَدیَن (ایک قبیلہ جو جزیرہ نمائے سینا میں آباد تھا) میں شعیب بھیجے گئے انہوں نے اللہ کی طرف لوگوں کو بلایا اور فرمایا لوگو! ناپ تول پورا پورا کیا کرو۔ لوگوں کو خرید و فروخت میں چیزیں کم نہ دو۔ ملک کی اصلاح کے بعد اس میں فساد نہ کرو۔ ایمان و عمل ہی مدارِ نجات ہے۔ پھر ایسا بھی نہ کرو کہ دعوتِ حق کی اشاعت روکنے کے لئے ہر راستہ پر جا بیٹھو اور ہر مومن کو دھمکی دے کر راہِ حق سے روکو۔ اللہ نے تم پر بڑا احسان کیا۔ کہ تمہاری تعداد زیادہ کر دی تم میری تعلیم کے نتیجہ کو دیکھنے کیلئے صبر تو کرو،

قَالَ الْمَلَاُ (۹)

مدین کے سردار دنیوی طاقت کے گھمنڈ میں بولے، ہم تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو شہر بدر کر دیں گے شعیبؑ نے فرمایا۔ دیکھو۔ زیادتی نہ کرو ہم علم و بصیرت کی روشنی میں قدم اٹھا رہے ہیں۔ اسلئے ممکن نہیں کہ اب قدم پیچھے ہٹے، ہمارا اعتماد تو بھروسہ اللہ پر ہے، اور اسی سے دعا ہے کہ حق و باطل میں فیصلہ کر دے ؛

پھر کیا ہوا؟ لرزا دینے والی ہولناکی نے ان کو آلیا اور وہ گھروں میں اس طرح اوندھے منہ پڑے تھے کہ گویا ان بستیوں میں کبھی بسے ہی نہیں،

Marfat.com

شعیب کی کنارہ کشی

شعیبؑ نے اب کنارہ کش ہو کر حسرت آمیز لہجہ میں کہا۔ بھائیو۔ میں نے تمہیں اللہ کا حکم پہنچایا۔ تمہاری بہتری چاہی۔ تم نے میری ایک نہ سُنی۔ اب منکرین حق کی ہلاکت پر افسوس کیوں کروں ؂ ۱۱ع۔ آیات ۸۵-۹۳،

دعوت حق اور اللہ کا قانون

اللہ کا قانون یہی ہے کہ عذاب سے پہلے لوگوں پر اتمام حجت کی پوری تکمیل کر دی جائے۔ نبی آئے۔ عذاب سے ڈرائے۔ نکوکاری اور بدکاری کے نتائج واضح کر دے۔ پھر بھی منکرین حق کان نہ دھریں تو ان کو پکڑ لیا جائے۔ اس حقیقت کو سمجھ لینے کے بعد بھی کیا شہروں کے بسنے والوں کو امان مل گئی ہے کہ (اس دعوت حق کے بعد) ہمارا عذاب راتوں رات آ نازل ہو اور وہ پڑے سوتے ہوں یا دن دہاڑے کھیل کود میں پکڑے جائیں خدا کی مخفی تدبیروں سے کوئی بے خوف نہیں ہو سکتا۔ مگر وہی جو تباہ ہونے والا ہے۔ ۱۲ع آیات ۹۴-۹۹،

(داعیانِ حق کی زندگی پر نظر ڈالو سب اسی قوم میں پیدا ہوئے۔ باہر سے نہیں آئے سب غریب تھے۔ اسکے باوجود تن تنہا اٹھ کھڑے ہوئے اور اللہ کی نصرت پر اعتماد کیا۔ سب کا ایک ہی نعرہ تھا "دعوت الی التوحید اور ایمان و عمل کی تلقین" سب کے دشمن امراء و مشائخ ہوئے اور ساتھ صرف عوام اور غربا نے دیا۔ ان کی ہنسی اڑائی گئی ان کی اس جرأت کو حماقت سے تعبیر کیا گیا۔ انکے وجود کو برداشت تک نہ کیا گیا۔ ان کے پند و وعظ کا جواب جبر و تشدد سے دیا گیا۔ بالآخر دعوت حق کا بول بالا ہوا۔ اور منکرین حق کو دنیا کی کوئی طاقت "قانونِ الٰہی کی پکڑ سے نہ بچا سکی" ——— دورِ حاضر کا مسلمان بھی اسی قانونِ امہال کی رو سے اپنی اجل کا انتظار کر رہے)

Marfat.com

فصل ۸۰
ملک کی وراثت اور تقویٰ کی ضرورت

ملک کا وارث جس قوم کو بنایا جاتا ہے اُسے اللہ کی بے نیازی سے ہر وقت ڈرنا چاہیئے۔ انکار کے نتیجہ میں دلوں کی مُہریں انہیں ہمیشہ محروم رحمت کر سکتی ہیں۔ اکثر لوگ اس حقیقت سے بے خبر رہ کر عہد شکن اور نافرمان ہو جاتے ہیں۔

موسیٰ کی دعوت

اب موسیٰ علیہ السلام کی دعوت کا تذکرہ سنو۔ انہوں نے فرعون سے صرف اتنا مطالبہ کیا کہ بنی اسرائیل کو مصر سے نکل جانے دیا جائے۔ لیکن مستبد قوتوں نے اسے بغاوت کا نام دیا۔

(سورۂ یونس میں ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کو سردار بننے کا طعنہ دیا۔ سورہ طٰہٰ میں بھی کچھ تفصیل واقعہ ہے)

عصا اور یدِ بیضا کے معجزات

موسیٰ علیہ السلام نے سمجھایا کہ یہ مطالبہ میں اپنے فرضِ منصبی کے پیشِ نظر کر رہا ہوں۔ تم اس افتادہ جماعت کو غلامی پر مجبور نہ کرو بلکہ میرے ساتھ رخصت کر دو۔ فرعون نے نشان طلب کیا تو موسیٰ علیہ السلام نے عصا اور یدِ بیضا کے معجزات دکھائے۔ سردارانِ فرعون بھونچکے رہ گئے اور موسیٰ علیہ السلام کو ماہر جادوگر سمجھ کر کہا کہ اس کی خواہش ہے کہ اپنی طاقتوں سے کام لے کر تمہیں ملک سے نکال باہر کرے، اب تمہارا مشورہ کیا ہے؟ ملک کے تمام

جادوگروں سے مقابلہ اور انکی شکست و اعترافِ حق

اطراف سے جادوگر جمع ہوئے۔ جب مقابلہ ہوا تو موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے لاٹھی پھینکی۔ تو اچانک اس نے جادوگروں کی تمام جھوٹی نمائش نگل کر نابود کر دی۔ سچائی ثابت ہو گئی۔ جادوگروں کے کرتب دھرے رہ گئے تو وہ بے اختیار سجدے میں گر پڑے اور پکار اٹھے "ہم اسی پر ایمان لائے جو سارے جہانوں کا رب ہے۔ جو موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام کا رب ہے۔"

Marfat.com

قومی خطرہ، بغاوت کا الزام اور جادوگروں کا استقلال،

فرعون نے ان کے اس عمل کو قومی خطرہ قرار دے کر اپنی ذلّت کو یوں چھپایا کہ انہیں باغی گردانتے ہوئے سخت جسمانی عذاب کی دھمکی دی۔ وہ متزلزل نہ ہوئے اور پکار اُٹھے "ہمارے رب کا نشان سامنے آگیا ہے۔ اے پروردگار! ہم ایمان لائے۔ اب ہمیں صبر و شکیبائی سے معمور کر دے، تاکہ زندگی کی کوئی اذیّت ہمیں راہِ حق سے ڈگمگا نہ سکے اور ہمیں دُنیا سے اس حالت میں اُٹھا کہ ہم تیرے فرمانبردار ہوں *

سرداروں نے فرعون کو مشورہ دیا کہ موسیٰؑ اور اس کے ساتھی تو باغی ہیں۔ لہٰذا اِن باغیانِ قوم کو سزا دینی چاہیئے تاکہ یہ زور نہ پکڑ جائیں،

فرعون کی جفاکاری

فرعون بولا "ہم ان کے لڑکوں کو قتل کر دیں گے اور ان کی بچیوں کو زندہ رکھیں گے۔ اس طرح وہ ہمیشہ دبے رہیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام جب حقیقتِ حال سے باخبر ہوئے تو اپنی قوم سے کہا:۔

"خدا سے مدد مانگو۔ مشکلات و موانع کے مقابلہ میں ڈٹ جاؤ۔ بادشاہت اللہ کی ہے اور وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے وارث بنا دیتا ہے۔ انجام کار ان کے لئے ہے جو متقی ہیں"۔ وہ بولے اے موسیٰ تمہارے آنے سے پہلے بھی ہم ستائے گئے (اب فرعون چڑھ گیا ہے) اور ہم پھر ستائے جا رہے ہیں *

موسیٰ علیہ السلام کا قوم کو تسلی دینا،

موسیٰ علیہ السلام نے تسلی دی کہ گھبراؤ نہیں۔ تمہارا دشمن ہلاک ہوگا۔ اور تمہیں آزمانے کے لئے زمین کا وارث بنا دیا جائے گا *

محکومانہ زندگی میں عزم و ہمّت کی روح پژمردہ ہو جاتی ہے لوگ غلامی کے

Marfat.com

ذلّت آگیز امن پر قانع ہو جاتے ہیں۔ طلب وسعی کی مشکلوں سے جی چُرانے لگتے ہیں۔ وہ آزادی و کامرانی کی طلب میں حقیر راحتیں قربان نہیں کر سکتے، اللہ نے ملک کی وراثت اور انجام کار میں کامیابی کے لئے استعانت باللہ اور صبر دو اصول بتائے ہیں) ۱۵ع

نظارہ حق کی طلب اور اعتراف عجز

موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر ۴۰ رات قیام فرمایا۔ تاکہ معاملات عالم ناسوت سے منقطع ہو کر فنا فی الملکیۃ ہو جائیں اور روحانیت کی اعلےٰ ترین استعداد حاصل کر لیں اور ہدایات سماوی بلا واسطہ لینے کی صلاحیت پیدا ہو سکے۔ انہوں نے اپنا جانشین ہارون کو بنایا۔ موسیٰ علیہ السلام سے خدا نے کلام کیا تو بے اختیار بول اُٹھے۔ مجھے اپنا جمال دکھا کہ ایک نگاہ دیکھ لوں۔ یعنی وہ لذت سماع سے لذت مشاہدہ کے لئے بے تاب ہو گئے ؎

حکم ہوا۔ پہاڑ دیکھ لو۔ اگر یہ تاب لا سکا تو تم بھی نظارہ کر سکتے ہو۔ نمود حق تو ہو سکتی ہے لیکن اے موسیٰ مانع نظارہ خود تیری ہستی کا عجز ہے ؎

ہر چہ ہست از قامت ناسازو بد اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالائے کس دشوار نیست

نمود حق کیا ہوئی۔ پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گیا اور موسیٰ غش کھا کر گر پڑے، ہوش آیا تو اللہ نے فرمایا۔ میں نے تجھے اپنی پیغمبری اور ہم کلامی سے لوگوں پر برگزیدگی بخشی تو احکام شریعت لے لے اور شکر بجا لا ؎

الواح کا عطا کیا جانا

پھر حکم الٰہی سے تختیاں عطا ہوئیں۔ ہر بات واضح کر دی گئی اور اللہ کے پسندیدہ کاموں پر کاربند ہو جانے اور اس پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونے کا

Marfat.com

حکم مل گیا اور اللہ نے فرمایا :-

اب خدا کی زمین میں سرکشی کرنے والوں کی نگاہیں پھرا دی جائیں، یہ نافرمان لوگ ہدایت کی راہ دیکھ پاتے ہیں۔ تو منہ موڑ لیتے ہیں اور ٹیڑھی راہ پر فوراً چل کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ لوگ ہماری نشانیاں جھٹلاتے ہیں ان کے اعمال بے نتیجہ رہیں گے اور یہ ان کی کرتوتوں کا نتیجہ ہے ع ۱۴۲/۱۴۷

بنی اسرائیل کی گمراہی

بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کے کوہِ طور پر چلے جانے کے بعد بچھڑے کو معبود بنا لیا۔ گویا کہ ان کی زر پرستی کا نتیجہ بت پرستی میں ظاہر ہوا جب انہوں نے دیکھا کہ وہ راہِ حق سے بھٹک گئے ہیں تو افسوس و ندامت سے ہاتھ ملنے لگے۔ اللہ کی رحمت کے بغیر انہیں گھاٹا ہی گھاٹا نظر آیا :-

موسیٰ علیہ السلام کی سختی،

موسیٰؑ پُر جلال طبیعت کے مالک تو تھے ہی۔ آتے ہی اپنے نائب (ہارونؑ) کو بالوں سے پکڑ لیا اور قوم کو سخت ڈانٹ بتائی۔ ہارونؑ جو کمزور طبیعت تھے۔ بولے "اے میرے ماں جائے بھائی! لوگوں نے مجھے بے حقیقت سمجھا۔ قریب تھا کہ مجھے قتل کر ڈالیں۔ اب تو بھی ایسا سلوک نہ کر کہ دشمن مجھ پر ہنسیں"۔

پھر موسےٰ علیہ السلام نے دعا مانگی۔ "پروردگار! میرا قصور بخش دے اور میرے بھائی کا بھی۔ کہ میں جوش میں آگیا اور وہ کمزور ثابت ہوا اور ہمیں اپنی رحمت کے سایہ میں داخل کر۔ تجھ سے بڑھ کر رحم کرنے والا کون ہے؟

ع ۱۸ - آیات ۱۴۸-۱۵۱

بچھڑے کے پجاری ذلیل و رسوا ہوں گے۔ ہاں اگر وہ برائیوں کے

Marfat.com

ارتکاب کے بعد توبہ کرلیں اور ایمان لے آئیں تو خدا کی رحمت بہت وسیع ہے

جب موسےٰ علیہ السلام کا غصہ فرو ہوا۔ تو قانونِ ہدایت و رحمت کی تختیاں اٹھا لیں اور قوم میں سے ستر سردار چُنے کہ وہ کوہِ طور پر جاکر شرک سے بچنے کا پکا وعدہ کریں لیکن وہاں ان کی گستاخی پر لرزا دینے والی ہولناکی نے اُن کو آلیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی۔ اے خدا! تُو نے اپنے فضل و کرم سے ہمیں مُہلت دی ہے۔ تو اب چند احمق لوگوں کے فعل پر ہمیں ہلاک نہ کر، خدایا دنیا و عقبیٰ میں ہمیں بھلائی کی توفیق دے"

اللہ کا قانون رحمت

اللہ نے فرمایا۔ میرا عذاب محدود ہے لیکن میرے قانونِ رحمت کے احاطہ سے کوئی گوشہ باہر نہیں ہے۔ میں یہودیوں[1] سے بچنے والوں، زکوٰۃ[2] دینے والوں۔ میری نشانیوں[3] پر ایمان لانے والوں اور آخری[4] نبی اُمّی پر ایمان لاکر راہِ حق میں اس کی مدد کرنے والوں کے لئے رحمت لکھ دُوں گا اور وہ انجام کار کامیاب بھی ہونگے، ع ۱۹ آیات ۱۵۱ - ۱۵۷،

پیغمبر اسلام کی دعوت تمام نوعِ انسانی کے لئے ہے۔ یہ خدا کے آگے تمام سروں کو جھکا ہوا دیکھنا چاہتی ہے، ایمان باللہ و حکمت اس کا شعار ہے،

موسیٰ علیہ السلام کی قوم میں ایک گروہ ایسا بھی ہے جو لوگوں کو سچائی کی راہ پر چلاتا اور معاملات میں انصاف کی تلقین کرتا ہے ؛

بنی اسرائیل ۱۲ خاندانوں پر منقسم کر دیئے گئے تھے۔ ہر ایک نے اپنا اپنا گھاٹ پہچان لیا اور موسیٰ علیہ السلام کے ذریعہ غیر معروف طریق پر رہائی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے ؛

Marfat.com

پھر ان پر نعمائے آلہی (منّ وسلویٰ) کا نزول ہوتا رہا۔ بالآخر انہوں نے نافرمانی کی تو وہ ظالم قرار دئے گئے اور عذابِ آلہی کا شکار ہوئے۔ جب بدوی زندگی سے اُکتا کر شہری زندگی کے طالب ہوئے تو داخلۂ شہر کے وقت عاجزی کی بجائے سرکشی اختیار کی۔ گناہوں کی مغفرت کی طلب کی بجائے انہوں نے مجوزہ الفاظ کو بدل دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کا ظلم ان کی ہلاکت کے لئے گندگی کا عذاب بن گیا۔ (ع ۲۰ آیات ۱۵۸-۱۶۲)

فصل ۸۱

داعیِ حق جو تبلیغ کو اپنا فرضِ منصبی سمجھتا ہے،

سمندری کنارے پر بسنے والے بنی اسرائیل سبت کے دن اللہ کی مقرر حد سے باہر ہو جاتے (کچھ لوگوں نے سمجھایا تو ایک گروہ نے کہا۔ تم ایسے لوگوں کو بے کار نصیحت کرتے ہو جنہیں ان کی بدبختی کی وجہ سے یا تو اللہ ہلاک کر دیگا یا سخت عذابِ اخروی میں مبتلا کرے گا؟ انہوں نے کہا۔ کہ ہم اللہ کے سامنے (ادائے فرض کی) معذرت تو کر سکیں گے۔ کہ ہم نے پیامِ حق پہنچایا۔ شاید وہ لوگ باز آجائیں۔

"گمراہوں کی ہدایت کی طرف سے کتنی ہی مایوسی ہو لیکن اہلِ حق کا فرض ہے۔ کہ موعظت سے باز نہ رہیں۔ کیونکہ اوّل تو یہ فرض ہے اور ادائے فرض میں نتیجہ کا سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ دوسرے کون کہہ سکتا ہے کہ ہدایت قطعاً مؤثر نہ ہوگی۔ کیا پتہ کسی کے دل کو کوئی بات لگ جائے۔"

جب ان منکرینِ حق نے ہر نصیحت کو ٹھکرا دیا تو وہ اس جرم کی پاداش میں ذلّت و خواری سے ٹھکرائے ہوئے بندر بنا دئے گئے (اَیْ مَسَخَتْ قُلُوْبُهُمْ) (مجاہد)

Marfat.com

قانونِ تعذیب اور آزمائش کی گھڑیاں،

قانونِ تعذیب میں مُہلت ملتی ہے اچھی اور بُری دونوں حالتوں میں ڈال کر آزمایا جاتا ہے جب کسی گروہ میں عمل اور حقیقت کی رُوح باقی نہیں رہتی۔ تو وہ عمل کی جگہ محض خوش اعتقادی کے خود ساختہ سہاروں پر اعتماد کرتے ہیں۔ آخرت کی بھلائی تو نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے ہی ہے اللہ اصلاح پسندوں کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا ؛

اللہ تعالےٰ نے بنی اسرائیل کے اوپر پہاڑ میں زلزلہ پیدا کیا۔ اس طرح کہ گویا وہ ایک سائبان ہے تاکہ وہ قانون حق سے بندھ جائیں اور گناہوں سے بچیں، (۷ ع ۱۲) آیات ۱۶۳ - ۱۷۱،

خدا کی ہستی کا اعتقاد انسان کی فطرت میں ودیعت کر دیا گیا ہے اور فطرت کی اصل آواز (بلیٰ) یعنی تصدیق ہے انکار نہیں۔ لہٰذا کوئی انسان غفلت کے لئے معذور نہیں۔ نہ یہ کہہ کر بچ سکتا ہے کہ آباء و اجداد کی گمراہی سے میں بھی گمراہ ہو گیا۔ کتنے ہی بیرونی مؤثرات ہوں۔ فطرت کی اندرونی آواز نہیں دبتی جب تک اُسے خود نہ دبایا جائے ؛

حسد کا شیطان انسان کو گمراہ کر دیتا ہے،

اے پیغمبر! ان کو اس شخص (امیہ بن عبداللہ ابی الصلت ثقفی جاہلیت کا حکیم شاعر یا بلعم باعور) کا واقعہ سنا دو۔ جسے دلائلِ حق کی سمجھ تھی لیکن حسد کے شیطان نے اُسے گمراہ کر دیا۔ وہ پستی کی طرف جھکا اور ہوائے نفس کی پیروی میں کُتے کی مانند ہو گیا۔ کہ مشقت میں ڈالو تو بھی ہانپے اور زبان نکالے چھوڑ دو جب بھی ایسا ہی کرے، یہ حکایتیں لوگوں کو سناؤ تاکہ وہ غور و فکر کریں،

Marfat.com

منکرینِ حق کی نامرادی،

جو لوگ اللہ کے نشانات جھٹلاتے ہیں ان کے پاس عقل ہے مگر اس سے سمجھ بوجھ کا کام نہیں لیتے۔ آنکھیں ہیں مگر دیکھنے کا کام نہیں لیتے کان ہیں مگر سننے کا کام نہیں لیتے۔ وہ چارپایوں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی زیادہ کھوئے ہوئے۔ یہی لوگ ہیں جو یک قلم غفلت میں ڈوب گئے ہیں۔

اسماء الحسنیٰ

قرآنِ عزیز نے خدائی صفات کا جو تصوّر پیش کیا ہے۔ وہ سرتاسر حسن و خوبی کا تصوّر ہے۔ حُسنیٰ کے معنی ہیں۔ جمال و خوبی کی صفات یہ تصوّر اتنا کامل اور بلیغ ہے کہ صرف دو صفاتی ناموں میں تدبّر کرنا ہی کائناتِ ہستی کے بے شمار اسرار و دقائق کی معرفت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ع ۲۲ - آیات ۱۷۶ - ۱۸۱،

فصل ۸۲

منکروں کے لئے مہلت ایک وقت تک ہے۔ جزائے اعمال کا قانون بھی اللہ کی مضبوط مخفی تدبیر کے تحت زیرِ عمل آجائے گا۔

داعیانِ حق کو دیوانہ کہا گیا۔

انکار کرنے والوں نے ہمیشہ داعیانِ حق کو دیوانہ کہا ہے۔ اشرارِ مکّہ حضور سراپا نور کو بھی ایسا ہی کہتے رہے۔ حالانکہ اگر غور و فکر کریں۔ تو خود پیغمبر علیہ السلام کی زندگی جو انہی میں پیدا ہوئے اور ان ہی میں رہے سچائی کی سب سے بڑی دلیل ہے۔

غور و فکر کی بات

اگر نظر سے کام لیں تو آسمان و زمین کا ایک ایک ذرّہ خدا کی ہستی اور اس کے مقررہ قوانینِ خلقت کی شہادت دے رہا ہے جسے توفیقِ ہدایت نصیب نہ ہو۔ اسے تو بہرحال سرکشی میں ہی بھٹکنا ہے۔

قیامت اچانک آئیگی

مشرکینِ مکّہ انکار و تمسخر کی راہ سے پوچھتے۔ کہ قیامت آنے والی ہے

Marfat.com

تو بتا دو کب آئے گی؟ فرمایا۔ وقت کا علم تو اللہ کو ہے تمہارے لئے اتنا جان لینا کافی ہے کہ اچانک آجائے گی۔ ڈھنڈورا پیٹ کر نہیں آئیگی،

عالمگیر گمراہی

ایک عالمگیر گمراہی یہ تھی۔ کہ جو انسان روحانی عظمت کے ساتھ ظاہر ہوتا اسے انسانیت کی سطح سے بلند کر کے دیکھنے کی کوشش کی جاتی۔ پیغمبر اسلام نے اسی جہالت سے لوگوں کو نکالا۔ اور صاف کہہ دیا۔ کہ وہ صرف انکار و بدعملی کے نتائج سے ڈرانے والے اور نیک عملی کی برکتوں کی بشارت دینے والے ہیں غیب دان نہیں ہیں۔ کیا ایسے پاک انسان کے صادق و امین ہونے میں کسی کو شک ہو سکتا ہے؟ ؎

؎ چہ عظمت دادہ یارب بخلق آں عظیم الشان
کہ انی عبدہ گوید بجائے قول سبحانی ۲۳ ع آیات ۱۸۲/۱۸۸

فصل ۸۳

نسل انسانی کی گمراہی

ایک آدم سے نسل انسانی کی ابتدا ہوئی۔ پھر اسی کی جنس سے جوڑا بنا تاکہ وہ اس کی رفاقت میں چین پائے۔ پھر انسانی پیدائش کے مدارج حمل، وضع حمل اور پیدائش میں انسانی آرزو یہی ہوتی ہے کہ تندرست بچہ پیدا ہو۔ جب ایسا ہی ہوتا ہے تو انسان خدا کی کارسازی کو بھول کر دوسری ہستیوں کو شریک بنا لیتا ہے۔ اللہ کی ذات بہت بلند ہے، بندگی و نیاز کا ہر فعل خدا کے لئے ہے۔ پیرانِ مذہب نے اکثر یہ ٹھوکر کھائی۔ کہ توحید الوہیت میں گمراہ ہو گئے۔ اپنی دعاؤں، منتوں اور مرادوں کے لئے بہت سے آستانے بنا لئے ہیں۔ قرآن اسے "الٰہ" (معبود) بنا لینے سے تعبیر کرتا ہے

انسانی آرزو اور بے راہ روی

مشرکوں کی نادانی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، نادانو! بندوں کے پجاری نہ بنو۔ وہ تمہاری

Marfat.com

کسی احتیاج میں کارساز نہیں۔ کیا ان مورتیوں کے پاؤں ہیں جن سے چلتی ہوں؟ ہاتھ ہیں جن سے پکڑتی ہوں؟ آنکھیں ہیں جن سے دیکھتی ہوں کان ہیں جن سے سنتی ہوں؟

اے پیغمبر حق! اعلان کر دیں۔ کہ ساری مخفی تدبیریں کرلیں۔ مہلت بھی نہ دیں۔ پھر بھی اللہ کی کارسازی دعوتِ حق کو فتحمند بنا کر رہے گی،

سورہ کا خاتمہ اور دین حق کے بعض مہمات ومقاصد

سورہ کا خاتمہ دینِ حق کے ان مہمات ومقاصد پر ہوتا ہے:۔ (۱) متعصب اور ضدی لوگ راہ حق پر نہ آئیں گے (۲) نرمی اور درگذر کا شیوہ ملحوظ رکھو اور جاہلوں اور ضدی لوگوں سے بے نیاز رہ کر نیکی کی دعوت دیتے رہو (۳) اگر مخالفوں کے عناد۔ ناموافق حالات کے ہجوم اور بے چارگی و بے نوائی سے مایوس کن خیالات پیدا ہونے لگیں۔ تو سمجھ جاؤ کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ اس کا علاج یادِ الٰہی ہے (۴) وساوس وخطرات سب کو گزرتے ہیں۔ ضمیر بیدار معاً چونک اٹھتا ہے اور راستی ونیکی کی روشنی میں راہ پالیتا ہے۔ مگر ایمان وتقویٰ کی محرومی وساوس کے ہاتھوں جدھر چاہے لڑھکا دے (اچھائی یا برائی دیکھنے والی آنکھ کے لحاظ سے ہے۔ ایک دیکھنا سلمان فارسی کا تھا۔ جو پہلی نگاہ میں پکار اٹھا۔ واللہ ماھذا بوجہ کذاب خدا کی قسم یہ صورت جھوٹے آدمی کی نہیں ہو سکتی اور ایک دیکھنا ابوجہل کا تھا۔ کہ مالھذا الرسول یاکل الطعام ویمشی فی الاسواق۔ اے نبی اکرمؐ! اگر تجھے حقیقت کی آنکھ سے دیکھیں تو

نبی اکرم کو حقیقت کی آنکھ سے دیکھو

Marfat.com

کبھی انکار کی جرأت نہ کرسکیں)

قرآن عزیز خاموشی سے سنو۔

قرآن عزیز سرمایۂ دلائل ہے۔ ہدایت و رحمت ہے۔ مگر اُن کے لئے جو یقین رکھنے والے ہیں۔ اس لئے اے مسلمانو! جب قرآن پڑھا جائے تو جی لگاکر سنو اور چُپ رہو۔ تاکہ اللہ کی مہربانی کے مستحق ہوجاؤ

یاد الٰہی میں مصروف رہو۔

(اے پیغمبر حق!) اپنے پروردگار کو صبح و شام یاد کرلیا کرو دل ہی دل میں عجز و نیاز سے ڈرتے ہوئے بھی اور زبان سے بھی آہستہ آہستہ بغیر پکارے ہی، غافل کسی وقت نہ ہونا۔

اللہ والے بندگیِ حق سے کسی وقت جھجکتے نہیں۔ اسی کی پاکیزگی اور ثنا میں زمزمہ سنج رہتے ہیں اور اسی کے آگے سربسجود ہوتے ہیں

پ ۹ ع ۔ آیات ۱۰۹ - ۲۰۶ -

آٹھواں باب

سُورَۃ الْاَنْفَال

(یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۷۵ آیتیں اور ۱۰ رکوع ہیں)

تبلیغ حق کا فرض ادا ہوچکا۔ یہود و نصاریٰ۔ مشرکین مکہ۔ مجوسی اور تمام بقیہ اقوام عالم کو خدا کا قانون بتا دیا گیا۔ ظہور دعوت حق کے بعد دشمنانِ حق

Marfat.com

اور عاشقان حق کی دو جماعتیں ظہور میں آگئیں۔ محمد عربی صلعم نے جب اعتقاد وضمیر کی آزادی کے لئے مکہ میں جگہ نہ دیکھی تو انتہائی مظالم برداشت کرنے کے بعد مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ قریش مکہ نے یہاں بھی چین نہ لینے دیا اور پے در پے حملے کئے۔ اب رحمۃ للعالمین کے سامنے تین صورتیں تھیں (۱) حق سے دستبردار ہو جائیں (۲) حق پر قائم رہیں مگر اپنے دشمنوں کو پٹنے دیں تا آنکہ مارنے والے انہیں خاک میں ملا دیں یعنی سپنیہ گرہ کریں (۳) یا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور جہاں باطل پرست اپنے اوہام پر جان دینے کو تیار تھے وہاں مومن سچے خدا اور سچے دین کے لئے سر بکف ہو جائیں اور نتیجہ خدا پر چھوڑ دیں۔ پہلی دو صورتیں حریت[1] غیرت[2] اور شجاعت کے خلاف ہیں۔ اسلئے انہوں نے تیسری راہ اختیار کی۔ نتیجہ وہی نکلا جو نکلا کرتا ہے یعنی حق فتحمند رہا اور باطل ہمیشہ کے لئے مٹ گیا ؛

(یہ سورہ مبارکہ قانون جنگ کے اس حصہ پر مشتمل ہے۔ جو دفع اعدا سے تعلق رکھتا ہے اس میں اصول جنگ کی ۱۳ دفعات بیان ہوئی ہیں اور اس جامعیت سے کہ دنیا کا کوئی قانون ان کی برابری نہیں کر سکتا)

فصل ۸۴ تذکیر و موعظت مال غنیمت امیر لشکر کے سامنے پیش کرو باہمی صلح۔ تقویٰ[1]

ابتدا میں تذکیر و موعظت کے رنگ میں فرمایا کہ جو مال لڑائی میں ہاتھ لگے۔ وہ سب امام یعنی امیر لشکر کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ وہ خود جماعت میں تقسیم کرے ورنہ نظام میں خلل آئے گا فتح کے لئے باہمی صلح و صفائی نہایت ضروری ہے۔ ورنہ ہوا اکھڑ جائے گی ؛

ہر حال میں تقوے[1] اور اطاعت کا نصب العین پیش نظر رکھنا ضروری ہے

Marfat.com

اطاعت فتح کے ہتھیار ہیں،

سرکش جماعت کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔ سچا مومن وہ ہے جس کی روح خدا پرستی سے معمور رہتی ہے۔ قرآن سُن کر اس کا دل دہل جاتا ہے اس کا ایمان گھٹنے کی بجائے برابر بڑھتا ہے وہ نماز قایم کرتا ہے اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے کبھی نہیں جھجکتا۔ اللہ کے ہاں اس کے لئے مغفرت اور رزقِ کریم موجود ہے ؛

حق اور باطل کی پہلی آویزش۔ قدسیوں کی فتح عظیم،

اے پیغمبر حق جنگِ بدر میں جب اللہ نے سچائی کے ساتھ گھر سے نکلنے کا حکم دیا تو مسلمانوں میں ایک گروہ وہ تھا جو باہر نکل کر جنگ کرنے کو موت کے منہ میں جانا تصوّر کرتا تھا۔ لیکن اللہ نے بے ضرر جماعت (قافلہ) کی بجائے کفار کی مضبوط جمعیت سے مٹھ بھیڑ کرائی اور تو نے دیکھا کہ اللہ کی مدد سے ۳۱۳ بے نواؤں نے رؤسائے مکہ کے پورے لشکر کو شکست دی۔ تم نے (اپنی کمزوری دیکھ کر) فریاد کی، تو اللہ نے تمہارے مضطرب دلوں کو فرشتوں کی بشارت سے قرار بخشا اور نصرت مدد کے لئے اس کی نصرت اور غلبہ ہی کافی ہے۔ ۴۶۔ آیات ۱-۱۰،

اللہ نے اسلامی فوج کی معنوی قوّت (سپرٹ) کو مضبوط کر دیا۔ وہ بے خوف ہو کر سو گئے۔ بارش نے پیاس کا خطرہ دور کر دیا اور بدر کی ریت جم گئی۔ نہا دھو لینے سے جسم میں تازگی آگئی۔ خود اعتمادی اور سرگرمی پیدا ہو گئی ؛

باطل کی شکست اور حق کی استقامت

مومنو! اب کافروں کے دہشت زدہ دل نکل کر باہر آ رہے ہیں، انکی گردنوں پر ضرب لگاؤ اور ہاتھ پاؤں کی ایک ایک انگلی پر ضرب لگاؤ

Marfat.com

یہی ظالم ہیں جنہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور یہ
اس کی سزا ہے اور آئندہ ان کے لئے آتش دوزخ کی سزا ہوگی ،
دیکھو۔ مقابلہ میں پیٹھ نہ دکھاؤ۔ بھگوڑے خدا کے غضب میں جہنم کا
ایندھن ہونگے۔ اللہ خود تمہاری جگہ لڑتا ہے۔ تمہیں تو صرف آزماتا ہے
وہ کافروں کی ہر مخفی تدبیر کو کمزور کر دے گا ؛

اے روسائے مکہ! تم فتحمندی کے ظہور کے طلبگار تھے۔ اب
بدر کے معرکہ نے اس کو آشکارا کر دیا۔ اب بھی باز آجاؤ ورنہ یاد رکھو!
تمہاری جمعیت تمہارے کچھ کام نہ آئے گی۔ اس لئے کہ اللہ ایمان رکھنے
والوں کے ساتھ ہے۔ ع ۲ - آیات (۱۱-۱۹)

نپولین کی جنگ سے توضیح۔

بدر میں نصرت حق نے جو صورت اختیار کی اسکو سمجھنے کے لئے نپولین کی
جنگ کو دیکھو۔ جنگ واٹرلو کے متعلق مؤرخین متفق ہیں کہ ۱۷-۱۸ جون ۱۸۱۵ء کی
درمیانی رات بارش نہ ہوئی ہوتی تو یورپ کا نقشہ بدل گیا ہوتا۔ کیونکہ اس صورت
میں نپولین کو زمین خشک ہونے کا بارہ بجے تک انتظار نہ کرنا پڑتا۔ سویرے ہی
لڑائی شروع کر دیتا۔ تو بلوشر کے پہنچنے سے پہلے ولنگٹن کو شکست ہو جاتی ،
واٹرلو میں بارش نہ ہوتی تو یورپ کا سیاسی نقشہ بدل جاتا اگر بدر میں نہ
ہوتی تو کیا ہوتا ؟ تمام کرۂ ارض کی ہدایت و سعادت کا نقشہ الٹ جاتا۔ رحمۃ للعالمین
نے اپنی دعا میں اسی کی طرف ارشاد فرمایا اَللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِكْ ھٰذِهِ
الْعِصَابَةَ فَلَا تُعْبَدُ فِي الْاَرْضِ۔ خدایا۔ اگر خدام حق کی یہ چھوٹی
سی جماعت آج ہلاک ہو گئی تو کرۂ ارض میں تیرا سچا عبادتگذار کوئی نہ رہیگا (ترجمان)

Marfat.com

فصل ۵۸

صدائے حق سنکر روگردانی نہ کرو

مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ صدائے حق سن کر اس سے روگردانی نہ کرو۔ اللہ کے نزدیک سب سے بدتر انسان وہ حیوان ہیں۔ جو بہرے گونگے ہو گئے اور کچھ سمجھتے ہی نہیں۔ یہ نتیجہ ہے ان کے انکار کا اور پھر انکار پر اصرار کا ؛

اس بات کو نہ بھولو کہ انسان کے افکار و افعال میں حکمت الٰہی کا ایک خاص قانون کام کر رہا ہے۔ لقائے الٰہی کو نہ بھولو۔ کیونکہ جس دل میں وصال حق کی تڑپ موجود ہے وہ زندگی کی غفلتوں سے کبھی مغلوب نہیں ہو سکتا

انفرادی اصلاح ہی کافی نہیں۔ ان فتنوں سے بھی بچو جنہیں سوسائٹی کا ایک فرد یا ایک جماعت برپا کر دیتی ہے لیکن جب آگ بھڑک اٹھتی ہے تو سبھی اس کی لپیٹ میں آجاتے ہیں ؛

مسلمانو! اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ خیانت نہ کرو اور نہ ہی آپس میں اس کے مرتکب ہو۔ یعنی اسلام کے احکام کی تعمیل و تبلیغ اور امت کے مصالح و مقاصد کو پس پشت ڈال کر ذاتی وجاہت و ثروت میں مگن نہ ہو جاؤ ؛

دشمن کے ساتھ کسی قسم کا تعلق فتنہ ہے،

اہل مکہ کے ساتھ بیوی بچوں کی حفاظت کے خیال سے نامہ و پیام بھی فتنہ ہے۔ اللہ کے عاشق جب اللہ کی راہ میں نکلتے ہیں۔ تو یہ تمام بوجھ پہلے اتار لیتے ہیں۔ ان کی نگاہیں صرف اللہ کے اجر پر ہوتی ہیں ؛

(غور کرو اگر صرف اتنی بات خیانت تھی۔ تو ان مسلمانوں کا کیا حال ہوگا۔ جو اپنی ساری زندگیاں اعدائے ملت کی سیاسی خدمات میں صرف کر ڈالتے ہیں۔

Marfat.com

اور جو ڈیڑھ سو برس سے بے شمار اسلامی حکومتوں کے زوال و انقراض کا باعث ہوئے ہیں۔ (ترجمان)]

پ۳ع آیات ۲۰-۲۸-

حق و باطل کے امتیاز کی قوت

مومنو! اگر تم اللہ سے ڈرتے رہو تو اللہ تعالےٰ حق و باطل کے امتیاز کی ایک خاص قوت عطا فرمائے گا۔

اے پیغمبر اسلام! ہم نے تجھے مکہ والوں کی سازشوں سے بچایا انہوں نے آیات سن کر کہا تھا۔ یہ کیا ہے۔ ہم بھی ایسی باتیں کہہ سکتے ہیں۔ یہ تو صرف قصے کہانیاں ہیں۔ انہوں نے عذاب کو دعوت دی خدائی وقار کو چیلنج کیا۔ لیکن تیرے وجود اقدس کی وجہ سے عذاب ٹل گیا۔ اب وہ مسجد حرام سے مسلمانوں کو روکتے ہیں۔ مفسد و ظالم بن گئے ہیں۔ خانہ کعبہ میں سیٹیاں اور تالیاں بجاتے ہیں اور اسے نماز کہتے ہیں۔ وہ مال خرچ کرتے ہیں۔ تو اس لئے کہ مومنوں کو راہ حق سے روک دیں۔ اب وقت آگیا ہے کہ ان کو عذاب کا مزہ چکھایا جائے، اور پھر قیامت کو پاک اور ناپاک روحوں کو جدا کر کے حوالہ جہنم کر دیا جائے کہ وہ یکسر تباہ ہو جائیں۔

ظالموں کا طرز عمل

یاد رہے کہ حق و باطل کی امتیازی قوت علم، ڈگریوں اور تمدن کی بنا پر نہیں ملتی۔ بلکہ اللہ کا فضل ہوتا ہے جو تقویٰ اور سچائی کا قدرتی ثمرہ ہے، عرب کے صحرا نشین اونٹ چرانے والے اسی قوت کے بل پر ایرانیوں اور رومیوں جیسی متمدن قوموں کی قسمتوں کے مالک بن گئے وہ جو کچھ کرتے اور جس طرح کرتے وہی حق و عدالت اور خیر و سعادت ہوتا تھا۔

Marfat.com

وہ زمانہ کیا ہوا جب مری آہ میں اثر تھا ۔ یہی چشم خونفشاں تھی، یہی دل، یہی جگر تھا،

ع ۴ - آیات ۷۹ - ۳۷،

فصل ۸۶ کفار کو چیلنج، (اے پیغمبر حق) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی - ان سے کہہ دو کہ اگر اب بھی باز آجائیں۔ تو جو کچھ گزر چکا وہ معاف کر دیا جائے گا لیکن اگر پھر وہ ظلم و جنگ کی طرف لوٹیں گے۔ تو پھر ذلیل و خوار کئے جائیں گے ؛

قیام امن کے لئے جنگ ضروری ہے مسلمانو! تم لڑتے رہو تاکہ ظلم و فساد کا نام و نشان تک باقی نہ رہے اور دین کے لئے راستہ صاف ہو جائے۔ خدا خود تمہارا رفیق و کارساز ہے، (جس کا رفیق اللہ ہو) کیا ہی اچھا رفیق ہے اور کیا ہی اچھا مددگار!

وَاعْلَمُوْا (۱۰)

مال غنیمت کی تقسیم مال غنیمت کی تقسیم سمجھ لو - ۱/۵ رسول اللہ صلعم اور ان کے اعزہ کے لئے (یعنی سٹیٹ (State) کے بیت المال کے لئے جس سے خلفاء کو وظیفہ ملتا رہے) ۴/۵ مجاہدین حق کے لئے - یعنی فوج کے لئے -

حکومت کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی خبرگیری کرے، قرآن کے نزدیک حکومت (State) کا فرض ہے - کہ یتیموں مسکینوں اور مصیبت زدوں کی خبرگیری کے لئے ذمہ دار رہے اور حکومت کے خزانے کا ایک لازمی مصرف قوم کے ان افراد کی اعانت ہے ؛

اللہ نے تمہیں اس دن جب تم دشمن کی کثرت دیکھ کر جنگ سے گریز کرتے تھے - دشمن سے بھڑا دیا۔ تاکہ اتمام حجت ہو جائے اور پھر جو زندہ رہے تو اتمام حجت کے بعد رہے اور جو ہلاک ہو وہ بھی اتمام حجت کے بعد ہو - اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے ؛

Marfat.com

اے پیغمبر حق! ہم نے تمہیں خواب میں مسلمانوں کی فتحمندی دکھا کر سامان تسکین مہیا کر دیا۔ یقین کرو جو کچھ انسان کے سینوں میں چھپا ہوتا ہے وہ اللہ کی نظروں سے پوشیدہ نہیں اور تمہارے کاموں کا دار و مدار اللہ ہی کی ذات پر ہے۔ ع ۵ آیات ۳۸ - ۴۴

فصل ۸ فتح و کامرانی کے اصول۔

اے مومنو! فتح و کامرانی کے لئے ان اصولوں پر عمل پیرا ہو جاؤ

۱۔ ثابت قدم رہو۔ میدانِ جنگ میں کامیابی اسی کے لئے ہوتی ہے جو آخر تک ثابت قدم رہے ؎

۲۔ اللہ کو بہت زیادہ یاد کرو کیونکہ جسم کا ثبات دل کے ثبات پر موقوف ہے۔ اور دل کا ثبات یادِ الٰہی کے بغیر ممکن نہیں ؎

۳۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو اور رسولؐ کے بعد اپنے امام و سردار کی۔ کیونکہ بغیر اطاعت (ڈسپلن) کے کوئی جماعت کامیاب نہیں ہو سکتی ؎

۴۔ باہمی نزاع سے بچو ورنہ سست پڑ جاؤ گے اور بات بگڑ جائیگی،

۵۔ کتنی ہی مشکلیں آئیں جھیلتے رہو۔ بالآخر جیت اسی کی ہے جو سب سے زیادہ جھیلنے والا ہے ؎

۶۔ ایمان اور راستی کی جگہ گھمنڈ اور دکھاوے کا طریقہ اختیار نہ کرو کہ یہ کافروں کا سا چلن ہے۔ تمہارے کاموں کی بنا خدا پرستانہ عجز و اخلاص پر ہونی چاہیئے ؎

۷۔ شیطان کے فریب میں نہ آؤ۔ وہ بزدل تمہیں ظاہری ڈھارس بندھا کر

Marfat.com

میدان میں لیٹے دکھا جائے گا۔

بدر میں نشۂ حق

فتح کا اصل سبب

جب بدر میں مٹھی بھر بے سروسامان مسلمان جنگ کے لئے نکلے۔ تو منافق اور کچے دل بول اٹھے۔ کہ ان کو صرف ان کے دین کے نشہ نے مغرور کر دیا ہے ورنہ ان کے پلے کیا ہے؟ وہ تو طعنہ دے رہے تھے لیکن بات غلط نہ تھی۔ بلاشبہ یہ دین کا نشہ تھا لیکن باطل کا نشہ نہ تھا،

اعدائے حق کا انجام

اعدائے حق کی روحیں قبض کرتے وقت فرشتے ان کے چہروں اور پشتوں پر ضربیں لگاتے ہیں اور پھر ان کے اعمال بد آتش دوزخ بنکر استقبال کرتے ہیں۔ اس سے پہلے فرعون کا حشر دیکھو کہ وہ کس طرح عذاب شدید میں پکڑا گیا۔

قانونِ عروج و زوال

خدا کا قانونِ عروج و زوال یہ ہے کہ وہ جب کسی گروہ کو اپنی نعمتوں سے سرفراز کرتا ہے۔ تو اس میں کبھی تغیر نہیں کرتا جب تک کہ خود اس گروہ کے افراد اپنی حالت متغیر نہیں کر لیتے۔ ہر قوم خود اپنی زندگی کا گہوارہ بناتی ہے اور خود ہی اپنی قبر بھی کھودتی ہے۔ فرعون کی قوم بھی اسی لئے غرق ہوئی کہ وہ ظالم تھی۔ بدترین چارپائے۔ وہ انسان ہیں۔ جنہوں نے کفر کی راہ اختیار کی۔ ایمان کی راہ عقل و بصیرت کی راہ ہے اور کفر اندھے پن کا دوسرا نام۔

معاہدہ کی خلاف ورزی کرنے والوں سے سلوک،

میدانِ جنگ میں اگر دشمن معاہدہ کی خلاف ورزی کرے تو اس کا عہد فسخ کر کے شکستِ عہد کی اطلاع دے دی جائے۔ کیونکہ اسلام اسے خیانت کہہ کر سچائی اور دیانت کا وہ بلند معیار قائم کرنا چاہتا ہے۔ جسے

Marfat.com

دنیا کے کسی گوشہ میں تلاش کرو تو نہ ملے اور دنیا پکار اُٹھے اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ کا یہ خیال نہ کریں کہ (دھوکے سے) وہ مارے گئے وہ پیروانِ حق کو کبھی عاجز نہیں کر سکتے۔ ع۔ آیات ۴۹-۵۸،

فصل ۸۸ جنگ کی تیاری مسلمانوں پر فرض ہے

مسلمانو! جہاں تک تمہارے بس میں ہے قوت پیدا کر کے اور گھوڑے تیار رکھ کے دشمنوں کے مقابلہ کے لئے مستعد رہو۔ تاکہ تمہاری دھاک بیٹھ سکے۔ دشمن صلح کا طالب ہے۔ تو تم بھی صلح کرو۔ اگر اس کی نیت میں فتور ہوگا تو اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی نصرت مومنوں کے لئے کافی ہے۔

اخوتِ حق کا نشان ہے،

اللہ کی رحمت ہے۔ کہ اس نے صدیوں سے باہمی جنگ و جدال کی آب و ہوا میں پرورش پانے والے بکھرے ہوئے انسانوں کو ایک رشتہ الفت میں پرو دیا۔ ع (آیات ۵۹-۶۴)

اے پیغمبر حق! اللہ تیرے لئے کافی ہے اور ان مومنوں کو بھی جو تیرے پیچھے چلنے والے ہیں۔ اے پیغمبر حق! مومنوں کو لڑائی کا شوق دلا۔

امیر لشکر جنگ کی رغبت دلائے۔

مجاہدین صبر و استقامت کا مجسمہ بن جائیں

مسلمانو! اگر تم میں بیس آدمی بھی مشکلوں کو جھیلنے والے نکل آئے تو یقین کرو کہ وہ دو سو دشمنوں پر غالب ہو کر رہیں گے۔ ابھی تم اس درجہ کے جفاکش اور صابر نہیں ہوئے۔ پھر بھی اپنے سے دگنی طاقت کا مقابلہ تو ضرور کر لو گے۔

اسیرانِ جنگ کا فدیہ

دنیا میں نبی اس لئے نہیں آتے کہ ان کے پیرو دشمنوں کو قید

Marfat.com

رکھ کر فدیہ کا روپیہ لے لیں۔ اصل مقصود دعوتِ حق کا اعلان ہے۔ پس نبی کو سزاوار نہیں کہ جب تک اس کی دعوت ملک میں ظاہر و غالب نہ ہو جائے اسیرانِ جنگ کو فدیہ کے لئے روکے رکھے۔ تمہاری نظر متاعِ دنیا پر ہے اور اللہ نے تمہارے لئے آخرت کا انعام پسند کیا ہے۔ اللہ تم سے درگزر کرتا ہے۔ اب اجازت دیتا ہے کہ مالِ غنیمت کو حلال سمجھ کر کھاؤ اور اللہ سے ڈرتے رہو وہ بخشنے والا اور رحمت والا ہے

ع۹- آیات ۶۵-۶۹۔

فصل ۸۹

لڑائی کے قیدیوں سے حسنِ سلوک،

اے پیغمبرِ حق! لڑائی کے قیدیوں میں سے جو لوگ تمہارے قبضے میں ہیں۔ ان سے کہہ دو کہ اگر اللہ نے تمہارے دل میں نیکی ڈال دی ہے تو تمہیں کوئی کھٹکا نہیں۔ ہاں ان کی خیانت کا خیال رکھو اس لئے کہ یہ اللہ سے خیانت کر چکے ہیں۔ اللہ سب کچھ جانتا ہے اور حکمت کا خالق خود بھی حکیم ہے ؂

اخوتِ اسلامی

جو لوگ ایمان لائے۔ اپنا گھر بار چھوڑا۔ جان و مال سے راہِ حق میں جہاد کیا۔ تو وہ خواہ کسی قبیلہ اور کسی حلقہ کے ہوں ایک ہی برادری کے افراد ہیں۔ یہ برادری جان نثارانِ حق کی برادری ہے ان کا ہر فرد دوسرے فرد کا کارساز و رفیق ہے، اور آپس کی کارسازی و رفاقت پر تمہارے کاموں کا دار و مدار ہے ؂

جو لوگ ایمان لائے مگر ابھی تک ہجرت نہیں کی تو ظاہر ہے کہ اس رشتہ کے حقوق میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ ہجرت

Marfat.com

کر کے تم سے آنہ ملیں۔ ہاں وہ دین کے معاملہ میں مدد چاہیں تو ان کو حق دینی سے محروم نہ کرو ؛

عہد و پیمان میں ہمیشہ وفا کرو

یاد رہے کہ عہد و پیمان کی وفا مسلمان کا پہلا فرض ہے۔ اس لئے اگر ایسے غیر مسلم گروہ کے مقابلہ میں مدد چاہیں جن سے تمہارا پیمانِ صلح و عہد ہے۔ تو نتیجہ کچھ بھی ہو تم اپنے عہد کا خیال کرو۔ بعد میں ایمان لانے والے اور ہجرت کرنے والے مواخات و اشتراک کے مستحق سمجھے جائیں ؛

اسلامی بھائی چارگی و اخوت کا ولولہ یہ تھا۔ کہ خون کے عزیزوں سے کہیں زیادہ یہ رشتہ حق کے عزیز بھائی سمجھے جاتے تھے حتیٰ کہ اگر ایک مر جاتا تو رشتہ مواخات کا بھائی اس کا وارث ہو جاتا۔ سب پہلے رشتے بھلا دیئے گئے۔ صرف ایک ہی رشتے کی لگن باقی رہ گئی تھی۔ یعنی سب اللہ کے رسول کے فدائی۔ اور سب اسی کے حسن جہاں آرا پر اپنا سب کچھ نثار کر دینے والے تھے ؎

تو نخل خوش ثمر کیستی کہ باغ و چمن
ہمہ ز خویش بریدند و در تو پیوستند

۱۰ ع آیات (۷۰ - ۷۵)

سُورَۃُ التَّوبَہ

یہ سورت مدنی ہے۔ اس میں ۱۲۹ آیات اور ۱۶ رکوع ہیں۔ قریش کی متواتر عہد شکنی کے بعد ۱۰ ہزار قدسیوں کے ساتھ سردارِ مدینہ نے کوچ کیا۔ بغیر کسی خونریزی کے

Marfat.com

مکہ کی فتح ظہور میں آگئی۔ فتح کے بعد ۹ھ میں اس سورت کی ابتدائی ۴۰ آیتیں یا یہ نازل ہوئیں۔ اور ابوبکرؓ اور اس کے بعد حضرت علیؓ کو ذیقعدہ میں مکہ بھیجا۔ کہ حج کے موقعہ پر بطور اعلان عام کے یہ آیات مشتہر کردیں۔

فصل ۹۰ اعلانِ جنگ اور اس کی وجوہات

کفار قریش اور مومنوں کی سیرت کا مطالعہ کرو تو معلوم ہوگا کہ ایک طرف اوّل سے آخر تک ظلم و تشدد، دغا و فریب اور وحشت و خونخواری ہے اور دوسری طرف صبر و تحمل، راستی و دیانت اور عفو و بخشش کا اعلیٰ نمونہ ہے ؛

مظلومی میں صبر، مقابلہ میں عزم، معاملہ میں راستبازی، طاقت و اختیار میں درگذر تاریخ انسانیت کے وہ نوادر ہیں جو رحمۃ للعالمین کی ذات اقدس میں جمع کر دیئے گئے تھے (بنو خزاعہ پر حملہ۔ سہیل بن عمرو کا حملہ میں شریک ہونا۔ کعبہ میں مسلمانوں کی معاہد قوم کا بے دریغ قتل۔ پیغمبر اسلام کے سامنے انکی آہ و زاری۔ قریش کی بدعہدی کے خلاف حمیت حق کے جوشِ غیرت کو حرکت میں لانے کا کافی سبب ہیں اسلئے اب :-

۱۔ اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے بری الذمہ ہونے کا اعلان کیا جاتا ہے انہوں نے عہد کو توڑا۔ اب وہ ۴ ماہ تک (۱۰ ربیع الآخر تک) چل پھر لیں۔ اس کے بعد جنگ کی حالت قائم ہو جائے گی ؛

حج کے بڑے دن عام منادی کی جاتی ہے کہ اللہ مشرکوں سے بیزار ہے اگر وہ ظلم و شرارت سے توبہ کرلیں تو ان کے لئے بہتر ہے ورنہ سمجھ لیں کہ وہ اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے ؛

Marfat.com

ب ۔ جن جماعتوں نے بدعہدی نہیں کی تو ان کا معاہدہ اپنی جگہ پر قائم ہے، اس مدت کے گذر جانے کے بعد مشرکوں کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ اور جہاں کہیں ملیں گرفتار کر لو۔ ان کا محاصرہ کرو۔ ہر جگہ ان کی تاک میں رہو۔ اگر وہ باز آجائیں، نماز قایم کریں۔ زکوٰۃ ادا کریں، تو ان سے تعرض نہ کیا جائے۔ مشرک اگر امان مانگیں تو امان ضرور دو۔ یہاں تک کہ وہ اللہ کا کلام سن لیں۔ پھر اسے مامن (ٹھکانے) تک پہنچا دو۔ یہ اسلئے کہ وہ لوگ حق کی حقیقت کا علم نہیں رکھتے۔ آخر

(معلوم ہوا کہ دین کے بارے میں تقلید کافی نہیں۔ فہم و اذعان ضروری ہے ورنہ قرآن سنانا اور غور و فکر کی مہلت دینا ضروری نہ ہوتا)

عہد شکن قابلِ اعتماد نہیں ہو سکتے،

جن لوگوں نے بار بار عہد کئے اور بار بار خلاف ورزی کی اور پھر صلح حدیبیہ کا آخری عہد بھی اس ظالمانہ طریقہ پر پامال کیا۔ اب ان کا عہد کیونکر عہد سمجھا جائے۔ ہاں جو فریق اس عہد پر قایم رہے تو یقیناً ان کا عہد اپنی جگہ پر قایم ہے۔ اسلام کسی حال میں بھی بدعہدی جائز نہیں رکھتا،

وہ ہوائے نفس کے تابع ہیں،

ان کی دلی عداوت کا یہ حال ہے کہ اگر اب بھی قابو پا جائیں تو ایک مومن کو زندہ نہ چھوڑیں۔ ایسے فاسقوں کو جو حیلہ بازی میں ماہر ہو چکے ہیں۔ کیسے چھوڑ دیا جائے، ان کا چھوڑنا مسلمانوں کے لئے دائمی خطرہ پیدا کر لینا ہے۔ وہ خدا سے نڈر ہو کر اس کی آیات کو حقیر قیمت پر بیچتے ہیں (ہوائے نفس کے تابع ہیں) یہ جو کچھ ہو رہا ہے اس کی ابتدا کس نے کی؟ کس نے مظلوموں کو جلاوطنی پر مجبور کیا اور کون فوج لیکر

Marfat.com

ان پر حملہ آور ہوا ؟ یہی معاندینِ حق تھے۔ جو یہ سب کچھ کرتے رہے اب ہمارے ہتھیار اٹھانے کی ذمہ داری ان پر ہے ؛

اے مومنو! کیا تم ان سے ڈرتے ہو۔ اللہ زیادہ سزاوار ہے کہ صرف اسی کا ڈر تمہارے دلوں میں بستا ہو باقی سب سے بے نیاز ہو جاؤ، تم بلا تأمل جنگ کرو۔ وہ رسوا ہونگے۔ تم فتحمند اور تمہارے سب دُکھ دُور ہو جائیں گے ؛

فصل ۹۱

مومنو! کیا تم نے سمجھا کہ (مسلمانوں کا سا نام رکھ لیا اور بس) تم چھوڑ دیئے جاؤ گے اور تمہاری آزمائش نہ ہو گی! آزمائش ضرور ہو گی، مجاہدوں اور اللہ کے سوا کسی کو نگاہ میں نہ لانے والے مردانِ حق کو دُنیا کی آنکھوں کا تارا بنا دیا جائے گا۔ ۴ع۔ آیات ۷-۱۶،

اللہ کے گھروں کو اللہ والے ہی آباد کر سکتے ہیں،

مشرکوں کو یہ حق نہیں پہنچتا۔ کہ وہ اللہ کی مسجدوں کو آباد کریں۔ یہ تو پرستارانِ توحید کی عبادت گاہیں ہیں۔ اور وہی ان کے منتظم ہیں مشرکوں کے اعمال اکارت گئے اور وہ ہمیشہ کے لئے آتشِ دوزخ کا ایندھن ہیں۔ مسجدوں کی آبادی قمقموں اور قالینوں سے نہیں بلکہ اُن نمازیوں سے ہے جو ادائگی نماز اور زکوٰۃ میں خشیتِ الٰہی کا ثبوت دیتے ہیں۔ اصل نیکی یہ نہیں کہ حاجیوں کو پانی پلا دیا۔ خانہ کعبہ میں روشنی کر دی بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ ایمان و عمل کا کامل نمونہ پیش کیا جائے،

مومن، مہاجر فی اللہ اور راہِ جہاد میں جان و مال دینے والے پروردگار کی رحمت اور کامل خوشنودی کے حامل ہونگے ایسے لوگوں کیلئے بڑا اجر ہے ؛

Marfat.com

قانون حق کے مقابلہ میں کسی کی پروا نہ کرو، راہ حق میں قربانیاں دو

مسلمانو! اگر قانون حق کے مقابلہ میں ماں۔ باپ اور بھائی بہن بھی سامنے آجائیں تو ان کی رفاقت ترک کر دو کہ یہی راہِ ایمان ہے۔ راہ حق میں قربانیاں دو۔ گھڑا ہوا تقدس اور رواجی بزرگیاں اللہ کے ہاں بے حقیقت ہیں۔

مومنو! اگر باپ[1]۔ بیٹے[2]۔ بھائی[3]۔ بیویاں[4]۔ برادری[5]، مال[6]، کاروبار[7]۔ مکانات[8]۔ یہ سب چیزیں راہِ جہاد میں قدم اٹھانے سے باز رکھیں، ان کی محبت اللہ کی محبت پر غالب آنے لگے۔ تو سمجھ لو کہ بدکاری کی راہ پر جا پڑے۔ سعادت کی راہ گم ہو گئی۔ پھر کلمۂ حق تمہارا محتاج نہیں۔ اللہ خود حق کا بول بالا کرے گا اور تم سعادت سے محروم ہو جاؤ گے، ۹ ع آیات ۱۷/۲۴

(یہاں جنگ حنین کی طرف اشارہ ہے۔ ۸ھ ہجری میں فتح مکہ کے بعد قبیلہ ہوازن اور ثقیف نے بنی نفیر اور بنی ہلال کے ساتھ مل کر مسلمانوں پر حملہ کرا دیا)

فصل ۹۲

تعداد میں نہیں دل کی قوت اور ایمان کی دولت فتح کی اصل ذریعہ ہیں

مسلمانو! بلاشبہ کثرت بھی فتح کا ذریعہ بنتی ہے لیکن صرف اس سے ہی فتحمندی نہیں ہو سکتی۔ اصل چیز دل کی استعداد ہے اور وہ موجود ہو تو مٹھی بھر انسان سینکڑوں انسانوں پر غالب آسکتے ہیں۔ اللہ نے تمہیں بہت سے میدانوں میں فتح دی۔ حنین کے دن بھی فتح سے نوازا جبکہ تمہیں اپنی کثرتِ تعداد کا غرّہ تھا۔ حالانکہ کثرتِ تعداد نے کچھ کام نہ دیا تھا۔

کعبہ امت مسلمہ کا مرکز ہدایت ہے

آئندہ کوئی مشرک اس عبادتگاہ میں (قلبی نجاست کی وجہ سے) داخل نہ ہو سکے گا۔ یہ عبادتگاہ امت مسلمہ کے لئے مرکز ہدایت بن چکی ہے۔

Marfat.com

عیسائیوں اور یہودیوں سے جنگ کا اعلان

اب مشرکین عرب کی طرح عرب کے یہودیوں اور شام کے عیسائیوں کے خلاف بھی اعلانِ جنگ کیا جاتا ہے۔ اس لئے کہ نہ تو وہ ایمان و عمل میں سچے ہیں نہ آخرت کے دن کو مانتے ہیں۔ جنگ کا مقصد یہ ہے۔ کہ ان کی سرکشی ٹوٹ جائے اور وہ جزیہ دینے پر آمادہ ہو جائیں یعنی قانونِ اسلام کے سامنے ہتھیار ڈال دیں۔ ۷۴ع۔ آیات ۲۹۔۳۹،

ابن اللہ کی رٹ اور خدا کی پھٹکار

یہودیوں نے کہا۔ عزیر ابن اللہ ہے۔ نصاریٰ بولے مسیح ابن اللہ ہے، یہ مشرکانہ کلمات اپنے سے پہلے (مذاہب اصنام) کافروں کی افترا بیں کہہ رہے ہیں۔ ان پر خدا کی پھٹکار۔ انہوں نے اللہ کو چھوڑ کر اپنے علماء و مشائخ کو پروردگار بنا لیا ہے حالانکہ حکم یہ دیا گیا تھا کہ ایک خدا کی بندگی کرو اور اس کی ذاتِ پاک کو شرک سے آلودہ نہ کرو ؛

نورِ خدا کفر کی پھونکوں سے بجھایا نہ جائے گا،

منکرین حق چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھا دیں، لیکن اللہ ضرور اپنا نور مکمل کرے گا۔ اسے کفر کی پسند یا ناپسند کی پروا نہیں ہے۔ اللہ نے نبی برحق کو بھیجا کہ وہ دینِ حق کو تمام ادیان پر غالب کر دیں۔ مشرک سر پیٹ لیں، تو بھی یہ ہو کر رہے گا)

بخیل جہنم رسید ہونگے،

عیسائیوں کے علماء و مشائخ میں بڑی تعداد لوگوں کا مال ناحق کھاتی ہے۔ اللہ کی راہ سے انہیں روکتی ہے۔ سونا چاندی ذخیرہ کرتی ہے راہِ حق میں خرچ کرنے سے بخل کرتی ہے اس جماعت کیلئے دردناک عذاب ہے۔ وہاں وہ روپیہ پیسہ تپا کر ان کو داغ دیئے جائیں گے

Marfat.com

بخل فی المال کا انجام یہی ہے ؛

مہینوں کا ادل بدل نہ ہوگا ؛

مہینے بارہ ہیں۔ ان میں چار مہینے (رجب، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم) حرمت والے ہیں۔ دین کی راہ سیدھی راہ ہے۔ (پس اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو) اور مشرکوں سے بلا استثناء جنگ کرو۔ کسی مہینے کو اس کی جگہ سے پیچھے ہٹا دینا دستورِ کفر ہے۔ منکرینِ حق مہینوں کے حلال حرام کرنے میں ردّوبدل کرتے رہتے ہیں ان پر راہِ سعادت کیسے کھل سکتی ہے جب وہ اپنے بُرے کاموں میں خوش ہیں۔ ع ۵ آیات ۳۶ - ۳۷۔

مسلمانو! تمہیں کیا ہو گیا ہے۔ جب کہا جاتا ہے کہ اللہ کی راہ میں قدم اٹھاؤ تو تمہارے پاؤں بوجھل ہو کر زمین پکڑ لیتے ہیں۔ کیا آخرت چھوڑ کر صرف دنیا پر ریجھ گئے ہو؟ یہ دنیوی متاع تو آخرت کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ اگر تم اللہ کی راہ میں قدم نہ اٹھاؤ گے تو وہ تمہیں ایسے عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ جو دردناک ہوگا اور تمہاری جگہ دوسری قوم (نیابت فی الارض کے لئے) انتخاب کر دے گا۔ رسولؐ برحق کی مدد تو اللہ ہر حال میں کرے گا۔ پہلے بھی کر چکا ہے۔ جبکہ غارِ ثور میں انہوں نے اپنے ساتھی سے کہا کہ غمگین نہ ہو اللہ ہمارے ساتھ ہے اور وہ دشمنوں سے بچا لے کر دے گا ؛

قانونِ حق کی سربلندی اٹل ہے

قانونِ حق کے لئے سربلندی اور قانونِ کفر کے لئے رسوائی مقدّر ہو چکی ہے۔ مسلمانو! ہر حال میں اللہ کی راہ میں نکل کھڑے ہو۔ ہلکی یا بھاری جو حالت بھی ہو جہاد فی سبیل اللہ تمہاری زندگی کا اصل مشن ہے۔ نفاق

Marfat.com

دنیوی قریبی فائدوں پر لپکتے ہیں لیکن آزمائش حق میں معذور ہونے کا بہانہ کر کے اپنے لئے جہنم کا گڑھا کھود رہے ہیں۔ وہ اپنے ہر قول میں جھوٹے ہیں

فصل ۹۳ ادائے فرض کیلئے ہر وقت تیار رہو

(غزوۂ تبوک نے) منافقوں کی ظاہری نمائش کے سارے پردے چاک کر دئے۔ فرمایا۔ رحمت و درگذر کی ایک حد ہونی چاہیئے۔ اب یہ اس کے مستحق نہیں کہ رسّی اتنی ڈھیلی چھوڑ دی جائے۔ سچے مومن کبھی رخصت نہیں مانگتے۔ ان کے لئے اتنا کافی ہوتا ہے کہ ادائے فرض کا وقت آیا اور وہ اُٹھ کھڑے ہوئے ہاں جو شک کے رد گی ہیں۔ وہ بھاگنے کی راہ کی تلاش میں سرگرداں ہیں ؛

جہاد میں کھڑے آدمی ہونے ضروری ہیں ؛

منافقوں کا جہاد فی سبیل اللہ میں نہ نکلنا خدا کو پسند تھا اس لئے کہ جماعتی زندگی کے لئے تذبذب اور کچے دل کے آدمیوں کی موجودگی ایک بڑا مہلک ہے۔ ایسے وقت میں جب کہ قوم جد و جہد حیات و موت میں مشغول ہو ایک منافق کی شرارت پوری قوم کو خطرہ میں ڈال سکتی ہے۔ ان کی علیحدگی کا شور و شغب جماعتی مصالح کے لئے مضر نہیں۔ درخت کی جڑ مضبوط ہو تو کانٹ چھانٹ سے زیادہ پھولتا پھلتا ہے فاسد اعضاء کا الگ کر دینا جسم کے لئے مضر نہیں ہوتا۔ بلکہ باقی رکھنا مہلک ہوتا ہے۔ یہ لوگ جھوٹے بہانے کے لئے جھوٹے فتنے کا ذکر کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ کہ کر اصلی فتنہ میں گر پڑے کہ راہ حق میں جہاد کرنے سے جی چرایا اور اس کے لئے جھوٹی نیکی اور پرہیزگاری کی آڑ پکڑی۔ ایسے کافروں کے لئے جہنم کافی ہے یہ زبدبخت مسلمانوں کی مصیبت پر خوش ہوتے ہیں اور اپنی دانش کا ڈھنڈورہ پیٹتے ہیں ؛

Marfat.com

اے پیغمبر حق! کہہ دیجئے کہ تم ہمارے لئے جس بات کا انتظار کرتے ہو وہ یہ ہے کہ ہم جنگ میں مارے جائیں گے لیکن یہ بھی ہمارے لئے احدی الحسنین ہے (دو خوبیوں میں سے ایک خوبی) کافر اس بلند حقیقت کو کیا خاک سمجھیں گے۔

مومن حق ہر حال میں سربلند ہے۔ فتح ہو یا شہادت۔

قرآن کہتا ہے کہ مومن وہ ہے جس کی جدوجہد میں جو کچھ ہے امید و کامرانی ہی ہے، ناامیدی و ناکامی سے وہ ناواقف ہے۔ دوسرے اگر جدوجہد کرتے ہوئے مر جائیں تو یہ انکی ناکامیابی ہے لیکن مومن اگر فتحمند نہ ہو اور مر جائے تو بھی اس کی بڑی سے بڑی کامیابی ہے کیونکہ اسکے لئے ہار جیت کا معیار میدانِ جنگ نہیں ہوتا خود اس کی طلب و سعی ہوتی ہے اگر اس میں وہ پورا اترا تو اس نے میدان مار لیا خواہ اس کی لاش ہزاروں لاشوں کے نیچے پڑی ہو۔ یہی وجہ ہے کہ طلب و سعی (جہاد) میں وہ کبھی نہیں مر سکتا۔ اسکی موت بھی زندگی ہوتی ہے ولکن لا تشعرون

جہد فی سبیل اللہ کا مطلب،

مومن کی جہد کا نام جہد سبیل اللہ اسی لئے ہے کہ اسکی نگاہ یہاں کی کسی چیز پر ٹک ہی نہیں سکتی اور نہ یہاں کی کوئی منزل اس کی منزل بن سکتی ہے کہ اس تک پہنچنا اس کا فیصلہ کر سکے۔ اس کے لئے منزلِ مقصود تو صرف یہ ہے کہ وہ حق کی راہ میں چلتا رہے اور رکے نہیں۔ ہر چلتا ہوا قدم فتحمندی ہے اور ہر قدم جو رک گیا نامرادی!

رہروان را خستگی ہمراہ نیست ٭ عشق ہم راہ است و ہم خود منزل است

(احدی الحسنین سے مراد فتحمندی یا شہادت ہے اور حاشا کہ مال غنیمت مومن کیلئے

Marfat.com

کبھی احدی الحسنین ہو۔ ترجمان)

منافق قانونِ حق کی اطاعت سے محروم ہے،

منافقو! تم میں قانونِ حق کی اطاعت اور جہاد فی سبیل اللہ کا جذبہ نہیں اس لئے تمہارا چندہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اسلئے کہ یہ ہاتھوں کی میل تم دیتے ہو تو گھٹ گھٹ کر تمہاری جان ہوا ہو جاتی ہے ؎

مال و اولاد کو فتنہ نہ بناؤ،

یاد رکھو یہ مال و اولاد تمہارے لئے ذریعۂ عذاب بن جائیں گے" ان کی جھوٹی قسمیں صرف دکھاوے اور فریب دینے کے لئے ہیں اب کہیں سر رکھنے کو جگہ نہیں۔ اسلئے یہ ظاہری نسبت پر مجبور ہیں۔ کچھ لوگ ایسے ہیں

جہاد کو ذریعۂ حصولِ مال بنانے والے کافر ہیں،

جو جہاد کو ذریعۂ حصولِ مال بناتے ہیں حالانکہ نکو کار راضی برضا رہ کر ہر حال میں اللہ پر نظر رکھتے ہیں اور ان کا محبوب اور مطلوب بے ہی ہوتا ہے ؎

ہر رنگ میں راضی برضا ہو تو مزا دیکھ ٭ دنیا ہی میں بیٹھے ہوئے جنت کی فضا دیکھ
ہے شیوۂ اربابِ وفا صبر و توکل ٭ چھوٹے نہ کہیں ہاتھ سے دامانِ رضا دیکھ

ع آیات ۴۳/۵۹

فصل ۹۴

صدقات کا مال (زکوٰۃ) تو فقیروں، مسکینوں اور عاملین زکوٰۃ کے لئے ہے

صدقات کے مصارف

پھر ان کے لئے جن کے دلوں میں کلمۂ حق کی الفت پیدا کرنا مقصود ہے پھر قیدیوں، قرضداروں، مجاہدوں اور مسافروں کے لئے۔ یہ بات اللہ کی طرف سے فرض کر دی گئی ہے۔ یہ (ظالم) پیغمبر کی برداشت کو کان کے کچے ہونے کا الزام دیتے ہیں اور جھوٹی قسمیں کھا کر مسلمانوں کو خوش کرنا چاہتے ہیں۔ اگر وہ واقعی مخلص ہیں۔ تو اللہ اور اس کے محبوب رسول کو ہی کیوں خوش نہیں کرتے ؎

پیغمبر حق کی برداشت

Marfat.com

کیا انہیں معلوم نہیں کہ جو اللہ اور رسولؐ کا مقابلہ کرتا ہے وہ جہنّم کا ایندھن ہے انہیں ڈر رہتا ہے کہ اللہ ان کی قلعی نہ کھول دے اور کوئی آیت نہ نازل کر دے وہ کب تک ظالم بن کر خدائی گرفت سے بچ سکتے ہیں استہزا پر منع کیا جائے تو بڑی چترائی سے کہتے ہیں یہ تو مذاق تھا۔ دل سے تھوڑا ہی ہم ایسا سمجھتے ہیں۔ ظالمو! تمہارے مذاق کے لئے اللہ اس کا رسول اور کلام الٰہی ہی رہ گیا ہے اگر ایک گروہ (نادم ہونے والا) ہمارے عذاب سے بچ بھی جائے تو بھی دوسرا (سرکش) گروہ عذاب سے نہیں بچ سکتا ع۱۰ آیات ۶۰-۶۶

منافق مرد اور عورتیں

منافق مرد اور منافق عورتیں ایک دوسرے کے ہم جنس ہیں۔ برائی کا حکم دیتے ہیں اور اچھی باتوں سے روکتے ہیں بخیل ہیں۔ یہ بدکار خدا کی یاد سے غافل ہیں تو اللہ کے قوانین فضل و سعادت بھی ان کو محرومی کی دلدل میں چھوڑ دیتے ہیں جہاں وہ دائرۂ حق سے باہر ہو جاتے ہیں ٭

منافقوں کے اعمال

منافقو! تم سے پہلے بڑی بڑی دولتوں کے مالک ذلیل ہوئے ان کے اعمال

ذریعہ حسرت بن جائیں گے۔

دنیا و آخرت دونوں جگہ ذریعہ حسرت بن کر رہ گئے، قومِ نوحؑ۔ قومِ عاد۔ قومِ ثمود قومِ ابراہیمؑ اور مدین کے لوگوں کی بستیاں الٹ دی گئیں۔ اس لئے کہ انکے پاس داعیانِ حق روشن دلیلوں کے ساتھ آئے لیکن وہ اپنے اندھے پن سے باز نہ آئے۔ مومن آپس میں ایک دوسرے کے کارساز و رفیق ہیں امر بالمعروف

مومنوں کے خصائل حسنہ

اور نہی عن المنکر ان کا شعار ہے یہ غالب اور حکیم خدا کے ہاں رحمت کے خزانوں کے مالک ہوں گے۔ اور یہ بات بڑی کامیابی ہے ٭

ع۹ - آیات ۶۷-۷۲

Marfat.com

فصل ۹۵

اے پیغمبر حق! کافروں اور منافقوں، دونوں سے جہاد کر، ان کی عہد شکنیاں اور عذر و فریب آخری درجہ تک پہنچ چکا ہے اسلئے اب یہ سختی کے بغیر راہِ راست پر نہیں آئیں گے۔ منافقوں کی قسموں کا کوئی اعتبار نہیں، وہ اسلام کا دم بھرنے کے بعد بھی کفر کی چال چلے۔ پھر اسلام کے خلاف منصوبہ باندھنا چاہتے ہیں۔ کہ اللہ کے اس فضل کا انتقام لیں جو اللہ تعالےٰ نے نبی آخریں پر کیا ہے اب بھی باز آجائیں تو بہتر ورنہ اللہ کے عذاب دردناک کے مقابلہ میں روئے زمین پر کوئی ان کا مددگار نہ ہوگا۔

نفاق کا دائمی روگ،

نفاق کے دائمی روگ کا اصل سبب یہ ہے کہ انہوں نے اللہ کا فضل مانگا جب رحمت حق آگئی تو پھر لگے بخل کرنے اور بہانے بنانے، اللہ انکے بھیدوں اور سرگوشیوں سے خوب واقف ہے۔

"شاہ دل اور جفاکش" مومنوں کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ اللہ کا دردناک عذاب ان کو خود سامانِ تضحیک بنا دے گا۔

منافقوں کی مغفرت نہیں ہوگی،

اے پیغمبر حق! آپ ۷۰ مرتبہ بھی ان کے لئے مغفرت کی دعا کریں۔ تو بھی اللہ بخشنے والا نہیں، یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ انہوں نے اللہ کے ساتھ کفر کیا اور دائرہ ہدایت سے نکل گئے۔ اس حالت میں کامیابی و سعادت کی راہ ان پر کیسے کھل سکتی ہے۔ ع آیات ۸۰-۸۳،

عورتوں کے ساتھ رہنے والے بگوڑے مجرمین حق ناقابلِ اعتماد ہیں

گھر میں عورتوں کے پاس بیٹھے رہنے والے اور جہاد سے جی چرانے والے (رذل) خوش ہیں۔ انہیں میدانِ وغا میں گرمی ستاتی ہے ان سے کہہ دو کہ دوزخ کی آگ اس سے بہت زیادہ گرم ہے تھوڑا سا ہنس لیں

Marfat.com

بالآخر انہیں اپنی بداعمالیوں کی پاداش میں بہت کچھ رونا ہے ۔

اب اگر یہ جہاد کی خواہش کا اظہار کریں ۔ تو کہہ دو کہ آزمودہ کو دوبارہ آزمانے کی ضرورت نہیں ۔ تم وہ مجرم حق ہو کہ تمہارا جنازہ پڑھنے سے اللہ نے منع کر دیا ہے ۔ کیونکہ تمہارے کفر نے تمہیں دائرہ ہدایت سے باہر کر دیا ہے ان کا مال و اولاد بھی ان کے لئے ذریعۂ عذاب بن جائے گا ۔

بعض معذور رکھنے والے بھی رخصت کے طالب ہوتے ہیں کیا وہ مرد ہو کر عورتوں کے ساتھ ملتے ہیں ۔ پیروانِ حق تو اللہ کی راہ میں علمِ جہاد بلند کرتے ہیں ۔ یہ بہت بڑی فیروزمندی ہے جو ان کے حصہ میں آئی ہے ،

صحرائی بدو (اعرابی) جو جھوٹ بولنے والے اور جنگ میں جانے سے بچنے والے ہیں جہنم رسید ہونگے جب دفاع کے لئے نفیرِ عام ہو تو صرف یہ لوگ معذور سمجھے جائیں ۔ ناتواں (بوڑھے اندھے وغیرہ) بیمار یا وہ جو سفر کی ضروریات مہیا نہیں کر سکتے ۔ لیکن ان کے خلوص کا یہ حال ہے کہ شدتِ درد و غم سے بے اختیار ہو کر رونے لگتے ہیں ۔ کس بات پر ؟ کیا اس بات پر کہ انہیں عیش و راحت کا حصہ نہیں ملا ۔ نہیں اس پر کہ راہِ حق کی مصیبتوں اور قربانیوں میں شریک ہونے سے رہ گئے ۔ ان کی محبت آنسو بن کر آنکھوں سے ٹپک رہی ہے ۔

ادائے فرض کے وقت عورتوں کے پاس بیٹھے رہنا ایسی نامردی کی بات ہے ۔ کہ جسے خوددار آدمی گوارا نہیں کر سکتا لیکن زر و دولت کے پجاریوں اور جہل و بے حسی کے کوڑھیوں کے دلوں پر ایسی مہر لگ گئی ہے کہ وہ اسے

Marfat.com

پسند کرتے ہیں۔ اب میدان جنگ سے واپسی پر ان کا عذر کیسے قبول ہو سکتا ہے۔

عرب کے بادیہ نشینوں کے عادات و اطوار

عرب کے بادیہ نشین سخت طبیعت کے مالک ہیں۔ ان میں سے بھی اکثر منافق ہیں۔ وہ اگر راہ حق میں کچھ خرچ کرتے ہیں تو اس طرح گویا جرمانہ ادا کر رہے ہیں۔ لیکن ان میں ایسے بھی ہیں جو راہ حق میں خرچ کرنے کو اللہ کے تقرب اور رسولؐ کی دعاؤں کا وسیلہ سمجھتے ہیں۔ یہ دائرہ رحمت حق میں ضرور داخل ہوں گے۔ مہاجرین میں سابقون الاوّلون یعنی مکہ کے وہ حق پرست ہیں جنہوں نے حق کی قبولیت میں سبقت کی (جب پیغمبر حق نے صدیق اکبرؓ کو دعوت دی اور اس پیکر صدق و صفا نے سنتے ہی قبول کر لی۔ تو غور تو کرو کہ رسولؐ کے اندر تو وحی الٰہی کا یقین بول رہا تھا لیکن صدیقؓ نے کیا دیکھا کہ بیٹھے بٹھائے تمام ملک و قوم کو اپنا دشمن بنا لیا۔ یاراں چہ دیدہ کہ ایں جلوہ گاہ کلیست؟)

السابقون الاولون

عاشقان خدا کی فدائیت،

پھر جس مظلوم کو گیارہ برس سے سارا جزیرۃ العرب جھٹلا رہا تھا۔ جو خود اپنی قوم اور وطن میں دشمنوں سے گھرا ہوا تھا۔ اس نے کہا مجھے قبول کر لو اور سارے جہان کی دشمنی مول لے لو تو ان عاشقان حق نے کہا تو صرف یہ ہم نے قبول کیا۔ اور دنیا و مافیہا سے بے نیاز ہو گئے۔

یہی وہ صاحبان عزیمت تھے جن سے اللہ خوش ہوا اور وہ اللہ سے خوش ہو گئے یعنی کمال محبت ایمانی کی وجہ سے مصائب میں بھی شاد و خوشنود رہے۔

نفاق میں مشاق

کچھ لوگ نفاق میں پکے ہیں اور اپنی کافرانہ چالوں میں کامل و مشاق ہیں ان کو عذاب بھی دہرا ہوگا۔

پشیمان ہونے والے لوگ رحمت حق سے بخشے جائیں گے

جو لوگ موقعہ پر کوتاہی کے مرتکب ہوئے لیکن اب ان کا دل ندامت سے

Marfat.com

چُور ہو رہا ہے، ان کے اعترافِ گناہ کے بعد بخشش و رحمت کا دروازہ کھُل جائے گا۔ اسلئے کہ "در گہ مادر گہ نومیدی نیست"۔ اے پیغمبرِ حق! ان کو اپنی دعاؤں سے مزکّی و مطہر کر دو تمہاری دعا ان کے دلوں کی جراحت کیلئے مرہم راحت و سکون کا مرہم ثابت ہوگی (مشہور صحابہ ثلاثہ کی قبولیت کا ذکر، ۱۱ آیت میں ہے)

مسجد ضرار اور اسکی بربادی کا حکم

قبا کے مخلص مومنوں کو نقصان پہنچانے کے لئے بعض منافقوں نے مسجدِ ضرار کو تعمیر کیا تاکہ اس سے کفر کے مقاصد پورے کر سکیں اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے پیغمبر! اس مسجد میں کھڑا نہ ہونا۔ اصل عبادتگاہ وہ ہے۔ جس کی بنیاد تقویٰ پر ہو (رسول اللہ صلعم نے اس مسجد کو گرا دیا) ان ظالموں کے دلوں میں اس مسجد کی وجہ سے ہمیشہ شک و شبہ کا کانٹا رہے گا۔ مگر ان کی شرارت کی وجہ سے ان کے دل کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جائیں گے اور وہ علیم و حکیم خدا سے ہمیشہ ڈرتے رہیں گے ۱۲۴

مومنینِ حق

جو لوگ اللہ پر ایمان لائے تو یوں سمجھو کہ انہوں نے اس ایمان کے عوض میں اپنا سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں بیچ ڈالا۔ جان بھی۔ مال و متاع بھی۔ اب سب کچھ اللہ اور اس کی سچائی کا ہو گیا ؎

بندگان کہ در عشق خداوندانند ٭ در جہاں را یہ تمنائے تو بفروختہ اند

اب اللہ کے ہاں اسکے بدلہ میں ابدی نعمتوں کی کامرانیاں ہیں، اللہ اور عشاقِ حق میں جو معاملہ طے پا گیا اے عشاقِ حق اس پر خوشیاں مناؤ کہ یہی بڑی سے بڑی فیروزمندی ہے جو انسان کے حصہ میں آسکتی ہے ٭

Marfat.com

کامل انسان کے نفس انسانی کے تزکیہ کے سات (سے)

ان کاملین کے اوصاف بھی سن لو۔ (۱) وہ اپنی غفلتوں پر نادم ہوتے ہیں (۲) ان کی ساری زندگیاں اور نیازمندیاں صرف اللہ کے لئے ہوتی ہیں (۳) ان کے دل و دماغ میں بھی اللہ کی محمودیت بسی ہوتی ہے اور زبان سے بھی بے اختیار اسی کی حمد و ثنا کے ترانے نکلتے رہتے ہیں (۴) راہِ حق میں جد و جہد کرتے ہوئے ایک گوشہ سے دوسرے گوشہ میں نکل جاتے ہیں (۵) رکوع و سجود کی حالت جسم، قلب اور زبان پر طاری ہوتی ہے (۶) اپنی اصلاح اور دوسروں کی اصلاح کرنے کے علاوہ دنیا میں حق و عدالت کے نشر و قیام کو اپنا فرض سمجھتے ہیں (۷) وہ ان تمام حدود کی حفاظت کرتے ہیں جو اللہ نے انسان کے لئے ٹھیرا دی ہیں۔ ان لوگوں کے لئے کامیابی کی بشارت ہے ؛

فصل

ابراہیم کی بردباری

ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے لئے دعا کرنی چاہی مگر جب منشائے حق معلوم ہوا تو وہ بیزار ہو گئے۔ وہ بڑے ہی بردبار اور دردمند نبی تھے، آسمان و زمین کی بادشاہت اور کارسازی اللہ ہی کے لئے ہے وہ راہِ ہدایت واضح کر دینے سے پہلے کسی پر گمراہی کا حکم نہیں لگاتا،

ان اصحاب ثلاثہ (مرارہ[1] بن ربیعہ۔ کعب[2] ابن مالک۔ ہلال بن امیہ[3]) پر بھی رحمت حق لوٹ آئی۔ وہ تنگی سے کشائش میں آ گئے۔ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے الا اور رحیم ہے۔ (۹ آیات ۱۱۱ - ۱۱۸)

مسلمانو! خدا کے خوف سے بے پروا نہ ہو جاؤ اور سچوں کے ساتھی بنو کہ سچائی ہی نجات ہے۔ جو ان کی بخشش کا وسیلہ بنی ؛

Marfat.com

سچوں کا ساتھ دو

مدینہ کے باشندوں اور اعرابیوں کے لئے مناسب نہ تھا کہ پیامبرِ حق کا ساتھ نہ دیں۔ اور محبوبِ خدا کو چھوڑ کر اپنی جان کا فکر کریں۔ اسلئے کہ ہر پیاس جو وہ جھیلتے ہیں۔ ہر مخمصہ جس میں وہ پڑتے ہیں اللہ کے حکم سے ہے۔ جہاں کافر غیظ و غضب کا مورد بنتے ہیں۔ یہ راہِ حق میں قدم اٹھا کر رحمت کے خزانوں کے مالک ہو سکتے تھے۔

داعیان حق کی جماعت ضروری ہے

سارے مسلمانوں کی ضرورت نہیں بلکہ ہر گروہ میں سے ایک جماعت نکل آئے اور دین میں فہم و دانش پیدا کرنے کی غرض سے تعلیم و تربیت کا نصاب مکمل کرے پھر لوٹ کر لوگوں کو ہوشیار کرے تاکہ وہ برائیوں سے بچیں۔

ع ۱۵ - آیات ۱۱۹ - ۱۲۲

مومن ہر حکم الٰہی پر تازہ طاقت حاصل کرتے ہیں،

(پہلے اعلانِ جنگ کیا گیا تھا۔ پھر میدانِ جنگ کا قانون بتایا گیا۔ اب آخر میں بتایا کہ مرکز ایک ہو۔ وہاں سے جنگ کے مختلف مراکز کی نگہداشت کرو) ..... پہلے قریب کے دشمنوں سے جنگ کرو تاکہ مرکزِ اسلامی سے تعلق قایم رہے۔ منافقین کے دلوں میں کھوٹ ہے۔ اس لئے کسی حکم الٰہی پر انکی قوتِ ارادی میں کوئی طاقت اور ہمت پیدا نہیں ہوتی لیکن ہر حکم مومنوں میں ایک نئی جان ڈال دیتا ہے اور ان کی قوتِ ایمانی نو بنو ہو جاتی ہے اس پر منافق پیچ و تاب کھاتے ہیں اور حسد سے ان کے سینے کباب ہو جاتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ اسلام دشمنی میں ان کی ساری امیدیں خاک میں مل گئیں۔

منافقوں کا طرزِ عمل

ہر سال ایک دو مرتبہ ضرور ان کے نفاق کی قلعی کھل جاتی ہے لیکن

Marfat.com

پھر بھی یہ بے ایمان دشمنی سے باز نہیں آتے۔ جب اللہ تعالےٰ ان کے عیوب آشکار کر دیتا ہے۔ ان کی چالیں منظرِ عام پر آجاتی ہیں۔ تو آنکھ بچا کر چل دیتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے ؛

مسلمانو! تمہارے پاس ایک رسولؐ آگیا ہے وہ تمہاری بھلائی کا بڑا ہی خواہشمند ہے۔ مومنوں کے لئے شفیق و رحیم ہے ؛

اے پیغمبرِ حق! تیری ان صفات کے باوجود بھی اگر لوگ سرتابی کریں تو تیری نظریں صرف اللہ پر رہیں۔ اللہ تمام عالمِ ہستی کی جہانداری کے عرشِ عظیم کا خداوند ہے۔ ۶ آیات ۱۲۳ - ۱۲۹ ،

نواں باب

سُورَۃُ یُونُس :- اس سورہ میں ۱۰۹ آیات اور ۱۱ رکوع ہیں ،

(ابتدائے قرآن عزیز سے لے کر سورۂ اعراف تک تمام اقوامِ عالم کو دعوتِ حق پہنچ چکی ہے۔ دعوتِ حق کے دشمنوں کا مقابلہ کرنے کا قانون اور اعلانِ جنگ کی وضاحت ہو چکی یعنی راہِ ہدایت کی یافت اور گمراہ کرنے والوں سے بچاؤ کا سامان عملی رنگ میں سامنے آگیا۔ اب یہاں سے ہر سورہ میں الگ مضمون پر بحث ہو گی دعوےٰ۔ شواہد اور نتیجہ کی ترتیب ملحوظ رکھی جائے گی)

موضوع ——— دَعْوَتْ اِلَی الْقُرْآن

Marfat.com

فصل ۹۷

یہ حکمت والی کتاب کی آیات ہیں۔ منکرین حق وحی نبوّت کا انکار کرتے ہیں لیکن قرآن عزیز کی حیرت انگیز تاثیر دیکھ کر باوجود عناد و حجود کے پیغمبر حق کی تعلیم کو جادوگری کا نام دے کر مان لیتے ہیں کہ آپ میں کوئی خصوصیّت ضرور ہے۔

توحید ربوبیت سے توحید الوہیت پر استدلال ؛

اللہ نے آسمان اور زمین کو تو ایام (ادوار) میں پیدا کیا۔ اس کی فرمانروائی سے کوئی چیز باہر نہیں۔ جب تسلیم کرتے ہو کہ کائنات ہستی کا پیدا کرنے والا اللہ کے سوا کوئی نہیں۔ تو پھر تدبیر و انتظام عالم کے اور تخت اقتدار تم نے کیوں بنا رکھے ہیں۔ کیوں اس کے سامنے بندگی و نیاز کا سر نہیں جھکاتے۔ اس کی بے نیازی کسی مقرّب کے تقرّب اور کسی سفارشی کی سفارش کی روادار نہیں ہو سکتی۔ وہی پیدا کرتا ہے پھر دہراتا ہے اگر پہلی پیدائش پر یقین رکھتے ہو تو دوسری پیدائش کا انکار کیوں کرتے ہو

آزمائش عمل کے بعد جزائے عمل ضروری ہے ؛

دوسری زندگی کی ضرورت اس لئے ہے کہ وہ آزمائش عمل کے بعد جزائے عمل کا وقت ہے۔ تمام نظام شہادت دے رہا ہے کہ یہاں کوئی بات بغیر حکمت و مصلحت کے نہیں۔ سورج کو دیکھو! اس کی درخشندگی سے تارے روشنی حاصل کرتے ہیں۔ چاند کو دیکھو! اس کی منزلیں مقرر ہیں۔ تاکہ برسوں کا حساب اور گنتی ہو سکے۔ اگر یہ سب کچھ بغیر مصلحت کے نہیں تو کیا ممکن ہے کہ انسان کا وجود بغیر کسی مصلحت کے ہو؟

منکرین حق کے اعمال ،

رات اور دن کے چکر، خدائی پیدائش کے نشانات، زبان حال سے ہر صاحب بصیرت انسان سے گویا ہیں کہ وہ کسی مقصد کو پورا کرتے ہیں۔ (۱) منکرین خدا سے ملنے کی توقع نہیں رکھتے (۲) دنیوی زندگی میں مست ہیں

Marfat.com

(۳) ان کا ذہن و ادراک اس حد تک معطّل ہو چکا ہے کہ قدرت کی تمام نشانیاں انہیں بیدار نہیں کر سکتیں۔ وہ یک قلم غافل ہو گئے ہیں۔ یہ اپنے اعمالِ بد کی پاداش میں جہنم کا ایندھن ہونگے۔ اور مومن اور نکوکار نعمتوں کے حقدار۔ ان کی دعا ہوگی "سلامتی ہو" اور دعاؤں کا خاتمہ ہوگا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۞ ع۔ آیات ۱-۱۰،

فصل ۹۸
لقائے الٰہی کے منکر

وہ لوگ جو لقائے الٰہی کے منکر ہیں، انہیں ہم ان کی سرکشیوں میں سرگرداں چھوڑ دیتے ہیں اور قانونِ امہال (مہلت) کی رُو سے چند روزہ زندگی بسر کرنے کی انہیں رخصت دی جاتی ہے۔ رنج و مصیبت کی حالت میں، وجدانی طور پر انسان کے دل میں ولولہ اٹھتا ہے کہ ایک بالاتر ہستی موجود ہے۔ جو میرا درد و دکھ دور کر سکتی ہے لیکن جب مصیبت دُور ہو جاتی ہے تو پھر عیش و مسرّت کی غفلتوں میں پڑ کر اسے بھول جاتا ہے گویا کبھی اس نے کسی کو پکارا ہی نہ تھا۔ حد سے گذرنے والوں کی نگاہ میں، ان کے جھوٹے اعمال خوشنما کر دیئے گئے ہیں، ان سے پہلے کئی ظالم ہلاک ہو چکے ہیں اور ایک کے بعد دوسری اُمت کی نیابت فی الارض کا منشاء ان کے اعمال کی آزمائش ہے۔ مشرکینِ عرب اسلام کی عظمت و صداقت کا انکار تو نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے کہتے تھے کہ تم اس قرآن کے سوا کوئی دوسرا قرآن لے آؤ۔ یا اس میں اس طرح ردّ و بدل کر دو کہ ہمارے پرانے عقیدوں کے خلاف نہ رہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یہ کچھ میرے جی کی من گھڑت نہیں ہے کہ تمہاری فرمائش کے مطابق بنا دوں۔ میں تو وحیِ الٰہی کے تابع ہوں، اگر اس کے حکم سے سرتابی کروں تو اس کی پکڑ سے مجھے بچانے والا کون ہے؟

Marfat.com

نبی کی زندگی اسکی صداقت پر گواہ ہے

پھر غور تو کرو۔ میں کوئی نیا آدمی نہیں۔ تم میں ایک عمر گزار چکا ہوں۔ اگر ۴۰ برس تک تمہارے قول کے مطابق سچائی اور امانت کا مجسمہ تھا تو اب کیسے ممکن ہے کہ فوراً کذّاب بن جاؤں۔ وہ بھی ایسا کہ فاطر السّموٰات والارض پر افترا کرنے لگوں حالانکہ سب سے بڑی شرارت یہی ہے ؛

مشرکین اللہ کے سوا سفارشی تلاش کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہی ہر ذی روح کا ملجاء و ماویٰ ہے۔ اگر اللہ اپنی مشیت قہری سے کام لیتا اور یہ اختلاف آزمائش عمل کا ذریعہ نہ بناتا تو کبھی کا فیصلہ ہو جاتا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔ ہر کام کی حکمت اور غیب کا علم اللہ کے ہاتھ میں ہے ؛ ۴ع آیات (۱۱-۱۲)

درد دکھ کے بعد رحمت الٰہی کے نشانات میں باریک باریک حیلے نکالنا شروع کر دیتے ہیں۔ اللہ ان باریکیوں میں سب سے زیادہ تیز ہے اور اس کے فرشتے ساری مکاریاں قلمبند کر رہے ہیں۔ دنیوی اسباب میں، علائق میں انسان کا وجدان بیدار نہیں ہوتا جب دنیا کے سارے رشتے ٹوٹ جائیں کوئی دنیوی ہاتھ بچانے والا نہ ہو تو بے اختیار خدا یاد آتا ہے ؛

بحری سفر کی مثال

قرآن عزیز نے کئی جگہ اس حالت کے بیان کے لئے بحری سفر کی مثال اختیار کی ہے اسلئے کہ انسانی بے بسی اور عاجزی یہاں پوری طرح آشکارا نظر آتی ہے۔ دل کے ایک ایک ریشہ کی پکار ہوتی ہے کہ اے اللہ! ان طوفانی موجوں سے بچا۔ جونہی ڈوبتی کشتی اچھلی اور امید و مراد کی گم شدہ صورت واپس آگئی۔ پھر وہی اس کی غفلتیں ہیں اور وہی سرکشیاں (یونس ۲۲ عنکبوت ۱۵ لقمان ۳۲)

Marfat.com

دنیوی زندگی کی مثال ۱

دنیا کی زندگی کی مثال تو ایسی ہے۔ جیسے آسمان سے پانی برستا ہے کھیت لہلہانے لگتے ہیں۔ پھر وقت آتا ہے کہ فصل پک جاتی ہے اور خیال ہوتا ہے کہ اب محنت کا ثمرہ حاصل کرنے کا وقت آگیا۔ اچانک کوئی حادثہ پیش آجاتا ہے اور اس فصل کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا۔ زندگی کے عیش و تمتع کا بھی یہی حال ہے۔ صبح ہیں تو شام نہیں۔ شام کو ہیں تو صبح نہیں۔ انسانی غفلت کا عجیب حال ہے۔ کوئی نہیں جو اس حقیقت سے بے خبر ہو۔ مگر کوئی نہیں جو اس غرور باطل کی سرگرانیوں سے اپنی نگہداشت کر سکے۔ قرآن عزیز

ایمان روشنی ہے اور کفر تاریکی

نے ایمان کو روشنی سے اور کفر کو تاریکی سے تشبیہ دی ہے (۲/۲۵۷، ۸۳/۲۴، ۸۸/۹، ۷۵/۲۵، ۸۸/۴) خوشحالی اور کامرانی سے چہروں کا چمک اٹھنا اور نامرادی و خواری سے سیاہ پڑ جانا ایک طبعی حالت ہے۔ فرمایا۔ قیامت کے دن ایک گروہ کے چہرے چمک اٹھیں گے اور دوسرے گروہ کے چہروں کا یہ حال ہوگا۔ گویا پردۂ شب نے ڈھانپ لیے ہیں ؎

گروہ بندیوں سے الگ ہو جائیں گے

جن پیشواؤں کو اللہ کے سوا اپنی حاجت روائیوں کے لئے پکارتے ہیں۔ انہیں نہ تو اس پکار کی خبر ہے اور نہ پرستاری کی۔ قیامت کو یہی دنیا کے معبود خود پکار اٹھیں گے کہ نہ ہمیں ان سے کوئی واسطہ ہے اور نہ ہم انکو جانتے ہیں۔ یہ تو محض اپنے ہوا و نفس کے پجاری ہیں ؎

اس دن ہر نفس اپنے اعمال کو جانچ لے گا اور حقیقت کے خلاف جتنی افترا پردازیاں ہیں سب کھوئی جائیں گی، ۳۴ - آیات ۲۱ - ۳۰،

فصل ۹۹

زمین و آسمان کی بخششوں کے ذریعہ روزی دینے والا کون ہے؟

Marfat.com

زندگی وموت کا مختار اور منتظم اعلیٰ کون ہے؟ کیا یہ تجویز کئے ہوئے شریک پیدائش وموت یا دوبارہ زندگی پر قدرت رکھتے ہیں؟

خالق کائنات کی قدرت اور بتوں کی بے بسی

کیا راہ حق کی یافت ان بتوں سے وابستہ ہو سکتی ہے؟ جب ان تمام امور میں ایک ہی قاہر وغالب ہستی قدرت فرما نظر آتی ہے تو پھر روشنی سے تاریکی اور بینائی سے اندھاپن میں جانے کا فیصلہ وہی کرے گا جسکی مت ماری گئی ہو۔ یہ لوگ صرف وہم وگمان کی پیروی کرتے ہیں۔ یاد رکھو! سچائی کی معرفت میں ظن کام نہیں دے سکتا۔ اللہ ان کے کرتوتوں سے بے خبر نہیں۔

قرآن عزیز کی عظمت

قرآن عزیز انسانی طاقت سے منزہ تمام پچھلی صداقتوں کا مصدق اور ان کی تعلیمات پر حاوی ہے۔ اس کی نظیر پیش کرنا محال ہے ظالم ہی اس کے نور سے بے بہرہ رہ کر حرف گیری کی جرأت کر سکتے ہیں۔ اللہ کی حقیقت کو جھٹلانے والے بھی رہیں گے اور کچھ لوگ ایمان بھی لے آئینگے کچھ اب اور کچھ دیر سے لیکن اللہ فسادیوں سے خوب واقف ہے۔ ۳۱/۴۱ آیات

مخالفین حق اور آپ کے درمیان عمل معیار فضیلت ہونا چاہیئے۔ جہل وفساد اور تعصب وتقلید انسانی عقل وبصیرت کو یک قلم معطل کر دیتی ہے اور ایسا انسان سمجھ سے یک قلم محروم ہو جاتا ہے محرومی اسکے اعمال بد کا نتیجہ ہے۔

آخرت کی زندگی

آخرت کی زندگی میں اہل ایمان مغلوب نہ ہوں گے۔ وہ تو یوم آخرت کے یقین کی وجہ سے معلوم کر لیں گے کہ تمام مدت گزر چکی ہے۔ مگر

Marfat.com

مومن اور منکر

مگر لقائے حق کے منکر محسوس کریں گے۔ کہ گویا قلیل مدّت کا ابھی درمیانی وقفہ ہی گزرا ہے۔ دعوتِ حق کی فتحمندی اور منکرینِ حق کی نامرادی ہو کر رہے گی نبی اکرمؐ کی موجودگی میں یا بعد میں، یہ اٹل ہے اور لابدی! قانونِ الٰہی یہی ہے کہ ہر داعی حق کی پکار کو لوگوں نے ظلم و تشدد کے ذریعہ دبانا چاہا تھا مگر

قضیٰ بالحق

اللہ نے فیصلہ کر دیا اور حق فتحمند ہوا اور باطل نامراد۔ یہ فیصلہ حق و عدالت کا فیصلہ تھا۔ اس لئے اسے "قضیٰ بالقسط" اور "قضیٰ بالحق" سے تعبیر کیا ؛

اجل کا وقت

وہ شک و حیرت میں مبتلا ہیں۔ اجل کا وقت معلوم کرنا چاہتے ہیں کہہ دیجئے وہ وقت مقرر ہے اور ٹلنے والا نہیں۔ ہاں مجھے اس میں دخل نہیں ؛

منکرینِ حق کے لئے عذاب کا واقع ہونا قطعی ہے وہ اس کی طلب میں جلدی مچاتے ہیں۔ جب اس کی لپیٹ میں آگئے تو ہمیشگی کے عذاب کا سامنا بڑا مشکل ہوگا۔ یہ حقیقت ہے اور کوئی بھی اللہ تعالےٰ کو اس کے کاموں میں عاجز نہیں کر سکتا، ۵ع آیات ۴۲-۵۳،

آنے والا عذاب اس درجہ ہولناک ہے۔ کہ اس سے بچاؤ کے لئے ہر ظالم انسان تمام روئے زمین کی چیزیں بطور فدیہ دینے کو تیار ہو جائے گا مومنوں اور سرکشوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگا اور ایسا نہ ہوگا۔ کہ کسی پر زیادتی ہو۔ اللہ کا وعدہ اٹل ہے۔ زندگی اور موت کی ڈوری اسی کے ہاتھ میں ہے ؛

فصل ۱۰۰

قرآن قانون موعظت اور نسخۂ شفا ہے

اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی جانب سے ایک ایسی چیز آگئی جو موعظت ہے۔ دل کی بیماریوں کے لئے نسخۂ شفا ہے اور ہدایت و

Marfat.com

رحمت ہے۔ ان کے لئے جن کے دل یقین سے معمور ہیں۔ اسی رحمت و فضل الٰہی پر خوشی مناؤ کہ یہ تمام دنیا کی پونجیوں سے بہتر ہے ؛

ہر چیز میں اصل اباحت ہے نہ کہ حرمت۔ وحی الٰہی نے جس چیز کو حرام کر دیا وہ حرام ہے۔ باقی سب طیّبات! انسانی وہم و تخمین کا یہاں گذر نہیں اللہ کا فضل ہے کہ وہ تمہیں راہِ ہدایت پر ڈالتا ہے لیکن تم میں سے اکثر شکر گزار نہیں ؛ ع آیات ۵۴-۶۰

ہر چیز اللہ کے قانون سے بندھی ہوئی ہے ؛

زمین و آسمان میں ایک ذرّہ بھی نہیں۔ جو کتاب مبین (علم الٰہی) سے باہر ہو۔ یا اللہ کے قوانینِ خلقت سے باہر ہو۔ اب جو اللہ کے دوست ہیں ان کے لئے نہ تو کوئی خوف ہے اور نہ کوئی غم ؛

ایمان لے آنے کے بعد انہوں نے زندگی ایسی بسر کی۔ کہ برائیوں سے بچتے رہے ان کے لئے دنیا میں کامرانی و سعادت کی بشارت ہے اور آخرت میں بھی، اللہ کے فرمان اٹل ہیں بدلنے والے نہیں۔ اے پیغمبر حق! ان کی معاندانہ باتوں سے آزردہ خاطر نہ ہو۔ ساری عزتیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ؛

رات اور دن کی پیدائش،

آسمان و زمین کی مخلوق تو اللہ کے حکم سے بندھی ہوئی ہے اور وہ یقین و بصیرت کی جگہ وہم و گمان میں اٹکلیں دوڑا رہے ہیں۔ اللہ نے رات کو آرام کے لئے بنایا اور دن دیکھ بھال کے لئے۔ کلامِ حق سننے والوں کے لئے یہ اس کی ربوبیت کے نشانات ہیں۔ کہتے ہیں اللہ نے بیٹا بنا رکھا ہے۔ ایسی جرأت ظالم ہی کر سکتے ہیں۔ یہ مفتری کبھی فلاح نہیں پا سکتے

Marfat.com

ان کے لئے چند روزہ زندگی ہے اور پھر عذاب سخت کا مزہ، ع آیات ۶۱

فصل ۱۰۱
نوحؑ کی سرگذشت

ان کو نوحؑ کی سرگذشت سناؤ۔ انہوں نے اعلان کیا کہ اگر میری دعوت اور نصیحت تم پر شاق گزرتی ہے تو مقابلہ کر کے دیکھ لو۔ پورا مقابلہ۔ پورا منصوبہ اور وہ بھی بغیر مہلت دیئے۔ پھر دیکھ لینا فیصلہ یہی ہوگا۔ کہ حق غالب ہو کر رہیگا اور باطل کا سر ہمیشہ کے لئے نیچا ہو جائے گا۔ یہ اس لئے کہ اللہ کے فرمانبردار بندوں اور بے غرض خادموں کا ہی بول بالا ہوتا ہے۔ وہ جھٹلاتے رہے۔ تاآنکہ کشتی والے بچ گئے اور وہ غرق ہو گئے۔ نوحؑ کے بعد کئی رسولوں کو ظالموں نے جھوٹا سمجھا۔ لیکن مفتری علی اللہ فلاح نہ پا سکے۔ حادثوں کا مقابلہ نہ کر سکے۔ پھر فرعون اور اس کے درباریوں کے پاس موسےٰؑ آئے اور کہا۔ یہ نشانات حق ہیں۔ تم انہیں جادو کہتے ہو۔ حالانکہ جادو انسان کی بناوٹ اور شعبدہ طرازی ہے اور انسان اپنی بناوٹوں میں کتنا ہی ہوشیار ہو۔ حق کے مقابلہ میں کبھی نہیں ٹک سکتا ؛

موسیٰ علیہ السلام کی دعوت حق،

انہوں نے الزام دیا کہ موسیٰؑ کا مقصد دنیوی سرداری کا حاصل کرنا ہے وہ ماہر جادوگروں کو مقابلہ میں لائے، اللہ نے جادو کو ملیا میٹ کر کے بتا دیا کہ وہ مفسدوں کا کام نہیں سنوارتا۔ بلکہ حق کو اپنے احکام کے مطابق ضرور ثابت کر دیتا ہے۔ مجرم پسند کریں یا نہ، اسے اس کی پروا نہیں۔

ع ۸ - آیات ۷۱-۸۲

ہمیشہ نوجوان ہی قربانی کے میدان میں نکلتے ہیں

مقاصد و عزائم میں جب بھی قدم اٹھے گا۔ قوم کے بڑھتے ظلم و فساد کی آب و ہوا کے عادی ہو کر عافیت کوشی کی راہ لیں گے۔ صرف نوجوانوں کا ہی

Marfat.com

خون، نیا دماغ اور نئی امنگیں شدائد و تکالیف میں نہ دب کر ان کو باطل کے مقابلہ میں لے آئیں گے۔ یہاں بھی یہی ہوا۔ بڈھوں کی ہمتیں سلب ہو گئیں، اور نوجوانوں نے موسیٰؑ کا ساتھ دیا ؛

موسیٰؑ اور ہارونؑ سرکش فرعون کے مقابلہ میں نکلے۔ اللہ کی اعانت شاملِ حال تھی۔ دل سے نکلی ہوئی دعا کہ "اے اللہ! ہمیں ظالم گروہ کے لئے آزمائش کا موجب نہ بنا اور سایۂ رحمت میں ڈھانپ لے۔ تاکہ کافر گروہ کے پنجہ سے نجات نصیب ہو" قبول ہوئی ؛

مصر میں موسیٰؑ کا استقلال

انہوں نے حکم وحی سے مصر میں قوم کے لئے قبلہ رُخ مکانات تعمیر کئے نماز کے قیام کا حکم دیا۔ پھر موسیٰ علیہ السلام نے دعا مانگی "خدایا! تو نے فرعون کو مال و دولت کی شوکتیں بخشی ہیں۔ وہ اس دولت کے بل پر تیرے بندوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ اے اللہ! ان کی دولت زائل کر، ان کے دلوں پر مہر لگا دے اور عذاب دردناک بھیج" ؛

ڈوبتے ہوئے فرعون کی پکار

اللہ نے دعا قبول فرمائی۔ فرعون کو غرق کر دیا۔ وہ ظالم جب سمندر میں غرق ہونے لگا۔ تو پکار اٹھا "میں خدائے واحد پر ایمان لاتا ہوں اور اس کا فرمانبردار ہوتا ہوں" ؛

اللہ نے فرمایا۔ "اے مفسد! اب تیری اکڑ کہاں ہے؟ تیری خدائی کدھر گئی۔ اس آخری وقت میں ایمان قبول نہ ہوگا۔ ہاں تیرا جسم سمندر کی موجوں سے بچا لیا جائے گا۔ تاکہ لوگ اسے دیکھیں اور اَنَا رَبُّکُمُ الْاَعْلٰی کہنے والے سرکش کی بے حس لاش دیکھ کر ان کے غفلت کے پردے چاک ہوں اور وہ

Marfat.com

عبرت حاصل کرسکیں ؛ ع آیات ۸۳-۹۳،

فرعون کی غرقابی اور بنی اسرائیل کیلئے آزمائش عمل،

فرعون کی غرقابی کے بعد بنی اسرائیل کو اچھا مقام اور پاکیزہ چیزوں میں سے سامان رزق عطا کیا گیا۔ وہ اختلاف میں بھٹکنے لگے اور علم کی روشنی سے آنکھیں بند کرلیں ؛

اے پیغمبر حق! یہ واقعات اللہ کی سچائی کے نشانات ہیں۔ ان کے جھٹلانے والے وہی ہیں۔ جن کا انجام نامرادی کے سوا کچھ نہیں۔ تم شک میں نہ پڑنا اور نہ ان جھٹلانے والوں کی راہ اختیار کرنا۔ یہ لوگ عذاب دردناک آنکھوں سے دیکھیں گے اور پھر بھی دولت ایمان سے محروم ہی رہیں گے ؛

مجرموں کا دستور یہی ہے۔ ورنہ پھر قوم یونسؑ کے علاوہ کیوں آج تک کسی بستی نے نزول عذاب سے پہلے یقین لاکر ایمان کی برکت سے فائدہ نہ اٹھایا ؛

فصل ۱۰۲ آزمائش حیات

انسانی طبیعت و استعداد کا اختلاف فطری ہے۔ اللہ کی حکمت کا فیصلہ یہی ہے کہ ہر طرح کی راہ کھول دی جائے۔ اب اگر کوئی اونچا ہونا چاہے تو ہوسکے پست ہونا چاہے تو زیادہ سے زیادہ پستی میں گر سکے۔ اختلاف عمل نے ہدایت و سعادت اور ضلالت و شقاوت کی وہ کشمکش پیدا کردی ہے جسے قرآن عزیز آزمائش حیات لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا سے تعبیر کرتا ہے ؛

مشیت قہری عمل میں نہیں لائی جاتی

جب حالت یہ ہے تو مشیت قہری کیوں عمل میں لائی جائے۔ اب عذاب کی محرومی و شقاوت صرف ان کے لئے ہے جو عقل سے کام نہیں لیتے ؛

آسمان و زمین میں جو کچھ ہے۔ دیکھو وہ سب زبان حال سے کسی حقیقت کی شہادت دے رہے ہیں۔ کیا اسی حقیقت کی نہیں ؟

Marfat.com

ہوشیاری اور تنبیہ کا وقت

پھر تم کیوں غافل ہو کر بیٹھ رہے ہو۔ یہی ہوشیاری اور تنبیہ کا وقت ہے اٹھو۔ ورنہ انتظار میں عمل کا وقت گذر گیا۔ تو پھر عذاب کی گھڑی آ پہنچے گی، اس وقت سوائے رسولوں اور مومنوں کے کسی کو بچاؤ کی مہلت نہ ملے گی

ع ۱۰ - آیات ۹۳-۱۰۳

شرک سے بیزاری اور دعوت کا اعلان

اے پیغمبر حق! آپ اعلان کر دیں۔ اے مشرکو! تم شاید میری دعوت دین کو اپنے اوہام کی وجہ سے اچھی طرح نہیں سمجھے اور خیال رکھتے ہو کہ میں کوئی سمجھوتہ کر لوں گا) میرا اعلان صاف صاف ہے۔ کہ میں تمہارے گھڑے ہوئے معبودوں کو نہیں مانتا۔ میں تو صرف پروردگار عالم کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اسی کی عبادت کرتا ہوں جس کے قبضہ میں تمہاری زندگی ہے اور جس کے حکم سے تم پر موت طاری ہوتی ہے ؛

مجھے اسی پروردگار نے اس دعوت کے لئے مامور کیا ہے۔ اب اس بات کو اچھی طرح سمجھ لینے کے بعد جو تمہارے جی میں آئے کرو۔ میری راہ میرے لئے ہے تمہاری راہ تمہارے لئے۔ اور فیصلہ اللہ کے ہاتھ میں ہے ؛

داعی و مذکّر نہ کہ نگہبان،

میں داعی اور مذکّر (نصیحت کرنے والا) ہوں۔ کچھ تم پر وکیل نہیں بنا دیا گیا ہوں۔ یعنی میرا کام یہ ہے کہ میں نصیحت کی بات سمجھا دوں۔ یہ نہیں کہ نگہبان بن کر تم پر مسلط ہو جاؤں اور سمجھوں کہ مجھے تمہاری ہدایت کی ٹھیکہ داری مل گئی ہے ؛

اے پیغمبر حق! اللہ کی پیغام رسانی میں ڈٹے جاؤ یہاں تک کہ وہ حق و باطل میں فیصلہ کر دے اور وہ فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے

ع ۱۱ - آیات ۱۰۴-۱۰۹

Marfat.com

سُورَۃ ھُود

یہ مکّی سورہ ہے - اس میں ۱۲۳ آیتیں اور ۱۰ رکوع ہیں ؛

موضوع :- "منکرینِ حق کو عام خطاب اور توحید کی تلقین ایام وقائع کی روشنی میں"

اس سورۃ میں گو عام خطاب ہے لیکن مشرکینِ عرب خصوصیت سے مخاطب ہیں،
اس سورۃ میں نوح علیہ السلام سے لے کر موسیٰ علیہ السلام تک تمام گذشتہ دعوتوں کی
سرگزشتیں تاریخی ترتیب سے بیان ہوئی ہیں - اس طرزِ موعظت میں "اعراف" کے بعد
سب سے بڑی سورۃ یہی ہے ؛

فصل ۱۰۳

داعیانِ حق کا عالمگیر اعلان

پہلے تمام دعوتوں کے عالمگیر اعلان کو سُن لو - "اللہ کے سوا کسی کے آگے سرِ نیاز نہ جھکاؤ - میں (پیامبر حق) اس کی طرف سے مامور ہوں اس لئے کہ انکار و سرکشی کے نتائج سے خبردار کردوں اور ایمان و نیک عملی کی کامرانیوں کی خوشخبری سنادوں - پس سرکشی سے باز آجاؤ اور توبہ و استغفار کرو - اگر تم نے ایسا نہ کیا - تو مجھے اندیشہ ہے کہ تم عذابِ الٰہی میں گرفتار ہو جاؤ گے ؛

تمہارے اعمال کا ذرّہ ذرّہ اللہ کے سامنے ہے - اس کے علم سے جب ایک چیونٹی کا سوراخ بھی پوشیدہ نہیں تو انسان کے افکار و اعمال کیونکر پوشیدہ رہ سکتے ہیں ؟

زمین میں چلنے والا کوئی جانور ایسا نہیں جس کی روزی کا انتظام اللہ پر نہ ہو - اور وہ یہ نہ جانتا ہو کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے اور بالآخر اس کا وجود کہاں سونپ دیا جائے گا ؛

اللہ تعالےٰ نے زمین کو چھ ایام (ادوار) میں پیدا کیا - اس کی فرمانروائی

Marfat.com

پانی پر تھی - اس نے تمہیں آزمائشِ عمل کے لئے پیدا کیا ہے ؛

یہ لوگ احیائے ثانی کی اطلاع پر ہنستے ہیں - اگر کچھ عرصہ تک عذاب تمہیں آتا تو باتیں بناتے ہیں اور نہیں جانتے - کہ جب عذاب آئے - تو ٹلنے والا نہیں - اور جس بات کی یہ ہنسی اڑایا کرتے تھے - تم دیکھو گے - کہ وہی انہیں آلگے گی ؛ ع - آیات ۱ - ۸ ،

انسانی فطرت کی بوالعجبی ،

انسانی فطرت یہ ہے کہ جب مصیبت پیش آتی ہے - تو وہ فوراً مایوس ہو جاتا ہے اور جب اللہ رحمت کا مزہ چکھاتا ہے - تو یک قلم غافل اور بے پرواہو کر ڈینگیں مارنے لگتا ہے (کہ اب کیا غم ہے) لیکن جن لوگوں میں صبر و ثبات کی روح پیدا ہو گئی اور جنہوں نے نیکی کی راہ اختیار کی ہے - وہ نہ تو مصیبت میں مایوس ہونے والے ہیں اور نہ عیش و راحت میں غافل و ناشکر گزار ؛

منکرینِ حق کی فرمائش -

منکرینِ حق کہتے تھے - اگر خدا کے ہاں ایسی ہی تمہاری رسائی ہے ، تو کیوں نہیں کہتے کہ ایک خزانہ ہم پر اتار دے یا اپنے فرشتے بھیج دے - کہ تمہاری باتوں کی سب کے سامنے تصدیق کر دیں ؛

فرمایا - ان کے اس انکار و استہزار سے دل تنگ نہ ہو کیونکہ تم تو صرف انکار و بد عملی سے خبردار کرنے والے اور سچائی کی راہ دکھانے والے ہو ،

بدبختانِ ازلی اعلاناتِ حق کی ہنسی اڑاتے ہیں جب قرآنِ عزیز سنایا جاتا ہے تو یہ کہتے کہ یہ بنائی ہوئی بات ہے ؛

قرآن بے مثل کتاب ہے

تم بھی تو ایسی دس سورتیں بنا کر دکھلا دو اور اپنے بنائے ہوئے

Marfat.com

معبودوں سے دعا کرو کہ وہ اس کام میں تمہاری مدد کریں ؛

اگر اس چیلنج پر بھی ان پر اوس پڑ جائے تو سمجھ لو کہ یہ طاقتور قرآن خدائی طاقت سے نازل ہو رہا ہے - اس خدا کی طرف سے جو ایک ہے - اسکے سوا کوئی معبود نہیں ؛

اب بھی حق کی مخالفت سے باز نہ آئے - اور زیب و زینت دنیا کے پجاری بنے رہے تو آخرت میں ان کے لئے سوائے آگ کے کوئی حصہ نہ ہوگا

حق پرست اور باطل پرست برابر نہیں ہو سکتے

غور تو کرو - حق پرست اللہ کی طرف سے دلیل و حجت پر ہیں اور تم باطل پرست ظن و افترا میں ڈوبے ہوئے ہو - کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں ؟

یہ لوگ کلمۂ حق کی راہ نہیں روک سکیں گے - کیونکہ انسان کتنا ہی زور و اقتدار میں بڑھ جائے - لیکن قوانینِ حق پر غالب نہیں آسکتا - اُسے مغلوب ہی ہونا پڑتا ہے ؛

دعوتِ تفکّر

ایک تو اندھا - دوسرا دیکھنے والا - پھر کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں ؟ کیا روشنی اور تاریکی میں کوئی فرق نہیں ؟ کیا بصیرت اور کوری کا ایک حکم ہے ؟ اگر نہیں تو دونوں کے احوال و نتائج بھی جدا جدا ہوں گے - کیا تم غور و فکر نہیں کرتے ؟) ۲ رکوع آیات ۸ - ۲۴ ؛

فصل ۱۰۴

نوحؑ کی دعوت

حضرت نوحؑ نے کہا :-

(۱) اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کرو (۲) اگر تم سرکشی سے باز نہ آئے - تو عذاب کا ایک بڑا ہی دردناک دن آنے والا ہے (۳) قوم کے سردار (اپنے درجے کی جماعت) اکڑ گئے اور صرف وہ لوگ ایمان لائے جن کو ——

Marfat.com

حقیر سمجھا جاتا تھا؟"

منکروں نے کہا: "تم بھی ہماری طرح ایک آدمی ہو۔ تم میں کوئی اچنبھے کی بات تو ہے نہیں۔ پھر تمہیں کیوں مانیں ہم میں سے صرف ذلیل لوگ تم پر ایمان لائے ہیں۔ تو کیا ہم بھی بے وقوفوں کی طرح تمہیں مان لیں ہماری شان کے خلاف ہے۔ کہ ایسی جماعت میں شریک ہوں۔ جہاں رذیل و شریف میں کوئی امتیاز نہیں ؂

نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ "دیکھو انسان کی ہدایت تو انسان ہی کر سکتا ہے۔ (دیوتا تو کر نہیں سکتے) میں تمہیں جبراً تو سچائی کی راہ دکھانے سے رہا۔ یہ میری بے مزد دعوت اور خدمت اگر تمہارے نزدیک قابلِ اعتنا نہیں۔ تو میں کیا کر سکتا ہوں ؂"

جن لوگوں کو تم ذلیل کہتے ہو۔ میں اُن کے دلِ نورِ ایمان سے منور دیکھتا ہوں۔ میں ان کو حقیر سمجھوں تو خدا کے مواخذہ میں گرفتار ہو جاؤں۔ سن لو! میرا دعوے صرف یہ ہے کہ سچائی کا پیامبر ہوں۔ مجھے طاقت و تصرف کا دعوے نہیں اور نہ میں انسانیت سے بالاتر کوئی ہستی ہوں ؂

منکرین حق کی سرکشی

منکرین حق نے اس موعظت کو جدال (جھگڑا) کا نام دیا اور یہاں تک سرکشی کی کہ خود عذاب کے ظہور کا مطالبہ کرنے لگے۔ اتمام حجت کے لئے اللہ نے اس آخری اعلان کی ہدایت فرمائی ؂

"کہہ دے اگر تم کہتے ہو کہ میں مفتری ہوں۔ اچھا اگر میں مفتری ہوں تو میرا گناہ مجھ پر اور اگر تم دشمنانِ حق ہو تو اس کی سزا کے لئے میں بری الذمہ ہوں"

۴۳ آیات ۲۵...۳۵۔

Marfat.com

کافروں کی غرقابی

وحیِ الٰہی نے اطلاع دی۔ کہ ایمان کی دعوت کی آخری پکار ہو چکی، اب یہ ملک غرق ہونے والا ہے۔ اس لئے ایک کشتی بنا لو اور اس بدبخت قوم پر بے کار غم نہ کھاؤ۔

اب کشتی بننی شروع ہوئی۔ قوم کے لوگ جب بھی گزرتے تو تمسخر کرتے نوح علیہ السلام جواب دیتے، آج ہماری ہنسی اڑا لو۔ ہم بھی ایک دن تمہاری حماقت پر ہنسیں گے، پھر وہ وقت آگیا۔ جب تنور نے جوش مارا اور نوحؑ نے اللہ کے حکم سے ہر جانور کے دو دو جوڑے کشتی میں رکھ لئے، بدکاروں کو چھوڑ کر اہل و عیال بھی کشتی میں سوار کر لئے۔

نوحؑ کی آخری پکار

نوحؑ نے پکارا "کشتی میں سوار ہو جاؤ۔ اللہ کے نام پر اسے چلنا ہے اور اسی کے نام پر اسے ٹھیرنا۔ بلاشک پروردگار بخشنے والا اور رحمت والا ہے" حضرت نوحؑ کے بیٹے نے ان کا ساتھ نہ دیا اور غرق ہو گیا۔ انہوں نے کہا بھی کہ وہ میرے اہل و عیال میں ہے، اللہ نے فرمایا کہ وہ بدعمل ہے اور بدعمل کا نبی سے کوئی رشتہ نہیں ہو سکتا۔ جسمانی رشتہ نجات کے لئے سود مند نہیں بلکہ جو کچھ ہے ایمان و عمل ہے)

حکم الٰہی

غرقابی کے بعد اللہ کا حکم ہوا۔ اے زمین اپنا پانی پی لے اور اے آسمان تھم جا۔ اب پانی کا چڑھاؤ اتر گیا۔ نوحؑ نے اپنے آپ کو بیٹے کے معاملہ میں اور ہر بات میں اللہ کے سپرد کر دیا۔ حکم ہوا "اے نوحؑ! کشتی سے اتر اور اللہ کی رحمتوں اور برکتوں کو سمیٹ لے۔ یہ غیب کی چیزیں وحی کے ذریعے تجھے بتائی جا رہی ہیں۔ اس سے پہلے نہ تجھے معلوم تھیں۔ نہ تیری قوم کو پس

Marfat.com

صبر کرو اور دلگیر نہ ہو۔ انجام کار متقیوں ہی کے لئے ہے ؛ ع آیات ۳۶-۴۹

فصل ۱۰۵ قوم کا اور ہود علیہ السلام کی دعوتِ حق

قوم عاد میں حضرت ہود علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ انہوں نے کہا۔ اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ تم اپنے عقاید و اعمال میں مفتری (جھوٹے) ہو ؛

میں محض ادائے فرض کے لئے دعوت الی الحق کا فریضہ ادا کر رہا ہوں تم سے کسی معاوضہ کا طالب نہیں۔ تم توبہ کرو اور جرم کرتے ہوئے اللہ سے منہ نہ موڑو ؛

قوم نے انکار کر دیا اور کہا تو یہ کہ تمہارا ایسی باتیں کرنا ہمارے کسی گروہ (بت) کی بددعا کا نتیجہ ہے۔ ہود علیہ السلام نے کہا۔ "مجھے ان معبودانِ باطل سے کوئی سروکار نہیں۔ نہ یہ معبود اور نہ تم میرا کچھ بگاڑ سکتے ہو۔ میرا بھروسہ اللہ کی ذات پر ہے وہی میرا اور تمہارا پروردگار ہے۔ میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔ اگر تم سچائی سے منہ موڑتے ہو تو قانونِ الٰہی کے مطابق تم ہلاک کئے جاؤ گے اور کوئی دوسری قوم تمہاری جگہ لے لے گی۔ بالآخر یہی ہوا۔ مومنوں نے نجات پائی اور سرکش ہلاک ہوئے۔ یہ ہے عاد کی سرگزشت جنہوں نے اللہ کی نشانیوں کو جھٹلایا، رسولوں کی نافرمانی کی اور سرکشوں کے نقشِ قدم پر چلے۔ بالآخر لعنت کا شکار ہوئے اور ان کے لئے محرومی کا اعلان کر دیا گیا ؛ ع آیات ۵۰-۶۰

صالح علیہ السلام کی دعوتِ حق

قوم ثمود میں حضرت صالح علیہ السلام کا ظہور ہوا۔ انہوں نے کہا۔ اللہ کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔ اسی نے تمہارا خمیر فطرت مٹی سے اٹھایا۔ پھر

Marfat.com

پھر تم سے اس کی آبادی کی رونق کر دی - اسی سے بخشش مانگو - سرکشی چھوڑ دو، اور اس کی طرف رجوع کرو ؛

قوم نے کہا" اے صالح ! ہمیں تو تمہاری ذات سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں کہ تو ہمارا رہنما ہوگا - یہ تمہیں کیا ہو گیا - کہ تو ہمیں ہمارے بزرگوں کے طریقے سے ہٹانا چاہتا ہے اور اس کو بُرا کہتا ہے ؛

(ہمیشہ دیکھنے میں آیا ہے کہ جب کوئی غیر معمولی قابلیت کا آدمی پیدا ہوتا ہے تو عام لوگ اس کی قابلیت سے متاثر ہو کر اس کی تعریفیں کرتے ہیں - اس سے بڑی بڑی امیدیں لگاتے ہیں - کہ وہ سردار بنے گا - باپ دادا کا نام روشن کرے گا ؛

جب وہ عقلِ خداداد سے کام لے کر قوم کو غلط کاری سے نکالنے کے لیئے ان کے غلط اصولوں کی پروا نہیں کرتا تو وہ منہ چڑاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ گمراہ ہو گیا ہے - اس نے ہماری ساری امیدیں خاک میں ملا دی ہیں ؛

گویا بزرگی اور پیشوائی کا طریقہ یہ ہے - کہ حق بات نہ کہی جائے بلکہ جسے لوگ حق سمجھیں - اس کی دعوت دی جائے (آج کے لیڈروں اور پیشواؤں کو دیکھیں - وہ کیا کر رہے ہیں ،)

حضرت صالح علیہ السلام نے کہا -

مجھ پر اللہ نے علم و بصیرت کی راہ کھول دی ہے - میں محض اس خیال سے کہ تمہاری امیدوں کو ٹھیس نہ لگے سچائی کے اعلان میں رُک نہیں سکتا

Marfat.com

ایسا کروں تو خدا کے مواخذہ اور تباہی سے مجھے بچانے والا کون ہے ؟

ناقۃ اللہ کی بے عزتی

انہوں نے ناقہ کو بطور آیت اللہ (اللہ کا نشان) پیش کیا۔ قوم کے سرکشوں نے اسے ہلاک کروالا۔ اب تین دن کی مہلت کے بعد ہلاکت نے انہیں آن لیا اور غالب اور قوت والے خدا نے صالحؑ اور اس کے ساتھیوں کو اپنی رحمت سے بچا لیا ؛

دیکھو۔ ثمود نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو انہیں محرومی سے دوچار ہونا پڑا ؛ آیات ۶۱-۶۸ ،

فصل ۱۰۶

خدا کے فرستادہ فرشتے ابراہیم علیہ السلام کے پاس آئے۔ انہوں نے مہمان خیال کر کے بچھڑے کا بھنا ہوا گوشت پیش کیا۔ فرشتے گوشت تو کیا کھاتے وہ تو صرف بشارت کے لئے آئے تھے۔ ابراہیم علیہ السلام نے ان کے اس عجیب طرز عمل کو دیکھ کر دل میں خوف محسوس کیا تو انہوں نے تسلی دی اور فرمایا کہ اگرچہ آپ کی نسل روحانی (قوم لوط) یعنی سدوم اور عمارہ کے علاقہ میں بسنے والے لوگ اپنی بدعملیوں کی پاداش میں ہلاک ہونے والے ہیں لیکن یہ بشارت بھی ہے کہ آپ کی نیک عملی کے نتائج میں ایک نئی نسل بھی پیدا ہوگی اور وہ عنقریب اس تمام ملک پر حکمرانی کرے گی یعنی اسحاقؑ پیدا ہونگے اور پھر ان کے بعد یعقوبؑ ؛

قدرت الٰہی کے دو کرشمے

قدرت الٰہی نے بیک وقت دو کرشمے دکھلا دیئے۔ کہ سدوم اور عمارہ (فلسطین کا شاداب ترین علاقہ) ایسا اجڑا کہ کبھی سرسبز و شاداب نہ ہوا (سارہ) تمام عمر اولاد کی تمنائیں کر کے اپنے شجر امید کی ہر بار دل سے مایوس ہو چکی تھیں

Marfat.com

ان کا شجرا امید" اس طرح سرسبز ہوا۔ کہ صدیوں تک اس کی شاخیں بارآور رہیں حضرت اسحاقؑ کی نسل روز بروز بڑھتی رہی ؛

ابراہیمؑ کی بردباری

مارہ اس خوشخبری پر حیران ہوئیں تو فرشتوں نے کہا۔ کیا تو اللہ کے کاموں میں تعجب کرتی ہے ؟ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بردباری کی وجہ سے فرشتوں سے کئی سوالات اسلئے کئے کہ شاید عذاب ٹلنے کی کوئی صورت نکل آئے لیکن عذاب ٹلنے والا نہ تھا ؛

قوم لوطؑ کا دردناک انجام۔

فرشتے لوط علیہ السلام کے پاس پہنچے۔ تو گویا کہ ان پر مصیبت کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ بدکار لوگ جو برے کاموں کے عادی تھے دوڑتے ہوئے آئے اور سمجھے کہ خبیثانہ افعال کے لئے شکار آیا۔ لوطؑ نے انہیں بستی کی عورتوں کی طرف (کہ وہ انکو اپنی بیٹیوں کی مانند سمجھتے تھے) توجہ دلائی۔ لیکن وہ باز نہ آئے۔ رات کا ایک حصہ گذرنے کے بعد فرشتوں کی ہدایت پر لوطؑ اہل وعیال سمیت نکل کھڑے ہوئے (سوائے بیوی کے کہ وہ ظالموں کی ساتھی تھی) صبح کے وقت بستی کی بلندیاں پستی میں بدل گئیں۔ نشان شدہ آگ میں پکے ہوئے پتھر لگاتار برسائے گئے ؛

اے اشرار مکہ! دیکھو ظالموں کا انجام! یہ بستی تم سے دور نہیں۔ اسے دیکھ کر عبرت حاصل کرو اور توبہ کر لو ؛ ع۔ آیات ۶۹-۸۳)

فصل ۱۰۷

شعیبؑ کی دعوت

قبیلہ مدین میں حضرت شعیب علیہ السلام کی دعوت کا ظہور ہوا۔

انہوں نے کہا۔ اللہ کی بندگی کرو۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں ؛ ماپ تول میں خیانت نہ کرو۔ نہ تو حق سے زیادہ لو اور نہ حق سے کم دو۔ ملک میں شر و فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تم خوشحال ہو لیکن میں ڈرتا ہوں۔ کہ تم عذاب میں

Marfat.com

گرفتار نہ ہو جاؤ۔

لوگوں نے کہا :-

قوم کی بے رُخی اور بے راہ روی

تم اپنے خدا کی جتنی عبادت کرنا چاہو کرو لیکن کیا تمہاری نمازیں یہ بھی کہتی ہیں کہ دوسروں کو ان کی راہ سے ہٹاؤ۔ ہمارے باپ دادا اس راہ پر چلتے آئے ہیں اور ہم اپنے مال کے مختار ہیں۔ جو چاہیں کریں معلوم ہوتا ہے۔ ساری دنیا میں تم ہی ایک نیک اور صاف معاملہ آدمی پیدا ہوئے ہو۔

شعیبؑ نے کہا۔ "اگر اللہ نے مجھ پر علم و بصیرت کی راہ کھول دی ہے اور میں دیکھ رہا ہوں کہ تم ہلاکت کی طرف جا رہے ہو۔ تو کیا میرا فرض نہیں ہے۔ کہ تمہیں سلامتی کی راہ دکھاؤں؟ میں جو کچھ کہتا ہوں۔ اس پر خود عمل بھی کرتا ہوں۔ تم میری ضد میں آکر حق سے منہ نہ موڑو۔ تم میری تبلیغ سے بگڑتے کیوں ہو۔ میں کچھ تم پر نگہبان بن کر تو نہیں کھڑا ہوا ہوں۔ کہ تمہیں مجبور کروں۔ میں تو صرف اِصلاح چاہتا ہوں۔ جہاں تک میرے بس میں ہے اور میرے کاموں کو تو اللہ ہی کی مدد سے بننا ہے میرا بھروسہ صرف اسی پر ہے۔

(اتباعِ حق میں ذاتی دشمنی اور شخصی حسد سے بڑھ کر کوئی روگ نہیں۔ قبیلہ کے سردار شعیبؑ سے حسد کرتے تھے۔ اسلئے انہوں نے کہا کہ میری ضد میں آکر پیامِ حق کے مخالف نہ ہو جاؤ۔ انسان انسانوں کا پاس کرتا ہے، لیکن سچائی کا پاس نہیں کرتا۔ انسانوں کے خیال سے ایک بات چھوڑ دیتا ہے، لیکن خدا کے خیال سے نہیں چھوڑتا)

قومِ شعیبؑ کی ہلاکت

منکروں نے کہا شعیب! تمہاری اکثر باتیں تو ہماری سمجھ میں ہی نہیں آتیں،

Marfat.com

تم تو ایک کمزور آدمی ہو۔ اگر تمہارے کنبے کا پاس نہ ہوتا۔ تو ہم تجھے سنگسار کرا دیتے

حضرت شعیبؑ نے جواب دیا۔ "افسوس تم پر۔ تمہیں میرے کنبے کا پاس ہے۔ لیکن خدا کا پاس نہیں۔ اچھا تم اپنی راہ پر چلو۔ میں اپنی راہ پر چل رہا ہوں نتیجے کا انتظار کرو۔"

اللہ نے اہل ایمان کو بچا لیا اور ظالموں کو ایک سخت آواز نے آلیا اور وہ اوندھے منہ گھروں میں پڑے رہ گئے۔ اور اس طرح ہلاک ہو گئے۔ کہ گویا کبھی ایسے ہی نہ تھے۔

ان کی محرومی بھی قوم ثمود کی سی محرومی تھی" ۔ آیات ۸۴-۹۵۔

اس سے قبل موسےٰ علیہ السلام کی دعوت، ان کی تکذیب اور فرعون کی ہلاکت کا قصہ بھی تم سن چکے ہو۔ قیامت کو فرعون مع ساتھیوں کے جہنم رسید ہوگا۔

اب ان عبرتوں اور نتیجوں کو سامنے رکھو۔ جو ان ایام وقائع سے اخذ ہو سکتے ہیں۔

ا۔ ان سرکش قوموں کو جو کچھ پیش آیا۔ اس لئے آیا کہ وہ نجات کی راہ سے منہ موڑ کر ہلاکت کی طرف چلنے لگے۔ ورنہ اللہ کا قانون جزا تو سرتاسر عدل و رحمت ہے۔

ب۔ اللہ کی رحمت نے مہلتوں پر مہلتیں دیں۔ حق کو باطل سے، روشنی کو تاریکی سے جدا کر دیا۔ لیکن جب انہوں نے ہدایت سے یک قلم منہ موڑ لیا تو عذاب سے دوچار ہوئے

ج۔ قانون جزا عمل کا نفاذ ہو رہا ہے، خدا کے رسولوں کا پیام جھوٹا نہیں،

د۔ خدا کے ہاں ہر بات کا وقت مقرر ہے اور وہ اس وقت ظاہر ہو کر رہتی ہے

Marfat.com

قیامت کا دن بھی آکر رہے گا۔ اس دن جو شقی نکلیں گے۔ ان کے لئے شقاوت ہوگی اور جو سعید نکلیں گے ان کے لئے سعادت۔

مہلت کا فلسفہ

اے پیغمبر حق! آپ کو یہ خیال نہ گزرے کہ مشرکین عرب کیوں شرک سے باز نہیں آتے اور کیوں انہیں مہلت مل رہی ہے۔

وہ تو اس راہ پر چل رہے ہیں۔ جس پر ان کے باپ دادا رہے اور انہیں ان کی سرکشیوں کا پورا پورا نتیجہ ملنے والا ہے، ع آیات ۹۶-۱۰۹،

فصل ۱۰۸

موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا ہوئی۔ تو اس وقت بھی مومنوں اور منکروں کے دو گروہ پیدا ہو گئے۔ لہٰذا اگر آج نزول قرآن کے وقت بھی مخالفین اڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں۔ تو آپ کبیدہ خاطر نہ ہوں۔ اپنے عمل میں استقلال کے ساتھ سرگرم رہیں۔ اللہ تعالیٰ خود نگران حال ہے۔

حق پر استقلال سے قائم رہو،

اے مسلمانو! اسلام کے دشمنوں کا ساتھ نہ دو۔ ورنہ تم بھی سزا کے مستحق سمجھے جاؤ گے۔ تم صبح و شام بلکہ رات کا بھی ایک حصہ عبادت الٰہی میں مصروف رہا کرو۔ اس سے تمہاری نیکیاں برائیوں پر غالب آجائیں گی۔

کامرانی و سعادت کا سب سے بڑا ہتھیار صبر ہے اللہ تعالیٰ نیکوکاروں کا عمل کبھی ضائع نہیں کرتا قلت و کثرت کی پروا نہ کرو۔ ہمیشہ سچائی کے پیرو بنو۔ دنیا کے بندے زیادہ ہوتے ہیں اور دنیا کے بندے زیادہ۔

دعوت تفکر اور اللہ کی کارسازی،

اللہ تعالیٰ چاہتا تو اپنی قدرت کاملہ سے جبراً سب لوگوں کو ایک دین پر جمع کر دیتا۔ لیکن اس نے ایسا نہیں کیا۔

سورۃ کی ابتدا جس اعلان حق سے ہوئی اسی پر سورۃ کا خاتمہ ہوتا ہے۔

Marfat.com

پیغمبر حق سے خطاب ہے۔ کہ اگر دعوت کا ولولہ اور اصلاح کا عشق تجھے مضطرب رکھتا ہے تو ان سرگزشتوں کا تفکر موجب تسکین ہوگا۔ اب تم منکروں سے وہی بات کہہ دو جو ہمیشہ کہی گئی ہے۔ یعنی تم اپنی جگہ کام کئے جاؤ ہم اپنی جگہ کام کر رہے ہیں۔ تم بھی نتیجے کا انتظار کرو ہم بھی منتظر ہیں ؛

اللہ ہی جانتا ہے کہ پردۂ غیب میں کیا کچھ چھپا ہے اور سارے کام اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ تم اس کی عبادت میں لگے رہو اور اسی پر بھروسہ رکھو ؛ ع آیات ۱۱۰ تا ۱۲۳

دسواں باب

سُورَہ یُوسُف :- یہ سورہ مکی ہے۔ اس میں ۱۱۱ آیات اور ۱۲ رکوع ہیں،

سُورۂ ھود میں گذشتہ دعوتوں کے وقائع سے استشہاد کیا گیا تھا۔ کہ

داعی حق انجام کار ضرور کامیاب ہوتا ہے۔ اب سنتِ یوسفیؑ میں نبی اکرم صلعم کو بتلایا جاتا ہے کہ جس طرح ان کے دشمن بھائی عاجز ہو کر بھائی کے سامنے پیش ہوئے۔ کفار مکہ بھی عنقریب مجبور و معتور آپ کے سامنے لائے جائیں گے آپ ان آزمائش کی گھڑیوں میں گھبرائیں نہیں ؛"

موضوع :- نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مشن کی کامیابی کی تمثیل اسوۂ یوسفیؑ میں ؛

فصل ۱۰۹ | یہ آیتیں ہیں روشن اور واضح کتاب کی۔ عربی میں قرآن عزیز اس لئے

Marfat.com

قرآن عزیز روشن اور واضح کتاب ہے،

نازل کیا کہ تم آسانی سے سمجھ سکو۔ ہم نے قرآن عزیز اتارا اور اس کی وجہ سے تمہیں مصائب و آلام پیش آئے، اس لئے اب ایک ایسی سرگزشت سناتے ہیں جو اس سے پہلے تمہیں معلوم نہیں اور جس سے تمہیں اپنی سرفرازی و کامرانی کا یقین ہو جائے گا:

یوسف علیہ السلام کا خواب،

یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ حضرت یعقوب علیہ السلام کو کہا۔ کہ میں نے گیارہ ستاروں، سورج اور چاند کو خواب میں دیکھا کہ وہ سب مجھے سجدہ کر رہے ہیں، باپ بولا "بیٹا۔ یہ خواب بھائیوں سے نہ کہنا۔ جس طرح خواب میں تجھے اللہ نے سرفرازی عطا فرمائی ہے۔ اسی طرح دنیا میں بھی عطا فرمائیگا اور اتمام نعمت کرے گا۔ ہاں شیطان صریح دشمن ہے ممکن ہے کہ وہ دسیسہ کاری کی تلقین کر دے۔ بلاشبہ تیرا رب سب کچھ جاننے والا اور حکمت والا ہے

ع ۱ - آیات ۱ - ۶ -

بھائیوں کی سازش

یوسفؑ یعقوب علیہ السلام کو زیادہ پیارے تھے۔ بھائیوں نے اسے ناپسند کیا اور سازشِ قتل کا ارادہ کر لیا۔ تاکہ اس طرح یوسفؑ باپ کی آنکھوں سے ہمیشہ کے لئے اوجھل ہو جائے اور وہ خود مرکزِ محبت قرار پائیں:

بھیڑیئے کا بہانہ

باپ کو جھانسہ دے کر یوسفؑ کو جنگل میں لے گئے۔ قدرتی طور پر یعقوبؑ کی زبان سے نکل گیا۔ کہ خیال رکھنا۔ ایسا نہ ہو کہیں بھیڑیا وغیرہ اسے کھا جائے ——— ایک بھائی کے مشورہ سے یوسفؑ کو ایک اندھیرے کنوئیں میں ڈال دیا گیا اور جھوٹ موٹ باپ سے کہہ دیا کہ انہیں بھیڑیا اٹھا کر لے گیا ہے یہ کہکے آنسو بھی بہا دئے لیکن یعقوب علیہ السلام کو یقین نہ آیا

Marfat.com

انہوں نے کہا تو یہی کہ میں تمہاری افترا پردازی کو نہیں مانتا لیکن بغیر صبر کے چارہ نہیں۔ میں تمہارے بیان کے مقابلہ میں اللہ سے مدد مانگتا ہوں۔ یہ قمیص کا خون تو جھوٹ موٹ کا خون ہے ؛

قافلہ کی آمد اور یوسف علیہ السلام کی فروخت

اب اس کنوئیں پر ایک قافلہ آیا۔ اس نے یوسفؑ کو کنوئیں سے نکالا اور ان کو مال تجارت سمجھ کر چھپا رکھا۔ پھر بھائیوں نے یوسفؑ کو چند کھوٹے داموں پر فروخت کر دیا اور رقم کی انہیں خواہش بھی نہ تھی۔ کیونکہ مقصود تو یہ تھا کہ یوسفؑ کو باپ سے جدا کر دیا جائے۔ آخر وہ پورا ہو گیا ؛ ۲ آیات ۷ - ۲۰ ،

فصل ۱۰

یوسفؑ کی مصر میں آمد،

اب وہ قافلہ مصر پہنچا۔ تو عزیز مصر نے یوسف علیہ السلام کو خرید لیا اور اپنی بیوی سے کہا کہ انہیں عزت سے رکھے۔ ممکن ہے کہ وہ ان کے لئے موجب نفع ہو اور وہ اسے متبنّٰی (منہ بولا بیٹا) بنا لیں ؛

اس طرح یوسفؑ کے قدم مصر میں جم گئے۔ جو بتدریج تخت مصر تک پہنچنے والے تھے۔ یوسفؑ غلام ہو کر بکے تھے لیکن اب معزز و محترم ہو کر زندگی بسر کرنے لگے۔ مصلحت یہ تھی۔ کہ تاویل الاحادیث والے علم کی راہ کھول دی جائے اور نامرادی کی راہ فتح و فیروزمندی کا ذریعہ بن جائے ؛

امرأۃ عزیز کی سازش

یوسفؑ بالغ ہوئے تو "امراۃ عزیز" نے فریفتہ ہو کر ڈورے ڈالنے شروع کئے۔ تاکہ وہ بے قابو ہو کر چادرِ عصمت کو داغدار کر دیں۔ اس نے جوشِ فریفتگی میں ہر وہ تدبیر کر دی جو اس معاملہ میں ہو سکتی تھی لیکن اس پیکرِ عصمت اور مجسمہ صدق و صفا نے جواب دیا تو یہی "معاذ اللہ" میں اپنے آقا کی امانت میں خیانت نہ کروں گا۔ یقیناً نمکحرام اور حد سے گزرنے والے کبھی فلاح نہیں پا سکتے ؛"

Marfat.com

"عیش کی دعوت" میں "ثبات و دیانت" کا ثبوت گھر کے شاہد نے دیا۔ کرتہ آگے کی بجائے پیچھے سے پھٹا ہوا تھا۔ عزیز مصر بولا۔ "یہ تمہارا مکر ہے۔ اور ایک گمراہ عورت کی مکاری کا کیا ٹھکانا۔ اپنے گناہ کی معافی مانگ۔ بلاشبہ تو ہی خطاوار ہے، ۳ع آیات ۲۱- ۲۹،

طعنہ زن عورتوں کی ناکامی

"امراۃ عزیز" نے طعنہ زن عورتوں کا منہ بند کرنے کے لئے ایک عام دعوت دی۔ یہاں "لامّات" کا دوسرا معاملہ پیش آیا۔ اب صرف امراۃ عزیز ہی کا فتنہ نہ تھا۔ دارالحکومت مصر کے تمام فتنہ گرانِ حُسن جمع ہو گئے تھے۔ کہ انکی متاعِ ضبط و تحمّل کی غارت گری میں حصہ لیں۔ مگر یہاں بھی کیا نتیجہ نکلا؟ عیش حیات اپنی ساری دلفریبیوں اور رعنائیوں کے ساتھ چشمِ دعوت بن کر منتظر کھڑا ہے لیکن کوہِ عصمت و وفا میں ایک لمحہ کے لئے جنبش نہیں ہوتی اور سر آتی ہے تو یہی ؎

ہزار دام سے نکلا ہوں ایک جنبش میں
جسے غرور ہو آئے کرے شکار مجھے

سیرۃ یوسفی کا مظاہرہ عظیم

پرستارِ صداقت یوسفؑ کی سیرت کا سب سے زیادہ عظیم مظاہرہ یہی ہے کہ انکے سامنے دو باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ زندگی کا عیش۔ مگر معصیت حق کی راہ میں۔ زندگی کے شدائد مگر راستبازی کی راہ میں۔ وہ بلا تامّل ایک لمحہ میں قطعی فیصلہ کر دیتے ہیں۔ سیرت یوسفی کی چٹان متزلزل نہیں ہوتی اور ان کی لیے داغ فضیلت پر نفس انسانی کا سب سے بڑا فتنہ بھی دھبہ نہیں لگا سکتا۔ فرماتے ہیں

"قید خانہ مجھے محبوب ہے۔ مگر وہ بات نہیں جسکی مجھے دعوت دی جا رہی ہے"

Marfat.com

اللہ نے اس دعا کو قبول کیا اور وہ قید خانہ بھیج دئے گئے ۔ ع آیات ۳۰/۳۵

فصل ۱۱۱

قیدی نوجوانوں کی خوابیں ،

یوسفؑ کے ساتھ دو جوان آدمی اور بھی قید خانہ میں داخل ہوئے، ان میں سے ایک نے یوسفؑ سے کہا۔ مجھے خواب میں ایسا دکھائی دیا ہے۔ کہ میں شراب بنانے کے لئے انگور نچوڑ رہا ہوں۔ دوسرا بولا۔ مجھے ایسا دکھائی دیا ہے۔ کہ سر پر روٹی اٹھائے ہوئے ہوں اور پرندے اسے کھا رہے ہیں ۔ دونوں حضرت یوسف علیہ السلام کے تقدس سے متاثر تھے۔ اس لئے ملتجی ہوئے کہ انہیں تعبیر بتائی جائے ؛

یوسفؑ کی تبلیغ

یوسفؑ علم تعبیر میں ماہر تھے۔ لیکن دراصل منصب تو ان کا داعیٔ حق کا تھا۔ اسلئے تعبیر بتانے کا وعدہ کر کے جیل میں تبلیغ کا فرض ادا کرتے رہے، فرماتے ہیں

اے یارانِ مجلس! میں نے منکرینِ حق کا مسلک ترک کر کے ملّتِ ابراہیمی کی پیروی کی ہے۔ جو ایک اللہ کے ماننے والے تھے (تم بھی غور کر لو) کہ خدائے واحد کا پرستار ہونا بہتر ہے۔ یا جدا جدا معبودوں کا پوجنا۔ یگانہ و غالب تو صرف خدا ہی ہے۔ یہ نام نہاد ہستیاں جن کی تم عبادت کرتے ہو۔ محض چند نام ہیں۔ جو تمہارے باپ دادوں نے رکھ لئے ہیں۔ اللہ نے تو ان کے لئے کوئی سند نہیں اتاری۔ حکومت تو اللہ ہی کے لئے ہے ؛

اس کا فرمان یہ ہے کہ صرف اسی کی بندگی کرو اور کسی طرف توجہ نہ دو۔ یہی سیدھا دین ہے، مگر اکثر آدمی اس سے بے خبر ہیں ؛

خوابوں کی تعبیر

(اب خوابوں کا مطلب سن لو) انگور نچوڑنے والا رہا ہو کر بدستور سابق آقا کو شراب پلانے پر مامور ہوگا۔ اور دوسرا آدمی سولی پر چڑھا دیا جائے گا اور پرندے

Marfat.com

اس کا سر نوچ نوچ کر کھائیں گے ـــــ تمہارے سوالات کا فیصلہ یہی ہے ؛

کامیاب ہونے والے قیدی سے یوسفؑ نے کہا۔ "اپنے آقا کے پاس جاؤ۔ تو مجھے یاد رکھنا۔" لیکن شیطان نے اسے یہ بات بھلا دی اور یوسفؑ کئی برس تک قید خانہ میں رہے ؛ ع۔ آیات ۳۶ - ۴۲ ،

فصل ۱۱۲ بادشاہ کے خواب

حسن اتفاق کہ بادشاہ نے خواب دیکھا اور درباریوں سے کہا۔ "میں کیا دیکھتا ہوں کہ سات گائیں ہیں موٹی تازی۔ انہیں سات دبلی پتلی گائیں نگل رہی ہیں اور سات بالیں ہری ہیں اور سات دوسری سوکھی۔ اے اہل دربار اگر تم خواب کی تعبیر بتا سکتے ہو تو بتاؤ ؟"

درباری غور و فکر کرنے کے بعد کوئی تعبیر نہ سمجھ سکے تو بولے۔ "یہ صرف پریشان خواب و خیالات ہیں۔ ان کی تعبیر کیا ہو سکتی ہے ؟"

رہائی پانے والے ملازم کو اب یوسف علیہ السلام کا خیال آیا۔ وہ بول اٹھا میں اس خواب کا نتیجہ بتاؤں گا۔ ـــــ چنانچہ وہ قید خانہ میں آیا۔ اور کہا۔ اے یوسفؑ ! اے کہ تو مجسمۂ صداقت ہے۔ اس خواب کا حل بتا تاکہ میں کہہ سکوں اور شاید وہ (تمہاری قدر و منزلت) معلوم کریں ،

تعبیر یوسفی

یوسفؑ نے فرمایا۔ کہ سات گایوں سے مراد زراعت کے سات برس ہیں۔ آئندہ سات برس تک بہت اچھی فصلیں ہوں گی۔ یہ گویا سات موٹی گائیں ہیں۔ اس کے بعد متواتر سات برس تک قحط رہے گا۔ یہ سات دبلی گائیں ہیں انہوں نے موٹی گائیں نگل لیں۔ یعنی فراوانی کو قحط نے نابود کر دیا ،

سات ہری اور سات سوکھی بالوں میں بھی یہی بات واضح کی گئی ہے

Marfat.com

قحط سے بچنے کی تدبیر،

اس مصیبت سے بچنے کی تدبیر یہ ہے۔ کہ فراوانی کے سات برسوں میں قحط کے لئے اناج کا ذخیرہ کیا جائے اور اسے اس طرح محفوظ رکھا جائے تاکہ آنے والے سات برسوں میں قحط کے لئے پبلک کو کفایت کر سکے ؛

پھر ایک برس ایسا آئے گا کہ لوگوں پر خوب بارشیں بھیجی جائیں گی اور وہ پھلوں اور پھولوں سے خوب عرق نکالیں گے ؛ پ۱۳ آیات ۴۳-۴۹ ؛

شاہی حکم اور یوسفؑ کا رہا ہونے سے انکار

بادشاہ تعبیر کی عمدگی سے متاثر ہوا حکم دیا کہ یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ، یوسف علیہ السلام نے ایسی رہائی کو ناپسند کیا اور فرمایا کہ پہلے میرے معاملے کی تحقیق ضروری ہے۔ شاہ نے تمام عورتوں سے دریافت حال کی ٹوہ لگائی۔ تو انہوں نے پاکباز یوسفؑ کی بریت کی اور کہا کہ وہ کسی برائی کا داغ نہیں لگا سکتیں عزیز مصر کی بیوی بھی اب ہوس کی خام کاریوں سے نکل کر عشق کی پختگی و کمال تک پہنچ چکی تھی۔ اس نے خود اعلان کر دیا کہ سارا قصور میرا تھا۔ یوسفؑ بے جرم و راستباز ہے ؛

وَمَآ اُبَرِّئُ (۱۳)

یوسف علیہ السلام نے بہتان سے برأت کرانے کے بعد اپنی انسانی حیثیت کا اعتراف کیا تاکہ نفس میں تعلّی نہ آنے پائے ،

یوسف علیہ السلام کی رہائی اور عزت افزائی ،

اب بادشاہ بولا " یوسفؑ کو میرے پاس لاؤ۔ تاکہ میں اُسے خاص اپنے کاموں کے لئے مقرر کروں۔ آج کے دن وہ ہماری نگاہوں میں بڑا ہی صاحب اقتدار اور امانتدار انسان ہے ،

یوسفؑ نے فرمایا مملکت کے خزانوں پر مجھے مختار کر دیجئے میں اسکی حفاظت

Marfat.com

کر سکتا ہوں اور میں اس کام کو جانتا ہوں۔ دیکھو عزت نفس۔ استقامت اور راستی
کے پیش نظر ہم نے اس کو اسی زمین کا مالک و مختار بنا دیا جس میں وہ غلام بن کر
پہنچا تھا اور ہم کسی کام کرنے والے کا اجر ضائع نہیں کرتے۔ ۵۸ آیات ۵۰

فصل ۱۱۳ قحط سالی میں یوسفؑ کے بھائیوں کا مصر میں آنا،

اب یوسفؑ کے بھائی مصر میں غلہ مول لینے آئے اور عجیب و غریب عبرتوں اور موعظوں کے ساتھ اس سرگزشت کا آخری باب شروع ہوا ؎

یوسفؑ دیکھتے ہی پہچان گئے لیکن وہ نہ پہچان سکے۔ چلتے وقت یوسفؑ نے کہا۔ کہ آئندہ سال غلہ اسی صورت میں دوں گا کہ اپنے بھائی (بن یمین) کو بھی ساتھ لاؤ۔ یوسفؑ نے ان کی پونجی بھی ان کے غلہ میں رکھوا دی۔ تاکہ آئندہ سال دوبارہ آنے کے لئے یہ حسن سلوک ترغیب و تحریص کا ذریعہ بن سکے،

یعقوب علیہ السلام کا بن یمین کے بھیجنے میں تردد،

بھائیوں نے جب بن یمین کے بھیجنے کی پابندی کا باپ سے ذکر کیا۔ تو یعقوب علیہ السلام نے کہا۔ کیا میں اسی طرح تمہارا اعتبار کر لوں۔ جیسے کہ اس کے بھائی یوسفؑ کے بارے میں کر چکا ہوں۔ خدا ہی سب سے بہتر حفاظت کرنے والا ہے اور اس سے بڑھ کر رحم کرنے والا کوئی نہیں۔ پونجی کا جنس میں سے نکل آنا بیٹوں کے لئے زور ڈالنے کی ایک اور دلیل بن گیا ؎

نصیحت پدری

حضرت یعقوب علیہ السلام جب مجبور ہو گئے کہ بن یمین کو ان کے ساتھ بھیج دیں تو نصیحت کی کہ ایک دروازہ سے شہر میں داخل نہ ہونا۔ نیز فرمایا۔ اصل فرمانروائی تو اللہ ہی کے لئے ہے۔ مصر کا حکمران کیا کر سکتا ہے لیکن اپنی طرف سے تدبیر و احتیاط ضرور کرنی چاہیئے ؎

یعقوب علیہ السلام نے اپنی تدبیر کا خیال تو پورا کر لیا لیکن اللہ کی مشیت کے

Marfat.com

مقابلہ میں وہ کیا کام آتی! بلاشبہ وہ صاحب علم تھے اور ہم (اللہ) نے ان پر علم کی راہ کھول دی تھی۔ اکثر آدمی اس حقیقت سے بے خبر ہیں، ع آیات ۵۸-۶۸

سب بھائیوں کا مصر میں آنا،

جب دوبارہ وہ یوسف علیہ السلام کے پاس آئے۔ تو یوسفؑ نے (بن یمین پر) اپنی حقیقت ظاہر کر دی اور چونکہ وہ جانتے تھے کہ سوتیلے بھائی بدسلوکی کرتے ہونگے۔ اسلئے کہا۔ کہ اب دن پھرنے والے ہیں لہذا آزردہ خاطر نہ ہو ؛

یوسف علیہ السلام کے لئے تدبیر حق کی کارفرمائی

جب سامانِ روانگی مہیا کیا گیا۔ تو یوسفؑ نے (بطور نشانی) بن یمین کی بوری میں اپنا کٹورا رکھ دیا۔ شاہی کارندوں نے ڈھونڈا۔ نہ ملنے پر قافلہ کو روک کر تلاشی لی۔ کٹورا نکلنے پر بن یمین کو ان کی تجویز کردہ سزا کے مطابق روک لیا گیا۔ اس طرح یوسفؑ کے دلِ بے قرار کو تسکین دینے کے لئے اللہ نے ایک مخفی اور دقیق تدبیر پیدا کر دی۔ انہوں نے بوڑھے باپ کا واسطہ دے کر بن یمین کو ساتھ لے جانا چاہا لیکن یوسفؑ نے بھیجنے سے انکار کر دیا (کہ اب قانونِ انصاف کے خلاف تھا) ع آیات ۶۹-۷۹،

بن یمین کا رک جانا اور روبن کا نادم ہونا

روبن جو ان سب بھائیوں سے بڑا تھا۔ اس نے باقیوں سے کہا۔ یوسفؑ کے معاملہ میں ہم سے جو بدعہدی ہو چکی ہے اس کا داغ اب تک باپ کے دل سے مٹا نہیں۔ اب بن یمین کے معاملہ کو دیکھ کر میری ہمت تو پڑتی نہیں کہ باپ کو جا کر منہ دکھاؤں۔ تم جاؤ اور جو کچھ گذرا ہے۔ بے کم و کاست سنا دو۔ چنانچہ بھائیوں نے ایسا ہی کیا اور گھر آ کر تمام سرگزشت باپ کو سنا دی ؛

فصل ۱۱۴
یعقوب علیہ السلام کا درد و فراق میں غم کھانا

یعقوب علیہ السلام نے بن یمین کی گمشدگی میں یوسفؑ کی بازگشت کی جھلک دیکھ لی تھی۔ اور یہ ان کی فراستِ نبوت کا کرشمہ تھا (قرب وصال کے تصور سے)

Marfat.com

وہ پکار اُٹھے "آہ! یوسف کا دردِ فراق!" اور شدّتِ غم سے (روتے روتے) ان کی آنکھیں سفید پڑ گئیں اور ان کا سینہ غم سے لبریز تھا۔ ——— وہ سب بھائی بولے! "ابا۔ آپ تو بس اس غم میں اپنے آپ کو ہلاک ہی کر لینگے۔" یعقوبؑ نے کہا "میں تو اپنا غم اور اپنی حاجت صرف اللہ کی درگاہ میں عرض کرتا ہوں۔ کچھ تمہارا شکوہ تو نہیں کرتا۔ میں اللہ کی جناب سے وہ بات جانتا ہوں۔ جو تم نہیں جانتے۔"

دوبارہ مصر کو روانگی

"بیٹو! پھر مصر جاؤ اور یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ اس کی رحمت سے مایوس تو صرف منکر ہی ہوتے ہیں۔"

وہ باپ کے حکم کی تعمیل میں مصر پہنچے اور کہا۔

یوسفؑ کے سامنے بھائیوں کی عاجزی

"اے عزیز! ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر بڑی سختی کے دن گذر رہے ہیں ہم تھوڑی سی پونجی لائے ہیں۔ اسے قبول کیجئے اور غلّہ کی پوری تول عنایت کیجئے اسے خرید و فروخت کا معاملہ نہ سمجھئے۔ بلکہ ہمیں محتاج سمجھ کر خیرات دے دیجئے۔ اللہ خیرات کرنے والوں کو بڑا اجر دیتا ہے۔"

یوسفؑ کی پہچان اور شکرِ حق

یوسفؑ نے کہا "تمہیں یاد ہے۔ تم نے یوسفؑ کے ساتھ کیا کیا تھا؟ بھائی چونک اُٹھے اور (صورت و آواز پر) غور کیا تو بے اختیار کہا "ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ یُوْسُفُ!" "کیا فی الحقیقت تم ہی یوسف ہو؟" یوسفؑ نے کہا "ہاں"۔ اور یہ بن یمین میرا بھائی ہے۔ اللہ نے ہم پر احسان کیا اور حق یہ ہے کہ جو بھی برائیوں سے بچتا اور ثابت قدم رہتا ہے۔ تو اللہ اس کے نیک اعمال کا اجر کبھی ضائع نہیں کرتا بھائیوں کو ندامت سے بچانے کے لئے پھر کہا۔ تم پر کوئی سرزنش نہیں

Marfat.com

جو ہونا تھا سو ہو گیا۔ رحیم و غفور خدا تمہارا قصور بخش دے ؛

نشانِ بشارت

بھائیوں نے ہلاکت کی خبر خون آلودہ کُرتہ سے دی تھی۔ اب وقت آیا کہ زندگی و اقبال کی خوشخبری سنائی جائے۔ تو اس کے لئے بھی کُرتے ہی نے نشانی کا کام دیا۔ وہی چیز جو کبھی فراق کا پیغام لائی تھی۔ اب وصال کی بشارت بن گئی،

یوسفؑ کی مہک

اِدھر کاروانِ بشارت نے کوچ کیا اور اُدھر کنعان میں یعقوبؑ نے کہنا شروع کر دیا کہ مجھے یوسفؑ کی مہک آ رہی ہے۔ اب کُرتہ ڈالنے سے ان کی بینائی لَوٹ آئی تو انہوں نے کہا میں نے نہیں کہا تھا کہ میں جو جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے (اب بیٹے شرم و ندامت میں ڈوب کر رہ گئے) ۱۱ع۔ آیات ۹۴-۱۰۴

فصل ۱۱۵

دعوتِ تفکر

خدا کی کائنات سرتاسر حقیقت کی نشانی ہے، زمین و آسمان کا کونسا گوشہ ہے جہاں نشاناتِ عبرت موجود نہیں! بایں ہمہ بندگانِ غفلت کا کیا حال ہے۔ یہی نہ کہ ان پر سے گذر جاتے ہیں اور نگاہ اٹھا کر دیکھتے بھی نہیں۔ وہ درسِ توحید حاصل نہیں کرتے۔ بلکہ خدا کی ہستی پر یقین رکھتے ہوئے اوروں کو اس کا شریک کار بھی ٹھیرا لیتے ہیں یعنی اللہ کا ایمان انہیں شرک سے باز نہیں رکھتا ؛

کیا یہ لوگ اس بات سے مطمئن ہو گئے ہیں کہ اللہ کے عذاب میں سے کوئی آفت ان پر آئے اور چھا جائے۔ یا اچانک قیامت آ جائے۔ اور وہ بے خبری میں پڑے ہوں ؛

اے پیغمبر! تم کہہ دو "میری راہ تو یہ سیدھی راہ ہے۔ میں اس روشنی کی بنا پر جو میرے سامنے ہے اللہ کی طرف بلاتا ہوں اور جن لوگوں نے میرے پیچھے قدم اٹھایا ہے۔ وہ بھی اسی طرف بلاتے ہیں۔ اللہ کے لئے پاکیزگی ہے

Marfat.com

میں شریک کرنے والوں میں سے نہیں ؏"

نشاناتِ عبرت

تباہ شدہ بستیوں کو دیکھو! یہ "منکر" عبرت کیوں حاصل نہیں کرتے - اور کیوں نہیں سمجھتے کہ نجاتِ آخرت صرف توحید پرست اور اللہ کی خشیت رکھنے والوں کے لئے ہے ؏

اس سے پہلے بھی انبیاء علیہم السلام جب حالت یاس کے قریب ہو گئے اور لوگوں نے سمجھا کہ ان کے مواعید سچے نہ تھے تو اللہ کا عذاب آگیا اور وہ "ٹل" نہ سکا ؏

یوسفؑ اور ان کے بھائیوں کے قصہ میں عقلمندوں کے لئے نشانِ عبرت ہے یقین رکھنے والوں کے لئے ہدایت کی تفصیل - راہنمائی اور سامانِ رحمت موجود ہے ؏

(تمام بھائی) بولے "اے ہمارے باپ! ہمارے گناہوں کی مغفرت کے لئے (اللہ کے حضور دعا کر) فی الحقیقت ہم سے سراسر قصور ہی ہوتے رہے"

یعقوب علیہ السلام کی مصر کو روانگی

یعقوب علیہ السلام نے کہا "میں عنقریب تمہارے لئے بخشش و مغفرت کی دعا کروں گا ؏"

"اب سارا کنبہ کنعان سے مصر روانہ ہوا - یوسفؑ نے ماں باپ کی پیشوائی کی اور عزت و احترام سے اپنے پاس جگہ دی - والدین کو اونچے تخت پر بٹھایا - اس وقت (دستور کے مطابق) سب اس کے آگے سجدہ میں گر پڑے اور اس کے منصب حکومت کی تعظیم بجا لائے ؏

یوسفؑ بولے "ابا جان! یہ ہے تعبیر اس خواب کی جو مدت ہوئی میں نے

Marfat.com

دیکھا تھا۔ آج اللہ نے اسے سچا ثابت کر دیا۔ اس ذات پاک نے مجھے قید سے نکالا اور تمہیں "صحرا" سے نکال کر یہاں پہنچا دیا ؛

میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان شیطان نے جدائی ڈلوا دی، لیکن اللہ نے بہتر تدبیر سے ساری بگڑی بنا دی ؛

یوسف علیہ السلام کی دُعا،

پھر یوسف علیہ السلام نے دعا کی :-

"خدایا! تو نے مجھے حکومت عطا فرمائی۔ اور باتوں کا مطلب اور نتیجہ نکالنا سکھایا۔ اے آسمان و زمین کے بنانے والے تو ہی میرا کارساز ہے یہاں بھی اور آخرت میں بھی۔ اپنے فضل و کرم سے توفیق دے کہ یہاں بھی تیرے سامنے میرا سر نیاز جھکا رہے اور وہاں بھی تیرے نیک بندوں میں داخل ہو جاؤں"

اے نبی آخریں! یوسفؑ کی سرگزشت غیب کی باتوں کی اطلاع ہے، جو اللہ نے تجھے دی۔ تو یوسفؑ کے بھائیوں کی سازش میں مصمم ہوتے وقت اور پوشیدہ تدبیریں کرتے وقت موجود نہ تھا، اس پر بھی اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔ خواہ تم اس بات کے کتنے ہی خواہشمند ہو اور ان سے کسی مزدوری کے طالب بھی نہیں ؛

یہ قانون تمام جہان کے لئے پند و موعظت ہے ؛ ۱۲ رکوع آیات ۱۰۵-۱۱۱ ؛

سورۃ الرّعد - یہ سورہ مکی ہے۔ اس میں ۴۳ آیات اور ۶ رکوع ہیں،

تمام مکی سورتوں کی طرح اس میں بھی دین حق کے بنیادی عقاید کا بیان ہے یعنی توحید[1]۔ رسالت[2]۔ وحی[3] اور جزائے اعمال[4] لیکن خصوصیت کے ساتھ جس بات پر زور دیا گیا ہے

Marfat.com

وہ حق و باطل کی حقیقت اور ان کی باہمی آویزش کا قانون ہے۔ چنانچہ سورۃ کی ابتدا بھی اسی اعلان سے ہوئی ہے وَالَّذِیْ اُنْزِلَ اِلَیْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ اور خاتمہ بھی اس پر فَاِنَّمَا عَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ۔

فصل ۱۱۶ — قدرت کے نشانات — وعظ و تذکیر

اے پیغمبر حق!

یہ قرآن عزیز کی آیات ہیں۔ جو کچھ تیرے پروردگار کی جانب سے تجھ پر نازل ہوا ہے۔ وہ امر حق ہے —— اللہ نے ہی اجرام سماویہ کو پیدا کیا اور فضا میں پھیلا دیا۔ اب وہ بلند ہیں لیکن کوئی سہارا نہیں —— جو انہیں تھامے ہوئے ہے۔ سورج اور چاند کو دیکھو، احکام الٰہی نے کس طرح انہیں مسخر کر رکھا ہے۔ بال برابر ان کی خلاف ورزی نہیں کر سکتے۔ زمین۔ پہاڑ۔ نہریں، رات اور دن۔ روشنی اور تاریکی۔ سب اللہ کی قدرت کاملہ کا ایسا نشان ہیں، جو غور و فکر کرنے والے انسانوں کے لئے کھلی کتاب ہیں:

پھر زمین کے ملے ہوئے ٹکڑے، انگور کے باغ، کھیتیاں، کھجور کے درخت جو سیراب تو ایک ہی پانی سے ہوتے ہیں۔ مگر مزا ہر ایک کا جدا ہوتا ہے، عقل والوں کے لئے ان میں بھی نشانیاں ہیں:

منکرین حشر کی عقل و دانائی کا یہ حال ہے کہ انہیں کہا جاتا ہے "آئندہ زندگی بھی ہے۔" تو وہ حیرانی سے کہتے ہیں۔ جب مر گئے اور گل سڑ کر مٹی ہو گئے تو کیا پھر ہمیں زندگی کا جامہ مل جائے گا! —— یہی لوگ ہیں جن کی گردنوں میں طوق پڑے ہوں گے اور یہی دوزخی ہیں:

بھلائی کی بجائے برائی کی دہائی

یہ بدبخت بھلائی کی جگہ برائی کے لئے جلدی مچاتے ہیں اور پہلے

Marfat.com

نافرمانوں کی ہلاکت سے عبرت حاصل نہیں کرتے۔ اللہ بڑا درگذر کرنے والا ہے لیکن اس کی سزا بھی بڑی سخت ہے ؛

یہ اچنبھوں اور عجائب کاریوں کو سچائی کی دلیل سمجھتے ہیں۔ حالانکہ دعوت حق کی شناخت کا نشان خود دعوت حق ہے نہ کہ عجائب و غرائب کا ظہور، نبی کا وجود عجائب نمائیوں کے لئے نہیں۔ ہدایت خلق کے لئے ہوتا ہے، محمد عربی کا وجود اقدس بھی اسی مقصد کے لئے ہے ؛ ع۔ آیات ۱۔ ۷

فصل ۱۱۷ خدا کا علم اور اس کے قانون کی کارفرمائیاں

وہ عالم کل جانتا ہے کہ ماں کے پیٹ میں درجہ بدرجہ (مقررہ قانون کے مطابق) کیسے تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ وہ بلند مرتبہ، عظیم ہستی غیب و شہود ہر چیز سے واقف ہے۔ وہ تمہارے ظاہر و باطن اور شب و روز کے حالات سے پوری طرح آگاہ ہے ؛

فرشتے انسانی حفاظت کے لئے مقرر ہیں۔ پھر خدا کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک وہ خود اپنی حالت نہ بدل ڈالے ؛

وہی خالق کائنات بجلی کی چمک دکھاتا ہے، بادلوں سے مینہ برساتا ہے فرشتے اس کی تسبیح میں مصروف ہیں۔ بجلیاں اس کے حکم سے جسے چاہیں زد میں لے لیں ؛

یہ منکرین حق ان ساری نشانیوں سے آنکھیں بند کر کے اس کی ہستی و یگانگت کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں۔ حالانکہ وہ اپنی قدرت میں بڑا ہی سخت اور اٹل ہے ؛

فصل ۱۱۸ الوہیت کی سچی پکار اور مشرکوں کی محرومی کی وجہ

عبودیت کی سچی پکار وہی ہے۔ جس کا خطاب اللہ سے ہے۔ جو لوگ

Marfat.com

اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں۔ ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مٹھی میں پانی بند کر کے تشنہ لبوں تک پہنچانا چاہے۔ ان کی کوششیں بھٹک بھٹک کر رہ جائیں گی،

سایہ میں۔ صبح کو چڑھتی دھوپ میں اور شام کو ڈھلتی دھوپ میں ہر جگہ اس کا خاص ڈھنگ ہے ——— تمہاری سب کی ہستیاں بھی اسی کے لئے مسخر ہیں۔ تم انکار کرو یا اقرار۔ یہ حقیقت اپنی جگہ قائم رہے گی، اے اللہ کے سوا معبود بنانے والو!

کیا تم گھاٹے میں نہیں ہو؟ بتاؤ تو سہی۔ کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہیں۔ کیا اندھیرے اور اجالے میں کوئی فرق نہیں؟

حق کی فیض رسانی اور باطل کا نیست و نابود ہونا۔

اے معاندینِ حق! یاد رکھو۔ حق اسی طرح باقی اور فیض رساں رہیگا جس طرح پانی زمین پی جاتی ہے۔ پھر اس سے طرح طرح کے اناج اور میوہ جات پیدا ہوتے ہیں اور باطل اس طرح نابود ہو جائے گا جیسے طرح سیلاب کے پانی پر جھاگ ہوتی ہے اور وہ محض بیکار چیز ہے ؛

جن لوگوں نے پروردگار کا حکم قبول کیا تو ان کے لئے سرتاسر خوبی ہے اور جنہوں نے قبول نہیں کیا۔ ان کا حساب سخت ہوگا۔ تمام دنیا کا مال بھی انہیں جہنم کی آگ سے نہیں بچا سکتا ؛ ع ۲ - آیات ۸ - ۱۸ ؛

کیا وہ شخص جسے حق کا علم و عرفان حاصل ہو گیا اور وہ جس نے کوری و جہل کی راہ لی برابر ہو سکتے ہیں؟ نصیحت پذیر وہی ہوتے ہیں جو اصحاب دانش ہیں جنہوں نے فہم و دانش سے منہ موڑ لیا ان سے کوئی توقع نہیں۔

Marfat.com

فصل ۱۱۸

احکامِ حق کے پیروانِ خصائل کے حامل ہوتے ہیں :-

پیروانِ حق کے عمدہ خصائل

(۱) وہ اللہ کی بندگی کا عہد پورا کرتے ہیں۔ اور اپنی عبودیت میں سچے اور کامل ہوتے ہیں ؛

(۲) وہ رشتوں کو جنہیں جوڑے رکھنے کا حکم ہے نا انصافی سے توڑتے نہیں۔ آخرت کی فکر سے بے پرواہ نہیں ہوتے ؛

(۳) اللہ کی محبت میں ہر طرح کی ناگوار حالتیں صبر و ثبات کے ساتھ جھیل لیتے ہیں اور آزمائشوں کے وقت پیٹھ نہیں دکھاتے ؛

(۴) نماز کو اس کی شرائط کے ساتھ قایم کرتے ہیں ؛

(۵) اپنی کمائی میں سے (راہِ حق میں) خرچ کرتے ہیں کھلے طور پر بھی اور پوشیدہ بھی ؛

(۶) بدی کے بدلے بدی ان کا شیوہ نہیں۔ وہ برائی کرنے والے سے بھی بھلائی کرتے ہیں ؛

صبر و تقویٰ کا ثمر

یہی لوگ ہیں جن کے لئے عاقبت کا گھر ہے ہمیشگی کے باغات ہیں وہ اور ان کے نیک کردار آبا و اجداد وہاں جگہ پائیں گے یہ صبر اور تقویٰ کا ثمرہ ہے

جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوط کرنے کے بعد توڑ دیتے ہیں۔ وہ صلۂ رحمی سے دور اور فسادی ہوتے ہیں۔ ان کے لئے لعنت ہے اور برا ٹھکانا ؛

اللہ جس کی روزی چاہتا ہے فراخ کر دیتا ہے اور جس کی چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے ؛

لوگ زندگی کی عارضی متاع پر خوش ہو رہے ہیں۔ حالانکہ یہ آخرت کے

Marfat.com

مقابلہ میں کچھ بھی نہیں - ع۳ آیات ۱۹-۲۶،

کافر کہتے ہیں۔ کہ اگر کوئی خاص نشان ظہور پذیر ہو جاتا تو مالی لیتے (نبی اکرم کی زندگی) سب سے بڑا نشان ہے۔ آفتاب آمد دلیل آفتاب ! اب جسے اللہ چاہے کامیابی کی راہ پر ڈال دے ؛

اللہ والے لوگ

جو لوگ اللہ کی طرف رجوع ہوئے اور ان کے دل اللہ کے ذکر سے مطمئن ہو گئے۔ ان کے دل سے شک و شبہ اور خوف و غم کے سارے کانٹے نکل گئے، ؛

ایمان و عمل میں پورا اترنے والوں کے لئے خوبی ہے اور بہت اچھا ٹھکانا

اے پیغمبر حق ! تجھ سے پہلے کئی امتیں گذر چکی ہیں۔ ہر امت میں سچائی کے پیغامبر آئے۔ تیرا آنا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ وہ تو الرحمان کے منکر ہیں لیکن تیرا اعلان یہی ہونا چاہیئے،

"میں تو خدائے واحد کا پرستار ہوں اور ہر حال میں اسی سے لو لگاتا ہوں ؛"

قانونِ حق کا مقصد ارشاد و ہدایت ہے

قانونِ حق کا مقصد ارشاد و ہدایت ہوتا ہے۔ یہ نہیں کہ اس سے اچنبھے ظہور میں آئیں اور پہاڑ ہلنے لگیں۔ یا مُردے بولنے لگیں۔ اللہ کی حکمت کاملہ کا فیصلہ یہی ہے۔ اب جو راہِ حق پر چلیں گے۔ تو وہ کامیاب ہونگے اور انکار کرنے والے عذاب سے دوچار ہو کر رہیں گے۔ خواہ اس کی صورت کچھ ہی ہو ——— سچے خدا کے سچے وعدے پورے ہو کر رہیں گے

ع۴ - آیات ۲۷-۳۱،

Marfat.com

اے قانونِ حق سنانے والے!

منکرین حق کے کرتوت اور ان کا انجام،

وہ تیری باتوں پر ہنستے ہیں۔ یہ کوئی نئی بات نہیں۔ مجرم ہمیشہ ایسا ہی کرتے رہے اور "مہلت" کی گھڑیاں گذر جانے پر جب ان پر عذاب آیا تو وہ خود لوگوں کی ہنسی کا سامان بن کر رہ گئے۔

کیا وہ ذاتِ پاک جو ہر ذی روح پر قائم اور اس کی رازق و مالک ہے اور تمہارے معبودانِ باطل جو محض لاشے ہیں۔ دونوں برابر ہو سکتے ہیں؟۔ اللہ کی راہ سے بھٹک جانے والے کس طرح سیدھے راستے پر آسکتے ہیں جبکہ ان کو اپنی مکاریوں اور دنیوی دھندوں سے فرصت ہی نہیں ملتی۔ اور وہ ان میں مگن ہیں۔ یہ دنیا و آخرت میں ذلیل و خوار ہوں گے اور کوئی بچانے والا ان کو بچا نہ سکے گا۔

ان کے مقابلے میں اللہ سے ڈرنے والے جنتوں کے حقدار ہونگے اور ان کے لئے ابدی نعمتوں کا سامان موجود رہے گا۔

اے پیامِ آخرین پہنچانے والے! اس قانونِ حق کے نزول پر کچھ اہلِ کتاب خوش ہیں اور کچھ حسد کی آگ میں جل رہے ہیں۔ تجھے تحسین و طعن سے بے نیاز رہ کر ایک اعلان کر دینا چاہیئے۔ کہ میرا سر تو اب خدا کے سامنے ہی جھکے گا۔ میں اس ایک بے نیاز کا ہو جانے کے بعد اب باقی سب آستانوں سے بے نیاز ہو چکا ہوں۔

یہ قرآن عزیز عربی فرماں ہے۔ اس کے نفاذ کی راہیں پیدا کرو اور باور رکھو کہ اس سے منہ موڑ کر اللہ کے مقابلے میں کسی کارساز و رفیق کا بھروسہ

Marfat.com

رکھنا ایک فریبِ عظیم کے سوا کچھ نہیں ۔ ع۵ ۔ آیات ۳۲ ۔ ۳۷)

نبی ہمیشہ انسان ہوتا ہے، — یہ بدبخت تیرے اہل وعیال کی وجہ سے کیوں دھوکے میں پڑتے ہیں۔ نبی ہمیشہ انسانوں میں سے ہوئے اور ان کے لئے دنیا کے سارے سلسلے بھی رہے۔ معجزات صرف اللہ کے اختیار میں ہیں اور ہر چیز وقتِ موعود پر ہو کر رہتی ہے۔ موت بھی اسی کے ہاتھ میں ہے ۔

اللہ کا فیصلہ اٹل ہے، — آپ تبلیغ کا فرض ادا کریں۔ حساب کتاب کے ذمہ دار آپ نہیں۔ جو کچھ ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ اللہ کے فیصلے ٹلا نہیں کرتے ۔

— ان کی تمام تدبیریں دھری رہ جائیں گی اور ان کے انکار کے باوجود اللہ قانونِ عدل کے مطابق فیصلہ کر دے گا اور اس دن کی شہادت اس معاملہ میں آخری شہادت ہے ، ع۶ ۔ آیات ۳۸ ۔ ۴۳ ۔

گیارھواں باب

سورۃ ابراھیم ۔ یہ سورہ مکّی ہے ۔ اس میں ۵۲ آیات اور ۷ رکوع ہیں،

موضوع ۔ انبیاء کے ظہور، اسکے احوال وظروف اور نتائج کا مجموعی تذکرہ ،

یہاں سے بیان حضرت موسیٰ علیہ السلام کی طرف پھرتا ہے ۔ پھر سلسلہ دعوتِ قرآن عزیز کے ظہور کی طرف متوجّہ ہو گیا ہے اور یہ بات واضح کی گئی ہے ۔ کہ دعوتِ محمدیؐ

Marfat.com

دعوت ابراہیمی کی تجدید ہے۔ اس کا نتیجہ وہی ہوگا۔ جو ہمیشہ ہوتا رہا ہے۔ یعنی حق کی سربلندی اور باطل کی شکست ؛

فصل ۱۱۹ ہدایت روشنی ہے اور گمراہی تاریکی

ہدایت روشنی ہے اور گمراہی تاریکی۔ اس ستودہ اور غالب خدا کی سنت یہ ہے۔ کہ جب تاریکی پھیل جاتی ہے تو وہ ہدایت و وحی کے ذریعہ انسانوں کو تاریکی سے نکالتا اور روشنی میں لاتا ہے۔ قرآنِ عزیز روشنی کا پیام ہے اور ایسا ہی پیام موسیٰ علیہ السلام کو دیا گیا تھا۔ ان کو حکم ہوا تھا کہ قوم کو ایام اللہ کے تذکرے سنائیں۔ کیونکہ ان میں صبر و شکر کرنے والوں کے لئے بڑی بڑی نشانیاں پوشیدہ ہیں ؛

بنی اسرائیل کی ذلت اور غلامی ان کے لئے بدترین آزمائش تھی۔ اللہ نے ان کو نجات دی اور خدا ہمیشہ باہمت اور سچائی کی راہ میں ڈٹے رہنے والے انسانوں کو کامیابی سے سرفراز کر دیتا ہے ؛

صبر کیا ہے؟ صبر کیا ہے؟ "مشکلوں اور مصیبتوں کے مقابلہ میں جمے رہنا ؛"

شکر کیا ہے؟ شکر کیا ہے؟ "خدا کی بخشی ہوئی قوتوں کی قدر کرنا اور ان کو صحیح صحیح کام میں لانا ؛"

صابر و شاکر قوم کی کامرانی اور کفرانِ نعمت کرنے والی ناقدر شناس قوم کی نامرادی و محرومی میں کیسے شک ہو سکتا ہے؟ ۱۴ - آیات ۱ - ۶،

کیا اس اعلان کو بھول گئے ہو، کہ اگر تم نے شکر کیا۔ تو تمہیں اور زیادہ نعمتیں بخشوں گا۔ اور اگر ناشکری کی تو یاد رکھو میرا عذاب بڑا ہی سخت ہے

محرومی و ہلاکت منکروں کیلئے ہے

موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا ——— اگر تمام دنیا خدا کی

Marfat.com

منکر ہو جائے۔ تو اس کی ذات تو بے نیاز و ستودہ ہے۔ "محرومی و ہلاکت تو منکروں کے لئے ہے"۔

نبوت کی پکار اور منکرین حق کا جواب

قوم نوحؑ۔ قوم عادؑ۔ قوم ثمودؑ اور وہ قومیں جو ان کے بعد ہوئیں سب کا جواب ہمیشہ یہی رہا۔ کہ "ہمیں تمہاری دعوت کی سچائی میں شک ہے"۔ لیکن پیغمبروں کی پکار یہی رہی کہ کس بارے میں تمہیں شک ہو رہا ہے؟ اللہ کے بارے میں، جو آسمانوں اور زمین کا بنانے والا ہے، جو تمہیں بلا رہا ہے کہ تمہارے گناہ بخش دے اور ایک مقررہ وقت تک زندگی و کامرانی کی مہلتیں دے۔ اس دلیل کے بعد منکر ہمیشہ نبی کے انسان ہونے پر اعتراض کرتے اور اپنے جاہل آباؤ اجداد کے بنائے ہوئے دستور کی آڑ لے کر انکارِ حق میں سرکشی دکھاتے ——— نبیوں کا آخری جواب یہی ہوتا "ہمارا بھروسہ صرف اللہ پر ہے۔ اسی نے زندگی و معیشت کی راہوں میں ہماری راہ نمائی کی ہے، ہم تمہاری ایذاؤں پر صبر کریں گے"۔ ع آیات ۷-۱۲

کافروں کی پہلی اور آخری نامرادی

اب مخالف نبیوں کو ملک سے نکالنے پر آمادہ ہو جاتے اور راہِ حق چھوڑ دینے کی ترغیب دیتے۔ یہی وقت ہوتا جب وہ ہلاکت سے دوچار ہو جاتے۔ یہ پہلی نامرادی ہے۔ پھر آخرت کی نامرادی ہو گی۔ جہاں خون اور پیپ کا پانی پلایا جائے گا۔ وہ گلے میں اترے گا نہیں اور منکروں پر ہر طرف سے موت آئے گی۔ لیکن وہ مر نہیں سکیں گے۔

ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے راکھ کا ڈھیر کہ آندھی کے دن ہوا لے اڑے۔ یہ ان کے اعمال ہیں۔ بے نتیجہ و بے انجام اور ذریعۂ ہلاکت!

Marfat.com

فصل ۱۲۰ انسان کی پیدائش بلا مصلحت نہیں

آسمان و زمین کی ہر چیز کسی مصلحت کے ساتھ بنائی گئی ہے۔ تو کیونکر ممکن ہے۔ کہ خود انسانی ہستی کی پیدائش میں کوئی مصلحت پوشیدہ نہ ہو۔ اور یہ سب سے بڑی اور اشرف مخلوق محض بے کار و عبث ہو۔

اگر وہ چاہے۔ تو ظالم قوم کو مٹا کر ایک نئی قوم کی تخلیق کا سامان کر سکتا ہے۔ اس کا قانون یہی ہے کہ غیر نافع جماعتیں مٹ جائیں اور نافع و اصلی جماعتوں کا ظہور عمل میں آئے۔

قیامت کو ہر انسان خدا کی بارگاہ میں عاجز ہوگا،

قیامت کے دن جماعتوں کے کمزور افراد (عوام) اپنے اپنے پیشواؤں اور سرداروں سے کہیں گے "ہم نے تمہاری پیروی کی تھی۔ آج عذاب الٰہی کی پکڑ سے ہمارا بچاؤ کراؤ۔" وہ کہیں گے۔ ہم خود اپنا بچاؤ نہیں کر سکتے۔ تمہیں کس طرح بچائیں: ۴۴ آیات ۱۲-۲۱،

ضال و مضل سب دردناک عذاب میں مبتلا ہونگے

باطل پرستوں کا سب سے بڑا پیشوا یعنی شیطان اپنی کذب آفرینی اور وعدہ خلافی کا قیامت کے دن اعلان کرے گا۔ لیکن اللہ تعالےٰ کا حکم ہوگا۔ کہ ضال و مضل انسان ہو یا شیطان۔ سب دردناک عذاب میں مبتلا ہوں گے، اس کے مقابلہ میں نکوکار ابدی نعمتوں کے حقدار ہوں گے۔ وہاں ان کے لئے دعاؤں کی پکار یہی ہے۔ کہ "تم پر سلامتی ہو"۔

اچھی بات کی مثال

اچھی بات کی مثال ایسی ہے۔ جیسے اچھا درخت۔ جڑ اس کی جمی ہوئی ہے۔ اور ٹہنیاں آسمان میں پھیلی ہوئی ہیں۔ ہر وقت اللہ کے حکم سے ان پر پھل آتا ہے۔

نکمی بات کی مثال

نکمی بات کی مثال ایسی ہے، جیسے نکما درخت۔ زمین کی سطح پر اسکی جڑ

Marfat.com

کھوکھلی ہے جب چاہا اکھاڑ پھینکا۔ اس کے لئے جماؤ نہیں ؛

اہلِ ایمان کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ ان کی ساری باتیں جماؤ اور مضبوطی کی باتیں ہوتی ہیں ٹلنے والی۔ اکھڑ جانے والی اور اپنی جگہ سے ہل جانے والی نہیں ہوتیں ؛

شجرِ طیبہ

ان کا اعتقاد، ان کا عمل، ان کا طور طریقہ۔ ان کے دلائل و شواہد۔ ان کے تمام کام "القول الثابت" ہوتے ہیں اور ان کی مثال شجرِ طیبہ کی سی ہوتی ہے ؛

شجرِ خبیثہ

لیکن جو لوگ ایمانِ حق سے محروم ہیں ان کی کوئی بات بھی "القول الثابت" نہیں ہو سکتی۔ ان کی مثال شجرِ خبیثہ کی ہوتی ہے کہ جسے کوئی ثبات نہیں ؛

کفرانِ نعمت کا انجام ہمیشہ ہلاکت ہے اور وہ بدترین انجام ہے ؛

ع۔ آیات ۲۲ - ۲۷

کافروں نے نعمتِ الٰہی کو ٹھکرایا اور دعوتِ محمدیؐ کی قدر نہ کی۔ راہِ توحید کو چھوڑ کر شرک کا راستہ اختیار کر لیا، اس کا انجام یہی ہوگا۔ کہ وہ چند دن کی مہلت کے بعد آتشِ دوزخ میں دھکیل دئے جائیں گے،

نعمائے الٰہی کی قدر کرو۔

انہیں چاہیئے کہ نعمتِ الٰہی کی قدر پہچانیں اور ناشکری سے بچیں۔ قیامِ صلوٰۃ اور انفاق فی سبیل اللہ میں سرگرم رہیں۔ اللہ کے دئے ہوئے مال میں سے ظاہر و پوشیدہ خرچ کریں۔ وہ دن سر پہ کھڑا ہے۔ جہاں کوئی دوستی کام نہ آئے گی اور نہ کوئی لین دین ہوگا۔ تم اپنی زندگی کی ضرورتوں کو دیکھو اور پھر اللہ کی بخششوں اور کارفرمائیوں پر نظر ڈالو۔ آسمان و زمین کی

Marfat.com

پیدائش - بارانِ رحمت کا نزول - پھلوں کی پیدائش - جہاز اور کشتیاں سب تمہارے لئے ہیں ؛

سمندر - دریا - سورج اور چاند ایک خاص دستور پر چلے جا رہے ہیں تمہاری زندگی کی کارپردازیوں اور کامرانیوں کے لئے جو کچھ مطلوب تھا سب اللہ نے عطا فرما دیا ہے - اس کی نعمتیں اتنی ہیں - کہ تم ان کو گننے سے عاجز ہو ؛

حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ہی ناانصاف اور ناشکرا ہے، ع آیات ۲۸ تا ۳۴

فصل ۱۲۱ ابراہیمؑ کی دعا یاد کرو - جب انہوں نے فرمایا - "میرے پروردگار! اس شہر کو امن کی جگہ بنا دے - بت پرستی سے ہمیں بچا - میں ہر اس انسان سے بیزار ہوں - جو تیرا دامن چھوڑ کر کسی دوسرے کا سہارا لیتا ہے - تیری رحمت اور بخشش عام ہے" ؛

اے اللہ! میں نے ایسے میدان میں جہاں کھیتی کا نام و نشان نہیں، اپنی کچھ اولاد کو اس لئے بسایا ہے کہ وہ نماز قائم کریں - ان کے دل اپنی طرف مائل کر دے! انہیں سامانِ رزق مہیا کر اور توفیق دے کہ وہ تیرے شکرگزار ہوں"،

"خدایا! تو ظاہر و باطن سے واقف ہے - آسمان و زمین کی کوئی چیز تجھ سے پوشیدہ نہیں - تیرا شکر ہے کہ تو نے بڑھاپے میں اسمٰعیلؑ و اسحٰقؑ (دو فرزند) عطا فرمائے - بلاشبہ تو اپنے بندوں کی دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے" ؛

"اے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں نماز قایم کروں اور میری نسل کو

Marfat.com

بھی اس کی توفیق دے۔ میری دعا تیرے حضور میں قبول ہو،

"اے خدا! جس دن حساب لیا جائے گا۔ تو مجھے، میرے ماں باپ،
اور سب کو جو ایمان لائے بخش دیجیو۔" ابراہیم آیات ۳۵-۴۱،

ظالموں کا دردناک انجام،

اللہ ظالموں (رؤسائے مکہ) کے اعمال سے غافل نہیں۔ وقت آجائیگا جب نتائجِ عمل کی ہلاکتیں ظہور میں آئیں گی۔ تو ان بدبختوں کی آنکھیں شدتِ خوف و حیرت سے پتھرا کی پھٹی رہ جائیں گی۔ حیران۔ سراسیمہ نظریں اٹھائے ہوئے دوڑ رہے ہوں گے۔ نگاہیں ہیں کہ لوٹ کر آنے والی نہیں اور دل ہیں کہ خوف سے خالی ہو رہے ہیں۔ وہ مہلت مانگیں گے۔ وہ بھی اس شرط پر کہ اب پیامبرانِ حق کا ساتھ دیتے ہیں لیکن جواب ملے گا ——— "کیا تم وہی نہیں جو اس سے پہلے قسمیں کھا کھا کر کہا کرتے تھے کہ ہمیں کسی طرح کا زوال نہ ہوگا ——— تم وہ ناانصاف ہو کہ اپنی طرف سے پہاڑوں کو ہلا دینے والی تدبیریں کر چکے ہو۔ لیکن اللہ کے ہاں محکم تدبیریں ہیں۔ نصرتِ انبیاء کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔"

قیامت کا دردناک نظارہ،

وہ دن کہ جب زمین بدل کر ایک دوسری ہی زمین ہو جائے گی۔ آسمان بھی بدل جائیں گے۔ اور سب لوگ خدائے یگانہ و غالب کے حضور میں حاضر ہوں گے۔

تم اس دن مجرموں کو دیکھو گے کہ زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں کرتے گندھک کے اور چہرے آگ کے شعلوں سے ڈھکے ہوئے۔ یہ ان کے کرتوتوں کا نتیجہ ہے۔ بلاشبہ وہ حساب لینے میں بہت تیز ہے ——— یہ

Marfat.com

انسانوں کے لئے ایک پیغام حق ہے تاکہ لوگ فساد و بدعملی کے نتائج سے متنبہ کئے جائیں اور سمجھ لیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ، ج - آیات ۴۲-۵۲

سورۃ الحجر - یہ سورۃ مکی ہے - اس میں ۹۹ آیات اور ۶ رکوع ہیں ،

فصل ۱۲۲ — یہ آیات ہیں واضح اور روشن کتاب حق کی !

رُبَمَا (۱۴)

فریب باطل کی غفلتیں ، — ایک وقت آنے والا ہے جب منکرین حق انکار پر دست حسرت ملیں گے اے پیغمبر حق! منکرین حق کو ان کے حال پر چھوڑ دو کہ کھائیں - پئیں - عیش و آرام کریں اور باطل امیدوں پر بھولے رہیں ——— وہ وقت دور نہیں جب انہیں اپنے فریب باطل کا احساس ہوگا ؛

سرکش (ایک کتاب معلوم) مقررہ قانون کے مطابق اپنے وقت پر ہلاک ہوئے - ان کا انجام بھی یہی ہوگا ؛

پیامبر حق پر دیوانگی کا الزام - ان کا کہنا ہے - کہ جس (ذات اقدس) پر قانون نصیحت اترا وہ دیوانہ ہے - ورنہ اس کی سچائی کے ثبوت میں آسمان سے فرشتے کیوں نہیں آتے وہ نہیں جانتے کہ فرشتے تو فیصلہ عمل کے وقت ہی آیا کرتے ہیں ؛

اللہ فرماتا ہے - بلاشبہ الذکر (قرآن سرتاپا نصیحت کا قانون) ہم نے اتارا ہے - اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں ——— مجرموں نے ہمیشہ نبیوں کی ہنسی اڑائی اور دل کے کھوٹ کی وجہ سے حق کی مخالفت میں سرگرم رہے

منکرین حق کی ڈھٹائی - اگر ہم ان پر آسمانوں کے دروازے کھول دیں اور یہ دن دہاڑے اس پر چڑھنے لگیں تو بھی ڈھٹائی سے کہیں گے تو یہی کہ ضرور ہماری آنکھیں

Marfat.com

متوالی ہو گئی ہیں۔ ہم پر جادو کر دیا گیا ہے ؛ ۴۱ آیات ۱ - ۱۵ ؛

آسمانی بُرج

ہم نے آسمان میں برج (روشن کواکب) بنائے' اُسے دیکھنے والوں کے لیے خوشنما کر دیا اور ہر پھٹکارے ہوئے شیطان سے اس کی حفاظت کر دی۔ اِلّا یہ کہ کوئی چوری سے سن لے تو اس کا تعاقب کوئی ایک چمکتا ہوا شعلہ کرتا ہے ؛

تذکیر بآلاء اللہ

ہم نے فرشِ زمین کو بچھا دیا۔ پہاڑ (مضبوطی سے) گاڑ دیئے اور معیشت کا سارا سامان مہیا کر دیا۔ ہمارے پاس ذخیرے تو ہر چیز کے موجود ہیں لیکن ہر چیز مقررہ اندازے کے مطابق بھیجی جاتی ہے' ——— ہم نے ہوائیں چلائیں پانی برسایا۔ جو تمہارے پینے کے کام آتا ہے اور تمہیں ذخیرہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی ؛

ہم ہی زندہ کرتے ہیں اور ہم ہی موت طاری کرتے ہیں اور ہم کو علم رکھتے ہیں۔ کہ کون پہلے آنے والوں میں سے ہے اور کون پیچھے آنے والوں میں سے یعنی موت و حیات میں بھی ہمارا خاص اندازہ ہے ——— ایسا ضرور ہونے والا ہے۔ کہ جزائے عمل کے لئے سب پروردگار کے حضور میں جمع ہوں ؛ ۴۲ آیات ۱۶ - ۲۵ ؛

فصل ۱۲۳

شرف انسانیت

قدرتِ الٰہی نے حقیر ترین چیز (خمیر اٹھائے ہوئے گارے) سے جو سوکھ کر بجنے لگتا ہے اسے تمہاری ہستی کو پیدا کیا اور پھر اس درجہ بلند کیا کہ: ۱۔ مسجودِ ملائکہ بن گئی۔ اور دنیا کی تمام قوتیں اس کے قبضۂ قدرت میں دے دی گئیں ملوائے ایک قوت کے (یعنی ابلیس کے) ؛

Marfat.com

اس نے سعادت کی راہ گم کر دی اور حکم الٰہی کا انکار کر کے لعنت کا طوق گلے میں ڈال لیا اور ایسا راندۂ درگاہِ الٰہی ہو گیا کہ مہلت بھی مانگی تو اس بات کی کہ وہ بندگانِ خدا کو راہِ حق سے بھٹکاتا رہے۔ اس طرح کہ سامانِ دنیا خوشنما بنا کر دکھائے ——— اللہ کے مخلص بندوں پر تو اس کا داؤ چلنے کا نہیں

شیطان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے

کیونکہ مغلوب وہی ہوتے ہیں۔ جو راہِ عبودیت سے بھٹک جاتے ہیں۔ اور ان سب تابع و متبوع کا ٹھکانا دوزخ ہے جس کے سات دروازے ہیں اور وہ داخل ہونے والوں کے لئے بٹے ہوئے ہیں ۞ ع آیات ۳۶-۴۴

نیکوکاروں کا نیک انجام

ہاں اس دن متقی انسان باغوں اور چشموں کے عیش و عشرت میں ہونگے وہ ہر قسم کی رنجش سے پاک بہ اطمینان ایک دوسرے کے سامنے تختوں پر بیٹھے ہوں گے۔ انہیں نہ کوئی صدمہ ہوگا اور نہ نکالے جانے کا ڈر ۞

(اے پیغمبر حق!) بندوں کو آگاہ کر دو۔ کہ بخشش و رحمت کے خزانے میرے ہی پاس ہیں اور میرا عذاب بھی دردناک ہے ۞

فصل ۱۲۴

ابراہیم علیہ السلام کے مہمان اور بشارت

ان کو ابراہیم علیہ السلام کے مہمانوں کا قصہ سنا دو۔ وہ سلام کہہ کر داخل ہوئے تو ابراہیمؑ نے کہا۔ کہ "ہمیں تم سے اندیشہ ہے"۔ انہوں نے کہا۔ ڈرو مت۔ ہم تمہیں ایک علم والے فرزند کی سچی بشارت دیتے ہیں۔ یاد رکھو! بڑھاپے کی ناامیدی خدا کی رحمت کے مقابلے میں کوئی چیز نہیں ابراہیمؑ بولے "میں رحمتِ حق سے مایوس نہیں ہو سکتا۔ مگر یہ بتاؤ کیا مہم درپیش ہے؟ ——— انہوں نے کہا ——— "ہم مجرم گروہ کو ہلاک کرنے والے ہیں۔ ہاں لوطؑ کے خاندان کو ہم بچا لیں گے اور اس کی

Marfat.com

بیوی نہ بچے گی۔ اس لئے کہ ہمارا اندازہ ہے) کہ وہ (بدعملی کی وجہ سے) پیچھے رہ جائے گی ؛ ع۴ آیات ۴۵-۶۰)

قوم لوطؑ کی ہلاکت

جب وہ فرشتے خاندان لوطؑ کے پاس پہنچے تو انہوں نے کہا۔ "تم اجنبی معلوم ہوتے ہو" ——— انہوں نے کہا۔ ہمارا آنا امرِ حق ہے اور ہم اس لئے آئے ہیں کہ وہ بات سچ ہو جائے جس میں تم شک کرتے ہو۔ یعنی ہلاکت! اب تم اپنے گھر کے لوگوں کو لے کر نکل جاؤ۔ اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھو ؛"

لوطؑ کو ہلاکت کے ظہور کی اطلاع دے دی گئی۔ شہر کے لوگ لوطؑ کے ان محترم مہمانوں کی رسوائی کے درپے ہوئے۔ لوطؑ نے انہیں باز رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ اپنی بدمستیوں میں کھوئے ہوئے تھے۔ ایک نہ سُن سکے ؛

بالآخر سُورج نکلتے ہی ایک ہولناک آواز نے انہیں آن لیا اور وہ بستی زیروزبر ہو گئی۔ یہ بستی ایسی جگہ واقع ہے، جہاں آمد و رفت کا سلسلہ قایم ہے۔ اور وہ مومنوں کے لئے نشانِ عبرت ہے۔ اسی طرح اصحابِ ایکہ (گھنے جنگل والے) بھی ظالم تھے۔ ان کو بھی ہم نے سزا دی۔ اور یہ دونوں بستیاں شارع عام پر سب کو دکھائی دیتی ہیں ؛ ع۵۔ آیات ۶۱-۷۲

اصحاب ایکہ اور اصحاب حجر کی ہلاکت

حجر کے لوگوں نے بھی پیامبرانِ حق کو جھٹلایا۔ وہ نشاناتِ حق دیکھ کر روگردانی کرتے رہے۔ وہ پہاڑ تراش کر محفوظ گھر بناتے تھے لیکن انکار کے جرم کی پاداش میں ایک صبح کو ہولناک آواز سے ہمیشہ کے لئے خاک میں

Marfat.com

مِل گئے ۔

آسمان وزمین کی خلقت بامصلحت نہیں۔ قیامت کا آنا اٹل ہے (لوگ انکار کریں) تو حسن وخوبی کے ساتھ درگذر کرو۔ خدا خود ان کے حالات سے باخبر ہے ۔

غافلوں سے بے نیازی کا اعلان،

اے پیامبرِ حق! اللہ کی طرف سے دہرائی جانے والی سات آیتوں کی سورۃ اور قرآن عزیز تجھے عطا کیا گیا ہے۔ یہ ایک بڑا خزانہ ہے۔ لہٰذا ان لوگوں کو رشک کی نظروں سے نہ دیکھو۔ جو محض دنیوی سامان سے بہرہ ور ہیں۔ اُن (غافلوں) پر غم کھانے کی بھی ضرورت نہیں ——— مومنوں کی طرف توجہ کرو اور اعلان کر دو کہ میں تو صرف خبردار کرنے والا ہوں ۔

تم پر کلامِ حق نازل ہُوا۔ جن ظالموں نے (دینِ حق کو) ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ اور قرآن کو جُدا جُدا۔ ان سے ضرور باز پُرس ہو گی۔ تم خدا کا حکم پہنچا دو۔ یہ منتسی اڑانے والے مشرک دیکھ لیں گے کہ حقیقتِ حال کیا ہے، ہم ان سے بے خبر نہیں ۔

ان لوگوں کے طعنوں سے دلگیر نہ ہو۔ اپنے پروردگار کی ستائش شب و روز وردِ زبان کرے۔ تا آنکہ یقین تمہارے سامنے آجائے ۔

تُو اس کے سامنے سرِ نیاز جھکا دے اور اس کی بندگی میں مشغول ہو جا ۔ ع - آیات ۸۰ - ۹۹،

Marfat.com

سورۃ النّحل - اس سورۃ میں ۱۲۸ آیات اور ۱۶ رکوع ہیں،

اس سورۃ میں دعوتِ وحی کی کامیابی اور مخالف قوتوں کی ناکامی کا اعلان کیا گیا ہے ؛

فصل ۱۵ امر اللہ آپہنچا

اللہ کا حکم آپہنچا۔ اب جلدی نہ مچاؤ۔ اس کی ذات ان مشرکانہ باتوں سے بلند اور پاک ہے۔ جن کا یہ اعلان کر رہے ہیں! وہ منصب نبوّت کے لئے جسے چاہے منتخب کر لیتا ہے۔ تاکہ وہ الروح سے اطلاع پاکر لوگوں کو خبردار کر دے۔ توحید اور انتقام کی تلقین کرے! اللہ نے آسمان و زمین کا یہ تمام کارخانہ تدبیر و مصلحت سے پیدا کیا ہے۔ اس کی ذات مشرکانہ نسبتوں سے بلند و پاک ہے ؛

قدرت الٰہی کی کرشمہ سازیاں

قدرتِ الٰہی کی کرشمہ سازی دیکھو کہ نطفہ کے ایک حقیر قطرہ سے ایسا عاقل و مفکّر وجود پیدا ہو جاتا ہے۔ جس میں بحث و نزاع کی قوّت آجاتی ہے، چارپائے اسی نے پیدا کئے۔ جس سے تم گرم پوشش اور کئی دوسرے فائدے حاصل کرتے ہو۔ ایسے جانور کئی ہیں۔ جن کا تم گوشت کھاتے ہو، صبح ان حیوانات کا میدانوں میں جانا اور شام کو واپس آنا تمہاری نگاہوں کے لئے ذریعۂ خوشنمائی ہے۔ یہ بڑی جانکاہی سے تمہارا بوجھ اٹھا کر دور دراز شہروں تک لے جاتے ہیں۔ یہ سب تمہارے رب کی شفقت اور مہربانی کے نظارے ہیں ؛

گھوڑے خچر اور گدھے پیدا کئے۔ تاکہ سواری کا کام لو اور یوں بھی ذریعۂ زینت ہیں ؛

Marfat.com

راہِ حق کی شناخت

اللہ راہِ حق واضح کر دیتا ہے۔ کئی راہیں ٹیڑھی بھی ہیں۔ یہ اسکی حکمت نے ایسا ہی کیا۔ ورنہ وہ مشیتِ قہری سے سب کو سیدھی راہ پر لا سکتا تھا ؛ ع آیات ۱-۹،

نشاناتِ موعظت

وہ ذاتِ حق آسمان سے پانی برساتی ہے۔ تم اسے پیتے ہو۔ زمین کی سیرابی ہوتی ہے تو غلّہ۔ زیتون۔ کھجور۔ انار۔ انگور اور ہر طرح کے دوسرے پھل اُگتے ہیں۔ غور و فکر کرنے والوں کے لئے یہ ایک نشانِ موعظت ہے،

سورج۔ چاند۔ ستارے تمہارے لیے مسخّر ہیں۔ زمین کی گوناگوں پیداوار تمہارے فائدے کے لئے وقف ہے۔

سمندر اور سمندری شکار کے جانور۔ موتی اور قیمتی اشیاء اللہ نے بنائیں۔ تاکہ تم اس کا فضل تلاش کرو اور شکر گزار بن جاؤ ؛

دیکھو! اس نے زمین میں اس کی مضبوطی کے لئے پہاڑ قایم کر دئے نہریں رواں کر دیں۔ راستے نکال دئے۔ تاکہ تم تری اور خشکی کی راہیں قطع کر کے اپنی منزلِ مقصود تک پہنچو۔ منزل تک پہنچنے کے لئے نشانات بھی ہیں اور ستارے بھی راہ نمائی کرتے ہیں ؛

پھر بتلاؤ! کیا دونوں ہستیاں برابر ہو گئیں ؟ وہ جس نے ربوبیت و فیضان کا یہ تمام کارخانہ بنایا ——— اور وہ جو خود اپنے قیام کے لئے پروردگارِ عالم کی محتاج ہے ؛

کیا تم سمجھ بوجھ سے کام نہیں لیتے ؟

فصل ۱۲۶

اللہ کی نعمتیں اتنی ہیں کہ تم گن نہیں سکتے۔ وہ بخشنے والا مہربان ہے

Marfat.com

خدائے الٰہی

ظاہر و باطن ہر چیز کا علم رکھتا ہے۔ یہ مشرک جن کو پکارتے ہیں۔ وہ پیدا کیا کریں گے۔ خود پیدا شدہ ہیں۔ وہ تو مُردے ہیں۔ خود اپنے انجام سے بے خبر۔ ع آیات ۱۰ - ۲۱،

قرآنِ عزیز کی اس دلیل پر غور کرو اور لاتعداد نعمتوں کو دیکھو۔ تمہاری زندگی کا ہر سانس نعمتِ حق ہے، کارخانہ ہستی کا ہر ذرّہ اسکے کرم کا نشان ہے، درختوں کا ہر پھُول، دھوپ کی ہر کرن، ہوا کا ہر جھونکا، پرندوں کی ہر چہچہاہٹ، چاند کی ہر نمود، ستاروں کی ہر چمک اس کی ربوبیت اور رحمت کی چارہ سازی ہے!

تم اگر درختوں کے ہر پتے سے پوچھو۔ بارش کے ہر قطرے سے سوال کرو۔ سورج کی ہر کرن کا منہ دیکھو۔ تمہیں یہی جواب ملے گا "اِنَّ اللّٰہ لغفور الرحیم" جس نے سب کچھ بنایا وہ بڑا ہی رحمت والا ہے۔

معبود صرف ایک ہے۔

اب نتیجہ خود تمہارے سامنے ہے کہ تمہارا معبود تو ایک معبود ہے۔ یہ سب کچھ دیکھ کر بھی اگر لوگ آخرت کا یقین نہیں رکھتے تو یقیناً ایسے شیخی بازوں کے دل انکار میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اللہ ان کی ہر دلی بات کو جانتا ہے، اور اس کو بھی جو وہ زبان پر لاتے ہیں۔ گھمنڈ کرنے والے خدا کو پسند نہیں

خدا کے کلام کو پرانے قصے کہانیاں کہہ کر اپنی کمر پر سرکشی و گناہ کا بوجھ لاد رہے ہیں اور جن کو بغیر علم و روشنی کے گمراہ کرتے ہیں۔ ان کا بوجھ مل کر ان کی تو کمر ہی ٹوٹ جائے گی ع آیات ۲۲ - ۲۵۔

دعوتِ حق کے مخالفوں کا انجام

اس سے پہلے مجرموں نے بھی دعوتِ حق کے خلاف تدبیریں کی تھیں

Marfat.com

لیکن اللہ نے ان کی تدبیروں کی عمارت کی اینٹیں تک ہلا دیں اور ان کی بنائی ہوئی چھت ان کے اوپر آگری۔ پھر ایسی راہ سے عذاب نمودار ہوا جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہ تھا ؛

قیامت کو ان کے شریک بنانے اور اہلِ حق سے لڑائی مول کرنے کا سوال ہوگا۔ تو اس وقت اہلِ معرفت پکار اٹھیں گے ——— بے شک آج کے دن رسوائی اور خرابی سرتاسر کافروں کے لئے ہے۔ ان کافروں کے لئے کہ جب فرشتوں نے روحیں قبض کی تھیں۔ تو وہ اپنی جانوں پر ظلم کر رہے تھے؛

ظالموں کی بے وقت اطاعت

اس وقت وہ ظالم سر اطاعت جھکائیں گے اور عذر پیش کریں گے کہ (اپنی دانست میں) تو ہم نے کوئی برائی نہیں کی۔ اہلِ علم تردید کریں گے اور اللہ خود واقف ہے ؛

"پس جہنم کے دروازوں میں گروہ در گروہ داخل ہو جاؤ۔ تمہیں ہمیشہ اسی میں رہنا ہے"۔ گھمنڈ کرنے والوں کا کیا ہی بُرا ٹھکانا ہوا ؛

نکوکاروں کا طرزِ عمل

نکوکار تو دلِ قرآن کو سرتاسر خیر و برکت سمجھتے ہیں۔ یہ اللہ کے ہاں بھی دائمی سرور و راحت کے باغوں میں داخل ہوں گے۔ جہاں کبھی نہ خشک ہونے والی نہریں بہ رہی ہیں۔ فرشتے جب ان کی رُوح قبض کرتے ہیں تو ان کا اطمینان دیکھ کر خود فرشتے بھی کہتے ہیں "تم پر سلامتی ہو۔ جنت میں داخل ہو جاؤ"۔ یہ نتیجہ ہے۔ ان کاموں کا جو تم کرتے رہے ہو ؛

انتظار کرنے والوں کے لئے تو بس اب یہی باقی ہے کہ پروردگار کا مقررہ حکم ظہور میں آجائے اور وہ عذاب کا منہ دیکھ لیں۔ یہ عذاب نتیجہ ہوگا

Marfat.com

ان کی بدعملیوں کا اور اس تمسخر کا جو وہ نکوکاروں سے کیا کرتے تھے ؛

ع ۴ آیات ۲۶-۳۴

فصل ۱۲۷
مشرکوں کی کٹ حجتی

مشرک کہتے ہیں۔ کہ اگر شرک برائی ہے تو خدا کیوں ہمیں برائی کرنے دیتا ہے ؟ اگر وہ چاہتا کہ اس کے سوا کسی کی بندگی نہ ہو تو وہ خود روک دیتا ؛

یہ وہی بات ہے۔ جو ان سے پہلے کافر کہہ چکے ہیں۔ یہ روش گمراہی اور ہٹ دھرمی کی ہے۔ پیام پہنچانے والا تو پیام حق پہنچا چکا۔ ماننا یا نہ ماننا سننے والوں کا کام ہے ؛

دنیا کی ہر اُمت میں اللہ کے رسول اُترے تاکہ وہ اعلان کر دیں۔ کہ اللہ کی بندگی کرو اور سرکش قوتوں سے بچو! ——— اب، کچھ اُمتوں پر اللہ نے کامیابی کی راہ کھول دی اور کچھ گمراہ ہو گئیں ؛

تمہیں ملکوں کی سیر کرنے سے منکروں کا انجام معلوم ہو جائے گا ؛

اے نبی برحق! آپ ان لوگوں کی ہدایت کے کتنے ہی خواہشمند ہوں انکار و سرکشی کی راہ پر چلنے والے راہِ حق پر نہیں آئیں گے ؛

اللہ ہر چیز کو چشم زدن میں پیدا کر سکتا ہے (کُنْ فَیَکُوْنُ) ع ۵ - آیات ۳۵-۴۱

مظلوم مومن

وہ مومن جن پر صرف ایمان لانے کی وجہ سے ظلم ہوا اور ظلم سہنے کے بعد انہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت کی تو ان کے لئے دنیا میں اچھا ٹھکانا ہے، اور آخرت کا بدلہ اس سے بھی کہیں بڑھ کر ہے ؛

یہی لوگ ہیں جو ثابت قدم ہیں اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والے بھی رسول ہمیشہ انسانوں میں سے ہی آئے۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ آسمان کے

Marfat.com

فرشتے اُتر آئے ہوں ؛

اسی اصول کے مطابق الذکر (یعنی قرآن عزیز) محمد عربی صلعم پر نازل ہُوا۔ تاکہ "قانون حق" سے آگاہ ہو کر لوگ راہ پالیں ؛

عذاب الٰہی سے ڈرو،

بُرے مقاصد کے لئے تدبیریں کرنے والے کیا اس بات سے مطمئن ہو گئے۔ کہ اللہ انہیں زمین میں دھنسا دے یا کوئی ایسا عذاب آ جائے جس کا انہیں وہم و گمان بھی نہ ہو ؛

یا جب وہ اپنی کوششوں میں تگ و دو کر رہے ہوں تو اللہ کا عذاب آ پکڑے۔ اللہ کی شفقت اور رحمت بندوں کو عذاب سے پہلے بچاؤ کی تنبیہ ضرور کر دیتی ہے ؛

ہر چیز اللہ کے سامنے عاجز ہے۔ اور سر اطاعت جھکائے ہوئے ہے، آسمانوں میں جتنی چیزیں اور زمین میں جتنے جانور ہیں۔ سب اللہ کے آگے سربسجود ہیں۔ نیز فرشتے بھی اور وہ سرکشی نہیں کرتے ؛ پ ۱۴ آیت ۵۰

فصل ۱۲۸ خدائے واحد کے پرستار بن جاؤ

دو دو معبود نہ بناؤ۔ حقیقت میں صرف ایک ہی معبود ہے (یعنی خدائے قدوس) تم اسی سے ڈرو ؛

وہ آسمان و زمین کا مالک ہے۔ اور دائمی دین بھی اسی کا ہے، پھر اسکے سوا دوسری ہستیوں سے ڈرتے کیوں ہو ؟

ہر نعمت اسی کے کرم کا نتیجہ ہے۔ دُکھ درد میں وہی یاد آتا ہے لیکن پھر عشرت کی گھڑیوں میں اسے بھول جاتے ہو سنبھل جاؤ۔ ورنہ ایک وقت آئے گا۔ کہ اپنی ان ناشکریوں کا نتیجہ تمہارے سامنے آ جائے گا ؛

Marfat.com

مشرکوں کے اعمالِ بد

مشرک اللہ کے رزق میں بے حقیقت ہستیوں کا حصّہ بھی تجویز کرتے ہیں۔ اس بارے میں خدا کی باز پُرس سے بچ نہیں سکتے ؛

وہ فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں لیکن ان کا اپنا تصوّر اس جنس کے متعلق یہ ہے کہ جب کسی باپ کو بیٹی کے پیدا ہونے کی اطلاع ملتی ہے۔ تو اس کا چہرہ کالا پڑ جاتا ہے اور وہ غم میں ڈوب جاتا ہے، وہ سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ بیٹی کا باپ ہونے کی ذلّت قبول کرے یا اسے مٹی تلے گاڑ دے۔ کتنا بُرا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں ؛

یہ ظالم اللہ کی ذات کا بُرا تصوّر اس لئے کرتے ہیں کہ وہ لقاالٰہی (اللہ کی ملاقات) کے منکر ہیں۔ اللہ کے لئے تو ہر اعتبار سے بلند ترین تصوّر ہے۔ وہ سب پر غالب ہے اور حکمت والا ہے ؛ ع آیات ۵۱/۶۰

قانونِ امہال

اگر اللہ تعالےٰ انسانوں کی بداعمالیوں پر فوراً گرفت کرتا تو زمین کی سطح پر ایک حرکت کرنے والی ہستی بھی باقی نہ رہتی۔ لیکن وہ قانونِ امہال (مہلت) کے پیشِ نظر ایک وقت تک ڈھیل دیتا ہے ؛

مشرکوں کی خوش فہمی

مشرک ہر چیز اللہ کے لئے ثابت کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ دوبارہ زندہ ہونے پر جنت کے ٹھیکیدار بھی وہی ہونگے۔ حالانکہ سب سے پہلے دوزخ میں یہی جائیں گے ؛

انکار اور بدعملی کی اسی راہ پر گامزن ہیں جو پہلی منکر قوموں نے اختیار کی۔ کیا حق (قرآنِ عزیز) اسی لئے نازل کیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے اختلافات میں راہِ ہدایت پالیں ؟

Marfat.com

نسخۂ شفا

جس طرح بنجر زمین بارانِ رحمت سے سیراب ہو جاتی ہے اسی طرح ویران دل اس نسخۂ شفا سے آباد ہو سکتے ہیں ——— مگر شیطان کے بہرے ساتھی اس حقیقت کو سمجھنے کی کب کوشش کرتے ہیں۔ یہ پیغام تو صرف سننے والوں کو ہی فائدہ دے گا ؂

بارھواں باب

ربوبیت الٰہی کی کرشمہ سازیاں

ربوبیت الٰہی کی بخششوں اور اس کی صنعت و حکمت کی کرشمہ سازیوں کو دیکھو!

غذا میں تین چیزیں سب سے زیادہ مفید اور لذیذ ہیں۔ دودھ پھل اور شہد۔ تمہارے فہم و عبرت کے لئے صرف ایک بات کافی ہے کہ دودھ

دودھ۔ جوہر غذا

اسی جسم میں بنتا ہے جس میں غلاظت بنتی ہے۔ اسی جسم میں خون ہے جو تم ہونٹوں سے لگانا تک پسند نہ کرو۔ اسی میں بول و براز بھی ہے۔ دیکھو کس طرح یہ دودھ جوہر غذا و لذت بے غل و غش بنتا اور نکلتا ہے۔ کہ تم ایک ایک قطرہ پی جاتے ہو ؂

کھجور اور انگور کا ہر دانہ شیرینی اور غذائیت کی سرمہر شیشی ہے۔ جو درختوں میں لٹکنے لگتی ہے اور تم ہاتھ بڑھا کر لے لیتے ہو۔ لیکن یہ بنتی کس کارخانے میں ہے؟

Marfat.com

اس زمین اور مٹی میں کہ جس کا ایک ذرّہ منہ میں جا پڑے تو بے اختیار تھوکنے لگتے ہو۔

شہد۔ نسخۂ شفا

شہد کے چھتوں کو دیکھو۔ یہ کارخانے ہیں۔ جہاں تمہارے لئے شب و روز شہد تیار ہوتا ہے۔ تم دنیا کے سارے پھول اور پھل جمع کر کے چاہو کہ شہد کا ایک قطرہ بنا لو تو کبھی نہ بنا سکو۔ لیکن ایک چھوٹی سی مکھی بناتی رہتی ہے اور وہ بھی اس نظم و انضباط۔ محنت و استقلال۔ تحسین و تدقیق اور یکسانیت اور ہم آہنگی کے ساتھ کہ اس کی ہر بات عقلوں کو درماندہ کر دینے کے لئے کافی ہے۔

پھر یہ شہد محض لذیذ غذا ہی نہیں بلکہ کتنی بیماریوں کے لئے نسخۂ شفا بھی ہے۔

خود انسانی عمر کے مدارج (شباب، کہولت اور شیخوخت) اللہ کی قدرت کا نشان ہیں۔ وہ سب کچھ جاننے والا اور ہر بات کی قدرت رکھنے والا ہے۔

فصل ۱۲۹

مدارج انسانیت

اللہ نے انسانوں میں باعتبارِ رزق و فضیلت مدارج رکھے ہیں، ایک آقا اپنے حقوق غلام کے حوالے نہیں کر دیتا۔ تو ظالمو! اللہ کے شرف و کمال کو انسانوں کے حوالے کیوں کرتے ہو۔

وہ خدائے قدوس جس نے تمہارے لئے جوڑے پیدا کر دیئے اور تمہارے جوڑوں سے تمہارے لئے بیٹے اور پوتے پیدا کئے کہ ان سے تمہاری زندگی ایک وسیع خاندان کی نوعیت اختیار کر لیتی ہے۔ پھر ان سب کیلئے روزی کے واسطے اچھی اچھی چیزیں مہیا کر دیں۔ جو نہ صرف مفید ہیں۔ بلکہ

Marfat.com

خوشگوار ہیں۔ خوشرنگ ہیں اور خوشبودار ہیں ؛

تو پھر کیا مشرک جھوٹی باتیں تو مان لیتے ہیں اور اللہ کی نعمتوں کی حقیقت سے انکار کر دیتے ہیں ؟

تصوّرِ الٰہی میں انسانی درماندگی

تصوّرِ الٰہی میں انسان کی ساری درماندگی یہ ہے۔ کہ وہ اپنے معیارِ خیال سے اللہ کا تصوّر کرنا چاہتا ہے اور اس کے لئے مثالیں تراشتا ہے، حالانکہ اس کے سارے تصوّر، اس کے سارے قیاسات، اس کی ساری تمثیلیں اس کے لئے ٹھوکروں پر ٹھوکریں اور گمراہیوں پر گمراہیاں ہو جاتی ہیں ؎

اے بروں از وہم و قال و قیلِ من ؛ خاک بر فرقِ من و تمثیلِ من

خدائے قادر اور وہمی ہستیوں کی مثالیں سمجھو :-

(۱) اگر تمہیں احتیاج ہو تو تم کس کے پاس جاؤ گے، ایک غلام کے پاس جو کسی دوسرے کے اختیار میں ہے اور خود کوئی اختیار نہیں رکھتا، یا اس کے پاس جو مالک و مختار ہے اور جس طرح چاہے اپنا مال خرچ کر سکتا ہے کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں ؟ ——— اگر نہیں تو اس سے بڑھ کر عقل کی ہلاکت اور کیا ہو سکتی ہے کہ تم اپنی حاجتوں اور مصیبتوں میں ان کے آگے جھکتے ہو ——— جو خود اللہ کے بندے ہیں اور اسکی بخشائش کے محتاج ہیں ——— اور اس کی طرف سے منہ موڑ لیتے ہو۔ جس کے اختیار میں سب کچھ ہے اور کوئی نہیں جو اس کا ہاتھ پکڑ سکے!

(۲) فرض کرو۔ دو آدمی ہوں۔ ایک گونگا بہرہ، اپنے ساتھیوں کے لئے

Marfat.com

بوجھ! ——— دوسرا متکلّم اور راہ نما۔ فلاح و کامیابی کی راہ

چلنے والا ——— کیا تم کو ان دونوں کی حالت میں کوئی فرق نہیں دکھائی دیتا؟ ——— کہاں ایک گونگا۔ بہرا، اور کہاں ایک گویا اور کارفرما۔ پھر تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ ایمان کی زندگی پر کفر کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو؟

ایمان کی زندگی

ایمان کی زندگی کیا ہے؟ عقل و بصیرت کی زندگی، جو خدا کے دئے ہوئے حاسّوں سے کام لیتی ہے، خود بھی سیدھی راہ پر چلتی ہے اور دوسروں کی راہ نمائی بھی کرتی ہے۔

کفر کی زندگی

کفر کی زندگی کیا ہے؟ بہری گونگی زندگی، عقل و حواس تاراج کر دینے والی۔ جس راہ میں قدم اٹھائے، دوسروں کی محتاج!

فصل ۱۳۰

آیات ۱۶ تا ۲۱

آسمان اور زمین کی تمام مخفی چیزوں کا علم اللہ کو ہے اور (آنے والے) مقررہ وقت کا معاملہ بس ایسا سمجھو جیسے آنکھ کا جھپکنا۔ بلکہ اس سے بھی جلد تر خدا کی قدرت ہر چیز پر حاوی ہے۔

انسانی خلقت سے تذکیر،

تم اپنی خلقت پر نظر ڈالو۔ ایک وقت تھا کہ تم علم و ادراک سے محروم (محض ایک گوشت کا لوتھڑا) تھے۔ پھر اللہ نے شنوائی، بینائی اور عقل کی قوتیں پیدا کر دیں۔ تاکہ تم شکر گزار بن جاؤ۔

پرندوں کی پرواز

پرندوں کو دیکھو! فضا میں مطیع و منقاد اڑ رہے ہیں۔ اللہ کے سوا کوئی ہے جو انہیں تھام رکھے؟

پھر گھروں کو تمہاری جائے سکونت بنایا۔ چارپائے پیدا کئے اسکے لئے

Marfat.com

کہ وہ تمہاری سکونت اور پوشش میں کام آئیں ؛

سایہ دار درخت گویا کہ تمہارے لئے خدا کے سائبان کھڑے ہیں، اور پہاڑ تمہارے قلعے ہیں۔ پھر (روئی کا لباس) گرمی سے بچاتا ہے۔ تو آہنی لباس ہتھیاروں کی زد سے محفوظ رکھتا ہے۔ کیا ان نعمائے الٰہی کو کھلی آنکھوں سے نہیں دیکھتے ؟

داعی حق کے ذمہ صرف اللہ کا پیغام پہنچا دینا ہے اور بس۔

ان نعمتوں کا عطا کرنے والا ہی تمہاری اطاعت اور انقیاد کا اصل حقدار ہے ؛

اے پیغمبر حق ! اگر ان نظائر عبرت کو دیکھ کر بھی وہ آنکھیں بند کر لیں، انکی عقل پر تالے پڑ جائیں تو ان کی فکر چھوڑ دے۔ تیرے ذمہ بس یہی ہے کہ تو صاف صاف پیغام حق پہنچا دے ؛

کون ہے جو اللہ کی ان نعمتوں کو نہیں جانتا۔ لیکن اکثر غافل انسان سچائی کے قطعی منکر ہیں ؛ پ ۱۴ آیات ۷۷-۸۳،

قیامت کے ہولناک نظارے

جس وقت ہر امت کا شاہد (پیغمبر) موجود ہوگا۔ تو اس وقت کافر بولنا چاہیں گے لیکن بول نہ سکیں گے۔ ظالم عذاب سے بچنا چاہیں گے لیکن بچ نہ سکیں گے، عمل کا وقت ضائع کرنے والے مہلت کے طالب ہوں گے لیکن اب مہلت نہ دی جائے گی۔ اللہ کے شریک بنانے والے اپنے معبودوں کو دیکھ کر پکار اٹھیں گے "اے پروردگار! یہ ہمارے خدا تھے۔ وہ جواب دینگے تم سراسر جھوٹے ہو۔ یہی دن ہوگا جب سب اللہ کے آگے سر اطاعت جھکانے پر مجبور ہونگے، اور ان کی ساری افترا پردازیاں دھری کی دھری رہ جائیں گی!

Marfat.com

منکرین حق کے لئے دوہرا عذاب ہوگا

راہ حق سے روکنے والے منکرین حق دوہرے عذاب میں مبتلا ہوں گے ایک عذاب کفر کا اور دوسرا راہ حق سے روکنے کا ؛

اے پیغمبر حق! آج کے جھٹلانے والے اس دن تیرے سامنے مجرم بن کر کھڑے ہوں گے اور تو ان پر گواہی دے رہا ہوگا۔ ہم نے تجھ پر الکتاب (اسی لئے) نازل کی ہے کہ اس سے دین کی تمام باتیں واضح ہو جائیں اور وہ اطاعت کرنے والوں کے لئے ہدایت و رحمت اور بشارت کا پیغام بن جائے (کیا منکرین حق اب بھی عقل و فکر سے کام نہ لیں گے؟ ع ۱۲ - آیات ۸۴/۹۰)

فصل ۱۳۱ احکامات الٰہی

(اے مسلمانو!) اللہ کا تمہارے لئے فرمان یہ ہے کہ عدل کو اپنا شیوہ بناؤ۔ نیک کرداری میں سرگرم رہو۔ قرابت داروں کے ساتھ سلوک کرو۔ فحش کاموں سے بچو۔ ہر طرح کی برائیوں سے اجتناب کرو۔ ظلم اور زیادتی سے کبھی آلودہ نہ ہو ؛

ایفائے عہد

اللہ کے اس وعظ سے نصیحت حاصل کرو۔ آپس کے قول و قرار کو پورا کرو اور اللہ کا عہد بھی پورا کرو۔ خدا خود تمہارا نگہبان ہے اور وہ تمہارے ہر عمل کا علم رکھتا ہے ؛

سوت کاتنے والی کی مثال

(جماعتی عمل کا خاص خیال رکھو) ایسا نہ ہو کہ تم اس عورت کی مانند ہو جاؤ۔ جس نے بڑی جانفشانی سے سوت کاتا اور پھر خود ہی ٹکڑے ٹکڑے کر کے برباد کر دیا ——— (یعنی ایسا نہ ہو کہ تم عہد کو پختہ کرواؤ پھر خود ہی توڑ دو عمل کے پورا کرنے میں تمہاری راستبازی اور استقامت

Marfat.com

کی آزمائش ہے۔ یاد رکھو۔ طاقت کا رعب تمہیں اپنے عمل سے نہ ہٹا دے

اللہ مشیتِ قہری سے کام نہیں لیتا

اصل طاقت اور حقیقی علم اللہ کے لئے ہے اللہ چاہتا تو مشیت قہری سے سب کو ایک ہی اُمت بنا دیتا۔ لیکن (آزمائش عمل کے لئے) اس نے ایسا نہیں کیا۔ اب تم سے تمہارے کاموں کی ضرور باز پُرس ہو گی ——

قسمیں نہ کھاؤ

اپنی قسموں کو لوگوں کے لئے ٹھوکر نہ بناؤ۔ کیونکہ اگر تم نے بدعہدی کی تو لوگوں کا یقین تم سے اُٹھ جائے گا۔ وہ کہیں گے ایسے لوگوں کا دین کیا جو اپنی بات کے پکّے نہیں۔ اس طرح تم نہ صرف بدعہدی کے مجرم ہو گے بلکہ راہِ حق سے لوگوں کو روکنے کا باعث بھی بن جاؤ گے ؛

تمہاری پونجی (جس کے لئے بدعہدی کرتے ہو) ایک نہ ایک دن ختم ہو جائے گی لیکن اللہ کے خزانے ختم ہونے والے نہیں ؛

(راہِ حق میں) صبر کرنے والے اور نیکوکار اللہ کے اجر کے مستحق ہوں گے انہیں اعمال کے لحاظ سے پُورا اجر ملے گا ؛

جب تم قرآن عزیز پڑھنے لگو تو شیطان مردود کے وسوسوں سے اللہ کی پناہ مانگ لیا کرو ؛

اللہ پر بھروسہ رکھنے والے مومن جانباز شیطان کے جھانسے میں نہیں آ سکتے۔ بے راہ لوگ ہی اس کا شکار ہوتے ہیں۔ اور پھر شرک کا ارتکاب کرتے ہیں ؛ ع ۱۳ آیات ۹۰ - ۱۰۰ ،

تبدیلِ آیات کی حکمت

جب اللہ تعالےٰ ضرورت کے مطابق احکام بدل دیتا ہے تو اُسے یہ (بدبخت) افترا پر محمول کرتے ہیں ؛

Marfat.com

اے پیغمبر حق! آپ اعلان کر دیں کہ یہ کتاب فی الحقیقت اللہ کے حکم سے روح القدس نے اتاری ہے اور اس لئے اتاری ہے کہ ایمان والوں کے دل جما دے اور فرمانبردار بندوں کے لئے راہ نمائی ہو اور خوشخبری!

وہ کہتے ہیں۔ اس شخص (یعنی رسول اکرمؐ) کو یہ باتیں ایک آدمی سکھلا دیتا ہے اور نہیں جانتے کہ ایک عجمی صاف اور آشکارا عربی کیسے سیکھ سکتا ہے؟

حقیقت یہ ہے کہ اللہ کی آیتوں پر یقین نہ رکھنے والے کامیابی کی راہ پر چل ہی نہیں سکتے اور ان کے لئے دردناک عذاب منتظر ہے!

بنانے والے — اپنے جی سے جھوٹ بناتے ہیں اور اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے۔ "مرتد" ہو جانے والے اللہ کے غضب کے مورد ہوں گے اسلئے کہ انہوں نے آخرت چھوڑ کر دنیا کی زندگی سے محبت کی۔ نیز اس لئے کہ اللہ منکروں پر فلاح و سعادت کی راہ نہیں کھولتا۔

اللہ نے ان لوگوں کے دلوں پر، کانوں پر اور آنکھوں پر (ان کی بداعمالیوں کی پاداش میں) مُہر لگا دی ہے اور یہی لوگ ہیں جو غفلت میں ڈوب گئے ہیں۔ لامحالہ یہ آخرت میں تباہ حال ہوں گے۔

جو لوگ کفر و ایمان کی آزمائشوں میں پڑنے کے بعد اللہ کی راہ میں نکلے اور جہاد بھی کیا تو بلاشبہ تمہارا پروردگار انہیں بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

قیامت کو پورا پورا بدلہ ملے گا۔ — وہ دن آنے والا ہے جب ہر جان اپنے لئے ہی سوال و جواب کرے گی اور جس دن ہر جان کو اپنے عمل کا پورا پورا نتیجہ مل جائے گا۔

Marfat.com

کسی کے ساتھ زیادتی نہ ہوگی ۞ ۱۴ع آیات ۱۰۱ - ۱۱۰

فصل ۱۳۲

ایک بستی کی مثال

ایک بستی کی مثال سمجھو کہ وہاں ہر طرح کا امن وچین تھا۔ سامانِ رزق آتا رہتا اور ہر شخص فراغت سے کھاتا پیتا تھا۔ پھر ان لوگوں نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو ان پر نعم کی جگہ فاقہ اور اطمینان کی جگہ خوف چھا گیا۔ ان کے رسول نے کامیابی وسعادت کی راہ کی دعوت دی مگر انہوں نے اُسے جھٹلا دیا اور عذابِ الٰہی میں گرفتار ہو گئے۔ وہ (خود اپنے اوپر) ظلم کرنے والے تھے۔ اللہ کے عطا کردہ رزق میں سے پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور اسکی نعمتوں کا شکر بجا لاؤ ۞

حرام جانور

تم پر جو چیزیں حرام کی گئی ہیں۔ وہ صرف یہ ہیں: مُردار جانور، لہو، لحمِ خنزیر اور وہ جانور جسے خدا کے سوا کسی دوسری ہستی کے لئے پکارا جائے۔ پھر اگر کوئی ایسا شخص جو حکم الٰہی سے سرتابی کرنے والا نہ ہو۔ نہ حد سے گذر جانے والا۔ وہ محض جان بچانے کے لئے کچھ کھا لے تو اللہ بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۞

اللہ پر افترا پردازی سے بچو،

اللہ کے حکم کو ہر حال میں سامنے رکھو۔ حلال وحرام کا حکم لگانے میں تمہاری زبانوں پر جھوٹ بات نہ آنے پائے یہ اللہ پر افترا پردازی ہوگی،

دنیا کے پجاری

دنیا کے پجاری چند دن فائدہ اٹھا لیں۔ آخر کار ان کے لئے دردناک عذاب ہے ۞

تائب ہو جانے والے

یہودیوں کی خود ساختہ پابندیاں ان کی گمراہی کا نتیجہ ہیں۔ وہ اپنے ہاتھوں اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں۔ ہاں نادانی سے گناہ کر کے تائب ہو جانے والے

Marfat.com

اور پھر اصلاح کرنے والے بخشش و رحمت کے حقدار ہونگے ۔ ۱۵ع آیات ۱۱۱/۱۱۹

ابراہیم علیہ السلام کے نیک اعمال

ابراہیم علیہ السلام (اپنی شخصیت میں) ایک پوری امت تھے، اللہ کے سامنے جھکے ہوئے، غلط راہوں سے ہٹے ہوئے، خدائے واحد کے پرستار اور اس کے شکر گزار! ان کو اللہ نے سچائی کی سیدھی راہ پر لگا دیا اور برگزیدگی کے لئے چن لیا۔ یہاں دنیا میں بھی انہیں بھلائی نصیب ہوئی اور آخرت میں تو ان کا صالح انسانوں میں سے ہونا یقینی ہے ۔

یہودیوں کو ان کے اختلاف اور عدم اطاعت کی سزا میں سبت کے دن شکار ممنوع قرار دیا گیا۔ ان (کی ضد) کے اختلاف کا فیصلہ قیامت کو ہو جائے گا ۔

دعوت و ارشاد

راہ حق کی طرف دانائی اور موعظہ حسنہ سے دعوت دو اگر صورت نزاع پیدا ہو جائے تو اسے احسن طریقہ سے ہٹا دو (یعنی جبر و ہار مقصد نہ ہو بلکہ اعلانِ حق مقصد ہو ۔

خدا جانتا ہے کہ کون راہ راست پر ہے اور کون راہ حق سے بھٹک گیا ہے۔ مخالفوں کی سختی کے جواب میں برابر کی سختی کرو ۔

اے پیامبرِ حق!

صابر انجام کار کامیاب ہونگے

صبر کر۔ تیرا صبر اللہ کی اعانت سے وابستہ ہے ان (منکروں) کے حال پر غم نہ کھاؤ۔ نہ ہی ان کی مخالفانہ تدبیروں سے دل تنگ ہو۔ یقیناً اللہ ان ہی کا ساتھی ہے جو خشیتِ الٰہی سے سرشار اور نیک عملی میں سرگرم رہتے ہیں ۔ ۱۶ع۔ آیات ۱۲۰ - ۱۲۸ ،

Marfat.com

سُورہ بنی اِسرائیل - یہ سورہ مکّی ہے - اس میں ۱۱۱ آیات اور ۱۲ رکوع ہیں

دین اسلام ویسے ہی امام الادیان ہے جیسے سرورِ کونین امام الانبیاء ہیں -
ہجرت مدینہ سے قریباً ایک سال پہلے پیغمبر اسلام صلعم کو اسریٰ کا معاملہ پیش آیا جو عام طور پر معراج کے نام سے مشہور ہے ——— اس سورہ کی ابتدا اسی واقعہ کے ذکر سے ہوئی ہے - اس معاملہ کا مقصود یہ تھا کہ سرورِ کونین دلائل حقیقت کا عینی مشاہدہ کریں، معراج کا واقعہ بشارت تھی - کہ اب مصیبتوں کے بادل چھٹ کر کامرانی و سعادت کا سورج طلوع ہونے کا وقت قریب ہے -

سُبْحَانَ الَّذِیْ (۱۵)

فصل ۱۳۳ واقعہ اسریٰ (معراج نبوی)

پاک ہے وہ اللہ جس نے پیغمبر اسلام کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ اور اسکے اطراف تک سیر کرائی - تاکہ اللہ کی نشانیاں اس کے مشاہدہ میں آجائیں - وہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے ٭

(پس جسے چاہے اس سے زیادہ سنا دے جتنا سب سُن رہے ہیں اور جسے چاہے زیادہ دکھا دے جتنا سب دیکھ رہے ہیں) اسی طرح موسیٰؑ کا معاملہ وحی کوہ طور کے اعتکاف میں مکمل ہوا تھا اور انہیں کتاب شریعت دی گئی تھی ——— تم پاکباز لوگوں کی نسل میں سے ہو - جن کو ہم نے نوحؑ کے ساتھ کشتی میں سوار کرایا تھا - نوحؑ اللہ تعالےٰ کے شکرگزار بندے تھے،

تورات میں خبر دی گئی تھی کہ بنی اسرائیل دو مرتبہ خرابی پھیلائیں گے - اور سخت سرکشی کریں گے ٭

(ایک بار جالوت غالب ہوا اور حق تعالیٰ نے اسکو داؤد علیہ السلام کے ہاتھوں

Marfat.com

ہلاک کیا۔ دوسری بار بخت نصر غالب ہوا۔ تب سے ان کی سلطنت نے قوت پکڑی)

بنی اسرائیل کی بداعمالیاں اور زمانۂ مہلت

(جب وہ وقت آگیا) تو اے بنی اسرائیل! ہم نے خوفناک بندے بھیجے، وہ تمہاری آبادیوں میں پھیل گئے۔ اور اللہ کے وعدہ کو پورا ہو کر رہنا تھا۔ (کارسازِ قدرت نے ایک صدی کے بعد سب سے بڑی شہنشاہیت (فارس) کو ان کی اعانت و دستگیری کے لئے کھڑا کر دیا۔) ہر عمل کا ثمرہ اس کی اچھائی و برائی کے مطابق ہی ہوتا ہے ——— یہ مہلت تھی اور اس میں زمانہ کی گردش تمہارے دشمنوں کے خلاف اور تمہارے موافق تھی ؎

دوسرا وعدہ

تم کثرتِ مال و دولت اور اولاد سے سرفراز ہو چکے تھے (تم پھر بدعملیوں سے باز نہ آئے) ؎

تو دوسرے وعدے کا وقت آگیا کہ تمہارے چہروں پر رسوائی پھیر دی جائے دشمن مساجد میں داخل ہوں اور ہر چیز کو توڑ پھوڑ کر برباد کر ڈالیں ؎

آخری مہلت

منکر پاداشِ عمل سے بچ نہیں سکتے۔ ان کے لئے جہنم کا قید خانہ تیار ہے (یعنی عمل و نتیجہ لازم و ملزوم ہیں) ——— (اس کے بعد اب تمہیں آخری مہلت ہے) کہ یہ قرآن عزیز سب سے زیادہ سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے، اب ایمان و عمل کے لئے بشارت اور انکار و بدعملی کے لئے عذابِ دردناک کی وعید ہے ؎ ۶ آیات (۱-۱۰)

انسانی جلد بازی اور کمزوری

انسان کی کمزوری یہ ہے۔ کہ وہ خیر و شر میں امتیاز نہیں کرتا۔ اس کی جلد باز طبیعت پر جب خواہشیں چھا جاتی ہیں۔ تو وہ صبر و امتیاز نہیں کر سکتا اور اسکی طلبگاری اسے خیر کی بجائے شر کی طرف لے جاتی ہے (لہذا راہ نمائی اور

Marfat.com

ہدایت وحی کی ضرورت ہے)

خدائی حکمت و قدرت کے دو نشانات

رات اور دن خدائی قدرت و حکمت کے دو نشان ہیں۔ ایک دھیما دوسرا روشن۔ تاکہ تم رات کو آرام کر سکو۔ اور دن کو اللہ کا فضل (سامانِ معیشت) تلاش کر سکو۔ نیز برسوں کی گنتی کا حساب معلوم کر لو۔ قرآن عزیز میں ہر چیز کا واضح بیان کر دیا گیا ہے،

محاسبۂ اعمال

ہم نے ہر انسان کی شامت خود اس کی گردن سے باندھ دی ہے۔ قیامت کو اس کے اعمال کی کتاب اس کے سامنے موجود ہو گی اور کہا جائیگا پڑھ لے آج کے دن خود تیرا وجود ہی تیرے احتساب کے لئے کافی ہے،

یاد رکھو! جو سیدھے رستے چلا تو اپنے لئے ——— اور جو بھٹک گیا تو اس کا خمیازہ بھی وہی اٹھائے گا۔ ہر شخص اپنے اعمال کا خود ذمہ دار ہے اللہ کا عذاب اسی وقت آتا ہے جب پیغمبر حق کا پیغام سن لینے کے بعد لوگ سرکشی و فساد سے باز نہیں آتے،

بستیوں کی ہلاکت

بستیوں کی ہلاکت اس وقت ہوتی ہے جب خوشحال لوگ وحی کے احکام سن لینے کے بعد نافرمانی میں سرگرم رہتے ہیں۔ تو پھر یا داش عمل میں عذاب الٰہی لازمی ہو جاتا ہے اور وہ برباد و ہلاک کر دیئے جاتے ہیں،

نوح کے بعد قوموں کے کتنے ہی دور گزر چکے ہیں۔ جو بداعمالیوں کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔ اللہ کی خبرداری اور نگرانی اس کے بندوں کے لئے کافی ہے،

دنیا کے عارضی فائدے

دنیا کے عارضی فائدوں پر مرنے والوں کے لئے یہاں ایک حصہ موجود ہے

Marfat.com

مگر آخر کار وہ جہنم کا ایندھن ہوں گے۔ ان کے مقابلہ میں آخرت کے طالب اور مجاہدین حق کامیابیوں سے سرفراز ہوں گے۔ یہی لوگ ہیں جن کی کوششیں مقبول ہوئیں ؛

دنیا میں ہر شخص کا حصہ ہے، — دنیا میں ہر شخص کا حصہ ہے۔ اللہ کی بخشش عام کسی پر بند نہیں۔ لیکن مدارج ضرور ہیں کسی کو زیادہ ملتا ہے کسی کو کم۔ حق یہ ہے کہ آخرت کے درجے سب سے بڑھ کر ہیں اور سب سے برتر بھی۔ اللہ کے ساتھ اور شریک ٹھیرانے والے ہر طرح نفرین کے مستحق ہیں اور ہر طرف درماندگی میں پڑے ہوئے ہیں ؛

۶ع۔ آیات ۲۲ تا ۴۲

فصل ۱۴ قول فیصل

تمہارے پروردگار کی طرف سے یہ فیصلہ شدہ بات ہے کہ تم شرک کے مرتکب نہ ہو۔ ماں باپ سے بھلائی کرو، اگر ان باپ میں سے کوئی ایک یا دونو تمہاری زندگی میں بڑھاپے کی عمر تک پہنچ جائیں تو ان کی کسی بات پر اُف تک نہ کرو۔ ان سے عزت کے ساتھ گفتگو کرو۔ محبت اور مہربانی کے ساتھ عاجزی کا سر جھکائے رکھو۔ ان کے حق میں ہمیشہ دعا کرو کہ پروردگار! جس طرح انہوں نے مجھے صغر سنی میں پالا پوسا اور بڑا کیا اسی طرح تو بھی ان پر رحم کر ؛

بے محل خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں، — تم پر رشتہ داروں مسکینوں اور مسافروں کا حق ہے۔ ان کا حق ادا کرتے رہو۔ اور مال و دولت کو بے محل خرچ نہ کرو۔ بے محل خرچ کرنے والے شیطان کے بھائی بند ہیں۔ اور شیطان اپنے پروردگار کی نعمتوں کا انکار کرنے والا ہے ؛

عاجز سے نرمی کرو — اگر تم خود تنگی میں ہو اور ان کی مدد نہیں کر سکتے تو انہیں نرمی سے سمجھا دو

Marfat.com

اعتدال سے کام لو

مال کے بچانے اور خرچ کرنے میں اعتدال کی راہ اختیار کرو۔ ایسا نہ ہو کہ خرچ کرنے پر آئے تو سب کچھ اڑا دیا اور احتیاط کرنے لگے تو بالکل ہی کنجوسی پر اتر آئے، ۳ع۔ آیات ۲۳-۳۰،

افلاس کے ڈر سے اپنی اولاد کو ہلاک نہ کرو۔ روزی رساں تو خود خدا ہے تم اس گناہ کی ہلاکت میں کیوں پڑتے ہو ؛

زناکاری سے بچو

زناکاری کے قریب بھی نہ جاؤ۔ وہ بڑی بے حیائی کی بات اور بُرائی کا چلن ہے۔ کسی جان کو ناحق قتل نہ کرو۔ اگر کوئی مظلوم مر جائے تو اس کے وارث کو قصاص کے مطالبہ کا حق ہے۔ خونریزی سے بچ کر حد کے اندر رہنا نشان فتحمندی ہے ؛

یتیموں کا مال نہ کھاؤ

یتیموں کے مال کو ناجائز خرچ کرنے کا ارادہ تک نہ کرنا ؛

جب یتیم جوان ہو جائیں تو امانت ان کے حوالہ کر دو۔ اپنا عہد پورا کیا کرو کہ عہد کے بارہ میں باز پرس کی جائے گی ؛

پیمانہ درست رکھو

جب کوئی چیز ناپو تو پیمانہ پورا رکھو۔ تولو۔ تو درست ترازو سے تولو (نہ ترازو ہی غلط ہو نہ ڈنڈی دبائی جائے) یہ بہتر طریقہ ہے اور نتیجہ خیز بھی ہے، دیکھو جس بات کا تمہیں علم نہیں۔ اس کے پیچھے نہ پڑو۔ یاد رکھو، کان آنکھ اور عقل ان سب کے بارے میں باز پرس ہونے والی ہے ؛

غرور خدا کو پسند نہیں،

زمین پر اکڑ کر نہ چلو۔ یقیناً تم زمین میں شگاف نہیں ڈال سکتے۔ اور نہ پہاڑوں کی لمبان تک جا سکتے ہو (پھر اکڑ سے فائدہ ؟) یہ سب برائیاں خدا کے ہاں ناپسندیدہ ہیں ؛

Marfat.com

یہ دانائی کی باتیں ہیں۔ جو اللہ کی طرف سے وحی کی گئی ہیں اور بنیادی اصول یہ ہے) کہ اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہ بناؤ۔ تاکہ دوزخ کی آگ اور ملامت سے بچ جاؤ ؛

ظالمو! غور تو کرو کہ تمہارے لئے تو خدا بیٹے بنائے اور اپنے لئے فرشتوں کو بیٹیاں تجویز کر لے کیسی سخت بات ہے جو تم کہہ رہے ہو ؛ ۴۳ع۔ ایات ۱۳۹

مطالب حق

اس قرآن عزیز میں طرح طرح کے طریقوں سے مطالب حق بیان کئے گئے ہیں۔ تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ لیکن ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا بلکہ (بدکار تو) الٹے سچائی سے زیادہ نفرت پر آمادہ ہو جاتے ہیں ؛

ایک سے زیادہ خدا نہیں ہیں،

اگر اللہ کے ساتھ اور بہت سے معبود ہوتے تو وہ (یقیناً) صاحب تخت ہستی تک مقابلہ کی راہ نکال لیتے اور کارخانہ ہستی میں فساد بپا ہو جاتا۔

اللہ کی ذات پاک ان سب باتوں سے بلند ہے ؛

فصل ۱۳۵

ساتوں آسمان اور زمین اور جو کچھ ان میں ہے۔ ہے سب اس کی پاکیزگی، اور کبریائی کا زمزمہ بلند کر رہے ہیں۔ کوئی چیز نہیں۔ جو اس کی حمد و ثنا میں زمزمہ سنج نہ ہو۔ مگر تم ان کی زمزمہ سنجیاں سمجھ نہیں سکتے۔ وہ خدا بڑا ہی بردبار اور بڑا ہی بخشنے والا ہے ؛

ہر چیز خدا کی تسبیح میں مشغول ہے

منکرین حق قرآن عزیز سے غافل ہیں،

اے پیامبر حق! جب تو قرآن پڑھتا ہے تو (انکار کرنے والے مجرموں اور صدائے حق ہیں (ان کی غفلت کا) ایک پردہ سا حائل ہو جاتا ہے (بداعمالیوں کی پاداش میں) ان کے دلوں پر غلاف ڈال دئے گئے اور وہ سمجھ بوجھ سے عاری ہیں۔ ان کے کانوں میں گرانی ہے کہ وہ سن نہیں سکتے

Marfat.com

جب (ان کے بتوں کا ذکر چھوڑ کر) تُو قرآن عزیز میں تن تنہا اپنے پروردگار کا ذکر کرتا ہے تو پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگتے ہیں۔ نفرت میں بھرے ہوئے، وہ سنتے ہیں تو فتنہ بپا کرنے کے لئے (نہ کہ نصیحت حاصل کرنے کے لئے) یہ ظالم اپنی سرگوشیوں میں کہتے ہیں۔ کہ تم تو ایک جادو زدہ انسان کا ساتھ دے رہے ہو۔ اللہ (ان کی بے ایمانیوں سے) خوب واقف ہے ؛

گمراہوں کا حیات بعد الممات سے انکار،

غور تو کرو۔ یہ کیسی (جھوٹی) باتیں بناتے ہیں۔ راہ حق سے بھٹک چکے ہیں اور ایسے کہ اب سیدھی راہ نہیں پا سکتے۔ کہتے ہیں "جب ہم محض چند ہڈیوں کی شکل میں رہ جائیں گے۔ اور گل سڑ جائیں گے تو پھر کیا از سر نو اٹھا کھڑے کئے جائیں گے"؟ ہاں کچھ بھی کیوں نہ ہو جاؤ۔ پتھر۔ لوہا یا اس سے بھی زیادہ کوئی سخت چیز قدرت الٰہی زندہ کر کے رہے گی ؛

اب چڑ کے ہو کر کہتے ہیں۔ "کون ہے جو ہمیں دوبارہ زندہ کرے گا"؟ جواب دو۔ "وہی جس نے پہلی مرتبہ کیا"۔

اس دن جب اللہ تمہیں ہلاک کرے گا۔ تو اس کی حمد کرتے ہوئے تم اس کی پکار کا جواب دو گے اور تمہیں خیال ہو گا کہ جو وقت گذرا ہے وہ بہت تھوڑا وقت تھا ؛ ع ۵ - آیات ۴۱ - ۵۲

مخالفوں سے عمدگی کے ساتھ گفتگو کرو۔

میرے بندوں سے کہہ دو کہ مخالفوں کے ساتھ نہایت خوبی کے ساتھ بات کریں ؛

شیطان لوگوں کے درمیان فساد ڈالتا ہے، اور وہ انسان کا صریح دشمن ہے، تمہارا پروردگار تمہارے حال سے خوب واقف ہے، رحمت و

Marfat.com

عذاب کا نزول اسی کے ہاتھ میں ہے ؛

اے پیغمبر حق ! تم ان لوگوں پر پاسبان نہیں ہو، پروردگار سب کا حال اچھی طرح جانتا ہے، ہم نے بعض نبیوں کو بعض پر برتری دی اور داؤدؑ کو زبور عطا فرمائی ؛

مشکلکشا اور حاجت روا صرف اللہ کی ذات ہے،

ان لوگوں سے کہہ دو کہ تم نے اپنے خیال میں جن بزرگوں کو معبود بنا کر مشکلکشا اور حاجت روا بنا رکھا ہے۔ ان کو پکار دیکھو وہ نہ تو تمہارا دُکھ دُور کرنے کی طاقت رکھتے ہیں اور نہ تمہاری حالت بدل سکتے ہیں ؛

وسیلہ تقرب اور بندگی و اطاعت،

یہ لوگ جن ہستیوں کو وسیلۂ تقرب سمجھتے ہیں۔ وہ خود اپنے پروردگار کے حضور (بندگی و اطاعت کے ذریعہ) وسیلہ ڈھونڈتے رہتے ہیں کہ کون اس راہ میں زیادہ قریب ہوتا ہے، وہ رحمت کے اُمیدوار ہوتے ہوئے اسکے عذاب سے ترساں رہتے ہیں ؛

نافرمانوں کی بستیوں کا ہلاک ہونا اٹل ہے

روز قیامت سے پہلے نافرمانوں کی بستیوں کا ہلاک کیا جانا مقرر ہو چکا ہے، منکر جو نشانات طلب کرتے ہیں۔ ان کے بھیجنے سے اللہ کو کون روک سکتا ہے ؟ مگر اسے علم ہے کہ اس سے پہلے کئی نشانات جھٹلائے گئے۔ قوم ثمود کی اونٹنی سے بجائے عبرت حاصل کرنے کے اس پر ظلم کیا گیا۔ نشانیوں کا مدعا تو یہ ہوتا ہے کہ لوگ (سرکشی کے نتائج سے) ڈریں ؛

اے پیامبر حق ! اسریٰ کے واقعہ اور اس درخت کے معاملہ کی جس کا قرآن عزیز میں ذکر کیا گیا ہے۔ (یعنی شجرۃ الزقوم طعام الاثیم) (جہنم میں تھوہر کا درخت مجرموں کی غذا ہوگی) منکروں نے ہنسی اڑائی تھی،

Marfat.com

اس واقعہ پر کہا تھا کہ یہ جنون کی انتہا ہے اور جہنم کے احوال و شواہد کا ذکر سنکر کہا تھا کہ وہ بھی عجیب جگہ ہے۔ جہاں آگ کے شعلوں میں درخت پیدا ہوں گے

فرمایا۔ ان دونوں باتوں میں ان لوگوں کی آزمائش ہوئی۔ اگر طالب حق ہوتے تو ہنسی کی بجائے عقل و بصیرت سے کام لیتے۔ لیکن وہ سرکشی میں اور زیادہ بڑھ گئے ؛ ع آیات ۵۳ - ۶۰

فصل ۱۳۶ آدم کی اطاعت اور ابلیس کی اکڑ

جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ آدمؑ کے آگے جھک جاؤ تو سب جھک گئے۔ مگر ابلیس نہ جھکا اور کہا "کیا میں ایسی ہستی کے آگے جھکوں جسے تو نے مٹی سے بنایا ہے؟ کیا تیرا یہی فیصلہ ہوا کہ تو نے اس حقیر ہستی (آدمؑ) کو مجھ پر بڑائی دی ؛"

اب شیطان کی طلب پر اُسے مہلت مل گئی کہ وہ قیامت تک لوگوں کو گمراہ کرتا رہے۔ تا آنکہ قیامت کو تابع اور متبوع دونوں جہنم رسید ہو جائیں۔

اللہ تعالےٰ نے اعلان فرمادیا کہ شیطان اپنی فریب کاریوں سے انسان پر ہر طرح کے ڈورے ڈال لے لیکن وہ مخلصین حق کو بے راہ نہیں کر سکتا۔ ان کے لئے خدا کی کارسازی کافی ہے ؛

انسانی ناشکرگزاری

اے لوگو! تمہارا پروردگار وہ ہے۔ جو تمہاری کارآریوں کے لئے سمندر میں جہاز چلاتا ہے کہ تم اس کا فضل تلاش کرو۔ سمندر میں جب کوئی مصیبت آتی ہے تو تم اسی کے سامنے دست دعا دراز کرتے ہو۔ پھر جب وہ تمہیں کامیابی سے خشکی پر پہنچا دیتا ہے تو تم اس سے گردن موڑ لیتے ہو حقیقت یہ ہے کہ انسان بڑا ناشکرگزار ہے

Marfat.com

غفلت ہلاکت کا ذریعہ بن جائیگی

اگر غور کرے تو انسان اللہ سے غافل ہو کر کسی حالت میں بھی امن میں نہیں۔ وہ قادرِ مطلق جب چاہے غرق کر سکتا ہے۔ خواہ زمین میں دھنسا دے۔ خواہ غرق کر دے۔ اس کی بے نیازی سے ہر وقت ڈرتے رہنا چاہیئے ؛

اس نے ہی تری اور خشکی کی قوتیں انسان کے تابع کر دی ہیں۔ وہی پاکیزہ رزق مہیا کرتا ہے اور وہی انسان کو اکثر مخلوقات پر برتری عطا کرنے والا ہے ؛ ع آیات ۶۱-۷۰

جس دن تمام انسان اپنے پیشواؤں سمیت بلائے جائیں گے۔ تو پھر جن کا نوشتہ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوگا اور وہ اسے پڑھ بھی لیں گے، تو ان پر رائی برابر بھی زیادتی نہ ہوگی ؛

اور جو شخص اس دنیا میں ہوش و حواس سے کام نہ لے سکا اور اندھا رہا۔ وہ آخرت میں بھی اندھا اور راہ راست سے یک قلم بھٹکا ہوا رہے گا۔

وحی الٰہی کی رہنمائی اور استقامتِ نبوّت،

اے پیامبرِ حق! معاندین حق کی پیدا کردہ دشواریاں تمہیں ضرور مغلوب کر لیتیں۔ لوگوں کی مقاومتیں ضرور تھکا دیتیں۔ طاقتور افراد کی التجائیں ضرور متوجہ کر لیتیں۔ مصلحتیں دامنگیر ہو جاتیں۔ لغزشیں۔ ٹھوکریں، قدم قدم پر نمودار ہوتیں ——— لیکن اب کوئی چیز بھی تیری راہ نہیں روک سکتی۔ کوئی فتنہ بھی تمہیں قابو میں نہیں لا سکتا۔ یہ وحی الٰہی کی راہنمائی ہے اور اس پر کوئی انسانی طاقت غالب نہیں آسکتی ؛

پہلے پیغمبروں کے معاملہ میں بھی یہی قاعدہ رہا ہے اور تو ہمارے مقررہ

Marfat.com

قاعدوں کو بدلتا ہوا نہ پائے گا ۔ ع۔ آیات ۱۰۔ ۷۷،

اوقاتِ عبادت

سورج کے ڈھلنے کے وقت سے رات کے اندھیرے تک نماز قائم کرو (نیز صبح کی تلاوت، قرآن بھی ضروری ہے) یہ بھی ایک عمل ہے ؛

مقامِ محمود

قریب ہے۔ کہ اللہ تجھے ایک ایسے مقام میں پہنچا دے جو نہایت پسندیدہ مقام ہو۔ تیری دعا یہ ہونی چاہیئے۔ اے پروردگار! مجھے جہاں کہیں پہنچا سچائی کے ساتھ پہنچا اور جہاں کہیں سے نکال تو سچائی کے ساتھ نکال اور اپنے حضور سے ایسی قوت عطا فرما کہ جو ہر حال میں مددگاری کرنے والی ہو۔ تیرا اعلان یہ ہونا چاہیئے :۔

حق ظاہر ہو گیا اور باطل نابود ہوا۔ باطل تھا بھی اسی لئے کہ نابود ہو کر رہے

نسخۂ شفا

ہم نے جو کچھ قرآنِ عزیز میں نازل کیا ہے۔ وہ مومنوں کے واسطے روح کی ساری بیماریوں کے لئے شفا اور رحمت ہے اور نافرمانوں کو کچھ فائدہ ہونے والا نہیں۔ بجز اس کے کہ (انکار و شقاوت کی وجہ سے) اور زیادہ تباہ ہوں ؛

فصل ۱۳۷
انسانی کم ظرفی

جب ہم انسان پر انعام کرتے ہیں تو منہ پھیر لیتا ہے اور پہلو تہی کرتا ہے اور جب اسے دکھ پہنچے تو بالکل مایوس ہو کر بیٹھ جاتا ہے ؛ ع ۸۳-۸۴

آپ کہہ دیں کہ ہر انسان اپنے رنگ میں عمل کرتا ہے، اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ کون سب سے زیادہ ٹھیک راہ پر ہے ؛

روح کا علمِ قلیل

روح کے متعلق سوال کرتے ہیں تو کہہ دیجئے۔ کہ یہ میرے پروردگار کے حکم سے ہے اور تمہیں (اسرارِ حق کا) بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے ؛

Marfat.com

اے پیامبر آخریں! اللہ چاہے تو عطا کردہ وحی سلب کر لے۔ اور تمہیں کوئی کارساز نہ ملے۔ مگر اس کی رحمت اور اسی کا فضل ہے کہ وہ ایسا نہیں کرتا ؛

قرآن عزیز بے نظیر کلام ہے

آپ اعلان کر دیں کہ اگر تمام انسان اور جن اکٹھے ہو کر چاہیں کہ اس قرآنِ عزیز کی مانند کوئی کلام پیش کر دیں تو کبھی پیش نہیں کر سکتے خواہ ہر ایک ایک دوسرے کا پوری طرح مددگار ہی کیوں نہ ہو —— لوگوں کی تفہیم کے لئے قرآن عزیز میں ہر طرح کی مثالیں بار بار لوٹا کر بیان کر دی گئی ہیں، لیکن اکثر لوگ حق بات کو قبول نہیں کرتے۔ سوائے اس کے کہ وہ ناشکر گذار ہوں ؛

عجائبات کا مطالبہ

معاندینِ حق تجھ سے اچنبھوں اور عجائبات کے طالب ہوتے ہیں مثلاً یہ کہ تیرے حکم سے ایک چشمہ پھوٹ نکلے، یا تیرے پاس کھجوروں یا انگوروں کا ایک باغ ہو اور اس میں تو نہریں رواں کر کے دکھا دے، یا آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو کر ان پر آگرے۔ یا اللہ کے فرشتے سامنے آکھڑے ہوں۔ یا سونے کا ایک محل تیار ہو جائے۔ یا سیدھا آسمان پر پہنچ کر ایک لکھی ہوئی کتاب لے آئے اور ہم خود اسے پڑھ کر جانچ لیں ؛

آپ ان سے کہہ دیں، اللہ پاک ہے۔ (خدائی اسی کی ہے) میں تو ایک انسان ہوں اس کا پیغام پہنچانے والا اور بس، ع۔ آیات ۸۵-۹۳

رسول کی انسانی حیثیت

منکر ہمیشہ رسول کی انسانی حیثیت پر تعجب کرتے رہے ہیں حالانکہ انسانوں کے لئے نبی بھی انسان ہی ہونا چاہیئے۔ دنیا میں فرشتے تو بستے ہی

Marfat.com

نہیں کہ فرشتہ پیغمبر آئے ؛

اللہ تعالےٰ ہر حال سے باخبر ہے اور سب کچھ دیکھنے والا ہے ؛

گم گشتگانِ راہِ حق کا انجام

ہدایت و گمراہی اللہ کے اختیار میں ہے جس نے راہِ سعادت گم کر دی تو اللہ کے سوا اس کا کوئی مددگار نہیں۔ قیامت کے دن ایسے لوگ منہ کے بل اٹھائے جائیں گے اندھے، گونگے اور بہرے ہوں گے اور ان کا آخری ٹھکانا دوزخ ہے جس کی آگ کبھی بجھنے والی نہیں، یہ سزا اس لیے ہو گی کہ انہوں نے ہماری آیتوں کا انکار کیا تھا۔ پھر کہا تھا" بھلا مرنے کے بعد ہڈیاں ریزہ ریزہ ہو جائیں گی تو کیا ممکن ہے کہ ہم از سرِ نو زندہ کیے جائیں ؟

کیا یہ لوگ نہیں جانتے کہ جس خدا نے آسمان و زمین کی یہ تمام کائنات پیدا کر دی ہے۔ وہ اس پر بھی قادر ہے کہ موجودہ زندگی کی طرح ایک دوسری زندگی پیدا کر دے اس پر بھی ظالموں نے اگر کچھ کیا تو یہی کہ "سچائی" کو جھٹلایا ؛

انسانی بخل

آپ کہہ دیں کہ ——— اگر میرے پروردگار کے خزانے تمہارے اختیار میں ہوتے تو تم بخیل بن کر خرچ ہو جانے کے ڈر سے روکے رکھتے لیکن اللہ کی رحمت کا فیضان رکنے والا نہیں ؛

انسان بڑا ہی سنگدل ہے (وہ رحمتِ الٰہی کا اندازہ کہاں کر سکتا ہے)

ع ۱۱ - آیات ۹۴-۱۰۰

موسیٰ علیہ السلام کو تو واضح نشانات عطا ہوئے۔ فرعون نے انکو جھٹلایا جادوگر کہا۔ لیکن بالآخر غیرت ہی جوش میں آئی اور وہ غرق کر دیا گیا،

Marfat.com

اس کے بعد بنی اسرائیل کو زمین میں نیابت عطا ہوئی - اس وعدہ پر کہ انجام کار وہ اللہ کے حضور میں ضرور اکٹھے کئے جائیں گے :

صداقتِ قرآن و حق ؛

اب ہم نے قرآن عزیز سچائی کے ساتھ اتارا ہے اور اے محمد صلعم آپ کو بشیر و نذیر بنا کر بھیج دیا ہے - اس قرآن عزیز کو الگ الگ ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے تاکہ تم ٹھیر ٹھیر کر لوگوں کو سناتے رہو اور ایک ہی بار نہیں اتارا بلکہ بتدریج اتارا ہے :

منکرین حق اسے مانیں یا نہ مانیں لیکن اہلِ کتاب میں سے سچائی پسند لوگ اسے سن کر بے اختیار سجدے میں گر پڑتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں :-

مخلصینِ حق کا طرزِ عمل

"ہمارے پروردگار کے لئے پاکیزگی ہو - بلاشبہ اس کا وعدہ اسی لئے تھا کہ پورا ہو کر رہے" - وہ ٹھوڑیوں کے بل گر پڑتے ہیں - ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی ہیں اور کلامِ حق کی سماعت ان کی عاجزی اور زیادہ کر دیتی ہے :

تم اللہ کہہ کر پکارو - رحمان کہہ کر پکارو یا جس نام سے بھی چاہو پکارو، اسکے سارے نام حسن و خوبی کے نام ہیں ؛

ہر وقت حمدِ الٰہی کا ترانہ وردِ زبان رکھو ؛

نماز میں قرآن عزیز درمیانی آواز سے پڑھو اور اللہ کی حمد کا ترانہ اس طرح وردِ زبان رکھو :-

سب ستائش اللہ کے لئے ہے جو نہ تو اولاد رکھتا ہے - نہ اسکی فرمانروائی میں کوئی شریک ہے - نہ وہ کبھی عاجز و درماندہ ہو سکتا ہے کہ کسی مددگار کا محتاج ہو - اس کی شانِ کبریائی میں نعرہ تکبیر بلند کرو (اللہ اکبر)

Marfat.com

تیرھواں باب

سورۃ الکہف (۱۸) یہ سورۃ مکّی ہے اس میں ۱۱۰ آیات اور ۱۲ رکوع ہیں

تمہید کے بعد انسان کی چار قسم کی زندگی کی مثالیں دی ہیں اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ اصلی عزت اور راحت کا انحصار ہر شعبہ زندگی میں صرف تعلق باللہ کی درستگی پر ہے ؛

اقسامِ زندگی :- (۱) ادنےٰ درجہ کے دیندار (اصحاب کہف)، (۲) ادنےٰ درجہ کے دنیادار (اصحاب الجنتین) (۳) اعلےٰ درجہ کے دیندار (موسیٰ علیہ السلام) (۴) اعلےٰ درجہ کے دنیادار (ذوالقرنین)،

فصل ۱۳۸ اللہ نے الکتاب (قانونِ حق) اتاری۔ اس میں کسی طرح کی کجی نہیں بالکل سیدھی بات ہے اور سچائی کے لئے دنیا کی عالمگیر ہدایت یہی ہے،

انتباہ اس کتاب حق کا مقصد یہ ہے کہ لوگوں کو خبردار کردے (کہ اگر وہ راہِ انکار اختیار کرلیں گے تو اللہ کی جانب سے ایک سخت ہولناکی آسکتی ہے) اور نیکوکاروں کے لئے خوبی واجر کی بشارت دے دے۔ نیز ان لوگوں کو متنبہ کردے جو خدا کے لئے اولاد تجویز کرتے ہیں۔ یقیناً وہ اور اُن کے آباؤ اجداد اس بارے میں جہالت کی تاریکی میں گم ہیں ؛

کیسی سخت بات ہے۔ جو ان کی زبانوں سے نکلتی ہے۔ یہ کچھ نہیں کہتے مگر سرتاسر جھوٹ ؛

Marfat.com

پیامبرِ حق کی شفقت

اے پیغمبر! تیری شفقت کا یہ حال ہے کہ وہ تجھ سے منہ موڑ رہے ہیں اور تو مارے افسوس کے اپنی جان ہلاکت میں ڈال رہا ہے۔ کہ وہ کیوں ایمان نہیں لاتے!

روئے زمین کی تمام چیزیں ذریعۂ خوشنمائی ہیں اور اسی لئے ہیں کہ ان لوگوں کے لئے آزمائشِ عمل بنایا جائے اور پھر ہم ہی ہیں جو زمین کی ہر چیز نابود کر کے اُسے چٹیل میدان بنا دیتے ہیں۔

اصحاب کہف کا ذکر،

کیا تو خیال کرتا ہے کہ غار اور رقیم والے ہماری نشانیوں میں سے کوئی عجیب نشان تھے؟

وہ چند نوجوان تھے۔ جو غار میں جا بیٹھے تھے اور انہوں نے دعا کی تھی:

ان کی دُعا

"اے پروردگار! ہم پر رحم فرما اور ہمارے کام کے لئے کامیابی کے سامان مہیا کر دے"۔

غار میں کئی سال تک ان کے کان دنیا سے بند رہے۔ پھر انہیں اُٹھا کھڑا کیا گیا۔ تاکہ واضح ہو جائے کہ دونوں جماعتوں میں سے گذری ہوئی مدت کا زیادہ اچھے طریق پر احاطہ کون کر سکتا ہے۔ ع آیات ۱-۱۲

ان کی صحیح خبر یہ ہے ——— کہ وہ چند ایماندار نوجوان تھے۔ اللہ نے انہیں ہدایت پر زیادہ مضبوط کر دیا اور ان کے دلوں کو صبر و استقامت سے باندھ دیا جب وہ راہِ حق میں کھڑے ہوئے تو انہوں نے صاف صاف کہہ دیا "ہمارا پروردگار تو وہی ہے جو آسمان و زمین کا پروردگار ہے" ہم اسکے سوا کسی معبود کو نہیں پکار سکتے۔ ایسا کرنا تو بڑی ہی بے جا بات ہے۔

Marfat.com

ہماری قوم کے لوگ اللہ کے سوا غیروں کی پوجا میں مگن ہیں اور ان کے پاس اپنے اس عمل کی کوئی دلیل نہیں۔ پھر اس سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ پر جھوٹ کہہ کر بہتان باندھے ؛"

(انہوں نے آپس میں مشورہ کیا کہ جب ہم نے مشرکوں سے منہ موڑ لیا ہے تو چاہیئے کہ اب کسی غار میں پناہ لیں۔ یقیناً ہمارا پروردگار ہم پر اپنی رحمت کا سایہ پھیلائے گا اور ہمارے لئے سروسامان مہیا کر دے گا۔ جس غار میں وہ پناہ گزین ہوئے۔ وہ اس طرح واقع ہوئی تھی کہ کسی حال میں شعاعیں اسکے اندر نہیں پہنچتی تھیں۔ وہ اسکے اندر ایک کشادہ جگہ میں پڑے رہے ان کا حق کی خاطر دنیا کو اس طرح چھوڑ دینا اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے ؛

جسے اللہ راہِ سعادت پر ڈال دے تو حقیقی راہ اسی کی ہے اور جس پر وہ (اس کی بدعملی کی پاداش میں) راہ گم کر دے۔ تو پھر ایسے گمراہ انسان کا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ کوئی ہادی ؛ ع ۲ آیات ۱۳ - ۱۷۔

اصحابِ کہف کی حالت،

تم انہیں دیکھو تو خیال کرو کہ جاگ رہے ہیں۔ حالانکہ وہ سو رہے ہیں۔ ان کی کروٹ بدلتی رہتی ہے۔ اُن کا کتا چوکھٹ پر اپنے دونوں بازو پھیلائے بیٹھا ہے۔ اگر تم ان کو جھانک کر دیکھو (تو مارے دہشت کے) اُلٹے پاؤں بھاگ کھڑے ہو ؛

وہ جب غار سے اس (طویل) نیند کے بعد اُٹھے تو اندازہ نہ کر سکے کہ کتنے عرصہ تک یہاں رہے ہیں۔ انہوں نے اپنا آدمی شہر میں کھانا لانے کے لئے بھیجا اور کوشش کی کہ کسی کو خبر نہ ہو۔ انہیں ڈر تھا کہ مشرک یا تو

Marfat.com

سنگسار کر دیں گے۔ یا شرک پر مجبور کر دیں گے لیکن حکمتِ الٰہی نے لوگوں کو ان کے حال سے واقف کر دیا تاکہ مشرک مان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے۔ اور قیامت کا آنا اٹل ہے ؛

اس زمانہ کے لوگ آپس میں بحث کرنے لگے کہ ان (اصحابِ کہف) کے بارے میں کیا کیا جائے۔ بالآخر فیصلہ ہوا کہ ان کے مرقد (قبر) پر ایک ہیکل تعمیر کیا جائے ؛

چونکہ واقعہ کی تفصیلات لوگوں کو معلوم نہ تھیں۔ اس لئے طرح طرح کی باتیں مشہور ہو گئیں۔ کوئی کہتا ہے کہ وہ تین آدمی تھے۔ بعض کہتے ہیں پانچ تھے۔ بعض کہتے ہیں سات۔ مگر یہ سب اندھیرے میں تیر چلاتے ہیں۔ حقیقتِ حال اللہ ہی کو معلوم ہے ؛

تعداد میں جھگڑنے سے کیا فائدہ۔ دیکھنا یہ ہے کہ ان کی حق پرستی کا کیا حال تھا ؛

لوگوں کی باہمی نزاع

(اس واقعہ کا بیان تو تذکیر و موعظت کے لئے ہے کہ راستبازوں کا اللہ خود نگہبان ہے) ہم آیات ۱۸-۲۲۔

فصل ۱۳۹

ہمیشہ اللہ پر نظر رکھو،

کوئی بات ہو ایسا نہ کہو "میں کل ضرور ایسے کر کے رہوں گا" مگر یہ سمجھ لو کہ وہی ہوگا جو اللہ چاہے گا اور اگر بھول جاؤ تو کہو۔ امید ہے میرا پروردگار اس سے بھی زیادہ کامیابی کی راہ مجھ پر کھول دے گا ؛

وہ غار میں ۳۰۰ برس تک رہے۔ اور لوگوں نے ۹ برس اور بڑھا دیئے ہیں۔ ان کے قیام کی مدت کو اللہ بہتر جانتا ہے وہ ظاہر و پوشیدہ کو

Marfat.com

جاننے والا۔ دیکھنے والا اور سننے والا ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی کارساز ہے اور نہ وہ اپنے حکم میں کسی کو شریک کرتا ہے ؛

اللہ والوں کی محبت، اے پیغمبر! آپ وحی الٰہی کی تلاوت میں مشغول رہیں۔ اللہ کی باتیں کوئی بدل نہیں سکتا اور اللہ ہی بہتر ملجا و ماویٰ ہے۔ جو لوگ صبح و شام اپنے پروردگار کو پکارتے ہیں۔ اس کی محبت میں سرشار رہیں۔ تم ان پاکبازوں کی محبت پر ہی اپنے جی کو قانع کر لو۔ تمہاری نگاہ ان سے نہ ہٹے کہ دنیاوی رونقیں تلاش کرنے لگو ؛

بے راہ رو انسان جو شخص اللہ کی یاد سے غافل ہو کر اپنی خواہشات کے پیچھے پڑ گیا۔ تو ایسے گمراہ کی باتوں پر کان نہ دھرو۔ اس کا معاملہ حد سے گذر چکا ہے ؛

ظالموں کا انجام اللہ کی سچائی کا اعلان کر دو۔ پھر جو چاہے مانے جو چاہے نہ مانے، ظالموں کے لئے ایسی آگ تیار ہے جس (کے شعلوں) کی چاردیں انہیں گھیر لیں گی۔ وہ پانی کی فریاد کریں گے تو پگھلا ہوا سیسہ ملے گا جو ان کے منہ پکا دے گا۔ دیکھو۔ ان کو پینے کی کیسی بری چیز ملی اور بیٹھنے کی کیسی بری جگہ ؛

نیکوکاروں کا اجر ایماندار اور نیکوکار اللہ کے اجر کے مستحق ہونگے۔ ان کے لئے ہمیشگی کے باغات ہیں جہاں نہریں رواں ہیں۔ سونے کے کنگن پہنے۔ سبز ریشم کے باریک اور ملائم کپڑوں سے آراستہ تختوں پر تکیہ لگائے بیٹھے ہوں گے۔ ان کا ثواب اور ان کا ٹھکانا کتنا عمدہ ہے ؛ ۴ آیات ۲۳-۳۱۔

ایک مثال لوگوں کو ایک مثال سنا دو! دو آدمی تھے۔ ایک کے لئے انگوروں کے دو باغ تھے اور سرسبزی اور شادابی کی فراوانی تھی۔ غرضکہ اسے سب کچھ

Marfat.com

میسّر تھا۔ دوسرے کو کچھ میسّر نہ تھا ——— پہلا آدمی گھمنڈ میں آکر دوسرے کو حقیر سمجھتا اور کہتا "میں تم سے زیادہ مالدار ہوں اور میرا جتھا بھی طاقتور ہے۔ میری خوشحالی قیامت تک بگڑنے والی نہیں" ——— دوسرا اسے سمجھاتا کہ اپنی حقیقت پر غور کرو تم ایک نطفہ ہی سے پیدا ہوئے تھے۔ پھر ان خوشحالیوں پر گھمنڈ نہ کرو، کون جانتا ہے پل کے پل میں کیا ہو جائے ——— چنانچہ ایک دن کیا ہُوا۔ کہ اس کے سارے باغ جن کی شادابیوں پر اسے ناز تھا۔ اچانک اُجڑ گئے۔ ٹہنیاں گر کر زمین کے برابر ہو گئیں ——— اب وہ کہتا "اے کاش! میں خدائے واحد کا پرستار ہوتا"

دیکھو۔ اللہ کے مقابلے میں اسکے کوئی کام نہ آیا۔ معلوم ہُوا۔ کہ سارا اختیار اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ثواب اور بہتر انعام اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے ۞ ع۵ آیات ۳۲-۴۴-

دنیوی زندگی کی مثال،

دنیوی زندگی کی مثال ایسی ہے جیسے زمین کی روئیدگی، آسمان سے پانی برستا ہے تو زمین کا گوشہ گوشہ بہشت زار بن جاتا ہے جس طرف نگاہ اٹھاؤ۔ پھولوں کا حُسن و جمال ہے یا دانوں اور پھلوں کا فیضان و نوال۔ پھر اس کے بعد کیا ہوتا ہے۔ وہی کھیت جن کا ایک ایک درخت سرمایۂ حیات تھا اچانک کس عالم میں نظر آنے لگتے ہیں هَشِيمًا تَذْرُوهُ الرِّيَاحُ۔ بھُوسے کے ذرّے جنہیں ہوا کے جھونکے اڑا کر منتشر کر دیتے ہیں۔ انہیں کوئی نہیں سنبھالتا۔ بہت کام لیا تو اٹھا کر چولھے میں ڈال دیا ۞

Marfat.com

انسانی وجود اور اعمال کی آزمائش

انسانی وجود کے عذاب و ثواب اور سعادت و محرومی کا حال بھی یہی ہے فطرت نے وجودِ انسانی کی کاشت کی اور اس لئے کی کہ (اَیُّکُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا) کون درخت ہے جو اچھے اعمال کے پھل لاتا ہے۔ پھر فصل کٹنے کا وقت آجائے گا یعنی قیامت کا دن۔ صفوں کی صفیں اللہ کے سامنے پیش ہوں گی۔ نوشتۂ اعمال موجود ہوگا۔ اچھے عمل کا پھل لے لیا جائے گا ——— تم سوکھی شاخوں اور پتوں کو کیا کرتے ہو؟ چولہے میں جلانے ہو۔ اللہ نے بھی ایک چولہا گرم کر رکھا ہے اسی کا نام دوزخ ہے وہاں نکمی فصل پھینک دی جائے گی۔ اللہ کسی پر زیادتی نہیں کرتا، ع آیات ۴۵ تا ۴۹

فصل ۱۴۰
آدم و ابلیس

اللہ نے فرشتوں کو حکم دیا تھا "آدم کے آگے جھک جاؤ"۔ سب جھک گئے مگر ابلیس اکڑ گیا ——— پھر اللہ کو چھوڑ کر اس گمراہ کو اور اس کی نسل کو یعنی اپنے دشمنوں کو کارساز بنانے والے کیا ظالم نہیں۔ یہ کیسی بُری تبدیلی ہے؟

صمدیت حق

اللہ نے ان کو نہ زمین و آسمان کی پیدائش کے وقت اپنا شریک بنایا اور نہ اس وقت جب خود ان کو پیدا کیا اور نہ گمراہ کرنے والے کبھی اللہ کے دست و بازو ہو سکتے ہیں ؛

مشرکوں کا انجام

اس دن (یوم حساب کو) اللہ فرمائے گا۔ جن ہستیوں کو تم شریک خدا بناتے تھے۔ ان کو بلاؤ۔ وہ پکاریں گے۔ مگر نہ کوئی جواب ملے گا اور نہ کوئی پکار پہنچے گی۔ بلکہ ایک آڑ حائل ہو جائے گی اور مجرم بھڑکتی آگ دیکھ کر سمجھ جائیں گے کہ انہیں اس میں گرنا ہے اب ان کے لئے کوئی راہ گریز نہیں، ع ۵۰ تا ۵۳

Marfat.com

اشلہ کا بیان

قرآن کے مطالب کا لوٹ لوٹ کر لانا اور ہر طرح کی مثالیں بیان کرنا لوگوں کی ہدایت کے لئے ہوتا ہے مگر انسان بڑا ہی جھگڑالو واقع ہوا ہے۔

دو راہیں

خدائی قانونِ ہدایت آجانے کے بعد اب دو راہیں ہیں۔

(۱) انسان طلبگارِ مغفرت بن کر پیغمبروں کی بشارت سے نصیحت حاصل کرے اور انکار و بد عملی کا راستہ چھوڑ کر کامرانی و سعادت کی راہ پر گامزن ہو جائے۔

(۲) جھوٹی باتوں کی آڑ لے کر جھگڑنے لگے۔ تاکہ سچائی کو متزلزل کر سکے اور عذابِ الٰہی کو دعوت دے۔ یہ آیاتِ الٰہی کا تمسخر ہے اور اس سے بڑھ کر ظالم وہی ہے جسے اللہ کی آیات یاد دلائی جائیں اور وہ ان سے گردن موڑ کر اپنی پہلی بد عملیوں کو بھول جائے۔

سچائی سے منہ موڑنے والے

سچائی سے منہ موڑنے والوں کے دلوں پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ اور کانوں میں گرانی ہوتی ہے اس طرح کہ وہ فکر سمجھ سے عاری اور صدائے حق سے بے بہرہ ہو جاتے ہیں۔ تم کتنا ہی سیدھی راہ کی طرف بلاؤ۔ وہ کبھی راہ پانے والے نہیں۔

خدا کی رحمت و بخشش کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ ورنہ وہ چاہتا۔ تو ایسے منکروں کے لئے فوراً عذاب سامنے آکھڑا ہوتا۔ یہ مہلت کا وقت ہے۔ بالآخر سب کو مقررہ میعاد کی جگہ پہنچنا ہے، ۶ آیات ۵۲ - ۵۹،

ہلاکت صرف ظالموں کے لئے ہے

پرانی بستیوں کے باشندوں نے جب ظلم کا شیوہ اختیار کیا تو ہم نے انہیں ہلاک کر دیا اور ہلاکت بھی مقررہ وقت پر ہوئی۔ مقررہ وقت سے پہلے

Marfat.com

عارضی کامرانیوں اور محرومیوں کا تم فیصلہ نہیں کر سکتے - اس حقیقت کو سمجھنے کے لئے ایک واقعہ سنو،

فصل ۱۴۱
ایک خاص واقعہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے ساتھی (یوشعؑ) کو ساتھ لیا اور سمندر کی جانب ملاپ تک سفر کا ارادہ کر لیا۔ اتفاقاً وہ اصل مقام سے آگے نکل گئے تو تکان محسوس ہوئی۔ موسیٰؑ نے صبح کا کھانا مانگا۔ تو ساتھی بولا۔ مجھے مچھلی کا خیال نہ رہا۔ وہ عجیب طریقہ سے سمندر تک جانے کی راہ نکالنے میں کامیاب ہو گئی۔ اور شیطان نے اس کا ذکر کرنا مجھے بھلا دیا ؛

موسیٰؑ اپنے قدموں کا نشان دیکھ کر لوٹ گئے اور انہیں ایک

موسیٰؑ اور خضر کی رفاقت،

بندۂ حق مل گیا۔ جس پر اللہ کی خاص عنایت تھی اور اللہ نے اسے براہِ راست ایک علم عطا فرمایا تھا۔ موسیٰؑ نے ساتھ رہنے کی اجازت مانگی تاکہ انہیں وہ علم سکھا دیا جائے۔ جو اللہ نے اس بندۂ حق (خضرؑ) کو سکھایا تھا ——— اس بندۂ حق نے جواب دیا۔ "تم میرے ساتھ رہ کر صبر نہ کر سکو گے۔ جو بات تمہاری سمجھ کے دائرہ سے باہر ہے اُسے دیکھو اور صبر کرو۔ یہ ممکن نہیں!

موسیٰؑ نے کہا۔ "اگر خدا نے چاہا تو آپ مجھے صابر پائیں گے میں آپکے کسی حکم کی خلاف ورزی نہیں کروں گا۔" اس نے کہا۔ "اچھا اگر آپ نے میرے ساتھ رہنا ہے تو اس بات کا خیال رکھو کہ جب تک میں خود تم سے کچھ نہ کہوں۔ تم کسی بات کی نسبت سوال نہ کرنا ؛ ع۔ آیات ۵۹-۷۰،

تین باتیں جن کا ظاہر بُرا تھا لیکن نتیجہ بہتری تھی

اب وہ دونوں سفر میں نکلے۔ راستہ میں تین باتیں ہوئیں۔ جن کا ظاہر

Marfat.com

بُرا تھا لیکن تہ میں بہتری ہی بہتری تھی۔ موسےٰ علیہ السلام ظواہر میں اُلجھ گئے

(۱) وہ کشتی میں سوار ہوئے۔ موسیٰؑ کے ساتھی نے کشتی میں سوراخ کر دیا۔ موسیٰؑ نے کہا۔ آپ سب کو غرق کرنا چاہتے ہیں؟ یہ انوکھی بات ہے جو آپ نے کی ؂"

ساتھی بولے "میں کہہ چکا ہوں کہ تم صبر نہ کر سکو گے"۔ موسیٰؑ نے غلطی کا اعتراف کر لیا اور درگذر کرنے کی درخواست کی ؂

(۲) دونوں آگے چلے۔ ایک بستی کے قریب انہیں ایک لڑکا ملا۔ موسیٰؑ کے ساتھی نے اسے قتل کر ڈالا۔ موسیٰؑ پھر بول اُٹھے۔ "تُو نے ایک بے گناہ کی جان لے لی۔ یہ کیسی بُری بات ہے ؂"

قَالَ اَلَمْ (۱۶) ساتھی نے پھر وعدہ یاد دلایا۔ تو موسیٰؑ نے کہا۔ کہ اگر پھر سوال کروں تو مجھے اپنے ساتھ نہ رکھنا۔ اب کے جانے دو ؂"

(۳) دونوں آگے بڑھے تو ایک بستی میں پہنچے۔ وہاں کے باشندوں سے کھانا مانگا۔ تو انہوں نے مہمان نوازی سے صاف انکار کر دیا۔ گاؤں میں ایک پُرانی دیوار تھی۔ موسےٰ علیہ السلام کے ساتھی نے اسے بنانا شروع کر دیا اور اسے از سرِ نو مضبوط کر دیا۔ اس پر موسیٰؑ سے نہ رہا گیا وہ بول اُٹھے "آپ نے بغیر معاوضہ کے بے مقصد محنت کیوں کی؟"

موسیٰؑ کی جدائی

اب ساتھی بولے "یہ تم میں اور مجھ میں جدائی کا وقت آگیا ہے۔ ہاں جن باتوں پر تم سے صبر نہ ہو سکا۔ ان کی حقیقت سُن لو ؂"

جن باتوں پر موسیٰؑ

۱۔ کشتی چند مسکینوں کی تھی۔ جو سمندر میں محنت مزدوری کرتے ہیں

Marfat.com

صبر نہ کر سکے انکی حقیقت،

جہاں وہ جا رہے تھے وہاں ایک ظالم بادشاہ ہے۔ جو ہر اچھی کشتی کو زبردستی چھین لیتا ہے۔ میں نے کشتی کو عیب دار بنا دیا۔ تاکہ وہ بادشاہ کی دستبرد سے بچ جائے ۔

ب۔ لڑکا جسے قتل کیا تھا اس کے ماں باپ مومن ہیں مجھے اللہ نے اطلاع دی کہ وہ لڑکا اپنے کفر و سرکشی سے ان کو اذیت پہنچائے گا۔ اس کے قتل پر اللہ ان کو بہتر فرزند عطا فرمائے گا۔ دینداری میں بھی اور محبت کرنے میں بھی ۔

ج۔ دیوار بنانے کا مقصد یہ تھا کہ ایک نیکوکار انسان کے دو یتیم بچوں کا خزانہ محفوظ ہو جائے اور وہ بالغ ہو کر اسے پالیں۔ یہ اللہ کی مہربانی تھی جو اُن کے لئے ظہور میں آئی۔ یہ حقیقت ہے ان باتوں کی جن پر تو صبر نہ کر سکا (اگر دنیا کے تمام ظواہر کا پردہ اٹھ جائے اور حقیقتیں سامنے آجائیں۔ تو دنیا کے سارے احکام بدل جائیں لیکن حکمتِ الٰہی یہی ہے کہ پردہ نہ اُٹھے اس پردہ ہی سے تو عمل کی ساری آزمائشیں قایم ہیں اور ضروری ہے کہ آزمائش ہوتی رہے ۔ ع آیات ۷۱-۸۲،

فصل ۱۴۲ آزمائشی سوالات

نبی پاک سے آزمائشی سوالات ہوتے رہتے تھے۔ ایک سوال یہ تھا کہ ذوالقرنین کون تھا؟ اللہ نے فرمایا۔ ہم نے اسے زمین میں حکمرانی عطا کی تھی۔ اور فتوحات کے سارے ساز و سامان مہیا کر دیئے تھے۔ پھر اسکی تین مہموں کا ذکر ہے،

ذوالقرنین کی مہمات

اوّل وہ مغرب کی طرف بڑھتا گیا۔ حتیٰ کہ ایک سمندر کے کنارے پہنچ گیا۔

Marfat.com

جس کا پانی کیچڑ سے ملا ہوا گدلا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ ہر روز سورج اس پانی میں ڈوب جاتا ہے۔ کیونکہ حدِ نگاہ تک خشکی دکھائی نہیں دیتی تھی وہاں کے مفتوح باشندوں کو اس نے نکوکاری کی تلقین کی اور بدعملی سے روکا،

(۲) پھر وہ اُتر کی طرف چلا۔ یہاں تک کہ اسے وحشی قبائل کی ٹولیاں ملیں وہ کھلے میدانوں میں زندگی بسر کرتے تھے ؛

(۳) تیسری مہم میں وہ ایسی جگہ پہنچا۔ جہاں دو پہاڑوں نے دیواروں کی شکل اختیار کر لی ہے یاجوج اور ماجوج اسی راہ سے آتے تھے اور اس طرف کی بستیوں میں لوٹ مار کرتے تھے۔ وہاں کے باشندوں کی استدعا پر اس نے ایک دیوار بنائی جس کی وجہ سے حملہ آوروں کا راستہ بالکل بند ہو گیا (تکمیلِ کار کے بعد) ذوالقرنین بولا۔ یہ اللہ کی مہربانی ہے۔ کہ ایسا عظیم الشان کام میرے ہاتھوں انجام پا گیا جب اس کی بربادی کا مقررہ وقت آئے گا تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔ اللہ کی یہ اطلاع سچ ہے۔ ٹلنے والی نہیں ؛

یاجوج ماجوج کا خروج۔

سرگزشت ختم ہوئی اور اللہ نے اطلاع دے دی کہ مقررہ وقت پر وہ تو میں سمندر کی موجوں کی طرح نکلیں گی اور چھا جائیں گی۔ پھر ایک وقت آئے گا جب سب کو اکٹھا ہونا ہے اور اس وقت منکرین حق دیکھیں گے۔ کہ دوزخ سامنے موجود ہے۔ یہ وہی منکر ہیں۔ جن کی آنکھوں پر پردہ تھا اور حق بات سننے اور دیکھنے سے عاری تھے ؛

۱۱ع - آیات ۸۳ - ۱۰۱

Marfat.com

(ذوالقرنین سکندر یونانی کو سمجھنا غلطی ہے۔ یہ نکوکار بادشاہ سکندر یونانی سے بہت پہلے ہوا ہے۔ مومن تھا۔ سائرس اس کا تاریخی نام ہے اور اس کا زمانہ ۵۵۹ ق۔م ہے لیکن سکندر رومی ۳۰۰ برس قبل المسیح پیدا ہوا۔ ارسطو اس کا استاد تھا اور یہ سکندر بُت پرست تھا) ؛

منکرین کو انتباہ اور خاتمہ سورۃ

سورۃ کے آخر میں منکرین کو تنبیہ کی جاتی ہے۔ کہ مشرکوں کے لئے دوزخ تیار ہے۔ ان کی تمام کوششیں اکارت جانے والی ہیں۔ وہ بڑی کوششیں کرتے ہیں۔ بڑے بڑے کارخانے بناتے ہیں۔ لیکن (سچائی کے انکار کی وجہ سے) سب کچھ رائگاں جاتا ہے ؛

جب ان کا پردۂ غفلت ہٹے گا۔ تو دیکھ لیں گے کہ جدوجہد کی ساری زندگی رائیگاں گئی۔ ہاں نکوکار مومن اپنی مہمانی کے لئے باغات موجود پائیں گے ؛

کلماتِ الٰہی غیر مختتم ہیں۔ سارے سمندر سیاہی بن جائیں۔ تو بھی اللہ کی باتیں ختم نہیں ہوتیں ؛

پیغمبر انسان ہی ہوتے ہیں۔ ہاں معبودِ حقیقی صرف اللہ ہے۔ اسکی بندگی میں کوئی شریک نہیں ——— (لہٰذا اسی کو پکارو اور اسی کے سامنے سرِ نیاز جھکاؤ) ؛

Marfat.com

(۱۹) **سُورہ مریم** - یہ سورہ مکّی ہے۔ اس میں ۹۸ آیات اور ۶ رکوع ہیں،
(عیسےٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ محترمہ کے متعلق خیالاتِ فاسدہ کی اصلاح کی گئی ہے۔ ظہورِ مسیح کے حالات کا یہاں مفصّل بیان ہُوا ہے)

فصل ۱۴۳

زکریاؑ پر حق تعالےٰ نے مہربانی کی یہ اس کا بیان ہے۔

زکریاؑ نے اپنے رب سے چھپی پکار میں کہا۔ اے خدا۔ میرا جسم کمزور ہو گیا ہے۔ بڑھاپے کے آثار نمایاں ہیں مجھے ایسا وارث (فرزند) عطا کر جو میرے مشن کو سنبھالے اور خاندانِ یعقوبؑ کی برکتوں کا حامل ہو۔"

یحییٰؑ کی بشارت

اللہ نے فرمایا۔ اے زکریا! تجھے "یحییٰ" کی خوشخبری دی جاتی ہے۔ زکریاؑ اس رحمتِ حق پر خوشی کی حیرت میں ڈوب گئے۔ نشان طلب کیا تو فرمایا تیری نشانی یہ ہے۔ کہ تین رات لگاتار لوگوں سے بات نہ کر۔ اس عرصہ کے بعد وہ قربانگاہ سے نکلا اور اشارہ سے کہا:۔

"صبح و شام خدا کی پاکیزگی اور جلال کی صدائیں بلند کرتے رہو۔"

یحییٰ پیدا ہوئے۔ کتابِ الٰہی کے علم میں انہیں پوری دسترس تھی۔ اللہ کے خاص فضل سے وہ نرم دل۔ پاکیزہ نفس، پرہیزگار اور ماں باپ کے خدمتگذار تھے سخت گیر و نافرمان نہ تھے۔

پیدائش و موت اور احیائے ثانی کے وقت ہر جگہ ان کے لئے پیام سلامتی ہے ۴ آیات ۱ - ۱۵،

مریم علیہا السلام کا واقعہ۔

اب مریمؑ کا واقعہ سنا دو۔ وہ ایک مشرقی مکان کی طرف الگ ہو گئیں جہاں غیر معروف طریقے پر فرشتے کے نشانِ ظاہرہ سے انہیں حمل ہو گیا۔ وہ

Marfat.com

لوگوں سے الگ ہو کر دُور چلی گئیں۔ تا آنکہ دردِ زہ کا اضطراب انہیں ایک کھجور کے درخت کے نیچے لے گیا اور وہ بولیں :۔

"کاش! میں اس سے پہلے مر چکی ہوتی۔ اور لوگ میری ہستی یک قلم بھُول گئے ہوتے ؂"

ہاتفِ غیبی نے آواز دی۔ غمگین نہ ہو۔ پروردگار نے تیری گود میں ایک عظیم ہستی پیدا کر دی ہے۔ کھجور کے درخت کا تنا پکڑ کر ہلا۔ تازہ اور پکے ہوئے پھلوں کے خوشے تجھ پر گرنے لگیں گے۔ کھا۔ پی اور بچے کے نظارہ سے آنکھیں ٹھنڈی کر۔ غم و ہراس کو بھُول جا، کوئی سوال کرے تو اشارہ سے سمجھا دے کہ میں نے خاموشی کا روزہ رکھا ہوا ہے ؂

جب مریمؑ قوم کے پاس پہنچی تو لوگوں نے "بچے" پر تعجب کیا۔ اس معصوم بچے نے حقیقتِ حال سے پردہ اٹھایا اور کہا :۔

مسیح علیہ السلام کا اعلانِ حق

"میں اللہ کا بندہ ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی ہے اور نبی بنایا ہے اس نے مجھے بابرکت کیا۔ نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا جب تک زندہ ہوں، یہی میرا شعار ہے۔ میں ماں کا خدمت گذار ہوں خود سر اور نافرمان نہیں۔ اللہ کی طرف سے مجھ پر سلامتی کا پیغام ہے۔ جس دن پیدا ہوا جس دن مروں گا۔ اور جس دن دوبارہ زندہ اٹھایا جاؤں گا" ——— یہ عیسیٰ بن مریمؑ کی سچی سرگزشت ہے ؂

اللہ کا کوئی بیٹا نہیں۔ وہ اپنے کاموں میں کسی کا محتاج نہیں جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے تو اسے مجرد حکم سے عمل میں لا سکتا ہے۔ پھر اُسے بیٹا

Marfat.com

بنانے کی ضرورت ہی کیا ہے ؟

(مسیحؑ کی پکار یہ تھی) اللہ سب کا پروردگار ہے، اسی کی بندگی کرو یہی صراطِ مستقیم ہے پھر اختلاف میں اندھے ہو جانے والے منکر قابلِ افسوس ہیں۔ افسوس ہے اُن پر اور افسوس ہے اس دن کے منظر پر جب وہ سب ہمارے حضور میں کھڑے ہوں گے۔ اس دن ان کے کان سنیں گے ان کی آنکھیں دیکھیں گی۔ اور وہ دن ظالموں کے لئے پچھتاوے کا دن ہوگا،

زمین کی وراثت

زمین کا اصلی وارث اللہ ہے اور تمام مخلوقِ کائنات بالآخر اسی کی بارگاہ میں حاضر ہوگی ؛ ۲۶-آیات ۱۶-۴۰،

فصل ۱۴۴

ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ،

اب مجسّم صداقت اور سراپا پیرِ حق ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ سنا دو !

——— جب ابراہیمؑ نے اپنے باپ سے کہا "ابّا۔ آپ ایک اندھی بہری اور بے فائدہ چیز کے سامنے سرِ نیاز جھکاتے ہیں اس کا فائدہ؟ ——— آؤ میں علم کی روشنی میں آپ کو سیدھی راہ دکھاؤں شیطان تو خدائے رحمان کا نافرمان ہو چکا۔ اب مجھے خوف ہے۔ کہ کہیں آپ بھی عذابِ الٰہی میں گرفتار نہ ہو جائیں اور شیطان کے ساتھی نہ بن جائیں ؛

باپ بولا "اے ابراہیم! تُو میرے معبودوں سے پھر گیا ہے، یاد رکھ اگر تو ایسی باتوں سے باز نہ آیا۔ تو تجھے سنگسار کر کے چھوڑوں گا - اپنی خیر چاہتا ہے تو اپنی جان سلامت لے کر مجھ سے الگ ہو جا،"

ابراہیمؑ نے جواب دیا

ابراہیم کی راستبازی

" اچھا۔ میرا اسلام قبول ہو۔ میں الگ ہوتا ہوں۔ آپ کے لئے پروردگار سے

Marfat.com

دعا کروں گا۔ وہ مجھ پر بڑا مہربان ہے۔ میں نے (اس کی راہ میں) تم سب کو چھوڑا تمہارے معبودوں کو چھوڑا۔ میں صرف اسی کو پکارتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ وہ مجھے محروم (رحمت) نہ رکھے گا۔"

جب ابراہیم علیہ السلام معبودانِ باطل سے الگ ہو گئے۔ تو اللہ نے انہیں نکو کار وارث اسحٰقؑ اور اسمٰعیلؑ عطا کئے۔ ان میں سے ہر ایک کو نبوت اور رحمت سے سرفراز کیا۔ نیز ان سب کے لئے سچائی کی صدائیں بلند کر دیں (جو کبھی خاموش ہونے والی نہیں) ۱۹-آیات ۴۱-۵۰،

فصل ۱۴۵ موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ،

اب کتاب میں موسیٰؑ کا ذکر کر! بلاشبہ وہ بندۂ خاص اور فرستادۂ حق تھے' اللہ نے ان کو کوہِ طور سے پکارا اور روحی کی سرگوشیوں کے لئے قریب کیا اور اپنی رحمت سے رفاقت و مددگاری کے لئے ہارونؑ عطا فرمایا (جو ان کے بھائی تھے اور نبی بھی)؛

اسماعیل علیہ السلام کا تذکرہ

پھر اسماعیلؑ کا ذکر کر! بلاشبہ وہ اپنے قول کے سچے اور اللہ کے فرستادہ نبی تھے۔ وہ اپنے گھر کے لوگوں کو نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیتے تھے۔ اور اپنے پروردگار کے ہاں پسندیدہ تھے؛

ادریسؑ کا بھی ذکر کیجئے۔ وہ بھی صداقتِ مجسم اور نبی تھے اور ہم نے انہیں بڑے ہی سچے مقام تک پہنچایا تھا؛

سلسلۂ انبیاء

یہ سب لوگ نکو کار تھے' اللہ نے ان پر انعام کیا' وہ آدمؑ۔ نوحؑ، ابراہیمؑ اور اسرائیلؑ کی اولاد میں سے تھے اور یہی وہ پاکباز لوگ ہیں۔ کہ جب انکو خدائے رحمٰن کی آیتیں سنائی جاتی تھیں تو بے اختیار سجدے میں گر جاتے تھے

Marfat.com

اور ان کی آنکھیں اشکبار ہو جاتی تھیں۔ ان کے جانشین وہ ناخلف تھے۔
جنہوں نے نماز کی حقیقت کھو دی اور نفسانی خواہشات کے پیچھے پڑ گئے۔
ان کی سرکشی کا انجام ان کے سامنے آجائے گا۔ اگر وہ باز آجائیں اور ایمان
و عمل کی راہ اختیار کر لیں۔ تو وہ بے خطر اس جنت کے وارث ہوں گے
جو متقین کے لئے خاص ہے فرشتے اللہ کے حکم سے ان کے پاس آئیں گے
اللہ وقت اور مقام کی قید کے بغیر ہر چیز سے واقف ہے ——— تم
پروردگار ارض و سما کی عبادت میں مشغول رہو! راہ حق میں صبر کا دامن نہ
چھوڑو اور اس بے مثال خدا سے لو لگائے رہو! ۴۴ آیات ۵۱-۶۵

انسانی غفلت

غافل انسان کہتا ہے جب میں مر گیا تو پھر کیا ایسا ہونے والا ہے
کہ زندہ اٹھایا جاؤں۔ کیا اسے یاد نہیں رہا۔ کہ جب وہ کچھ بھی نہیں تھا۔
تو ہم اسے پیدا کر چکے ہیں ؛

منکرین حق کا (مع اپنے شیطان ساتھیوں کے) آخری ٹھکانا جہنم ہے
یہ پروردگار عالم کا طے شدہ فیصلہ ہے ؛

راہ نجات اور ظالموں کا انجام

متقی بہر حال نجات حاصل کر لیں گے اور ظالم گھٹنوں کے بل دوزخ
میں دھکیل دئے جائیں گے جب لوگوں کو یہ روشن آیات سنائی جاتی ہیں
تو منکرین حق مومنوں سے کہتے ہیں۔ کہ مقام اور جماعت کے لحاظ سے کون
بہتر ہے۔ تم یا ہم ؟

انہیں معلوم نہیں۔ کہ ان سے بہتر نمود اور ساز و سامان رکھنے والے
عذاب سے نہ بچ سکے ؛

Marfat.com

مُہلت کی گھڑیاں

اللہ کی دی ہوئی مہلت گذر جانے دو۔ پھر عذاب ہوگا یا قیامت کی گھڑی تو اس وقت پتہ چلے گا۔ کہ کون تھا جس کی جگہ سب سے بدتر ہوئی، اور جس کا جتھا سب سے بودا نکلا۔

وہ لوگ جو راہِ ہدایت پر گامزن ہوئے تو وہ درجہ بدرجہ رہنمائی پائینگے اللہ کے حضور ثواب یا نتیجہ کے اعتبار سے باقی رہنے والی نیکیاں ہی بہتر ہیں ؛

فصل ۴۶

وہ مغرور انسان جو اولاد اور مال کے متعلق بڑے بڑے دعوے کرتا تھا۔ کیا اس نے غیب کی باتیں دیکھ لی ہیں ؟ اُسے بہرحال تن تنہا ہمارے حضور میں حاضر ہونا ہے۔ قیامت کو مشرکوں کے معبود اُن کا ساتھ نہ دیں گے۔ بلکہ الٹے ان کے مخالف ہونگے۔ ع ۵ آیات ۶۶-۸۲

شیطان کافروں کو برابر اکساتے رہتے ہیں۔ لیکن دشمنان حق کی خوشحالی کے صرف گنے ہوئے دن باقی رہ گئے ہیں۔ (سورہ مریم کے نزول کے دس برس بعد سارے معاملہ کا فیصلہ ہوگیا اور کفار قریش ذلیل ہوگئے)،

مُتقی اور مُجرم

قیامت کے دن تمام انسان دو گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ متقی اور مجرم۔ متقی ایمان و عمل کی جزا میں نجات پائیں گے اور مجرم انکار و بدعملی کی پاداش میں عذاب! دنیوی درباروں کی طرح وہاں کسی سفارش کی گنجائش نہیں ؛

سب سے بڑا جھوٹ

(کفار کی تردید) انسانی گمراہی کی انتہا یہ ہے کہ فاطر السموات والارض کو ایک بیٹے کی ہستی کا محتاج تصور کر لیا جائے۔ یہ ایسا جھوٹ اور اتنی

Marfat.com

سخت بات ہے۔ قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائے۔ زمین کا سینہ چاک ہو جائے اور پہاڑ جنبش میں آکر گر پڑیں (الوہیت مسیح کی تردید)

اللہ کی شان تو یہ ہے کہ آسمان و زمین کی ہر چیز اسی کے سامنے سرِ نیاز جھکائے ہوئے حاضر ہے۔ ہر چیز اس کے علم میں ہے اور قیامت کو تن تنہا اس کے حضور کھڑی ہو گی۔

ایمان و عمل کی کشش

ایمان و عمل کے راہرو دنیا کے محبوب بن جائیں گے اور انسانوں کے دل ان کے استقبال کے لئے کھل جائیں گے۔

(تاریخ نے کس طرح اس صداقت پر مہر لگائی۔ مسلمان جہاں گئے۔ ان کا والہانہ استقبال ہوا۔ وہ خوف و دہشت کی طاقت نہ تھے۔ نیکی و عدالت کا پیام تھے۔ جس کی طرف لوگ دوڑتے تھے، ان کا والہانہ استقبال ہوا۔ قوموں نے انہیں بلاوے بھیجے۔ شہروں نے ان کے لئے پھاٹک کھولے۔ قلعوں نے اپنی کنجیاں رکھ دیں۔ اور وقت کی ساری مظلوم آبادیوں نے انہیں نجات دہندہ سمجھا)

اللہ نے قرآن عزیز عربی میں اتار کر آسان کر دیا تاکہ نکوکاروں کے لئے نشانِ حق اور معاندین کے لئے ذریعۂ انتباہ ہو سکے! کتنے ہی دور گذر چکے ہیں جن میں سرکش قومیں ہلاک ہوئیں۔ کیا ان میں سے کسی کی ہستی بھی اب تم محسوس کرتے ہو؟ کیا ان کی بھنک بھی سنائی دیتی ہے؟ ۱۹ آیات ۸۳/۹۸

Marfat.com

چودھواں باب

سورۃ طٰہٰ

سورۃ طٰہٰ :- یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۱۳۵ آیات اور ۸ رکوع ہیں ؛

بالاتفاق سورہ مریم کے بعد نازل ہوئی۔ اور مکّی عہد تنزیلات میں سے ہے یہ وہ وقت تھا جب اپنے پرائے سب دشمن تھے۔ سرورِ کونین کے قلبِ اطہر میں غم و اضطراب کی مقدّس آگ سلگ رہی تھی۔ یہی وجہ ہے کہ اس عہد کی تمام سورتیں تسکین و تشفی کی رُوح سے معمور ہیں۔ اس سورۃ میں بھی یہی روح بول رہی ہے خطاب براہِ راست حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے اور بالواسطہ آپکے ساتھیوں سے

فصل ۱۴۷
قرآن ایک نصیحت ہے،

طٰہٰ (اے شخصِ مخاطب) قرآن عزیز اس لئے نازل نہیں ہُوا۔ کہ تم اپنے آپ کو رنج و مصیبت میں ڈالو۔ وہ تو ایک نصیحت ہے۔ جو مستعد ہیں وہ قبول کریں گے۔ جنہوں نے استعداد کھودی ہے وہ اس صدا پر کان نہ دھریں گے یہ مالکِ ارض و سما (خدا) کی طرف سے نازل ہو رہا ہے جو ظاہر و باطن سے واقف ہے۔ اور حُسن و خوبی کے نام اُسی کے لئے ہیں ؛

موسیٰ علیہ السلام کی حکایت،

اے پیغمبر! آپ نے موسیٰ علیہ السلام کی حکایت سُنی! انہوں نے دُور سے آگ دیکھی۔ جب وہاں پہنچے تو معلوم ہُوا۔ کہ وہ طُویٰ کی مقدّس وادی میں کھڑے ہیں۔ اللہ نے منصبِ رسالت سے نوازا۔ توحید کا درس دیا نماز اور یادِ الٰہی کی تلقین کی۔ قیامت کے دِن اور آزمائشِ عمل کا یقین دلایا

اے پیامبرِ آخرین! ان خواہش کے بندوں سے محتاط رہو جو تجھے

Marfat.com

راہ حق سے روکنے کے خواہاں ہیں۔

عصائے موسوی

وادی طوی میں (صدائے غیبی نے موسیٰؑ سے پوچھا) اے موسیٰؑ! تیرے داہنے ہاتھ میں کیا ہے؟ موسیٰؑ بولے۔ میری لاٹھی ہے۔ اس سے چلنے کا سہارا لیتا ہوں۔ بکریوں کے لئے درختوں کے پتے جھاڑ لیتا ہوں۔ اس میں میرے لئے اور بھی فائدے ہیں —— اب یہی لاٹھی اژدہا بن کر نشانِ حق بن گئی یدِ بیضا کا خاص نشان عطا ہوا۔ تاکہ آئندہ قدرت کی بڑی بڑی نشانیوں کے نظاروں کے لئے موسیٰؑ تیار ہو جائیں ؛

اب حکم ہوا —— (اے موسیٰؑ! تو فرعون کی طرف جا۔ وہ بڑا سرکش ہو گیا ہے) ۴ آیات ۱-۲۴

دعائے موسوی

موسیٰؑ نے عرض کیا۔ اے پروردگار! میرا سینہ کھول دے۔ میرا کام آسان کر دے۔ میری زبان کی گرہ کھول دے (تاکہ وہ خطاب و کلام میں رواں ہو جائے اور میری بات لوگوں کے دلوں میں اتر جائے۔ میرے

ہارونؑ کی رفاقت

گھر والوں میں سے میرے بھائی ہارونؑ کو میرا وزیر بنا دے۔ تاکہ اس کی وجہ سے میری قوت مضبوط ہو جائے۔ وہ میرا شریکِ حال ہو اور ہم دونوں مل کر تیری پاکیزگی اور بڑائی کا بکثرت اعلان کریں اور تیری یاد میں لگے رہیں بلاشبہ تو ہمارا حال دیکھ رہا ہے ؛

موسیٰؑ کی پیدائش کا واقعہ،

اللہ نے اب موسیٰؑ کو ان کی پیدائش اور پرورش کا واقعہ یاد دلایا کہ ماں نے بچہ کو صندوق میں ڈال کر بہا دیا۔ اللہ کے فضلِ خاص نے محبت کا سایہ کیا۔ دشمن مہربان ہو گیا اور فرعون نے پھر اُن کی ماں کو ہی پرورش کیلئے

Marfat.com

مقرر کیا - اس طرح ماں کی آنکھیں بھی ٹھنڈی ہوئیں اور پرورش بھی اچھی طرح ہوتی رہی) مصر میں ایک آدمی کے قتل پر غم گلوگیر ہوا تو اللہ نے نجات دی

——— ان ساری حالتوں میں آزمانے کے بعد جب شخصیت تیار ہو گئی تو پردۂ غیب چاک ہوا اور بندۂ حق نے نمودار ہو کر کام پر لگا دیا

(وہ پاک انسان جن کا ظہور سچائی اور ہدایت کے قیام کا ذریعہ ہوتا ہے، اللہ تعالےٰ انہیں اپنی طرف منسوب کرتا ہے - یہ وحی الٰہی کی عام اصطلاح ہے - گویا قدرت انہیں اسی کام کے لئے بناتی ہے وہ اسی مقصد عظیم کے لئے زندہ رہتے اور مرتے ہیں)

مصر کے قریب دونوں بھائیوں کو وحی الٰہی نے پھر خطاب کیا :-

فصل ۱۴۸ فرعون کی طرف روانگی کا حکم

" فرعون کے پاس جاؤ! وہ سرکشی میں بہت بڑھ گیا ہے - تم اس کے ساتھ پہلے نرمی سے بات کرنا - شاید وہ نصیحت حاصل کرلے اور عذاب الٰہی سے ڈرے) :

دونوں نے عرض کیا " پروردگار ہمیں اندیشہ ہے کہ فرعون ہماری مخالفت میں جلدی نہ کرے یا سرکشی سے پیش آئے "

اللہ کی معیت فرمایا " میں تمہارے ساتھ ہوں - سب کچھ جانتا ہوں - سب کچھ دیکھتا ہوں - تم اس کے پاس بے دھڑک جاؤ اور کہو کہ بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ رخصت کر دے اور ان پر سختی نہ کر ——— اللہ کے نشان دیکھ کر ایمان لے آ - ورنہ عذاب سر پر کھڑا ہے "

موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کا مکالمہ فرعون کے ساتھ ان کا یہ مکالمہ ہوا :-

Marfat.com

فرعون :۔ "تمہارا پروردگار کون ہے"؟ ——— موسیٰ :۔ "وہ جس نے ہر چیز کو زندگی بخشی۔ پھر اس پر زندگی و عمل کی راہ کھول دی" ———

فرعون :۔ "عصر ماضی کے لوگوں کا کیا حال ہوگا۔ جن کو تمہارے رب کی خبر تک نہ تھی"؟ ——— موسیٰ :۔ "ان کا علم نوشتۂ حق میں موجود ہے۔ میرا رب ایسا نہیں کہ کھویا جائے یا بھول جائے۔"

اس پروردگار عالم نے ربوبیت کی ساری راہیں کھول دی ہیں۔ زمین و آسمان پیدا کیا۔ بارانِ رحمت بھیجی۔ ہر طرح کی نباتات کے جوڑے پیدا کئے۔ کہ وہ انسان و حیوان کے لئے سامانِ خوراک ہیں۔ اس بات میں عقل والوں کے لئے کیسی کھلی نشانیاں موجود ہیں ۔ ع آیات ۲۵-۵۴

اسی زمین سے اللہ نے تمہیں پیدا کیا۔ اسی میں لوٹاتا ہے اور پھر اسی سے دوسری مرتبہ اٹھائے جاؤ گے!!

فرعون کی سرکشی

فرعون نے سب کچھ سنا، دیکھا۔ مگر انکار کر دیا اور جھٹلا دیا۔ یہی نہیں بلکہ کہا :۔

"اے موسیٰ! کیا تو اس لئے آیا ہے کہ اپنے جادو کے زور سے ہمیں ہمارے ملک سے نکال باہر کرے۔ ہم بھی تمہارے مقابلہ میں "جادوگر" بلائیں گے پھر ایک وقتِ مقررہ پر مقابلہ ہوگا۔ تو بھی اپنے مسلک پر قائم رہ اور ہم بھی نہیں پھریں گے"۔

موسےٰ علیہ السلام نے کہا "تمہارے لئے جشن کا دن مقرر ہوا۔ دن چڑھے تمام لوگ اکٹھے ہو جائیں"۔

Marfat.com

جادوگروں سے مقابلہ

فرعون نے تمام داؤ جمع کئے۔ موسیٰ علیہ السلام نے بطورِ انتباہ فرمایا۔ "لوگو! تم پر افسوس! اللہ کو چھوڑ کر غیروں کے پجاری بنتے ہو۔ اللہ کے نشانات کو (جادو کہہ کر) تہمت نہ لگاؤ ورنہ عذابِ حق کے مستحق ہو گے"

اب سرگوشیاں ہونے لگیں۔ درباری بولے۔ ان دونوں بھائیوں کی خواہش ہے کہ جادو کے زور سے فرعون کو ملک سے نکال کر خود شرف و عظمت کے مالک بن جائیں پس (اے جادوگرو!) مقابلہ میں ڈٹ جاؤ۔ جو بازی لے گیا وہ کامیاب ہو گیا"

جادوگروں کا عجز اور قبولیتِ حق،

جادوگروں کے نمائشی سانپوں کو عصائے موسوی کا معجزہ نما اژدہا نگل گیا جادوگر بے اختیار سجدے میں گر پڑے اور کہا۔ "ہم ہارونؑ اور موسیٰؑ کے رب پر ایمان لائے" ——— فرعون نے سخت دھمکیاں دیں لیکن وہ ایمان باللہ اور امیدِ مغفرت و رضوان کی تصدیق کرتے رہے ——— اللہ کا قانون یہی ہے کہ جو زندگی میں مجرم ہیں وہ عذابِ اُخروی سے بچ نہیں سکتے اور نکوکاری کے لئے درجوں کی بلندی اور روحانی زندگی کی کامرانیاں منتظر ہیں۔ سحرۂ فرعون اللہ کے ہاں بہت معزز ہوں گے اسلئے کہ انہوں نے قبولیتِ حق کی استعداد اور استقامت دونوں کا ثبوت دیا۔ ان کا کفر ساری زندگی کا کفر تھا اور ایمان چند لمحوں کا ایمان لیکن چند لمحوں کے ایمان نے عمر بھر کا کفر محو کر دیا"

ان کا دل صدیقوں کا دل اور ان کی صدا شہدائے حق کی صدا ہو گئی مصری شہنشاہی کا سارا قہر و جلال ایک پل کے لئے بھی ان کی استقامت کو لرزہ بر

Marfat.com

غالب نہ آسکا ؛ سورۃ آیات ۵۵- ۷۶ ؛

فصل ۱۴۹ موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو لیکر نکلنا۔

اب موسیٰ علیہ السلام وحی الٰہی کے حکم سے فرعون کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بنی اسرائیل کو لے کر رات کو چل نکلے۔ فرعون نے تعاقب کیا لیکن وہ غرق ہوگیا اور اپنی قوم پر راہِ نجات گم کر دینے کے بعد عذابِ شدید کا حقدار بنی اسرائیل کو تذکیر بآلاء اللہ کے ذریعہ تنبیہ کی جاتی ہے کہ ان کو تو دشمن سے نجات دلائی گئی۔ ان کو صحرائے سینا میں من وسلویٰ مہیا کیا گیا۔ مگر وہ ظالم ہر مرتبہ سرکشی و گمراہی میں سرگردان ہو کر اللہ کے غضب کا مورد بنتے رہے ؛

موسیٰ کا کوہ طور پر آنا،

توبہ کا دروازہ ہر وقت کھلا ہے اور ہر نیکوکار کے لئے رحمتِ حق منتظر ہے موسیٰ علیہ السلام کوہِ طور پر آئے تو اللہ نے فرمایا۔ "موسےٰ! کس بات نے تمہیں جلدی پر ابھارا اور تو قوم کو پیچھے چھوڑ کر چلا آیا؟" ——— وہ بولے "قوم میرے نقشِ قدم پر ہے۔ اور میں نے تیرے حضور میں آنے کی جلدی کی تاکہ تو خوش ہو"

سامری کا فریب

اللہ نے فرمایا۔ کہ تیرے بعد قوم استقامت کی آزمائش میں پوری نہیں اُتری اور سامری کے فریب میں آگئی۔ موسیٰؑ خشمناک ہو کر افسوس کرتے ہوئے قوم کی طرف لوٹے اور قوم کو ڈانٹ دی تو انہوں نے سامری کے زیور سے بچھڑا بنانے اور اس بے جان دھڑ سے آواز نکلنے اور اس کی پرستش کرنے کا قصہ سنایا ؛

افسوس ان جھوٹے پجاریوں پر کہ وہ اتنی بات نہ سمجھ سکے کہ بچھڑا آواز

Marfat.com

تو نکالتا ہے مگر ان کی بات کا جواب نہیں دے سکتا۔ اور نہ نفع و نقصان پہنچا سکتا ہے، ۴۶۔ آیات ۷۷-۸۹،

ہارون کی نصیحت

ہارون علیہ السلام نے قوم کو وقت پر بتایا تھا کہ یہ صرف ان کی استقامت کی آزمائش ہے، لیکن قوم نے نہ مانا اور بچھڑے کی پوجا میں مگن رہنے پر مُصر ہوئی۔ تا آنکہ موسیٰ علیہ السلام آجائیں ؛

قوم کی بے راہروی

موسیٰ کی غضبناکی

موسیٰ علیہ السلام نے ہارونؑ پر سختی کی کہ انہوں نے کیوں حقِ تبلیغ ادا نہ کیا۔ وہ بولے :-

"اے ماں جائے بھائی! تو میری داڑھی اور سر کے بال نہ نوچ۔ میں نے تبلیغ ضرور کی تھی۔ ہاں سختی اس لئے نہیں کی تھی۔ کہ کہیں تم یہ نہ کہو کہ بنی اسرائیل میں تفرقہ ڈال دیا ؛

موسےٰ علیہ السلام نے سامری سے پُوچھا۔ "تُو دینِ حق سے کیوں پھر گیا؟" اس نے کہا۔ "میں نے اللہ کے رسول (آپ) کی ایک وقت تک پیروی کی پھر میں نے آپ کا طریقہ چھوڑ دیا۔ میری طبیعت کے بے اختیارانہ ولولے نے مجھے اس کے لئے مجبور کر دیا تھا۔ کیونکہ میرا آبائی مذہب یہی تھا"۔۔۔۔ قوم کے لوگ اس سے اس درجہ نفرت کرنے لگے۔ کہ وہ اچھوت بن گیا ؛

موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ بچھڑے کو جلا کر اس کی راکھ سمندر میں بہائی جائے گی۔ اللہ بس ایک ہے اور اس کا علم ہر چیز پر حاوی ہے ؛

قرآن سرمایہ نصیحت ہے

قرآن عزیز سرمایہ نصیحت ہے۔ اس سے منہ موڑنے والا قیامت کو جرم کے بوجھ سے لدا ہوگا کیسی بُری حالت ہے اور کیسا بُرا بوجھ!

Marfat.com

قیامت کا عبرتناک نظارہ ۔

قیامت کو جب صور پھونکا جائے گا۔ مجرم اکٹھے ہونگے۔ تو آپس میں چپکے چپکے کہتے ہونگے۔ ہم زیادہ سے زیادہ ہفتہ عشرہ رہے ہونگے' ان میں سے زیادہ سراغ لگانے والا کہے گا۔ نہیں۔ صرف ایک دن رہے ہونگے'

ع ۵ - آیات ۹۰-۱۰۴

قیامت کو پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں گے۔ میدان حشر میں بے شمار آدمی چل رہے ہونگے۔ مگر سب کے ہوش اڑے ہوئے ہونگے۔ زبانیں بند ہیں سے گونگی ہونگی۔ دہشت انگیز سناٹا ہوگا۔ سفارش کی بلا اذن کسی کو جرأت نہ ہوگی۔ وہ عالم الکل ہر چیز سے واقف ہے' اس دن دیکھو گے کہ حیّ و قیّوم کے سامنے سب کے سر جھک گئے ہونگے اور ظالم گناہوں کے بوجھ سے لدے ہوئے نامراد ہو کر رہ جائیں گے۔ مومن پوری طرح کامیاب و کامران ہونگے ——— ہم نے قرآن کو عربی میں اتارا اور انکار و بدعملی کی سزا کی وضاحت کر دی۔ تاکہ لوگ گمراہی سے بچیں۔ یا نصیحت پذیری کی روشنی ان میں نمودار ہو جائے ؛

فصل ۵۰

اللہ تعالیٰ کی عظمت

بلندی اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ شہنشاہِ حقیقی ہے' اے پیغمبرِ حق! قرآن کی وحی میں جلدی نہ کر تیری پکار یہ ہو ——— پروردگار! میرا علم اور زیادہ کر! ع آیات ۱۰۵-۱۱۵،

حقیقت میں آدمؑ کی صرف بھول تھی۔ اس نے قصداً نافرمانی نہیں کی تھی ؛

آدم اور ابلیس

آدم علیہ السلام کے سامنے فرشتے حکمِ الٰہی سے جھک گئے۔ ابلیس نے

Marfat.com

سرکشی کی ——— پھر جنت میں بھی اس کو اور اس کی بیوی کو یہ کہہ کر جھانسہ دیا تھا کہ میں تمہیں ہمیشگی کے درخت کا نشان بتاؤں گا اور ایسی بادشاہی کا جو کبھی زائل نہ ہوگی ——— اس مردود کا داؤ چل گیا۔ آدمؑ مقام بلند کھو بیٹھے۔ لیکن پھر رحمتِ حق لوٹ آئی اور ان پر ایک دوسری زندگی کی راہ کھول دی گئی ——— اور قانون یہ ہے کہ جو ہدایتِ وحی پر چلے گا۔ وہ نہ تو کامیابی کی راہ سے بے راہ رو ہوگا اور نہ دکھی۔ اور جو یادِ الٰہی سے روگردان ہوگا۔ اس کی زندگی ضیق (تنگی) میں پڑ جائے گی۔ اسے دل کی طمانیت اور روح کا انبساط کبھی نہ ملے گا۔ نیک بخت انسانوں کی نگاہیں روشن ہونگی اس کی اندھی! وہ جمالِ الٰہی کا نظارہ کریں گی اور اسکے آگے پردہ پڑا ہوگا ——— وہ اندھا کیوں ہوگا؟ اسلئے کہ آخرت کی زندگی دنیوی زندگی کا نتیجہ ہے۔ اس نے دنیا میں قدرت کی نشانیوں سے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ اسلئے آخرت میں بھی وہ بند رہیں گی ؛

نشاناتِ عبرت

اگر مجرم آنکھیں کھول کر دیکھیں۔ تو انہیں کئی بستیاں نظر آسکتی ہیں، جو پاداشِ جرائم میں ہم نے ہلاک کر دیں۔ دانشمندوں کے لئے اس ایک بات میں تذکیر و عبرت کی کتنی ہی نشانیاں ہیں ؛ ع آیات ۱۱۶-۱۲۸،

اگر پہلے سے اللہ کا یہ قانون موجود نہ ہوتا کہ انکار و بدعملی کے نتائج اپنے مقررہ وقت اور مقررہ حالت کے مطابق ظہور میں آئیں گے تو یہ لوگ اپنی سرکشیوں کی وجہ سے کب کے ملزم ہو چکے ہوتے لیکن یہاں ہر گوشہ میں رحمتِ الٰہی نے ڈھیل دے رکھی ہے ؛

Marfat.com

صبر وصلوٰۃ کی روح سے معمور رہو

اب صبر وصلوٰۃ کی روح سے معمور رہو۔ اپنے پروردگار کی حمد وثنا کی پکار میں لگے رہو۔

صبح شام اور رات کے اوقات میں اور دوپہر کو بھی ہر وقت اس کی یاد میں مگن رہ کر ظہورِ نتائج کی خوشنودی کا انتظار کرو۔

معاندینِ حق کو دنیوی زندگی کی آرائشیں صرف آزمائشِ عمل کے لئے دی گئی تھیں۔ تمہارے لئے وہی بہتر ہے۔ جو تمہارے پروردگار نے تمہیں عطا فرمایا ہے۔

گھر والوں کو بھی نماز کا حکم دو اور اس پر مضبوطی سے جمے رہو، رزق دینے والا خود خدائے قدوس ہے اور آخری فتح صرف اسی کی ہے، جو متقی ہو۔

وہ معجزات کے طالب ہیں اور نہیں سمجھتے۔ کہ قرآن عزیز خود ایک معجزہ ہے۔ اگر ہم اس قانونِ ہدایت سے پہلے ان کو ہلاک کر دیتے تو ضرور کہتے کہ ہدایت کے لئے ہماری طرف رسول کیوں نہ بھیجا؟ اب رسولِ برحق آیا تو کٹ حجتیاں کرتے ہیں۔

انجام

انجام کے لئے ہر ایک کو انتظار کرنا ہے، پس انتظار کرو۔ تمہیں بہت جلد معلوم ہو جائے گا کہ کون سیدھے راستہ پر ہے اور کون منزلِ مقصود تک پہنچا ہے! ع آیات ۱۲۹ - ۱۳۵،

سورۃ الانبیاء ع

یہ سورۃ مکی ہے۔ اس میں ۱۱۲ آیات اور ۷ رکوع ہیں

یہ سورۃ مکی عہد کے آخری زمانہ میں نازل ہوئی۔ سورہ ابراہیم کے بعد

Marfat.com

سورۂ مومنون سے پہلے ؛

سورہ کی ابتداء۔ وسط اور خاتمہ سب اعلان کر رہے ہیں کہ محاسبہ کا وقت قریب آگیا اور ضروری ہے کہ فیصلہ کن معاملہ ظہور میں آجائے چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ بعد مدنی زندگی کی ابتدا ہوئی اور پھر چند برسوں میں دعوت حق کے فتح و اقبال اور معاندین حق کے خسران و ادبار کا دور شروع ہو گیا ؛

اِقْتَرَبَ (۱۷)

فصل ۱۵۱ — وقت قریب آلگا ہے کہ لوگوں سے ان کے اعمال کا حساب لیا جائے

غفلت کے متوالے — اب بھی وہ غفلت میں متوالے چلے جا رہے ہیں۔ قانونِ نصیحت کو سنتے ہیں مگر اس طرح کہ کھیل کود میں لگے ہیں اور دل یک قلم غافل ہیں ؛

کلام حق کی منادی سنتے ہیں تو کہتے ہیں۔ کیا ایک پاگل کی باتیں سنتے ہو۔ جو خواب و خیال کو وحی و نبوت سمجھ رہا ہے ؛

جب تاثیر و نفوذ دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں۔ یہ جادوگر ہے۔ یہ بات بھی نہیں بنتی تو کہتے ہیں۔ چالاک و مفتری ہے۔ من گھڑت باتوں کو خدا کا پیغام بتلاتا ہے۔ جب یہ بات بھی نہیں چل سکتی تو کہتے ہیں کچھ نہیں یہ شاعری کا کرشمہ ہے ؛

انسان کو ہمیشگی نہیں — اے پیغمبر حق! تم سے پہلے بھی ہمیشہ انسان نبی آئے وہ اہل کتاب سے پوچھ دیکھیں کسی انسان کو ہمیشگی نہیں۔ حیّ اور قیّوم تو صرف اللہ ہی کی ذات پاک ہے ؛

اُن کا وعدہ سچا ہوا۔ ماننے والوں نے نجات پائی اور سرکش ہلاک

Marfat.com

ہوئے (اب بھی ایسا ہی ہوگا) ہم نے الکتاب (قانون) نازل کردی ہے
جس میں تمہارے لئے موعظت ہے ؛

اس سے زیادہ کیا چاہیئے۔ کیا تم عقل سے کام نہیں لیتے؟ ع ۱۰

ظالموں کی ہلاکت

کتنی ہی بستیاں جو ظلم و شرارت میں غرق تھیں۔ ہم نے ہلاک کر دیں
اور جب عذاب آگیا تو لوگوں نے دیکھا کہ مجرم بھاگے جا رہے ہیں۔ کہاں
بھاگتے ہو؟ عیش و عشرت میں کیوں نہیں لوٹتے؟ تمہاری تدبیریں کہاں
گئیں؟ وہ پکار اٹھے "ہائے ہم ظلم کرنے والے تھے!" —— بالآخر
وہ ہلاک ہوئے کٹے ہوئے کھیت کی طرح۔ بجھے ہوئے انگاروں کی طرح

آسمان و زمین کا بنانا کوئی کھیل تماشہ نہیں ہے اللہ کے ہر کام میں کوئی مقصد
اور مصلحت ہے۔ یہاں حق و باطل کی باہمی کشمکش کا ایک قانون کام کر رہا ہے
جب ہم باطل پر حق کی چوٹ لگاتے ہیں۔ تو اس کا سر کچلا جاتا ہے ؛

اللہ کی فرمانروائی

آسمان و زمین میں ہر جگہ اللہ کی فرمانروائی ہے فرشتے گھمنڈ میں آکر اللہ
کی بندگی سے سرتابی نہیں کرتے۔ وہ رات دن اسی کی پاکیزگی کے ترانوں
میں زمزمہ سنج ہیں ؛

فصل ۱۵۲

کارخانۂ قدرت کا نظم اور ہم آہنگی بتا رہی ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود
نہیں" کوئی فرمانروا نہیں، پھر کوئی نہیں۔ جو اس سے باز پرس کرے اور
سب اس کے سامنے جواب دہ ہیں ؛

پیغام توحید

مشرکین دعوت حق کے خلاف علم و دلیل کی روشنی میں اور سابقہ کتب
کی روشنی میں کوئی بات پیش نہیں کر سکتے۔ دنیا کے ہر عہد اور ہر گوشہ کی دینی

Marfat.com

تعلیم ایک ہی رہی اور سب پیغمبروں نے توحید و خدا پرستی کی طرف بلایا۔ قرآن عزیز سے پہلے جتنی دعوتیں دنیا میں آچکی ہیں۔ ان سب کی پکار اس کے سوا کچھ نہیں "لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاعْبُدُوْنِ"!

مشرکین اللہ کے لئے اولاد تجویز کرتے ہیں۔ حالانکہ جن کو یہ بیٹے بناتے ہیں وہ اللہ کے سرتاسر فرمانبردار بندے ہیں۔ اللہ کا علم ماضی۔ حال اور مستقبل کے تمام امور پر حاوی ہے۔ اگر کوئی بھی یہ جرأت کر بیٹھے کہ اپنے آپ کو شریک حق ظاہر کرنے لگ جائے تو ایسے ظالموں کا بدلہ یہی ہے کہ وہ جہنم کا ایندھن بنیں! ع آیات ۱۱ - ۲۹

اللہ کی قدرتِ کاملہ کے نشانات

کیا منکرین حق اس بات پر غور نہیں کرتے کہ کس کی قدرت و حکمت نے یہ تمام کارخانۂ خلقت پیدا کیا ہے۔ اور کس کی ربوبیت نے اُسے زندگی اور زندگی کی ضرورتوں کے لئے اس درجہ مکمل اور اصلح بنا دیا ہے، جمے ہوئے پہاڑ اور ان کے ذریعے جو راستوں کا کام دیتے ہیں۔ آسمان کی چھت، رات اور دن کا اختلاف، سورج اور چاند سب اللہ کی قدرت کاملہ کے زندہ گواہ ہیں۔

مشرک کہتے ہیں۔ کہ پیغمبر قرآن فوت ہو گئے تو یہ مشن ختم ہو جائے گا کیا آج تک دنیا میں کوئی رہا؟ کیا وہ زندہ رہیں گے؟

آزمائش عمل

زندگی تو صرف آزمائش عمل کے لئے ہے اور پھر بالآخر سب کو اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے اور کچھ نہیں کر سکتے۔ تو اب جب تجھے دیکھتے ہیں تو ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں یہی وہ آدمی ہے جو ہمارے معبودوں کا دشمن ہے۔ حالانکہ

Marfat.com

وہ خود خدائے رحمٰن کے منکر ہیں ؛

آدمی کی سرشت میں جلد بازی ہے وہ عذاب دیکھنے کے لئے بے چین ہیں ——— جب وہ وقت آگیا تو آتش عذاب کے شعلے بھڑک اٹھینگے اور بے یار و مددگاران میں راکھ ہو کر رہ جائیں گے۔ جب وہ گھڑی آگئی تو ساری شوخی و شرارت ختم ہو جائے گی اور وہ مبہوت ہو کر رہ جائیں گے اور مانگے سے بھی مہلت نہ ملے گی ؛

اے پیامبرِ حق! تجھ سے پہلے بھی پیغمبروں کی ہنسی اڑائی گئی لیکن تمسخر کرنے والے خود اسی ہنسی کا شکار ہوئے اور عذابِ الٰہی نے آن لیا ؛

ع ۳ آیات ۳۰-۴۱

اللہ ہر حال میں نگران ہے۔

رات ہو یا دن۔ بتاؤ تو سہی؟ کون خدائے رحمٰن سے تمہاری نگہبانی کر سکتا ہے اس کی یاد سے منہ موڑتے ہو تو کیا یہ بنائے ہوئے معبود جو خود عاجز و درماندہ ہیں۔ تمہاری حفاظت کریں گے ؟

دنیوی زندگی میں خوشحال لیکن اللہ سے غافل۔

حقیقت یہ ہے کہ ہم نے انہیں اور ان کے آباؤ اجداد کو بہرہ ور ہونے کے مواقع دیئے۔ یہاں تک کہ ان کی بڑی بڑی عمریں گزر گئیں اور ہوا تو یہی کہ ان کی رگ رگ میں غفلت رچ گئی ہے۔ کیا اب بھی نہیں دیکھتے۔ کہ ہم زمین کو چاروں طرف ان پر تنگ کرتے ہوئے چلے جا رہے ہیں۔ پھر کیا وہ اس مقابلہ میں غالب ہو رہے ہیں ؟

فصل ۱۵۴

اے پیامبرِ حق! اعلان کر دو کہ میں تو صرف وحیِ الٰہی سنا رہا ہوں۔ بہرے کبھی سننے والے نہیں۔ جب عذاب کی ایک جھپیٹ بھی آپڑی۔ تو

Marfat.com

سب شرارت بھول کر پکار اٹھیں گے "ہائے افسوس ہم ظالم تھے!"

فطرت کا ترازو

فطرت کی ترازو بڑی نازک سنج ہے۔ ایک ذرّہ بھی اس تول میں کم نہیں ہو سکتا۔ یہاں عدل و انصاف کے سوا کچھ نہیں۔ چھوٹی سے چھوٹی بات بھی بدلہ دیئے بغیر نہیں رہ سکتی۔ بدلہ ٹھیک ٹھیک نپا تلا ہوا رائی برابر بھی اِدھر نہ اُدھر

موسیٰؑ اور ہارونؑ

(اس سے پہلے) ہم نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو قانونِ امتیازِ حق و باطل عطا کیا۔ وہ ان کے لئے نصیحت تھی جو پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے اور آنے والی (نازک) گھڑی سے لرزاں رہے۔ اب قرآن عزیز بھی نصیحت ہے اور برکت والی کتاب ہے۔ جسے ہم نے اُتارا۔ کیا تمہیں اس سے انکار ہے؟

ع ۳ - آیات ۴۲-۵۰

ابراہیمؑ کی تبلیغ

اس سے پہلے ابراہیم کو ان کے درجہ کے مطابق فراست عطا فرمائی تھی۔ انہوں نے اپنے باپ سے اور اپنی قوم سے کہا۔ یہ مورتیاں کیا ہیں جن کی پوجا پر جم کر بیٹھ گئے ہو؟" انہوں نے کہا "ہمارے باپ دادا کا دستور یہی ہے"۔ ابراہیمؑ نے کہا یقین کرو تم خود بھی اور تمہارے باپ دادا بھی صریح گمراہی میں پڑ گئے ——— وہ بولے تو سچ مچ یہ بات کہہ رہا ہے یا مذاق کر رہا ہے؟ ——— ابراہیمؑ نے کہا میں کہتا ہوں کہ آسمان و زمین کا خالق ایک خدا ہے یہ بُت تو محض عاجز ہیں ٭

ابراہیمؑ کا بتوں کو توڑنا۔

قوم کے دلوں میں بُتوں کی عظمت کی پختگی دیکھ کر اعلانِ حقیقت کیلئے ابراہیمؑ نے ان بُتوں کو موقعہ پا کر توڑ ڈالا۔ تاکہ قوم ان کے بے حقیقت ہونے کا یقین کرے ٭

Marfat.com

اب قوم کے سردار اکٹھے ہوئے تحقیق و تفتیش ہوئی۔ ابراہیمؑ کو بلایا گیا اور دریافتِ حال پر ابراہیمؑ نے کہا۔ "(یوں سمجھو) کہ شکست و ریخت تو بڑے بُت کے ہاتھوں ہوئی۔ خود اپنے خدا (بُت) سے پوچھ لو ——

ابراہیمؑ کے لئے آگ کا گلزار ہو جانا

وہ اس چوٹ کو سمجھ گئے۔ بُت کیا خاک بولتا۔ عاجز و درماندہ ہو کر ظلم و تشدد پر اتر آئے۔ انہوں نے چاہا کہ ابراہیمؑ کو زندہ آگ میں جلا دیں لیکن اللہ نے ان کے سارے منصوبے خاک میں ملا دئے اور حضرت ابراہیمؑ زندہ و سلامت وہاں سے نکل کر کنعان چلے گئے۔ ان کے ساتھ ان کے برادر زادہ لوطؑ بھی تھے۔ پھر وہاں ان کی اولاد میں نبوّت و حکومت کا سلسلہ چلا۔ اسحاقؑ اور یعقوب علیہ السلام یہیں پیدا ہوئے اور لوگوں میں ایمان و عمل کی منادی پر مامور ہوئے۔ لوطؑ کی دعوت بھی نکوکاروں کے لئے مشعلِ راہ بنی رہی ان کی مددگار قوم ہلاک نہ ہوئی اور وہ اللہ کی آغوشِ رحمت میں صالح بندوں کی طرح نجات حاصل کرنے میں کامیاب رہے ۔ ع ۵ آیات ۵۱ - ۷۵

فصل ۱۵۴

نوح علیہ السلام کا تذکرہ

نوح علیہ السلام کا معاملہ ان نبیوں سے پہلے کا ہے اس نے پکارا۔ تو اللہ نے پکار سن لی۔ دشمنوں کے مقابلہ میں اس کی امداد کی اور اس کے کنبہ کو نجات عطا فرمائی۔ بالآخر بدراہ لوگ غرق کر دیئے گئے ۔

داؤدؑ اور سلیمانؑ کا معاملہ

داؤدؑ اور سلیمانؑ کا معاملہ یاد کرو۔ جب کھیتوں کے محاکمہ میں راہ نمائی فرمائی اللہ نے ان کی طبعی پریشانی کو دور کر دیا۔ سلیمان علیہ السلام کو معاملہ کی پوری سمجھ عطا کی اور ہر ایک کو حکم و دینے کا منصب اور نبوّت کا علم دیا ۔

داؤدؑ کا غلبہ

پہاڑ داؤدؑ کے لئے مسخر کر دیئے گئے وہ توحید کی صدائیں ان کے ساتھ

Marfat.com

بلند کرتے اور پرند بھی ہم نوا ہو جاتے۔ یہ اللہ کی کارسازی تھی۔ داؤد علیہ السلام کو میدانِ کارزار کے لئے زرہ سازی سکھائی۔ سمندری ہوائیں سلیمان ؑ کے حکم پر اس سرزمین کے رُخ پر چلتی تھیں جس میں بڑی برکت ہے (یعنی فلسطین و شام کے رُخ پر جہاں بحر احمر اور بحر متوسط سے جہاز آتے تھے) بعض غوطہ زن شیاطین (فلسطین کی شریر اور سرکش قوموں کے آدمی) بھی ان کے تابعِ فرمان تھے۔

ایوبؑ کی دعا

ایوب علیہ السلام نے جب دُکھ کی انتہائی گھڑیوں میں اللہ کی بارگاہ میں آہ وزاری کی۔ تو اللہ نے ان کی پکار سن لی۔ ان کا گھرانا پھر سے بسا دیا۔ یہ رحمتِ حق کا کرشمہ تھا اور اللہ کے نیازمندوں کے لئے سامانِ نصیحت،

اسمٰعیلؑ۔ ادریسؑ اور ذی الکفل سب راہِ حق میں صابر رہ کر اللہ کی رحمت کے سایہ میں آ گئے۔

ذوالنون خشمناک ہو کر قوم سے روانہ ہو گئے اور پھر مایوسی اور تنگی کی تاریکیوں میں پکارا۔ خدایا! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے غلطی مجھ سے ہوئی!

اب اللہ نے ان کی غمگینی سے انہیں نجات دی اور مومنوں کو ہمیشہ وہ نجات دیتا ہے۔

زکریاؑ کی پکار

زکریاؑ کی پکار سُنی اور ان کو یحییٰ جیسا پاکباز وارث عطا فرما کر ان کے شجرِ اُمید کو ہرا بھرا کر دیا ——— اللہ کے فضل کے امیدواروں اور اللہ کے جلال سے ڈر کر عاجزانہ پکارنے والوں کو اللہ اسی طرح نوازتا ہے،

Marfat.com

مریمؑ کا ذکر

پاکباز اور محافظ عصمت خاتون (مریمؑ) ہیں ملائکہ کے جوہرِ ملکوتیت میں سے ایک جوہر پھونکا اور اسے معہ اس کے فرزند (مسیحؑ) کے سچائی کا نشان بنا دیا۔

فصل ۱۵۵

دین کی اصل ایک ہے

دین کی اصل ایک ہے۔ اختلاف لوگوں کی خواہشات اور ضدوں سے پیدا ہوا۔ بالآخر ہر چیز کو اللہ کے حضور میں حاضر ہونا ہے، ۲۶/۹۰ آیات ایمان و عمل دین کی اصلی روح ہے ——— نکوکاروں کی نیکیاں محفوظ اور ان کے اجر کا ملنا یقینی ہے۔

یاجوج و ماجوج کا خروج اور قیام قیامت

بداعمالیوں کی پاداش میں جن بستیوں کی ہلاکت کا فیصلہ ہو گیا۔ وہ راہ راست سے بھٹک کر رہ گئی ہیں۔

جب وہ گھڑی آ پہنچے گی کہ یاجوج و ماجوج کی راہ کھلے گی اور وہ تمام بلندیوں سے دوڑتے ہوئے اتر آئیں گے۔ تو اس وقت شدتِ وحشت و حیرت سے آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی۔ اس وقت سچائی کے منکر پکار اٹھیں گے "افسوس ہم پر، ہم اس ہولناک گھڑی سے غفلت میں رہے اور ظلم و شرارت میں سرشار!

اللہ کے سوا تمام وہ چیزیں جنہیں معبود بنایا جاتا ہے دوزخ کا ایندھن ہونگی ——— یہ ان کی عاجزی کی دلیل ہے دوزخ میں ان کے لئے (دکھ اور جلن کی) چیخیں ہوں گی اور وہ کچھ نہ سن سکینگے!

نکوکار اُن اذیتوں سے اتنا دور ہوں گے کہ وہاں ان کی بھنک بھی سنائی نہ دے گی۔ اپنی پسند کی خواہشوں میں مگن، بے خوف، اللہ کے فرشتوں کو یہ کہتے سنیں گے "یہ ہے تمہارا دن جس کا کلام حق میں وعدہ

Marfat.com

کیا گیا تھا۔" جس دن آسمان کو بھی کھاتہ بہی کی طرح لپیٹ دیا جائے گا۔ اور پہلی بار کی طرح اسے دہرایا جائے گا۔ یہ وعدہ پورا کرنا اللہ نے اپنے ذمہ لے لیا اور پورا ہو کر رہے گا ؎

زمین کے وارث نیکوکار ہی ہونگے

ہم نے تذکیر و نصیحت کے بعد زبور میں یہ بات لکھ دی تھی۔ کہ زمین کے وارث صرف اللہ کے نیکوکار بندے ہوں گے ؎

عبادت گذاروں کے لئے اس اعلان میں ایک بڑا پیام ہے اور اے پیغمبر حق! تو رحمت حق کے ظہور کا عالمگیر نشان ہے ——— تو وحی حق کی روشنی میں توحید کا نغمہ بلند کر "اگر" منکر منہ موڑ لیں۔ تو تو بری الذمہ ہے ؎

عذاب کی تاخیر کا فلسفہ

یہ اعلان کافی ہے کہ عذاب کا وقت معلوم نہیں دور ہے یا نزدیک ہاں وہ ٹلنے والا نہیں۔ اللہ ظاہر و باطن کی ہر بات سے واقف ہے، ہو سکتا ہے کہ عذاب کی تاخیر آزمائش کے لئے ہو،

رسول اکرم (صلعم) نے کہا۔ "اے پروردگار! ——— دیر نہ کر۔ سچائی کے ساتھ فیصلہ کر دے۔ پروردگار تو وہی الرحمن ہے، اسی سے مدد مانگی گئی ہے تمہاری حجت بازیوں کے خلاف اسی کا دامن اعانت تھام لیا گیا ہے۔ (بدر کے میدان میں یہ فیصلہ ہو گیا)

سورۃ الحجّ

- یہ سورۃ مدنی ہے، اس میں ۷۸ آیات اور ۱۰ رکوع ہیں۔

(حیاتِ اُخروی کے اثبات اور قیامت کی ہولناکیوں سے تذکیر کا پہلو اختیار

Marfat.com

کیا گیا ہے۔ کہ زلزلہ ساعت (قیامت) کے آنے سے پہلے اللہ کے ساتھ بندھ جاؤ مقررہ گھڑی آپہنچی تو پھر بچاؤ کی کوئی صورت نہ رہے گی ؎

فصل ۱۵۶ قیامت کی ہولناکی

لوگو! پروردگار کے عذاب سے ڈرو۔ یقین کرو۔ آنے والی گھڑی کا بھونچال بڑا ہی سخت واقع ہوگا۔ اتنا سخت کہ دودھ پلانے والی مائیں دودھ پلانا بھول جائیں گی۔ حاملہ عورتوں کے حمل گر جائیں گے۔ لوگ دہشت سے شرابیوں کی طرح جھومنے لگ جائیں گے۔ اللہ کے عذاب کی ہولناکی نے انہیں متوالوں کی طرح بے ہوش کر دیا ہوگا ——— اللہ کے بارے میں جھگڑنے والے جہالت میں ہر سرکش شیطان کے پیچھے ہو لیتے ہیں اور شیطان کے ہر رفیق کے لئے گمراہی اور جہنم مقرر ہو چکی ہے

احیائے ثانی کے منکروں کو دعوت تفکر۔

وہ لوگ جو احیائے ثانی کے منکر ہیں۔ اپنی پیدائش سے پہلے کی مختلف حالتوں نطفہ، علقہ (جما ہوا خون) مضغہ (گوشت کا ٹکڑا) مخلقہ (ٹکڑے میں شکل وصورت کا پیدا ہو جانا) غیر مخلقہ (اپنی شکل نہ ہونا) پر غور کر کے قدرت کی کارفرمائیاں دیکھیں ؎

تذکیر بآلاء اللہ

پھر پیدائش کے بعد کے مدارج طفولیت[1]، رشد[2] و عقل (شباب) اور ارذل العمر (بڑھاپا) میں غور کریں۔ تم دیکھتے ہو زمین سوکھی پڑی ہے پھر جب ہم اس پر پانی برسا دیتے ہیں۔ تو اچانک لہلہانے اور ابھرنے لگتی ہے۔ ہر قسم کی روئیدگیوں میں سے حسن و خوبی کا منظر اگ آتا ہے، یہ دلیل ہے کہ اللہ کی ہستی ہے۔ مُردوں کو زندہ کر سکتی ہے اور آنے والی گھڑی مقرر ہے بعض جاہل اور مغرور تاریکی میں تاک ٹوئیے مارتے ہیں،

Marfat.com

"تاکہ بندگانِ خدا کو راہِ راست سے بھٹکا دیں،

پھر ایسے آدمی کو دنیا کی زندگی میں رسوائی اور قیامت کو عذابِ آتش کا مزہ چکھنا ہوگا۔ صرف اس کے اپنے اعمال کا ثمرہ سامنے آئے گا ورنہ اللہ کبھی اپنے بندوں پر ظالم نہیں ہو سکتا ؛ ۴۴ آیات ۱ - ۱۰

(زندگی امید اور موت مایوسی۔ امید کی شمع جلاؤ۔ زندگی و سعادت کی روشنی میں آجاؤ گے۔ یہ شمع بجھی اور تم موت و مایوسی کی ظلمت میں گر گئے)

متذبذبین

کچھ لوگ عبادت تو کرتے ہیں۔ مگر دل کے جماؤ سے نہیں۔ خوشحالی میں مطمئن ہو جاتے ہیں۔ جونہی مصیبت پیش آئی۔ لڑکھڑا جاتے ہیں۔

(کمزور دل لوگ)

زندگی کی ذرا سی مصیبت بھی انہیں اللہ سے ہٹا کر دوسری چوکھٹوں پر گرا دیتی ہے۔ جہاں ان کے لئے نہ نفع ہوتا ہے اور نہ نقصان۔ یہی گمراہی سب سے زیادہ گہری گمراہی ہے ؛

شاہراہِ ایمان و عمل کے راہی ابدی راحتوں کے حقدار ہوں گے، وہ انسان جس نے امید و یقین کی بجائے مایوسی اور شک کی راہ اختیار کر لی اور اللہ کی رحمت سے مایوس ہو گیا۔ اسے زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں۔ اس کے لئے ایک ہی چارہ کار ہے کہ گلے میں پھندا ڈالے، اور زندگی ختم کر لے ؛

ایمان کی زندگی

ایمان نام ہی امید کا ہے۔ مومن کبھی مایوسی سے آشنا نہیں ہوتا۔ وہ گناہوں میں گھر کر توبہ کرتا ہے مشکلات میں صبر کا سہارا لیتا ہے، اسکے

Marfat.com

نزدیک دنیا کی مایوسی، موت اور آخرت کی مایوسی شقاوت ہے۔ وہ دونوں جگہ رحمتِ الٰہی کو دیکھتا ہے اور اس کی بخششوں کا یقین رکھتا ہے۔ لاتقنطوا من رحمۃ اللہ، ان اللہ یغفر الذنوب جمیعاً انہ ھو الغفور الرحیم ؛

فصل ۱۵۷ دنیا دارالعمل ہے

دنیا دارالعمل ہے مسلمان۔ یہودی ——— اور نصاریٰ سب کے درمیان ان کے عمل کے مطابق اللہ فیصلہ کرے گا۔ وہ سب کے حال سے واقف ہے۔ آسمان اور زمین کی مخلوق سورج۔ چاند۔ ستارے پہاڑ اور درخت سب اس کے آگے سربسجود ہیں ——— صحیح فطرت انسان بھی بارگاہِ حق میں جھکے ہوئے ہیں لیکن بعض انسان اس نیازمندی سے منہ موڑ کر عزت کی بجائے ذلت میں جا پڑے ہیں ؛

دو فریق

دو فریق موجود ہیں۔ اللہ کے دشمن۔ ان کا انجام یہ ہے کہ آگ کا

۱۔ اللہ کے دشمن

پہناوا ہوگا۔ سروں پر کھولتا ہوا پانی انڈیلا جائے گا۔ اس کی گرمی کی شدت سے ان کے شکم کے اندرونی حصے گل سڑ جائیں گے۔ جسم کے چمڑے کا بھی یہی حال ہوگا۔ روک تھام کے لئے لوہے کے گرز ہونگے عذاب کے دکھ سے بے قرار ہو کر نکلنا چاہے گا تو لوٹا دیا جائیگا (کہا جائیگا) "عذابِ سوزاں کا مزہ چکھو ؛" ۳ع آیات ۲۳-۲۵

۲۔ اللہ کے دوست

دوسرا فریق! ایمان و عمل کے مجسمے (اللہ کے دوست) ہیں۔ یہ جنت کی ابدی نعمتوں کے مالک ہوں گے ان کا پہناوا سونے کے کنگن موتیوں کے ہار اور ریشمی لباس ہوگا۔ یہ اچھی راہنمائی ہے اور ستودہ

Marfat.com

راہوں پر چلنا ہے۔

وہ منکر ہیں۔ جو راہِ حق سے روکتے ہیں۔ مسجد حرام (کہ تمام انسانوں کا مرکزی مقام ہے) لوگوں پر بند کر دیتے ہیں۔ یہ از راہ ظلم حق سے انحراف کرتے ہیں۔ انہیں عذابِ دردناک کا مزہ چکھنا ہوگا ۞ ع ۳ آیات ۲۳/۲۵

خانہ کعبہ کی عظمت اور حج کے احکام

ابراہیم علیہ السلام کے لئے خانہ کعبہ مقرر کیا کہ وہ توحید کا جھنڈا بلند کریں اور اللہ کے گھر کو طواف کرنے والوں، عبادت میں سرگرم رہنے والوں، رکوع و سجود میں جھکنے والوں کے لئے پاک رکھیں اور (حکم دیا تھا) کہ حج کا اعلان کر دیں۔ تاکہ لوگ دنیا کی تمام دور دراز راہوں سے آئیں پاپیادہ بھی، سواریوں پر بھی جو تھکی ہوئی ہوں گی۔ اور اس لئے آئیں کہ فائدہ اٹھائیں۔ قربانی دیں اور مقررہ دنوں میں اللہ کا نام لیں پس قربانی کا گوشت خود بھی کھاؤ۔ بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔ قربانی کے بعد جسم صاف کر لو (احرام اتار دو) نذریں پوری کرو اور اس خانہ قدیم کے گرد طواف کرو ۞

اللہ کی حرمتوں کی عظمت ماننے والوں کے لئے اللہ کے حضور میں بڑی ہی بہتری ہے۔ حرام شدہ جانوروں کے علاوہ باقی تمام چارپائے تمہارے لئے حلال ہیں۔ پس بتوں کی ناپاکی سے بچتے رہو۔ جھوٹ سے بچو، صرف اللہ ہی کے لئے ہو کر رہو۔ کسی کو اللہ کے ساتھ شریک نہ کرو ۞

مشرک کی مثال

مشرک کی مثال یہ ہے۔ کہ گویا وہ بلندی سے اچانک گر پڑا۔ جو چیز اس طرح گرے گی۔ اُسے یا تو کوئی اُچک لے جائے گا یا ہوا کا جھونکا کسی

Marfat.com

دور دراز گوشے میں لے جا کر پھینک دے گا۔

قربانی کا حکم

اللہ کی نشانیوں کی عظمت ماننا، دلوں کی پرہیزگاری کا نام ہے، ان چار پایوں میں مقررہ وقت تک تمہارے لئے فائدے ہیں۔ پھر خانہ قدیم تک پہنچا کر ان کی قربانی کرنی ہے۔ ۴ع آیات ۲۶-۳۳،

فصل ۱۵۸

عبادت کا دستور

ہر اُمت کے لئے عبادت کا ایک دستور مقرر ہے نہ یہ کہ ہمارے دیئے ہوئے یا لئے چار پائے ذبح کرے تو اللہ کا نام یاد کرے۔ معبود تو ایک ہی خدا ہے۔ اسی کے سامنے سر نیاز جھکاؤ۔

نیازمندانِ حق

عاجزی اور نیازمندی کرنے والے بندوں کو کامرانی کی خوشخبری سنا دو۔ یہ وہ نیازمندانِ حق ہیں کہ جب ان کے سامنے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل لرز اٹھتے ہیں، وہ مصائب میں صبر کرنے والے، نماز پڑھنے والے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے ہیں۔ یہ قربانی کے اونٹ تمہارے لئے نشاناتِ الٰہی ہیں۔ ان میں تمہارے لئے بہتری ہے، ان کو قطار در قطار ذبح کرتے ہوئے اللہ کا نام یاد کرو۔ جب وہ کسی پہلو پر گر پڑیں تو ان کے گوشت سے خود بھی کھاؤ اور فقیروں اور زائروں کو بھی کھلاؤ۔ ہم نے ان جانوروں کو مسخر کر دیا تاکہ تم شکر کرو۔ یاد رکھو! خدا تک نہ تو گوشت کا چڑھاوا پہنچتا ہے اور نہ وہ خون بہانے کا شائق ہے۔ اصل شے جو اس کے حضور مقبول ہو سکتی ہے وہ دل کی نیکی اور طہارت ہے۔ یہ تسخیر حیوانات اس لئے ہے۔ کہ تم اللہ کی راہ نمائی پر اس کے شکر گزار ہو کر اس کے نام کی بڑائی کا آوازہ بلند کرو۔ نکوکاروں کے لئے خوشخبری ہے۔ اللہ مومنوں کی ظالموں کے ظلم و تشدد سے

Marfat.com

مدافعت کرتا ہے اور وہ خیانت کرنے والے ناشکر گذاروں کو پسند نہیں کرتا ؛ ۶۵ آیات ۳۴-۳۸ ،

پندرھواں باب

فصل ۱۵۹

مظلوموں کو جنگ کی اجازت ہے

مظلوم اب ظالموں کے خلاف جنگ کر سکتے ہیں - انہیں اجازت ہے۔ اور اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے - یہ وہی مظلوم ہیں جو ایک اللہ کا نام لینے کی وجہ سے گھروں سے نکالے گئے - اگر اللہ نے ایک جماعت کے ہاتھوں دوسری ظالم جماعت کے ظلم و تشدد کو رفع کرانے کا نظام نہ قائم کیا ہوتا تو دنیا میں کسی قوم کی عبادت گاہ انسانی ظلم کے ہاتھوں محفوظ نہ رہ سکتی اور خدا پرستی کا خاتمہ ہو جاتا ؛

تمکن فی الارض کی غایت

مظلوم مسلمانوں کے اگر قدم جم گئے تو ان کے تمکن فی الارض کا مقصد یہی ہوگا کہ نماز قایم کریں - زکوٰۃ ادا کریں - نیکی کا حکم دیں - برائیوں سے روکیں اور ظلم و بدعملی کی جگہ عدالت و نیکی کی مملکت قائم ہو جائے ؛

منکرین حق کا انجام -

اے پیغمبر حق ! اگر منکرین حق جھٹلاتے ہیں - تو یہ کوئی نئی بات نہیں - قوم نوحؑ - قوم عادؑ - قوم ثمودؑ - قوم ابراہیمؑ - قوم لوطؑ - اور اصحاب مدین نے اپنے نبیوں کو جھٹلایا - موسےٰ علیہ السلام کو جھٹلایا گیا ——— یہ منکر بالآخر اللہ کی گرفت میں آ گئے اور ہم نے

Marfat.com

انہیں ظلم کی پاداش میں ہلاک کیا۔ ان کی بستیاں چھتوں پر گر کر رہ گئیں کوئیں ناکارہ ہو گئے۔ سر بفلک محلات کھنڈر بن گئے۔ کیا منکروں نے چل پھر کر دیکھا نہیں کہ عبرت حاصل کر سکیں؟

اصل یہ ہے کہ جب کسی پر اندھے پن کا وقت آتا ہے تو آنکھوں کی بصارت نہیں جاتی۔ دل کی بصارت جاتی رہتی ہے۔ اور اس کی بصیرت سے ہی ساری بصارت ہے ؎

مجھے یہ ڈر ہے دل زندہ تو نہ مر جائے
کہ زندگانی عبارت ہے تیرے جینے سے

عذاب کے مطالبہ

وہ عذاب کے مطالبہ میں جلدی مچاتے ہیں۔ اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا ہاں! اُن کے ہاں ایک دن کی مقدار ایسی ہے جیسے تم لوگوں کی گنتی میں ایک ہزار سال! ہم نے کئی بستیاں مہلت دینے کے بعد ہلاک کر ڈالیں اور بالآخر سب کو ہماری ہی طرف لوٹنا ہے ۳۹/۶۹ ۴۸

فصل ۱۶۰

اے پیغمبر! کہہ دے "اے لوگو۔ میں تمہیں اعلانیہ خبردار کر دینا چاہتا ہوں کہ ایمان و عمل بخشش اور عزت کی روزی کا ذریعہ بن جائیں گے اور مخالفینِ حق اپنی جنگ میں ناکام رہ کر سعادت و کامیابی سے محروم رہیں گے۔ اب جو راہ چاہو اختیار کر لو؟

اصلاح و ہدایت کی مخالفت اٹل ہے

دنیا میں جتنے بھی نبی آئے۔ ان کی اصلاح و ہدایت کی راہ میں شیطان کی فتنہ پردازیوں نے رخنہ ڈالا مفسدانہ قوتیں آمادہ پیکار ہوئیں پس مسلمانوں کو متنبہ رہنا چاہیئے کہ وہ راہ کی ٹھوکروں سے غافل نہ ہوں

Marfat.com

نتائج کا ظہور یقینی ہے مگر کشمکش بھی ناگزیر ہے۔ وحی و نبوّت کے مقابلہ میں شیطانی قوتیں کتنی ہی ابھریں فتحمند نہیں ہو سکتیں۔

شیطانی فتنہ جتنا بڑھتا جاتا ہے اللہ کی نشانیوں کا نقش اور زیادہ جمتا اور گہرا ہوتا جاتا ہے۔ اور اس صورت حال میں لوگوں کے لئے آزمائش ہوتی ہے، جن کے دل روگی ہیں اور زیادہ ضد اور عناد میں بڑھ جاتے ہیں۔ جو صاحب علم و بصیرت ہیں ان کا ایمان اور زیادہ پختہ ہو جاتا ہے ——— منکرین حق قیامت کے آنے تک شک ہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ منحوس دن کا عذاب آ موجود ہوگا۔ اس دن بادشاہی صرف اللہ کی ہوگی وہ ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ ایمان و عمل والوں کے لئے نعیم و سرور کے باغ ہوں گے اور منکروں اور جھٹلانے والوں کے لئے ذلّت کا عذاب!

اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والے، راہ حق میں جان دینے والے آخرت میں بہترین روزی کے حقدار ہونگے۔ اور اللہ انہیں ایسی جگہ پہنچائے گا جہاں وہ خوشنود ہونگے، ۲۲ - آیات ۴۹ - ۵۷ -

اللہ مظلوموں کی ضرور مدد کرے گا

جو مظلوم مدّتوں تک ستائے جانے کے بعد دفاع کے لئے آمادہ ہوں گے اور جس طرح ان پر تلوار اٹھائی گئی ہے ٹھیک اسی طرح تلوار اٹھائیں گے۔ پھر ظالم از سر نو ظلم و تعدّی پر آمادہ ہو جائیں تو اللہ مظلوموں کی ضرور مدد کرے گا۔ کیونکہ وہ ظالم نہیں۔ ظلم کا دفاع کرنیوالے ہیں، اللہ کی مدد کیوں ان کا ساتھ دے گی؟ اسلئے کہ قانون الٰہی یہی ہے

Marfat.com

کہ حالت پلٹتی رہے، اللہ دن کے اندر سے رات کو ابھارتا ہے اور رات کے اندر سے دن کو نمایاں کرتا ہے - وہ سمیع و بصیر خدا ظالموں کا ظلم دیکھتا ہے، مظلوموں کی فریاد سنتا ہے ؛

حق اللہ کی ہستی ہے اور منکروں کے بُت بطلان کے سوا کچھ نہیں پس ضروری ہے کہ کلمۂ حق کی رفعت اور بڑائی آشکارا ہو کر رہے،

انقلاب حال کی مثال،

اس انقلاب حال کی مثال یہ ہے کہ سوکھی زمین پر پانی برستا ہے، اور پھر وہ اچانک سرسبز ہو کر لہلہانے لگتی ہے، اسی طرح سمجھو کہ انسانی سعادت کی زمین پر بھی خشک سالی کا عالم چھا جاتا ہے - پھر جب سبزی کا موسم آتا ہے تو بارش کا ایک چھینٹا انقلاب حال پیدا کر دیتا ہے ؛

انقلاب کا موسم آچکا - وہ باخبر خدا زمین و آسمان کا فرمانروا! اپنے وعدہ اس انقلاب کی تکمیل کر کے رہے گا ۔ ع آیات ۵۸-۶۴

فصل ۱۶۱

قدرت الٰہی کی کارفرمائیاں

تم دیکھتے نہیں کہ اللہ نے تمام چیزیں تمہارے لئے مسخر کر دی ہیں جہاز کو دیکھو - کس طرح وہ اس کے حکم سے تیرتا چلا جاتا ہے، اس نے کس طرح اجرام سماویہ کو نظام رکھا ہے کہ وہ زمین پر گر نہ پڑیں - بلاشبہ اللہ انسان کے لئے بڑی ہی شفقت والا اور رحم والا ہے ؛

وہی زندگی عطا کرتا ہے، وہی موت طاری کرتا ہے اور پھر وہی زندہ کرے گا - دراصل انسان بڑا ہی ناشکرا ہے ——— ہر امت کے لئے عبادت کا ایک دستور مقرر ہوا - اس لئے کہ ہر عہد اور ہر مجرم کی حالت یکساں نہ تھی - اب باہمی نزاع بے معنی ہے قیامت کو

Marfat.com

حقیقتِ حال خود آشکارا ہو جائے گی۔ خدا کے پاس ہر انسانی عمل کی یادداشت موجود ہے۔ اور یہ اس کے لئے مشکل نہیں۔ اللہ کو چھوڑ کر غیروں سے لَو لگانا اور وہ بھی بلا دلیل ایک ایسی ناانصافی ہے، جسکی باز پرس ہوگی ؛

سچائی کے دشمن

سچائی کے دشمن روشن آیتیں سنتے ہیں تو ان کے چہروں سے اس طرح ناپسندیدگی ظاہر ہوتی ہے کہ گویا وہ ابھی پڑھنے والوں پر حملہ کر بیٹھیں گے۔ وہ یاد رکھیں۔ کہ اس حق دشمنی کا انجام بدترین ہوگا یعنی آگ کے شعلے جن کا منکروں کے لئے وعدہ ہو چکا ہے ع آیات $\frac{65}{72}$

خود ساختہ معبود مکھی سے بھی عاجز ہیں۔

اے لوگو! ایک مثال سنائی جاتی ہے غور سے سنو۔ خود ساختہ معبود جن کو تم پکارتے ہو اگر سب متفق ہو جائیں تو ایک مکھی تک بنانے سے عاجز ہیں۔ یہی نہیں۔ بلکہ مکھی ان سے کچھ چھین لے جائے۔ تو ان میں قدرت نہیں کہ وہ اس سے چھڑا لیں۔ دیکھو یہ پرستار اور معبود دونوں کیسے عاجز ہیں ——— افسوس ان ظالموں پر کہ انہوں نے اللہ کے مقام کی جو عزت کرنی تھی وہ نہ کر سکے وہ تو سرتاسر قوت ہے۔ اور سب پر غالب!

بندگی و نیاز میں سرگرم عمل رہو

مومنو! بندگی و نیاز میں سرگرم رہو۔ تمہارے سارے کام اصلاح و خیر پر مبنی ہوں۔ اگر حسنِ عمل کی اس رُوح سے تم سرشار ہو گئے تو پھر فلاح ہی فلاح ہے ؛

جہد فی اللہ

جہد فی اللہ تمہاری زندگی کا شعار ہو۔ نیت[1]۔ زبان[2]۔ بدن[3] اور مال[4]

Marfat.com

ہر چیز راہ حق میں کام پر لگی رہے۔ اللہ نے تمہیں برگزیدگی کے لئے چن لیا اس نے تمہیں دین کی بہتر سے بہتر راہ دکھائی۔ اس دین میں کوئی تنگی و رکاوٹ نہیں۔ ملّتِ ابراہیمؑ کی راہ تم پر کھول دی۔ "مسلم" نام رکھا یعنی "قوانینِ حق" کی اطاعت کرنے والا۔

تمہیں اس لئے چنا گیا کہ اللہ کا رسول تمہارے لئے شاہد ہو اور تم تمام انسانوں کے لئے شاہد بنو۔ تم اپنا چراغ محبوبِ حق سے روشن کرو اور تمہارے چراغ سے تمام دنیا کے چراغ روشن ہو جائیں۔

یہ فرض اس طرح انجام پذیر ہوگا کہ نماز قایم کرو۔ زکوٰۃ کا نظام استوار کرو اور اللہ کا سہارا مضبوط پکڑ لو ھُوَ مَوْلٰىكُمْ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ۔ ع ۱۰ آیات ۷۳ — ۷۸

سُوْرَةُ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے اس میں ۱۱۸ آیات اور ۶ رکوع ہیں۔

مکی زندگی کی آخری تنزیلات میں سے ہے اور بالاتفاق الانبیا کے بعد نازل ہوئی ——— اس وقت دعوتِ حق کے فیضان سے "مومنوں" کی ایک مختصر جماعت پیدا ہو چکی تھی۔ گویا مکّہ کے بظاہر لاعلاج مریضوں میں سے یہ پہلی جماعت تھی۔ جو اس شفاخانہ سے تندرست ہو کر نکلی۔ اب طبیب ان کی طرف اشارہ کر کے کہہ سکتا تھا کہ جسے میری شفا بخشی میں شک ہو وہ ان مریضوں کو دیکھ لے۔ جو طبیب اپنے نسخہ شفا سے ایسی تندرست روحیں پیدا کر سکتا ہے

Marfat.com

وہ یقیناً ایک حاذق طبیب ہے۔ مومنوں کی جماعت کے خصائص ایمان و عمل کی دعوت حق کی صداقت پر گواہ بن گئے۔ اب یہ امر واضح ہو گیا کہ اب دنیا و آخرت کا دارومدار اسی حاذق طبیب سے رجوع کرنے پر منحصر ہے)

قَدْ اَفْلَحَ (۱۸)

فصل ۱۶۲ — مومنوں کے خصائص

مومن جو کامیاب ہوئے ان کے خصائص یہ ہیں کہ جب وہ نماز کی محافظت کرتے ہوئے بندگیِ حق میں کھڑے ہوتے ہیں۔ تو اس طرح گویا خشیتِ الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں وہ ہر قسم کی لغویات سے مجتنب رہتے ہیں۔ زکوٰۃ کو ادا کرتے ہیں۔ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ مگر اس طرح کہ قانونِ الٰہی کے مطابق جائز طریق پر خواہشات پوری کر لیں وہ امانتدار ہیں اور اپنے عہد کا ہمیشہ پاس رکھتے ہیں ؛

یہی لوگ ہیں جو فردوس کی زندگی میراث پائیں گے۔ جو ہمیشہ کے لئے ہو گی ؛

انسانی پیدائش کے مدارج۔

انسان کی ابتدائی پیدائش تو ایک جوہر سے ہوئی۔ جو کیچڑ کا خلاصہ تھا (سلالۃٌ مِن طین) اس کے بعد نطفہ (جما ہوا پانی والا) بنا۔ پھر علقہ بنا۔ علقہ سے مضغہ (گوشت کا ٹکڑا) ہوا۔ اب ہڈیوں کا ڈھانچا بنا۔ اس پر گوشت کی تہ چڑھا دی اور اسے بالکل ایک دوسری ہی مخلوق بنا کر نمودار کر دیا۔ بہترین پیدا کرنے والے ہی کی ذات ہے ؛

اس کے بعد انسان کو مرنا ہے اور پھر زندہ ہونا ہے ؛

ربوبیتِ حق کے کرشمے

دیکھو! یہ ہماری (اللہ کی) کارفرمائی ہے کہ تمہارے اوپر سات راستے

Marfat.com

بنا دئے اور ہم مخلوق سے غافل نہیں ؛

ہم نے پانی کی آبیاری سے کھجوروں اور انگوروں کے باغوں کو نشو و نما دی - باغوں میں بہت سے پھل پیدا ہوتے ہیں - جو کھانے کے کام آتے ہیں زیتون کا درخت جو طور سینا میں پیدا ہوتا ہے - چکنائی اگاتا ہے اور کھانیوالوں کے لئے اچھا سالن ہے ؛

جیوانات کی خلقت میں بھی تمہارے لئے بڑی عبرت ہے - دیکھو ان کے شکم میں تمہارے پینے کے لئے دودھ جیسی نفیس چیز پیدا کر دیتے ہیں - ان کے جوڑ بیں اور بھی طرح طرح کے فائدے ہیں - غذا کا کام بھی دیتے ہیں اور تم ان پر (خشکی میں) اور جہازوں پر (سمندروں میں) سوار ہوتے ہو، الخ آیات ۱-۲۲

دعوت نوح ؑ

نوح ؑ کی دعوت یہی تھی - بھائیو! اللہ کی بندگی کرو - اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں ـــــ اس کی قوم کے سرداروں نے سن کر کہا - یہ آدمی چاہتا ہے کہ تم پر اپنی بڑائی جتائے - اگر اللہ کو یہ بات منظور ہوتی تو وہ فرشتے اتار دیتا - آج تک بڑوں سے تو ایسی بات سنی نہیں معلوم ہوتا ہے - کہ یہ دیوانہ ہے - کچھ دنوں تک انتظار کر کے دیکھ لو کہ اس کا انجام کیا ہوتا ہے ؛

نوح علیہ السلام نے بارگاہِ الٰہی میں فریاد کی - تو انہیں کشتی بنانے کا حکم ہوا - اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ جب (غضب الٰہی کا تنور) جوش مارے تو ہر جانور کے دو دو جوڑے ساتھ لے لے، ظالم انسانوں کے لئے ہماری بارگاہ میں دعا نہ کرنا - کشتی میں سوار ہوتے وقت تیری پکار یہ ہونی چاہیئے :-

فصل ۱۶۳

سب ستائش اللہ ہی کے لئے ہے جس نے ہمیں ظالم قوم سے نجات دی،

Marfat.com

نوحؑ کی دعا

خدایا! اب زمین پر اس طرح اتار کہ وہ آثار نا برکت والا ہو اور تو بہترین کا رساز ہے

نوحؑ کے بعد ایک اور دور اقوام پیدا کیا۔ ان میں نبی بھیجا۔ تو اس نے بھی توحید کی آواز بلند کی اور مجرموں کو بد عملی کے نتائج سے ڈرایا ؛ ع ۲۳/۳۲

انہوں نے بھی یہی کہا۔ کہ اپنے جیسے آدمی کی پیروی میں کوئی فائدہ نہیں۔ پھر کہا۔ تم سنتے ہو؟ یہ کیا کہتا ہے ——— یہ امید دلاتا ہے کہ جب مرنے کے بعد محض مٹی اور ہڈیوں کا چورہ ہو جاؤ گے تو پھر تمہیں موت سے نکالا جائے گا۔ کیسی ان ہونی بات کرتا ہے۔ یہ ایک جھوٹا آدمی ہے جو اللہ پر افترا کر رہا ہے ؛

دشمنان حق کی غرقابی

اب پیغمبر حق نے اللہ سے اعانت طلب کی تو وہ مجرم ایک ہولناکی کا شکار ہوئے۔ جس نے انہیں ہمیشہ کے لئے خس و خاشاک کی طرح پامال کر دیا

قوموں کے کئی اور دور پیدا ہوئے اور کوئی قوم اپنے مقررہ وقت سے نہ آگے بڑھ سکتی ہے اور نہ پیچھے رہ سکتی ہے سب کو اللہ کے قانون کے مطابق اپنا دور پورا کرنا ہے ؛

ہر منکر قوم ہلاک ہوئی اور اس کی داستانِ ہلاکت افسانہ بن کر رہ گئی محرومی و نامرادی ان کے لئے ہے جو آیاتِ حق پر یقین نہیں رکھتے،

موسیٰؑ اور ہارونؑ کی دعوت

موسیٰؑ اور ہارونؑ سچائی کی روشنی کے ساتھ مبعوث ہوئے۔ فرعون اور اس کے سرداروں نے گھمنڈ میں آکر سرکشی کی تو ان کے مقابلہ میں ہلاک ہو گئے۔ اسی طرح مسیحؑ اور ان کی ماں کو ایسے مقامِ مرتفع میں پناہ دی جو بسنے کے قابل اور شاداب تھی ؛ ع ۲۳ آیات ۳۲-۵۰۔

Marfat.com

اے گروہِ پیغمبراں! پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔ تمہارے اعمال مجھ سے پوشیدہ نہیں۔ تم اصل میں ایک ہی امت تھے۔ لیکن بعد میں ایک دوسرے سے کٹ کر جدا ہو گئے اور اپنا دین الگ الگ بنا لیا۔ اب جو جس کے پلے پڑ گیا وہ اسی میں مگن ہے ؛

اے پیغمبر! ان منکروں کو ان کی غفلت کی سرشاری میں پڑا رہنے دو۔ مال و اولاد کی فراوانی اس لئے ہے کہ وہ نکوکار نہیں۔ مگر وہ اس بات کی سمجھ ہی نہیں رکھتے ؛

فصل ۱۶۴ — پرستارانِ توحید

وہ پرستارانِ توحید جو اللہ کا ڈر دل میں رکھتے ہیں۔ اپنی طاقت کے مطابق جو کچھ دے سکتے ہیں دیتے ہیں اور پھر بھی ان کے دل میں اللہ کے جلال کا رعب چھایا رہتا ہے۔ بلاشبہ یہی لوگ بھلائیوں میں تیز گام ہیں اور یہی ہیں جو اس راہ میں سب سے آگے نکل جانے والے ہیں۔

ہر انسان پر اس کی طاقت کے مطابق ذمہ داری ڈالی جاتی ہے کسی سے ناانصافی نہیں ہوتی لیکن ان لوگوں کے دل غفلت میں پڑ گئے ہیں ؛

درسِ عبرت

جب ظہورِ نتائج کی گھڑی سامنے آئے گی تو یہ خوشحال لوگ دھر لئے جائیں گے۔ اس وقت تم اچانک دیکھو گے کہ یہ چلّاتے ہیں —— اب چلّانے سے فائدہ؟ تمہاری مدد نہیں ہو سکتی۔ ایک وقت تھا —— کہ ہماری آیات پڑھی جاتی تھیں اور تم الٹے پاؤں بھاگنے لگتے تھے۔ تمہارے اندر ان کی سماعت سے گھمنڈ پیدا ہو جاتا تھا۔ تم اپنی مجلسوں میں آیاتِ الٰہی کو داستان سرائی کا مشغلہ بنا لیتے اور ہذیان بکتے تھے ؛

Marfat.com

کیا زمانہ ماضی کی داستانیں دیکھ کر ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں ؟
اللہ کا رسول سچائی کا پیغام لے کر آیا۔ لیکن انہیں سچائی کا ماننا ہی گوارا نہیں ؟
سچائی ان کی خواہشوں کی پیروی کرتی تو آسمان و زمین یک قلم درہم برہم ہو جاتے ؟
کیا وہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ کا پیغمبر ان سے مال و دولت کا طالب ہے؟ نہیں۔ اس کے لئے اللہ کا دیا ہوا مال بہتر ہے۔ ہاں منکر یقیناً راہ راست سے بھٹک گئے ہیں ؟
اگر منکرین حق کے دکھ دور کر کے ان پر اور رحم کیا جائے تو وہ اور زیادہ سرکش ہوں۔ وہ اللہ کا عذاب دیکھ کر بھی عاجز نہیں ہوتے پھر جب ایک بڑا عذاب ان کے سر پر آ کھڑا ہوگا۔ تو وہ اچانک حیرت زدہ ہو کر رہ جائینگے ؟

ع ۶ - آیات ۵۱ - ۷۷

فصل ۱۶۵ عبرت

وہی اللہ ہے جس نے سننے کے لئے کان، دیکھنے کے لئے آنکھیں اور سوچنے کے لئے دماغ پیدا کئے۔ اس نے زمین کی سطح کو تمہارے لئے فرش بنایا اور اس میں معیشت کے سامان پیدا کئے اور بالآخر اسی کے دربار میں تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔ وہی زندہ کرتا ہے وہی مارتا ہے، رات دن کی تبدیلی بھی اسی کی کارفرمائی ہے ؟
کیا یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے بھی تم عقل سے کام نہیں لیتے ؟
پہلے گمراہوں کی طرح یہ بھی اس دھوکہ کا شکار ہیں کہ مر کر مٹی اور

Marfat.com

ہڈیوں کا چورا ہو جانے کے بعد اللہ کیلئے زندہ کرنا محال ہے ؟

بتاؤ تو سہی ! زمین اور اس کی تمام مخلوق کس کے لئے ہے؟ —
وہ کہیں گے۔ اللہ کے لئے ! پھر کیا ہے کہ تم غور نہیں کرتے۔ آؤ۔ اسی
کے سامنے سر جھکاؤ !

توحید باری تعالیٰ

پروردگار حقیقی اور جہانداری کے عرشِ عظیم کا مالک کون ہے ؟ کس کے
قبضہ میں تمام چیزوں کی بادشاہی ہے ؟ کون ہے جو سب کو پناہ دیتا ہے اور
کوئی نہیں جو اسے پناہ دے سکے ؟ اگر ان سب باتوں کا جواب ایک ہے
کہ ——— اللہ ! تو پھر کیا تمہاری عقل ماری گئی ہے۔ کہ حق
پہچان کر انکار و ادعا میں باطل کی راہ اختیار کر لیتے ہو؟

اللہ تعالیٰ کو اولاد کی ضرورت نہیں، وہ بے نیاز ہے غیب و شہادت
دونوں کا جاننے والا ہے۔ ہر مشرکانہ نسبت سے اس کی ذات بالاتر ہے ۔

ع ۵ آیات ۸۷ - ۹۲

دعا

اے خدا ! اگر تیرا وعدۂ عذاب پورا ہونے والا ہے۔ تو مجھے ظالموں
کے گروہ میں نہ رکھیو !"

اے پیغمبر ! اگر ہم چاہیں تو جو وعدہ کیا ہے وہ تیری زندگی ہی میں
دکھا دیں۔ یعنی ان قوموں پر عذابِ الٰہی آ نمودار ہو۔ (لیکن) تم برائی کو
برائی سے نہیں۔ بلکہ ایسے طرزِ عمل کے ذریعہ دور کرو جو بہتر ہے۔ ہم ان کی
منافقانہ باتوں سے اچھی طرح واقف ہیں ۔

مجرموں کا عبرتناک انجام

(تم اس طرح دعا کرو) خدایا ! میں شیطانی وسوسوں سے پناہ لیتا ہوں

Marfat.com

اور اس سے بھی کہ وہ میرے پاس آئیں ؛

جب موت سرہانے کھڑی ہوگی - تو مجرم دنیوی زندگی میں لوٹائے جانے کی خواہش کریں گے لیکن اس وقت مہلت نہ ملے گی - صور پھونکا جائے گا تو رب اللہ کے حضور میں جمع ہونگے - جن لوگوں کے نیک عمل کا پلّہ بھاری ہوگا - وہ کامیاب ہوں گے' اور جن کا پلّہ ہلکا ہوگا - انہوں نے گویا اپنے آپ کو بربادی میں ڈال دیا - آگ کے شعلوں کی لپیٹ ان کے چہروں کو جھلستی ہوگی اور وہ ان میں منہ بگاڑے پڑے ہوں گے - اب وہ رہائی کے لئے آہ وزاری کریں گے - جواب ملے گا - " اب زبان نہ کھولو ! سیدھے جہنم میں جاؤ ! تم وہی ہو - جنکو کاروں اور رحم کے طلب کرنے والوں پر ہنسا کرتے تھے - اب دیکھو اُن کے صبر کا بدلہ مل چکا اور وہی فیروزمند ہیں ؛

دنیوی زندگی

آزمائش عمل ہے

دنیوی زندگی اب ان کو ایک دن یا اس کے ایک حصہ کے برابر معلوم ہوگی - انسانی زندگی بے مقصد نہیں - آزمائش عمل ہے ! پھر (جواب دہی کے لئے) اللہ کے حضور میں حاضری ہوگی - اللہ کے سوا معبود بنانے والے کافر و مشرک بھی کامیاب نہ ہوں گے - اے پیغمبر ! آپ کہہ دیں " خدایا ! بخش دے ! رحم فرما ! تجھ سے بڑھ کر کوئی رحم کرنے والا نہیں ! ع - آیات ۹۳-۱۱۸

سُورۃ النُّور - یہ سورۃ مدنی ہے' اس میں ۶۴ آیات اور ۹ رکوع ہیں ؛

(مدنی زندگی میں سوسائٹی کو خدائی معیار شرف پر پہنچانے اور قائم رکھنے کی ضرورت تھی - تاکہ بداخلاقی کا پوری طرح انسداد کر دیا جائے - لہٰذا اس سورۃ مبارکہ

Marfat.com

میں قانونِ انسدادِ بداخلاقی کی تصریح کردی)

فصل ۱۶۶ ان واضح احکام کے ذریعہ ہم تمہیں قانون (انسدادِ بداخلاقی) سمجھاتے ہیں۔ تاکہ تم یہ سمجھ لو اور اس پر عمل کرو ؛

قانونِ انسدادِ بداخلاقی

غیر شادی شدہ زانی مرد اور عورت کی سزا یہ ہے کہ اسے سو دُرّے مارے جائیں۔ سزا میں کوئی رعایت نہ ہو اور شاہراہ عام پر دی جائے تاکہ عبرتِ عام ہو اور اس جرم کا انسداد ہو سکے ؛

زانی کی سزا۔

بدکار مرد تو بدکار عورت سے ہی نکاح کرے گا۔ "کند ہم جنس باہم جنس پرواز" مومن جو زنا اور شرک دونوں سے طبعاً متنفر ہے۔ وہ ایسی نالائق عورتوں سے مل ہی نہیں سکے گا کہ نکاح کی راہ پیدا ہو سکے ؛

جو لوگ پاکدامن خواتین پر زنا کی تہمت لگائیں اور چار گواہ نہ لا سکیں تو انہیں اسّی (۸۰) دُرّے مارے جائیں اور شرفاء کے درجہ سے گرا دیا جائے۔ اس طرح کہ ان کی گواہی آئندہ قبول نہ کی جائے۔ ہاں راہِ توبہ و اصلاح ان کے لئے بھی کھلی ہے، اللہ چاہے تو ان کو سایۂ رحمت و بخشش میں لے لے ؛

لعان

اگر خاوند اپنی بیوی کے چلن پر داغ لگائے اور اپنے سوا کوئی گواہ نہ لا سکے۔ تو چار بار خدا کی قسم کھا کر اپنی صداقت کا اعلان کرے اور پانچویں بار کہے کہ اگر وہ جھوٹ بولتا ہو تو اس پر اللہ کی لعنت !

اگر عورت اپنے آپ کو معصوم بتائے تو وہ مرد کے بعد چار بار قسم کھا کر بیان کرے کہ یہ شخص سرتاسر جھوٹا ہے اور پانچویں دفعہ کہے کہ

Marfat.com

اگر مرد سچا ہو۔ تو مجھ پر خدا کا غضب ہو۔

یہ سب کچھ اللہ کے علم اور اس کی حکمت کے پیشِ نظر ہے۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ خانہ داری کی مصلحتیں کیا ہیں! ع آیات ۱-۱۰،

ام المومنین حضرت عائشہؓ کیخلاف طوفان

مسلمانو! جن لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ کے خلاف طوفان کھڑا کیا۔ وہ تم میں سے ہی تھے۔ اس کی حکمت یہ تھی۔ کہ مومن اور منافق کی پہچان ہو جائے۔

مومنوں کو انتباہ

مومنو! تم نے ایسی بُری بات سنتے ہی کیوں نہ کہہ دیا کہ یہ صریح جھوٹ ہے۔ پاکباز نبی کی پاکدامن بیوی کی طرف یہ نسبت انتہائی ذلّت اور جھوٹ ہے۔ ورنہ وہ کمبخت وقت پر چار گواہ کیوں نہ لائے۔ اگر تم پر اللہ کا خاص فضل نہ ہوتا تو تم عذابِ عظیم کا شکار ہو جاتے۔ تم اس جھوٹے واقعے کو معمولی خیال کرتے تھے۔ حالانکہ اللہ کی نظر میں یہ گناہِ عظیم تھا۔ کیونکہ اس سے سرورِ کونینؐ کی عزت پر بدنما داغ لگ سکتا تھا۔ تم نے سنتے ہی کہہ دینا تھا۔ یہ بہتان عظیم ہے۔ یہ نصیحت اسلئے کی جاتی ہے کہ تم کبھی آئندہ ایسی جسارت نہ کرو۔ مومنوں کے متعلق ایسی بُری باتوں کا چرچا کرنے والوں کے لئے دنیا و آخرت دونوں جگہ دردناک عذاب تیار ہے اگر اللہ کا فضل اور رحمت شاملِ حال نہ ہوتی۔ تو تم پر بھی عذاب آجاتا، ع ۲ ۱۱ ۲۰

بہتانِ عظیم

شیطان کی پیروی نہ کرو۔ وہ تو بے حیائی اور بُرے کاموں ہی کی تلقین کرے گا۔ تمہاری پاکیزگی اللہ کی رحمت و کارسازی کا نمونہ ہے۔

فصل ۱۶۷ شیطان کی پیروی سے بچو،

تم میں جو لوگ بزرگ اور صاحبِ مقدور ہیں۔ وہ محتاجوں اور اللہ کی

Marfat.com

راہ میں ہجرت کرنے والوں پر احسان نہ کرنے کی قسم نہ کھائیں۔ انسانی گناہوں سے درگذر کرو تاکہ اللہ تمہیں اپنے سایۂ رحمت و بخشش میں لے لے ؛

کند ہمجنس باہمجنس پرواز

پاکدامن خواتین پر تہمت لگانے والوں کے لئے دنیا و آخرت میں لعنت ہے۔ گندی عورتیں گندے مردوں کے لئے اور گندے مرد گندی عورتوں کے لئے ہیں اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں، اخلاق کی یگانگت اتحاد و اُنس کا ذریعہ ہے۔ نیکی میں بھی اور بدی میں بھی (لہٰذا تم پاکیزہ ساتھی تلاش کیا کرو) ؛ ۳۴ آیات ۲۱-۲۶۔

قانونِ اجازت

اے مسلمانو! دوسروں کے گھروں میں بلا اجازت اور السلام علیکم کہے بغیر مت جاؤ۔ اگر صاحب خانہ اجازت نہ دے تو از خود گھر میں داخل مت ہو اور اگر وہ (کسی وجہ سے) کہے کہ لوٹ جاؤ۔ تو بخوشی لوٹ جاؤ۔

یہ قانونِ اجازت ان گھروں کے لئے ہے۔ جہاں آدمی رہتے ہیں۔ تاکہ بداخلاقی اور مفاسد کا انسداد ہو سکے۔ ورنہ جہاں کوئی رہائش نہ رکھتا ہو وہاں بلا اجازت بھی جا سکتے ہو۔ تمہاری نیتوں اور حرکات سے اللہ اچھی طرح واقف و باخبر ہے ؛

قانونِ عصمت (پردہ)

مسلمان مرد اور عورتیں نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور مومن عورتیں اپنی زینت کو ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے سینوں پر دوپٹوں کی بکل مارے رہیں۔ شوہر[1]۔ باپ[2]۔ خسر[3]۔ بیٹے[4]۔ بھائی[5] بھتیجے[6]۔ بھانجے[7]۔ عام عورتیں، خدمتگار عورتیں[9]۔ ضعیف العمر مرد[10] یا شریف النفس نابالغ لڑکے اس حکم سے مستثنےٰ ہیں۔ ہاں یہ ہر وقت اپنے

Marfat.com

حال اور حرکات میں محتاط رہیں تاکہ پردہ کا مقصد فوت نہ ہو جائے ؛

مسلمانوں ! اللہ کی بارگاہ میں توبہ کرتے رہو تاکہ فلاح پا سکو۔

بیواؤں کے نکاح کر دو، — بیواؤں کے نکاح کر دو۔ اپنے غلاموں اور لونڈیوں کے بھی (دستور کے مطابق) نکاح کر دو۔ ان کی مفلسی نکاح کرنے میں روک نہ بنے اسلئے کہ اللہ اپنے فضل سے ان کو غنی کر سکتا ہے ؛

مکاتبت — غلاموں میں سے جو مکاتبت کے خواہاں ہوں۔ تم ان سے مکاتبت کر لیا کرو۔ جبکہ ان میں آثارِ رشد و نیکی پاؤ اور انہیں مال بھی دے سکو۔

لونڈیوں کو حرامکاری پر مجبور نہ کرو، — پاک دامن لونڈیوں کو دنیا کے عارضی فائدے کے لئے حرام کاری پر مجبور نہ کرو۔ نکاح مشروع کی بجائے زنا پر مجبور کرنے والا عذابِ الٰہی کا مورد ہوگا ؛

یہ واضح احکام اور عصرِ ماضی کے حالات اسلئے بیان کئے جاتے ہیں۔ کہ نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے سامانِ نصیحت ہوں ؛ ع ۴ - ۲۷/۳۴

فصل ۱۶۸

نورِ حق کی تمثیل

(دنیا کا کوئی نور اللہ کے نور کی نظیر نہیں ـــــ لیکن) انسانوں کو سمجھانے کے لئے اللہ کو زمین و آسمان کا نور قرار دے کر ایسے نور سے مثال دی ہے جس میں زیادہ سے زیادہ اور عمدہ صفات جمع ہو سکتی ہیں ـــ چراغ خود روشن ہے پھر طاق میں رکھا ہوا ہے تاکہ روشنی منتشر نہ ہو۔ مجرّد چراغ نہیں۔ وہ شیشہ کی ایسی قندیل میں ہے جو نہایت شفاف ہے اس چراغ کا تیل زیتون کا ہے جس کی روشنی دنیا کے تمام تیلوں سے صاف ہوتی ہے جس درخت سے یہ تیل حاصل کیا جاتا ہے وہ سایہ پروردہ تھا

Marfat.com

اس طرح گویا اعلیٰ جنس کا تیل ہے۔ پھر وہ چراغ شرابخانے قمارخانے یا بت خانے کا نہیں ہے بلکہ خانۂ خدا میں جل رہا ہے۔ جہاں کے خدا پرست لوگ عبادتِ الٰہی میں مشغول ہیں ؛

پاکباز

یہ وہ پاکباز ہیں۔ جن کو تجارت یادِ الٰہی سے غافل نہیں کر سکتی۔ نہ قیام صلوٰۃ اور ایتاءِ زکوٰۃ سے وہ رُکتے ہیں ——— وہ اس دن کی ہیبت سے ڈرتے ہیں جب مارے خوف کے دل الٹ جائیں گے۔ آنکھیں پھری کی پھری رہ جائیں گی۔ ان کی نکوکاری کا بہتر بدلہ ہوگا ؛

منکرین حق کی دو مثالیں،

(۱) منکرین حق کے اعمال دھوکہ کی ٹٹی ہیں۔ چٹیل میدان میں چمکتا ہوا ریتا جسے پیاسا پانی خیال کرے۔ مگر قریب پہنچے تو مایوس ہو کر رہ جائے اور تڑپ کر مر جائے (پھر) خدا کو سامنے دیکھے کہ وہ اس کا حساب چکا رہا ہے اور وہ بہت جلدی حساب لینے والا ہے ؛ ع آیات ۳۵-۴۰۔

(۲) کفر کی تاریکی کی دوسری مثال یہ ہے کہ گہرے دریا کے اندھیرے ہوں۔ پھر دریا کو موجوں نے گھیر رکھا ہو۔ جن پر ابرِ غلیظ بھی ہو، اب بے ریا کی تہ میں پڑا ہوا آدمی ہاتھ نکالے تو توقع نہیں کہ اسے دیکھ سکے۔ اللہ کے بغیر تمہیں نورِ ہدایت کا سہارا ممکن نہیں۔

یادِ الٰہی

زمین و آسمان کی تمام مخلوق اللہ کی حمد و ثنا میں زمزمہ سنج ہے پرند پر پھیلائے اپنی صلوٰۃ و تسبیح میں مشغول ہیں۔ اللہ ہر ایک سے باخبر ہے ؛

اللہ کی فرمانروائی

آسمان و زمین کی حکومت اللہ ہی کے لئے ہے اور سب کو لوٹ کر اللہ کی بارگاہ میں ہی جانا ہے اللہ بادلوں کو ہانک لاتا ہے اور انہیں

Marfat.com

تہ بہ تہ رکھتا ہے اور تو دیکھتا ہے۔ کہ ان میں سے پانی نکل آتا ہے۔ پھر بعض بادلوں میں سے اولے برساتا ہے۔ اِدھر بجلی کی چمک ہے کہ آنکھوں کے نور کو اُچک لے جاتی ہے، پھر دن اور رات کا چکر ہے، یہ سب آنکھوں والے کے لئے عبرت کے نشانات ہیں ؛

ہر چلنے پھرنے والے جانور کو پانی سے پیدا کیا تو پھر کوئی تو رینگنے والا ہے کوئی دو پاؤں پر چلتا ہے، کسی کے چار پاؤں ہیں۔ اس کی قدرت کاملہ جیسے چاہتی ہے۔ پیدا کرتی ہے ؛

واضح آیات

یہ واضح آیات ہیں۔ ہاں راہِ حق کی راہ نمائی اس کے اپنے ہی ہاتھ میں ہے۔ اب کوئی اطاعت گزار ہوگا کوئی مخالف !

منکرینِ حق کا گریز

جب (منکرینِ حق کو) اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے کی طرف بلایا جاتا ہے۔ تو ایک فریق گریز کرتا ہے ——— مگر کچھ ملنے کی امید ہو تو کان دبائے رسولِ اکرمؐ کی طرف چلے آتے ہیں۔ ان کے دل نفاق اور شک کے روگی ہیں کہ کہیں اللہ اور رسولؐ کا انصاف ان کو حق سے محروم نہ کر دے یہ خود ہی ظلم کرنے والے ہیں ؛ ع۔ آیات ۴۱ - ۵۰ -

فصل ۱۶۹
مردانِ حق کی اطاعت

مومن اللہ اور رسولؐ کے فیصلوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کر دیتے ہیں یہ اطاعت بھی ان کے لئے ذریعۂ نجات و کامرانی ہے۔ منافق بڑی قسمیں کھاتے اور باتیں بناتے ہیں کہ ہم تو رسولِ پاک کے حکم پر گھر بار چھوڑ کر نکل پڑیں گے (کہو) باتیں نہ بناؤ! اپنے عمل سے اطاعت کا ثبوت دو۔ یہ تمہارے اپنے لئے بہتر ہے ورنہ نبیؐ پاک تو صرف تبلیغ پر مامور ہیں،

Marfat.com

دینِ اسلام کا بول بالا ہوگا۔

اللہ کا وعدہ ہے کہ نیکوکار مومنوں کو زمین میں اسی طرح خلافت عطا کرے گا جیسے پہلے نیکوکاروں کو عطا کرتا رہا ہے دینِ اسلام کا بول بالا ہوگا اور خوف کی حالت کو امن سے بدل دیا جائے گا ؛

وہ اللہ کی بندگی میں ثابت قدم رہیں۔ شرک سے آلودہ نہ ہوں۔ نماز قایم کریں۔ زکوٰۃ دیں اور اطاعتِ رسولؐ میں مضبوط ہو جائیں۔ پھر رحمت حق ان کے لئے ہے۔ جس نے سچائی سے انکار کیا وہ بھٹک کر رہ گیا۔ حق پرست جماعت فاتح بن کر زمین میں ضرور غلبہ حاصل کریگی، اور کافر خدائی طاقتوں کے مقابلہ میں ناکام رہ کر آتشِ عذاب کا ایندھن بنکر رہ جائیں گے اور وہ بدترین جگہ ہے ؛ ع۔ آیات ۵۱ - ۵۷۔

تین وقتوں میں اجازت ضروری ہے

مسلمانو! تمہارے خدمتگار ملازم جو حدِ بلوغ کو نہیں پہنچے۔ تین وقتوں میں تمہارے پاس آتے وقت اجازت لے لیا کریں۔ نمازِ صبح سے پہلے (۲) جب دوپہر کے وقت سونے کے لئے کپڑے اتار چکے ہو اور (۳) بعد از نمازِ عشاء۔ اس لئے کہ یہ پردے کے اوقات ہیں۔ ہاں عام اوقات میں انہیں اجازت ہے۔ کہ وہ بے روک ٹوک گھر کا کام کرتے پھریں۔ یہ حکمت والے خدا کی نصیحتیں ہیں ؛

قانونِ ادب

جب تمہارے لڑکے بالغ ہو جائیں تو وہ بھی اجازت کے دستور پر عمل کریں۔ گھر کی بوڑھی عورتیں (جو نکاح کی عمر سے گذر چکی ہیں) گھر میں تھوڑے کپڑوں میں رہیں تو کوئی گناہ نہیں بشرطیکہ انہیں بناؤ سنگھار دکھانا منظور نہ ہو اور اگر زیادہ احتیاط رکھیں تو ان کے حق میں بہتر ہے۔ اللہ کو ہر

Marfat.com

بات کا علم ہے ——— اندھے لنگڑے اور مریض اپنے گھروں سے کھانا کھا سکتے ہیں۔ پھر ماں باپ، بہن، بھائی، چچا۔ چچی، ماموں ممانی۔ یا جن کے وہ مختار ہیں! یا دوست سب کے گھروں سے بوقتِ ضرورت کھا سکتے ہیں۔ پھر اس میں کوئی گناہ نہیں۔ کہ تم سب مل کر کھاؤ یا جُدا جُدا جب گھر جاؤ تو گھر والوں کو السلام علیکم کہا کرو، یہ ایک پاکیزہ اور مبارک دعا ہے جو تمہیں خدا کی طرف سے تعلیم کی گئی ہے یہ سب باتیں تمہیں عقل سکھانے کے لئے بیان کر دی ہیں ؛ ع ۸ آیات ۵۸-۶۱،

آدابِ مجلس

حُسنِ مجلس کے لئے ضروری ہے کہ جب نبی اکرمؐ کسی جماعتی کام کے لئے لوگوں کو اکٹھا کریں۔ تو کوئی مسلمان بغیر اجازت وہاں سے نہ جائے اور (اے پیغمبر!) جب کوئی آپ سے ضروری کام کے لئے اجازت طلب کرے تو جسے آپ مناسب سمجھیں اجازت دے دیں (جسے نہ سمجھیں نہ دیں) پھر آپ ان کے حق میں اللہ سے بخشش مانگیں (ہو سکتا ہے کہ جماعتی کاموں میں حاضری ذاتی کاموں سے زیادہ ضروری ہو)،

آدابِ مجلس میں دوسری بات یہ ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو معمولی آدمیوں کی طرح بے ادبی سے نہ پکارو اور نہ ان لوگوں کو اجازت ہے جو چھپ کر مجلسِ شورے میں بلا اجازت سٹک جاتے ہیں۔ حکمِ رسولؐ کی مخالفت کرنے والے ڈریں کہ وہ کسی آفت کا شکار نہ ہو جائیں ؛

زمین و آسمان میں فقط اللہ تعالیٰ ہی کی سلطنت ہے۔ اُسے ہر بات سے آگاہی ہے اور وہ وقت آنے پر سب کا نیک و بد بتا دے گا ؛ ع ۹ - آیات ۶۲-۶۴،

Marfat.com

سولھواں باب

سُوْرَۃُ الْفُرْقَان - یہ سورہ مکّی ہے، اس میں ۷۷ آیات اور ۶ رکوع ہیں،
(سورۃ النور میں خدائی نور کی طرف دعوت دے کر باطل کی تاریکیوں سے
انسان کو نجات دی گئی تھی - اب وہ لوگ جو توحید، قرآن عزیز، اور رسالت کے متعلق شک
تخمین کے پردوں میں گم ہیں - ان کے حجابات اٹھا دیئے گئے ہیں - حق اور باطل
کو جدا جدا کر کے دکھا دیا گیا ہے)

فصل ۱۷۰ حق و باطل کا قانونِ امتیاز

وہ ذات بابرکت ہے - جس نے حق و باطل کا قانونِ امتیاز نازل کیا تاکہ
لوگوں کے لئے عذابِ خدا سے ڈرنے کا ذریعہ بن سکے،
وہ اللہ آسمان اور زمین کا بلا شرکت غیر شہنشاہ ہے، وہ اولاد سے
بے نیاز ہے، اس کی سلطنت میں کوئی حصہ دار نہیں اور اس نے ہر چیز کو
مقررہ انداز پر پیدا کیا ہے ؛

منکرین حق جن چیزوں کو اللہ کے سوا معبود بناتے ہیں - وہ اتنی درماندہ
عاجز مخلوق ہیں کہ خود اپنا بُرا بھلا بھی ان کے اختیار میں نہیں ؛

کافروں کا بہتان

وہ قرآن عزیز کو جھوٹ بتاتے ہیں، اسے پیغمبر حق کا افترا کہتے ہیں اور
وہ بھی ایسا جس میں دوسروں نے بھی اعانت کی ہو (نعوذ باللہ) یہ سراسر ظلم
اور جھوٹ کا ارتکاب ہے ؛

کافر کہتے ہیں کہ قرآن عزیز خود ساختہ کتاب ہے - رِل جُل کر بنائی گئی ہے اور

Marfat.com

اس میں سوائے پرانے قصوں کے کچھ ہے ہی نہیں (اگر غور کریں تو انہیں معلوم ہو جائے) کہ یہ قانونِ حق تو آسمان و زمین کے رازدان کی طرف سے نازل ہوا ہے اور اس کی رحمت بخشش کا نشان ہے (کہ ایسے بہتانوں پر تمہیں نہ انہیں دیتا)

رسولِ اکرمؐ کی انسانی حیثیت،

یہ (بدبخت) رسولِ اکرمؐ کی انسانی حیثیت۔ کھانا پینا اور بازاروں میں آنا جانا نہیں سمجھ سکتے اور خدا کے تجویز کردہ معیارِ نبوت کی بجائے اپنی طرف سے اچنبھوں کا مطالبہ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں اس پر کیوں نہ کوئی فرشتہ اترا۔ کہ ہر وقت اسکے ساتھ رہتا۔ یا کوئی خزانہ ہاتھ آجاتا۔ یا کوئی باغ بنا دیا جاتا، ان ظالموں کے نزدیک سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جادو زدہ ہیں؛

دیکھو پیغمبرِ حق! آپ کی نسبت کیسی جھوٹی باتیں بناتے ہیں جن کی وجہ سے ایسے گمراہ ہیں کہ راہِ حق پر آ ہی نہیں سکتے، ع آیات ۱-۱۰

فصل ۱۷۱

کٹ حجتیاں کرنے کی وجہ،

خدا کے ہاں کسی چیز کی کمی نہیں۔ وہ بہتر باغ بنا سکتا ہے ایسے باغ جس کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں جس میں محلات ہوں گے لیکن انکی کٹ حجتیاں اس وجہ سے ہیں کہ وہ قیامت پر ایمان نہیں رکھتے (ایسے ظالموں کے لئے ہم نے جہنم تیار کر رکھا ہے یہ دور سے ہی اس کا جوش و خروش سنیں گے اور جب اس کی کسی تنگ جگہ شکیں باندھ کر ڈال دئے جائیں گے تو موت ہی موت پکاریں گے (انتہائی تکلیف میں انسان موت کی تمنا کرتا ہے) فرشتے پکاریں گے کہ ایک موت نہیں۔ بہت سی موتوں کو پکارو،

ان سے دریافت کیجئے کہ کیا یہ دوزخ بہتر ہے یا ہمیشگی کا باغ جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا گیا ہے اور جو انکے نیک اعمال کا صلہ ہے اور (بہتر) مقام

Marfat.com

وہاں ان کو منہ مانگی نعمتیں ملیں گی۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے ؛

قیامت کی بازپرس

قیامت کے دن جھوٹے معبود اللہ کے حضور حاضر کئے جائیں گے اور ان سے پوچھا جائے گا۔ کیا میرے بندوں کو تم نے گمراہ کیا یا وہ خود گمراہ ہو گئے ؟ وہ پکار اٹھیں گے' اے پروردگار! ہم تو تیرے بندے ہیں۔ ہمارے لئے کیسے ممکن تھا کہ تیرے سوا کسی دوسرے کو کارساز بناتے، اصل بات یہ ہے کہ تو نے ان لوگوں کو اور ان کے بڑوں کو آسودہ حال کر دیا اور یہ تیری یاد بھول کر ہلاکت کی راہ پر جا پڑے ؛

ظالموں کا انجام

اللہ تعالےٰ اب جھوٹے پجاریوں سے کہے گا "اب تو تمہارے گروہ بھی مکر گئے۔ اب عذاب سے بچنے کی کوئی صورت ہے ؟ ——— ہر ظالم کے لئے بہت بڑا عذاب تیار ہے ؛

اے پیغمبرِ حق! تجھ سے پہلے بھی جتنے نبی آئے وہ انسان تھے' کھانا کھاتے اور بازاروں میں چلتے تھے' لہٰذا ان کے فتنوں میں ثابت قدم رہو اور انکی پروانہ کرو ؛ ع آیات ۱۱ - ۲۰ ؛

قَالَ الْمَلَاُ

لقائے الٰہی کے منکر

لقائے الٰہی کے منکر کہتے ہیں۔ کہ ہم پر فرشتے کیوں نہیں اترے یا ہم رب کو خود کیوں نہیں دیکھتے۔ یہ ظالم حدِ انسانیت سے بہت بڑھ گئے ہیں اور نہیں جانتے کہ جس دن فرشتے دیکھیں گے تو اس دن مجرم پکار اٹھیں گے (ہائے دُور دفان! (روک آڑ)

ان کے نیک اعمال بھی (گناہوں کی زیادتی کی وجہ سے) اڑتی خاک کی

Marfat.com

مانند ہوں گے جنتیوں کے لئے اس دن بہتر سے بہتر ٹھکانا ہوگا۔ اور عمدہ خوابگاہ ؛

کافروں کی حسرت

جس دن آسمان بدلی سے پھٹ جائیگا اور فرشتے جوق در جوق اتر آئینگے اس دن اللہ کی حکومت ہوگی اور کافروں پر زمین تنگ ہو جائیگی۔ ظالم اپنے ہاتھ کاٹ کر رہ جائیں گے اور کہیں گے۔ کاش! ہم بھی اللہ کے رسولؐ کے ساتھ ہوتے اور دشمنانِ حق کا ساتھ نہ دیتے، نصیحت آجانے کے بعد شیطان نے اپنی عادت کے مطابق ہمیں گمراہ کر دیا ——— رسولؐ اکرم پکاریں گے اے پروردگار! میری اس اُمت نے قرآن عزیز کو یکسر اس (نعوذ باللہ) کہا۔ ہر نبی کے دشمن مجرم لوگ ہوئے (اور اے پیغمبر حق!) آپ کو مدد دینے اور راہ دکھانے کے لئے پروردگارِ عالم کافی ہے ؛

کافر کہتے ہیں۔ قرآن عزیز مکمل ایک دم کیوں نہ نازل ہوا ؟

قرآنِ عزیز کو اسی طرح تجما تجما (ٹکڑے ٹکڑے) اترنا چاہیے تھا تاکہ سرورِ کونینؐ کے دل کو تسکین ہوتی رہے اسی لئے ٹھیر ٹھیر کر ہم نے اتارا ؛

منکر کیسا ہی اعتراض کریں۔ ہمارے پاس بہتر جواب اور توجیہ موجود ہے

جو لوگ قیامت کو منہ کے بل گھسیٹ گھسیٹ کر جہنم کی طرف ہانکے جائینگے یہی بدترین جگہ میں ہونگے اور سب سے زیادہ گمراہ ! ۳ع آیات ۲۱-۳۴،

فصل ۱۷۲

موسیٰؑ کی بعثت

ہم نے موسیٰؑ کو توراۃ عنایت فرمائی اور ان کے بھائی ہارون علیہ السلام کو ان کا مددگار بنایا۔ پھر قانونِ حق جھٹلانے والوں کی طرف بھیجا۔ انہوں نے نصیحت حاصل نہ کی تو دشمنانِ حق کا کھیڑا ہی کھو دیا گیا ؛

اسی طرح قومِ نوحؑ۔ قوم عادؑ۔ ثمودؑ اور کنوئیں والے اور کئی دوسرے لوگ

Marfat.com

جب اللہ کی واضح مثالیں سُن لینے کے بعد بھی راہِ ہدایت پر نہ آئے تو ہمیشہ کے لئے برباد کر دیئے گئے۔ لوطؑ کی بستی پتھراؤ کی بارش سے ہلاک ہوئی۔ یہ اسے دیکھ سکتے ہیں لیکن وہ احیائے ثانی کی امید نہیں رکھتے ؛

دشمنانِ حق کی ہنسی

اے پیغمبرِ حق! جب تجھے دیکھتے ہیں تو ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں۔ یہی حضرت ہیں جو رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ اگر ہم بتوں کی پوجا میں ثابت قدم نہ ہوتے تو اس نے ہمیں گمراہ ہی کر دیا تھا عنقریب جب عذاب اپنی آنکھوں سے دیکھیں گے تو سمجھ لیں گے کہ مومنوں اور کافروں میں کون زیادہ گمراہ ہے ؛

نفس کا بندہ

اے پیغمبرِ حق! آپ نے اس شخص کو دیکھا جس نے اپنی خواہش نفسانی کو خدا بنا رکھا ہے۔ کیا تم اس کی نگرانی کر سکتے ہو؟ تم یہ خیال کرتے ہو۔ کہ ان میں سے اکثر بات کو سنتے یا سمجھتے ہیں (ایسا نہیں) وہ تو بس چوپایوں کی طرح ہیں۔ بلکہ ان سے بھی گئے گذرے ، ۴ع آیات ۴۳-۴۴

دیکھتے نہیں اللہ نے سائے کو کیسے پھیلا رکھا ہے اگر وہ چاہتا تو اس کو ایک حالت پر ٹھیرا ہوا کر دیتا۔ آفتاب کو اس کا سبب ظاہری بنایا۔ پھر اُسے آہستہ آہستہ سمیٹ لیا جاتا ہے ؛

دن اور رات کا چکر

اسی قادرِ مطلق نے لوگوں کے لئے رات کو پردہ پوش اور نیند کو موجبِ راحت بنایا اور دن کو حرکت و کارسازی کا ذریعہ ؛

بارانِ رحمت

وہی بارانِ رحمت کی خوشخبری کے لئے ٹھنڈی ہوائیں چلاتا ہے پھر ان کے بعد پاک صاف پانی برساتا ہے جس سے مُردہ زمین میں جان آجاتی ہے

Marfat.com

چارپائے اور انسان اس سے سیراب ہوتے ہیں۔ پانی کی یہ تقسیم اللہ ہی کی طرف سے ہے لیکن اکثر لوگ ناشکر گزار ہیں۔ اگر ہم چاہیں تو ہر بستی میں ایک ڈرانے والا بھیج دیں ——— کافروں کا کہنا نہ مانو اور مضبوطی سے ان کا مقابلہ کرتے رہو،

اسی قادر مطلق نے دو دریاؤں کو آپس میں ملایا۔ ایک کا پانی میٹھا مزے دار ہے اور دوسرے کا کھاری اور کڑوا۔ دونوں میں ایک روک اور اٹل آڑ ہے،

قدرتِ حق

قدرتِ حق ہی تو ہے کہ انسان کو پانی سے پیدا کیا۔ پھر اس کے حسب اور سسرال کے رشتے بنائے۔ منکرینِ حق ان جھوٹے معبودوں کے پجاری ہیں۔ جو نہ ان کو نفع دے سکتے ہیں۔ نہ نقصان۔ کافر تو مخالفتِ حق میں ہر وقت کمر بستہ ہیں،

فصل ۱۷۳

اے پیغمبرِ حق! آپ خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہیں۔

تبلیغِ رسالت

کہہ دیجئے تبلیغ رسالت کسی مزدوری کی محتاج نہیں۔ صرف راہِ حق کا دکھانا مقصود ہے،

زندہ خدا

اس زندہ خدا پر بھروسہ رکھو جس کو کبھی مرنا نہیں اس کی حمد و ثنا اور پاکیزگی کے نغمے بلند کرو وہ خود بندوں کے گناہ سے باخبر ہے ——— اس نے آسمان و زمین کو سات دن میں پیدا کیا۔ پھر شہنشاہی کے تختِ جلال پر متمکن ہو گیا ——— جب کافروں سے کہا جاتا ہے کہ الرحمٰن کو سجدہ کرو تو کہتے ہیں الرحمٰن کیا نام ہے؟ یہ نام سنکر وہ اور زیادہ غفلت کا

Marfat.com

شکار ہوتے ہیں ؛ ع آیات ۴۵-۶۰،

نشاناتِ حق

اسی ذاتِ بابرکت نے آسمان میں برج بنائے۔ آفتاب کی جگمگاتی مشعل اور نورانی چاند بنایا اور رات اور دن بنایا۔ جو ایک دوسرے کے پیچھے آتے جاتے رہتے ہیں، یہ سب نشانیاں ان کے لئے ہیں جو غور کرتے ہیں اور شکر گزار ہیں ؛

خدا کے خاص بندے اور ان کے اعمال

خدائے رحمٰن کے خاص بندے زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں اور جاہلوں کو "السلام علیکم" کہہ کر گزر جاتے ہیں۔ راتوں کو اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی سے کھڑے رہتے ہیں اور ان کی دعا یہ ہوتی ہے "اے پروردگار ہم سے عذابِ دوزخ کو ہٹا کہ دوزخ کا عذاب ایک بھاری مصیبت ہے، بدترین مقام اور ٹھکانا ہے" ——— وہ فضول خرچ نہیں کرتے کفایت شعار ہیں۔ وہ اللہ کے سوا کسی کو نہیں پکارتے۔ کسی کو ناحق قتل نہیں کرتے۔ بدکاری نہیں کرتے، جو یہ گناہ کرے گا۔ وہ خود خمیازہ بھگتے گا قیامت کو اس کے لئے ذلت کی مار ہوگی۔ ہاں توبہ اور ایمان و اصلاح کی راہ ہر حال میں کھلی ہے۔ ایسے لوگوں کی برائیاں نیکی کے اثر سے محو ہو جائینگی، یہ (نیکوکار) جھوٹی گواہی نہیں دیتے۔ بیہودہ مشغلوں سے گذر جاتے ہیں۔ اللہ کی آیات سُنکر بہروں اور گونگوں کی طرح نہیں رہتے بلکہ نصیحت حاصل کرتے ہیں ——— ان کی پکار یہ ہوتی ہے ——— "اے پروردگار! ہمارے ساتھیوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عنایت فرما۔ ہم کو پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔ ان پرہیزگاروں کو صبر کے بدلے بہشت میں

Marfat.com

!لاخانے ملیں گے وہاں دعا اور سلام سے استقبال ہوگا۔ اور ہمیشہ بہترین مقام
اور ٹھکانا ملے گا ؛

اے پیغمبر حق! کہہ دیجئے۔ کہ اگر تم اللہ کو نہیں بلاتے تو اسے تمہاری
کچھ پروا نہیں۔ اگر تم نے اس کی آیتوں کو جھٹلایا ہے تو اب اس کا وبال
تمہارے سر پر آکر رہے گا ؛ ع۔ آیات ۶۱-۷۷

سُوْرَۃُ الشُّعَرَاءِ ۲۶ :- یہ سورہ مکی ہے اس میں ۲۲۷ آیات اور ۱۱ رکوع ہیں

(یہ سورۃ سابقہ دو سورتوں کے ساتھ مل کر سلسلۂ موعظت کی تیسری کڑی
ہے، ذوالجلال کا ظہور ہوا۔ حجابات رسم و طبع چاک چاک کر دیئے گئے اب
وہ لوگ جو قانونِ حق کے پیرو بنے ان کے ساتھ اللہ کا سلوک صفت رحیم کے
ماتحت ہوگا۔ وہ رحمتوں کے حقدار اور نوازشاتِ الٰہی کے مستحق ہونگے لیکن معاندین
اللہ کی صفتِ عزیز کے ماتحت اللہ کے مقابلہ میں عاجز و درماندہ ہو کر رہ جائینگے)

کتاب مبین اور انسانوں کی دو قسمیں کریم لئیم

یہ کتاب مبین (واضح) کی آیات ہیں۔ اے پیغمبر! آپ ان کے ایمان
نہ لانے پر ایسے تنگدل ہو رہے ہیں کہ گویا اپنے آپ کو ہلاک ہی کر لیں گے
اگر ہم چاہیں تو آسمان سے ایسا زبردست نشان اتار دیں کہ ان کی گردنیں جھکی
کی جھکی رہ جائیں لیکن اللہ تعالےٰ کو معلوم ہے کہ ہر نئی نصیحت پر پہلو تہی کی
نئی حجت بنالیں گے (یہ حجت بازی بھی تھوڑی دیر کی بات ہے) جس عذاب کا
جھٹلا رہے ہیں اور ہنسی اڑاتے ہیں۔ وہی ان کے سروں پر مسلط ہو جائیگا۔
جس طرح زمین میں اچھی اور بری جنس کی نباتات اگتی ہے اسی طرح انسانوں میں

Marfat.com

بھی بعض کریم ہیں جو جنت میں جائیں گے اور بعض لئیم ہیں۔ جو جہنمی ہوں گے ؛
ع آیات ۱ - ۹)

دعوتِ موسیٰ

یہ بیان ہے تو ایک زندہ نشان لیکن ایمان کی دولت سے اکثر محروم ہی رہینگے
جب موسیٰ علیہ السلام کو حکم ہوا کہ وہ ظالم قوم کے پاس جائیں کیونکہ فرعون
کی قوم اللہ کی نافرمان ہو چکی تھی۔ تو انہوں نے اندیشہ ظاہر کیا کہ فرعون جھٹلائیگا
نیز کہا کہ اے خدا! میرا دم رکتا ہے اور زبان اچھی طرح نہیں چلتی۔ اس لئے
ہارونؑ کو میرے ساتھ بھیج دے۔ میں ان کا ایک جرم بھی کر چکا ہوں ممکن ہے،
وہ قتل پر آمادہ ہوں۔ اللہ نے فرمایا تم دونوں بھائی بے دھڑک جاؤ ہم تمہارے
ساتھ ہیں ؛

فرعون اور موسیٰؑ کا مکالمہ

فرعون سے کہو کہ ہم جہانوں کے پروردگار کا پیغام لائے ہیں۔ تو
بنی اسرائیل کو ہمارے ساتھ بھیج دے ؛

فرعون کے پاس یہ پیغام پہنچا۔ تو اس نے کہا "اے موسیٰ۔ تجھے بچپن
میں ہم نے پالا۔ تو زندگی کے کئی سال ہمارے پاس رہا۔ پھر تو نے ایک
حرکت کی (قبطی کو مار ڈالا) تو بڑا ہی ناشکر گزار ہے ؛"
موسیٰؑ نے کہا "یہ درست ہے۔ کہ میں نے غلطی کی اور میں تم سے خائف
بھی تھا لیکن اب پروردگارِ عالم کا پیغام لے کر آیا ہوں۔ تم میرے ذاتی
احسان کی آڑ لے کر (بنی اسرائیل) قوم کو غلام کیسے بنا سکتے ہو ؟"
فرعون نے پوچھا "رب العلمین کون ہے ؟" موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔
"وہی جو آسمان و زمین اور تمام کائنات کا پروردگار ہے" ——— فرعون نے

Marfat.com

درباریوں سے کہا "سنتے ہو؟" ——— موسیٰ علیہ السلام نے کہا۔ "وہ تمہارا اور تمہارے بڑوں کا بھی رب ہے" ——— وہ بولا "ہو نہ ہو، یہ رسول تو دیوانہ معلوم ہوتا ہے" ——— موسیٰؑ نے کہا۔ "ارے! وہ مشرق و مغرب اور تمام خلقتِ کائنات کا بھی رب ہے۔ کاش! تم عقل سے کام لے سکو"۔

فرعون نے کہا۔ "اگر میرے بغیر کسی کو تم نے پروردگار مانا تو قید کر دونگا"۔

——— "کیا معجزہ دیکھ کر بھی؟" موسےٰ علیہ السلام کا جواب تھا۔

فرعون نے کہا۔ "اگر تو سچا ہے تو لا معجزہ دکھلا!"

عصائے موسوی اور یدِ بیضا

موسےٰ علیہ السلام نے اپنی لاٹھی پھینکی تو وہ اژدہا بن گئی اور ہاتھ باہر نکالا تو دیکھنے والوں کی آنکھیں روشنی سے چندھیا گئیں۔ ع ۲ آیات ۱۰-۳۳،

فرعون کا مشورہ

فرعون نے کہا۔ یہ شخص ماہر جادوگر ہے اور چاہتا ہے کہ جادو کے زور سے تمہیں ملک سے نکال باہر کرے۔ اب تمہارا مشورہ کیا ہے؟"

درباریوں نے کہا۔ "ان دونوں کے معاملہ کو چند دن ملتوی کر دو اور شہر کے ماہر جادوگروں کو اکٹھا کر کے ان کو مقابلہ کی دعوت دو"۔

جادوگروں سے مقابلہ

شہر میں ڈھنڈورا پٹوایا گیا اور تمام ماہر جادوگر مقابلہ میں آموجود ہوئے انہوں نے فرعون کے اقبال کی قسم کھائی اور اپنی رسیاں اور لاٹھیاں میدان میں ڈالیں (تو سانپ نظر آنے لگیں) موسےٰؑ نے اللہ کے حکم سے عصا پھینکا تو اچانک اژدہا بن کر ان کے تمام شعبدوں کو ہڑپ کر گیا،

جادوگروں کا ایمان لانا۔

تمام جادوگر سجدہ میں زمین پر گر گئے اور پکار اُٹھے "ہم جہانوں کے پروردگار پر ایمان لائے، موسیٰؑ اور ہارونؑ کے پروردگار پر!" ———

Marfat.com

فرعون نے کہا "میری اجازت کے بغیر ایمان لے آئے ہو معلوم ہوتا ہے تم سب سازشی ہو اور یہ (موسیٰؑ) تمہارا گرو ہے میں تمہارے ہاتھ پاؤں الٹے سیدھے کاٹ ڈالوں گا اور تم سب کو تختۂ دار پر کھینچ دوں گا"۔

انہوں نے کہا "پروا نہیں! اب کوئی دھمکی راہ حق سے لوٹا نہیں سکتی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ رحمت حق ہمیں ڈھانپ لے گی۔ اس لئے کہ ہم پہلے مومن ہیں"۔ ۴ع آیات ۳۴ - ۵۱،

موسیٰ علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو لے کر نکلنا اور فرعون کا تعاقب،

اب موسیٰ علیہ السلام کو وحی کے ذریعے حکم ہوا کہ وہ بنی اسرائیل کو لیکر راتوں رات شہر سے نکل جائیں، فرعون تعاقب کرے گا ——— فرعون کو جب ہجرت کی اطلاع ملی۔ تو اس نے شہروں میں اپنے نقیب بھیجے اور اعلان کر دیا کہ یہ چھوٹی سی جماعت خواہ مخواہ ہمیں ناراض کر رہی ہے حالانکہ ہم سب ہتھیار بند ہیں ——— فرعون اپنے باغات، چشمے، خزانے اور عمدہ گھر چھوڑ کر تعاقب میں نکلا اور پھر بنی اسرائیل کو ان کا وارث کر دیا گیا۔

صبح کے وقت جب دونوں جماعتیں مقابل ہوئیں۔ تو بنی اسرائیل پکار اُٹھے۔ اب تو دشمن نے ہمیں آن لیا۔ موسیٰؑ بولے۔ میرا رب رہنما ہے وہ ضرور مخلصی کا راستہ دکھائے گا۔

فرعون کی غرقابی

ضرب عصا سے دریا میں کئی رستے بن گئے۔ جن پر بنی اسرائیل چل کھڑے ہوئے۔ فرعونیوں نے پیچھا کیا تو وہ سب غرق ہو کر رہ گئے۔ موسیٰؑ اور ان کے ساتھی تمام کے تمام بچ گئے۔

اس واقعہ میں عبرت کا کھلا نشان موجود ہے لیکن منکرین حق ایمان

Marfat.com

لانے والے نہیں۔ بلاشبہ پروردگار عالم غالب اور رحم کرنے والا ہے۔ ع ۵۲/۶۹

فصل ۱۷۴ ابراہیم علیہ السلام کا تذکرہ،

ان کو ابراہیم علیہ السلام کا واقعہ سنا دو۔ انہوں نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے پوچھا "تم کس چیز کی عبادت کرتے ہو؟ وہ بولے۔ بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور ان کی سیوا میں لگے رہتے ہیں"۔

ابراہیمؑ نے کہا "کیا وہ تمہاری پکار سنتے ہیں۔ یا کیا وہ تمہیں کچھ نفع و نقصان پہنچا سکتے ہیں"؟ انہوں نے کہا۔ ہم نے تو باپ دادا کو ایسے کرتے دیکھا۔ بس اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتے"۔

ابراہیمؑ نے کہا۔ یہ بت (جو قوم کی بے راہ روی کا ذریعہ ہیں) میرے دشمن ہیں۔ میرا رب تو رب العالمین ہے، جس نے مجھ کو پیدا کیا۔ وہی ہدایت دیتا ہے، وہی خورد و نوش کا سامان مہیا کرتا ہے، پھر وہی بیماری میں شفا بخشتا ہے زندگی اور موت اسی کے ہاتھ میں ہے، مجھے امید ہے۔ کہ وہ میری خطائیں معاف کر دے گا۔

اے پروردگار! مجھے دین کی سمجھ عطا فرما۔ اپنے نیک بندوں میں شامل کر اور آنے والی نسلوں میں میرا ذکر خیر جاری رکھ، جنت کا وارث کر اور میرے باپ کے گناہ بھی بخش دے، اس لئے کہ وہ گمراہوں میں سے ہے، اے خدا حشر کے دن رسوا نہ کیجو، اس دن مال و اولاد کام نہ آئے گی۔ نجات اسی کی ہے جو پاک دل لے کر اللہ کے حضور میں حاضر ہو گیا"۔

جنتی اور دوزخی

جنت نافرمانی سے بچنے والوں کے قریب لائی جائے گی اور دوزخ گمراہوں کے سامنے، ان سے کہا جائے گا کہ اللہ کے سوا اب تمہارے معبود

Marfat.com

معبود کہاں ہیں ؟
کیا وہ تمہاری مدد کر سکتے ہیں یا تمہارا انتقام لے سکتے ہیں ؟
معبود گرُو اور گمراہ پجاری اور شیطان کے سارے لشکر اوندھے مُنہ دوزخ میں دھکیل دئے جائیں گے۔ وہاں وہ آپس میں جھگڑنے لگیں گے پجاری کہیں گے بخدا ہم گمراہی میں پڑے رہے کہ ہم تم کو پروردگار عالم کے برابر سمجھتے رہے۔ ہمیں مجرموں نے ہی گمراہ کیا ؛
اب نہ کوئی سفارش کرنے والا ہے اور نہ کوئی دلسوز دوست! کاش ہمیں پھر دنیا میں جانا ہو تو مومن بن کر رہیں ، ۶۵ آیات ۷۰-۱۰۴،

عبرت

ابراہیم علیہ السلام کے واقعے میں ایک بڑی عبرت ہے لیکن اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں۔ نوح علیہ السلام کو ان کی قوم نے جھٹلا دیا۔ ان کے بھائی نوحؑ نے پکارا۔ "تم خدا کی نافرمانی سے کیوں نہیں ڈرتے میں رسولِ امین ہوں۔ تمہیں بلا اُجرت پیغام سنا رہا ہوں پس اللہ کی نافرمانی سے بچ جاؤ۔ اور میری اطاعت کرو۔ مجرموں نے کہا۔ "کیا ہم تیری اور تیرے ذلیل ساتھیوں کی پیروی کریں"؟
نوح علیہ السلام نے کہا۔ "میں انہیں ذلیل کیسے سمجھوں۔ میں اس سے زیادہ نہیں جانتا کہ وہ میرے سچے پیرو ہیں اور میں مومنوں کو کیسے اپنے پاس سے ہانک دوں۔ میں تو صرف اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرانے والا ہوں اور بس!
وہ بولے "اے نوح! اگر تو باز نہ آیا تو سنگسار کیا جائے گا۔"

Marfat.com

فصل ۱۷۵

نوح علیہ السلام کی پکار یہ تھی ——— اے خدا! مجھے میری قوم نے جھٹلا دیا۔ اب مجھ میں اور ان میں قطعی فیصلہ کر دے اور مجھے مومنوں کے ساتھ نجات دے ؛

نوحؑ کا تذکرہ

ہم نے نوحؑ اور ان کے مومن ساتھیوں کو جو کھچا کھچ بھری ہوئی کشتی میں موجود تھے۔ بچا لیا اور باقی لوگوں کو غرق کر دیا ——— اس واقعہ میں بھی صداقتِ حق کا کھلا نشان موجود ہے! اور نوح علیہ السلام کی قوم میں بھی اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے۔ اللہ یقیناً غالب اور رحیم ہے

پ ۱۹ - آیات ۱۰۵-۱۲۳ :

قوم عاد اور ہودؑ کا تذکرہ،

قوم عاد نے بھی رسولوں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی ہودؑ نے کہا تم خدا کی نافرمانی سے کیوں نہیں ڈرتے؟ میں تمہارا دیانتدار پیامبر ہوں۔ تم اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ میں یہ پیغامِ حق کسی اجرت کے بغیر محض اللہ کے لئے پہنچا رہا ہوں ؛

کیا تم اونچی جگہوں پر محض اسلئے عمارات تعمیر کرتے ہو کہ تمہیں یہاں کی آبادی کا وہم ہے ؛

تمہاری گرفت ظالمانہ ہوتی ہے اللہ کی نافرمانی سے بچو اور میری اطاعت کرو۔ اس اللہ کی نافرمانی سے بچو جس نے چارپایوں۔ بیٹوں۔ باغات اور چشموں سے تمہاری امداد فرمائی۔ تمہارے برے اعمال کو دیکھ کر مجھے ڈر ہے۔ کہ کہیں عذاب کی لپیٹ میں نہ آجاؤ ——— منکروں نے کہا۔ تیرا سمجھانا' نہ سمجھانا برابر ہے۔ ہمیں عذاب کی دھمکی سے رعب نہ دے

Marfat.com

یہ تو ایک پرانی کہانی ہے ہمیں کوئی آفت نہیں آنے کی۔ غرضیکہ قوم عاد نے ہودؑ کو جھٹلا دیا۔ تو ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔ ان میں سے اکثر ایمان لانے والے نہ تھے۔ یقیناً تمہارا رب غالب اور مہربان ہے ۶ آیات ۱۲۴-۱۴۰

قوم ثمود اور صالحؑ کا تذکرہ:

قوم ثمود نے اپنے پیامبروں کو جھٹلایا جب ان کے بھائی صالحؑ نے کہا "تم اللہ کی نافرمانی سے کیوں نہیں بچتے۔ میں تمہارا امانتدار رسول ہوں، اللہ سے ڈرو اور میری اطاعت کرو۔ دعوتِ نبوت کسی اجر کی محتاج نہیں اس کا اجر تو اللہ کے پاس ہے ؛

کیا تم ان باغوں چشموں (شاداب) کھیتوں اور کھجوروں میں ہمیشہ بے کھٹکے چھوڑ دیئے جاؤ گے اور اس خیال سے خوش ہو ہو کر پہاڑوں سے گھر تراش تراش کر بناتے ہو۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو۔ میرا کہا مانو اور فساد سے باز آجاؤ ——" وہ بولے۔ تو ہماری طرح ایک آدمی ہے بس اتنی ہی بات ہے۔ کہ کسی نے تم پر جادو کر دیا ہے۔ اگر سچے ہو تو کوئی معجزہ دکھاؤ —— اونٹنی بطور معجزہ ظاہر ہوئی۔ اس ظالم قوم نے اپنی باری کی پروا نہ کرتے ہوئے زیادتی سے اسے کاٹ ڈالا۔ تو عذاب نے انکو آن لیا —— اس واقعہ میں بھی عبرت کا خاص نشان ہے مگر قوم ثمود کے اکثر لوگ ایمان لانے والے نہ تھے اللہ تعالیٰ یقیناً غالب اور مہربان ہے ۶ آیات ۱۴۱-۱۶۰

حضرت لوطؑ کا تذکرہ:

لوط علیہ السلام نے بھی پیغمبرانہ انداز میں اللہ کی نافرمانی سے بچنے کی تلقین کی۔ قوم کو غیر فطری داعیات نفس کی ہلاکت سے باز رکھنے کی خواہش کی اور اپنی بیزاری کا اعلان کیا لیکن قوم کے مجرموں نے کہا تو یہی کہ اگر تم

Marfat.com

اس تبلیغ سے باز نہ آئے تو تم شہر بدر کر دیئے جاؤ گے ـــــ لوط علیہ السلام نے بارگاہِ حق میں نجات کے لئے دعا مانگی تو اللہ نے ان کو مع اہل وعیال نجات دی۔ سوائے ان کی بوڑھی عورت کے جو پیچھے رہنے والوں میں تھی اور عذاب میں مبتلا ہوئی۔ باقی لوگوں پر بُری طرح پتھراؤ ہوا اور کوئی نہ بچا جو ایمان لاتا۔ یہ واقعہ بھی مہربان اور غالب خدا کی طرف سے نشانِ عبرت ہے، ع۹۔ آیات ۱۶۱-۱۷۸،

اصحاب ایکہ اور حضرت شعیبؑ کا تذکرہ،

اسی طرح بن کے رہنے والوں کو شعیب علیہ السلام نے بلا اُجرت اللہ کی طرف بُلایا اور اس کی نافرمانی کے نتائج سے آگاہ کیا۔ ان کے معروف جرائم پر یوں تنبیہ کی۔ "تم ترازو کی ڈنڈی سیدھی رکھ کر تولا کرو اور خریداروں کو چیزیں وزن میں کم نہ دیا کرو اور ملک میں فساد نہ پھیلاتے پھرو۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو جس نے تم کو اور تم سے پہلی خلقت کو پیدا کیا"

قوم کے مجرموں نے کہا۔ "تم پر تو کسی نے جادو کر دیا ہے۔ ہمارے نزدیک تو ایک جھوٹا انسان ہے اور تم میں کوئی ایسی خاص بات نہیں جو تجھے ممتاز کر دے، تو جس عذاب کی دھمکی دیتا ہے۔ وہ لے آ"

اب ان پر بادل چھا گئے اور بجائے پانی کے آگ اور پتھر برسے، اس طرح وہ ڈھیر ہو کر رہ گئے۔

اصحاب ایکہ کے اس عذاب میں بھی عبرت کا نشان موجود ہے لیکن اکثر لوگ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔ بے شک یہ واقعہ اللہ کی رحمت و غلبہ کا مظہر ہے۔ ع۱۰ آیات ۱۷۶-۱۹۱،

Marfat.com

فصل ۱۷۶ کتاب حکمت کی موعظت

اس قرآن عزیز کو پروردگار عالم کے حکم سے جبریلِ امین نے سلیس عربی زبان میں آپ کے دل پر القاء کیا۔ تاکہ گذشتہ نبوتوں کی طرح تم بھی لوگوں کو اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈراؤ۔ اس کتاب عزیز کی پیشگوئی پہلی کتابوں میں موجود ہے ؛

قرآن عربی زبان میں کیوں ہے ؟

اگر عربی زبان کے علاوہ یہ کسی دوسری زبان میں ہوتا تو مجرم پھر بھی ایمان نہ لاتے۔ جب تک عذاب نہ دیکھ لیتے۔ گناہ کرنے والوں کے دلوں میں اس طرح گرہیں پڑگئی ہیں کہ وہ ایمان لانے سے محروم رہتے ہیں۔ اچانک جب عذاب آنمودار ہوتا ہے تو وہ اس وقت مہلت مانگتے ہیں۔ کیا عذاب کے لئے جلد بازی سے کام لیتے ہیں ؛

دیکھ لینا! اگر ہم چند برس ان کو دنیاوی فائدے اٹھانے بھی دیں تو بھی جس عذاب کا وعدہ کیا جاتا ہے وہ ان کے روبرو آجائے تو ان کا ساز و سامان انہیں بچا نہ سکے گا ؛

اللہ کبھی ظلم نہیں کرتا۔

کسی بستی پر نافرمانی کے نتائج سے آگاہ کئے بغیر عذاب نہیں آتا۔ اللہ نے کبھی ظلم نہیں کیا۔ اس کلام پاک کو تو شیطان لا ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ وہ آسمان سے کوئی بات نہیں سن سکتے۔ لہٰذا اللہ کے ساتھ کسی کو مت پکارو۔ ورنہ تمہیں بھی عذاب ہوگا ؛

اپنے اقرباء کو عذاب خدا سے ڈرائیے

اے پیغمبر حق! آپ اپنے اقرباء کو عذاب خدا سے ڈرائیے اور اپنے پیروؤں کے ساتھ زندگی بسر کیجئے۔ اگر وہ نہ مانیں تو ان کے اعمال سے بیزاری کا اعلان کر دیں، اور عزیز و رحیم خدا پر بھروسہ رکھیں۔ وہ سمیع و علیم خدا آپکا

Marfat.com

ہر حال میں نگہبان ہے۔ اور آپ کی ہر حالت کو جانتا ہے ۔

شیطان بُروں کے ساتھی ہوتے ہیں

شیطان تو جھوٹے بدکاروں پر نازل ہوا کرتے ہیں۔ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والسلام جیسے پاک سیرت انسان سے انہیں کیا واسطہ ——— وہ تو فرشتوں سے کسی بات کی بھنک پڑتی تو کہہ دیتے ورنہ ان کی اکثر باتیں بڑی جھوٹ ہوتی ہیں، (ان کا کہنا کہ (نعوذ باللہ) حضورؐ شاعر ہیں)

شاعروں کا ذکر

کیا شاعروں کے پیرو ایسے خدا ترس انسان ہو سکتے ہیں؟ ان کی پیروی تو صرف گمراہی ہی کرتے ہیں۔ اور وہ خود بھی جلبِ زر کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو خود نہیں کرتے ۔

ہاں شاعروں میں بھی بعض مومن ہیں۔ جو اللہ کی یاد میں مگن رہتے ہیں اور ظلم کا مداوا کرتے ہیں ۔

کافروں کو عنقریب معلوم ہو جائے گا۔ کہ انہیں کہاں لوٹ کر جانا ہے ۔

ع ۱۱ - آیات ۱۹۲ - ۲۲۷

سورۃ النّمل

- یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ۹۳ آیات اور ۷ رکوع ہیں ۔

(یہاں تک۔ دعوت و تبلیغ کا فرض پوری طرح ادا ہو چکا۔ اب بھی جو لوگ ہدایت کی طرف توجہ نہیں کرتے وہ ایسے مفسد ہیں۔ جن کی اصلاح کی امید نہیں۔ ان کا وجود اس جسم کے جسم پر وہ رسولی ہے جو بالآخر تمام ملک اور قوم میں ذریعۂ شقاوت و بدبختی بن سکتا ہے اس لئے اس سورت میں ان کے زہریلے اثرات سے ملت کو محفوظ رکھنے کے جسدِ ملت سے کاٹ دینے کا اعلان کیا جائے گا۔ تاکہ بقیہ ملت کی حیاتِ روحانی محفوظ رہے

Marfat.com

یعنی اتمام حجت کے بعد عذاب نازل ہونے کا قانون ؛

فصل ۱۷۷

قرآن عزیز عام فہم کتاب ہے۔

یہ قرآن عزیز کی آیات ہیں اور قرآن عزیز وہ عام فہم کتاب ہے۔ جو ایمان والوں کے لئے ہدایت و خوشخبری ہے (ایمان والے) نماز قایم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں اور روزِ آخرت کا یقین رکھتے ہیں، وہ لوگ جو آخرت کا یقین نہیں رکھتے ہم ان کے بُرے اعمال ان کی نظروں میں عمدہ کر کے دکھاتے ہیں تو وہ بھٹک بھٹک کر رہ جاتے ہیں۔ یہ زیاں کار عذابِ الٰہی کے مستحق ہونگے ؛

قطعی فیصلہ

قرآنِ عزیز کے یہ فیصلے قطعی ہیں۔ کیونکہ اس کا نزول دانشمند اور جاننے والے خدا کی طرف سے ہے ؛

آگ لینے گئے اور پیغمبری مل گئی

موسےٰ علیہ السلام مدین سے واپس آتے ہوئے سلگتا ہوا انگارہ دیکھ کر اس کی طرف گئے تو رحمتِ حق نے اسی بہانے سے ان کے سر پر نبوّت کا تاج رکھ دیا ؛

غالب اور حکمت والے خدا نے عصائے موسوی (جس میں اژدہا بننے کی قوت تھی) اور ید بیضا کے معجزات عطا فرمائے ؛

فرعون کا مقابلہ

فرعون اور اس کی قوم کے لوگوں نے یکے بعد دیگرے واضح نشانات دیکھے لیکن وہ بدکار ایمان نہ لائے۔ روشن دلیلیں دیکھنے کے بعد بھی ہٹ دھرمی سے اپنی رائے نہ بدلی اور موسیٰ علیہ السلام کو جادوگر کہتے رہے، اگرچہ انہوں نے از راہِ ظلم و تکبر انکار کیا لیکن ان کے دل جانتے تھے کہ موسےٰ سچے ہیں ——— اتمامِ حجت کے بعد ان پر عذابِ الٰہی نازل ہوا۔ اور دیکھو مفسدوں کا کتنا ہی بُرا انجام ہوا!

Marfat.com

فصل ۱۷۸

داؤدؑ اور سلیمانؑ کا تذکرہ:

ہم نے داؤدؑ اور سلیمانؑ کو علم عنایت کیا۔ وہ دونوں خوش ہوئے اور کہا۔ خدا کا شکر ہے جس نے ہم کو بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت دی سلیمانؑ حضرت داؤدؑ کے جانشین ہوئے اور کہا:۔

لوگو! اللہ نے ہم پر خاص فضل کیا۔ ہر چیز کی فراوانی ہے، پرندوں تک کی زمزمہ سنجی سے ہم واقف ہیں۔"

سلیمانؑ لشکر کے اجتماع کے بعد روانہ ہوئے۔ جب وادی نملہ میں پہنچے تو "نملہ" (چیونٹی) نے اپنی قوم کو پکارا کہ شاہ کا لشکر آرہا ہے۔ تم اپنے مسکن میں گھس جاؤ۔"

سلیمان علیہ السلام اس احتیاط پر مسکرائے اور دعا فرمائی "اے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ میں تیرے ان احسانات کا شکر کرسکوں۔ جو تو نے مجھ پر اور میرے آباؤ اجداد پر کئے۔ مجھے نیک عملی کی توفیق دے اور اپنے نیکوکار بندوں میں داخل کر۔"

ہُدہُد کی غیر حاضری

اسی اثنا میں ہُدہُد غائب پایا۔ تو فرمایا وہ لشکر سے کیوں غائب ہے۔ اگر اس نے اپنی غیر حاضری کی کوئی معقول دلیل پیش نہ کی۔ تو آج اسے سخت سزا دی جائے گی۔ تھوڑی دیر کے بعد ہُدہُد حاضر ہوا اور بیان کیا کہ وہ قوم سبا کی ایک

ملکۂ سبا کے ملک کی کیفیت

حکمران عورت کی تحقیق حال کے لئے غائب تھا۔ وہ عورت ہر طرح کے شاہی ساز و سامان کی مالک ہے۔ اس کا تخت بھی بہت بڑا ہے مگر وہاں کے سب باشندے سورج پرست ہیں اور ان کو شیطان نے گمراہ کر رکھا ہے۔ وہ ظاہر و باطن کا علم رکھنے والے اور آسمان و زمین کے رازدان خدا کو نہیں

Marfat.com

مانتے ـــــ (حالانکہ) خدا تو وہی ایک ہے۔ سلیمانؑ نے (مزید تحقیق کیلئے
اپنی طرف سے ایک خط لکھا اور اسے ملکہ سبا کے پاس بھیجا ؛

ملکہ نے وہ خط سرداران قوم کے سامنے پڑھا۔ اس کا مضمون یہ تھا:۔

سلیمانؑ کا خط ملکہ سبا کے نام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اما بعد" مملکت الٰہی میں بے جا تعلّی نہ کرو اور فرمانبردار الٰہی ہو کر میرے
پاس آجاؤ۔" ع آیات ۵ - ۳۱،

ملکہ سبا کا جواب

ملکہ سبا (بلقیس) نے اپنے مصاحبوں سے مشورہ کیا اور کہا کہ تمہارے
مشورہ کے بغیر کسی امر کا قطعی فیصلہ نہ ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ ہم جنگجو اور قوت
کے مالک ہیں (جنگ کے لئے تیار ہیں) حکمرانی کی آپ مختار ہیں ؛

ملکہ نے کہا "دیکھو جب بادشاہ کسی ملک میں داخل ہوتے ہیں تو اس
ملک کو برباد کر دیتے ہیں۔ اور وہاں کے معززین کو ذلیل و رسوا۔ ان کا
یہی دستور ہے۔ لہٰذا پہلے میں ہدایا بھیج کر تحریر کرتی ہوں اور دیکھتی ہوں کہ
سلیمان کیا جواب دیتے ہیں۔" سلیمانؑ نے اس خط کے جواب میں لکھا:۔

سلیمانؑ کا جواب الجواب

درسِ توحید

مال و دولت کے ہم محتاج نہیں ہیں ہمیں صرف یہ مطلوب ہے کہ تم غیر اللہ
کی پرستش چھوڑ کر ایک خدا کے سامنے جھک جاؤ۔ ہمارا یہی مطالبہ ہے۔
اسے پورا کرو ورنہ پھر اعلانِ جنگ ہوگا اور تمہیں معلوم ہے جنگ کا انجام
کیسا ہولناک ہوتا ہے ؛"

ملکہ کے لئے ایسے سامان پیدا ہو گئے کہ وہ بارگاہِ سلیمانی میں خود حاضر
ہو کر اپنے کفر سے تائب ہوئی اور ایمان لائی ؛

Marfat.com

مظاہر قدرت آلہیہ خدا نہیں،

اسے یہ سمجھانے کے لئے کہ مظاہرِ قدرت آلہیہ خدا نہیں ہیں۔ حکمت آلہی نے ایسے تالاب سے گذارا جس پر شیشہ جڑا ہوا تھا۔ اس نے پنڈلیوں سے کپڑا اٹھا لیا لیکن جب معلوم ہوا کہ پانی نہیں تو دل کا حجاب دور ہوا اور سمجھ گئی۔ کہ جس طرح یہاں غلطی سے اس نے مظہرِ پانی کو ذاتِ پانی خیال کیا۔ اسی طرح سورج کو خدا بنانے میں بھی اس سے غلطی ہوئی۔ کہ اس نے مظاہرِ قدرت کو عین خدا سمجھا۔ اب اس کی پکار یہ تھی:۔

ملکہ سبا کا ایمان لانا

"اے میرے پروردگار! سورج کی پوجا میں مگن رہ کر میں اپنے اوپر ظلم کرتی رہی، اب میں سلیمان علیہ السلام کے ساتھ اللہ رب العالمین پر ایمان لاتی ہوں" ۴۴ - آیات ۳۲ - ۴۴،

فصل ۱۷۹

صالحؑ کی دعوت

قوم ثمود کے پاس حضرت صالح علیہ السلام پیغام لائے کہ "ایک اللہ کی عبادت کرو۔ اب اس قوم کے لوگوں میں دو گروہ ہو گئے (انکار کرنے والے اور ایماندار) صالحؑ نے فرمایا "تم بارگاہِ حق میں عاجزی کرو، مغفرت طلب کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے" ——— انہوں نے کہا صالحؑ تو اور تیرے ساتھی بڑے ہی منحوس ہیں۔ صالحؑ نے کہا۔ تمہاری نحوست خدا کی طرف سے ہے تاکہ تمہاری آزمائش ہو۔

ریاست اور پارٹی بازی

شہر میں نو رئیس تھے۔ جن میں سے ہر ایک کی جدا جدا پارٹی تھی اور وہ سب صالح علیہ السلام کے دشمن تھے، انہوں نے دلائل سے عاجز آکر یہ تجویز سوچی کہ صالح علیہ السلام کو ان کے اہل و عیال سمیت ہلاک کر دیا جائے۔ وہ تو ہلاک کیا کرتے خود عذابِ آلہی نے ان کو آن لیا۔

Marfat.com

دیکھو ان کے گھر اب خالی بھائیں بھائیں کر رہے ہیں۔ اس لئے کہ ظالم اور جاہل قوم کا انجام ہمیشہ ہلاکت ہوتا ہے ان میں سے مومن اور نیکوکار بچ گئے ؛

اسی طرح لوط ؑ کی دعوتِ حق پر قوم نے ان کو طعنے دئے اور کہا کہ یہ بڑے پاک بنتے ہیں۔ بالآخر انجام وہی ہوا۔ کہ وہ پتھراؤ سے ہلاک کر دئے گئے۔ اسلئے کہ انہوں نے نبیِ حق کے ڈرانے سے نصیحت حاصل نہ کی،

اَمَّنْ خَلَقَ (۲۰)

اللہ کی کبریائی

کیا بھلا (قدرت اور قدردانی کے لحاظ سے) اللہ بہتر ہے یا وہ چیزیں جن کو یہ لوگ شریک خدائی ٹھیراتے ہیں۔ بھلا آسمانوں اور زمینوں کو کس نے پیدا کیا۔ اور پھر آسمان سے تم لوگوں کے لئے کس نے پانی برسایا؟ (اللہ نے) ——— پھر پانی کے ذریعہ خوشنما باغ اُگائے !

لوگو! تمہارے بس کی بات نہ تھی۔ کہ اس طرح درخت اُگا سکو۔ کیا خدا کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے؟ (ہرگز نہیں) یہی (ناحق) راہِ حق سے بھٹک رہے ہیں ؛

اللہ نے زمین کو انسانوں اور حیوانوں کے لئے جائے قرار بنایا اسکے درمیان ندی نالے بہائے اور اسے ایک خاص وضع پر رکھنے کے لئے اٹل پہاڑ بنائے اور میٹھے اور کھاری سمندروں میں حدِ فاصل رکھی۔ کیا اللہ کے سوا کوئی معبود بھی ہے؟ (نہیں)،

کون ہے جو کسی بیقرار کی فریاد کو پہنچے اور اس کی مصیبت کو ٹال دے؟

Marfat.com

(پھر) کون ہے جو زمین میں تم لوگوں کو اپنا نائب بناتا ہے۔ تم غور و فکر کو بہت ہی کم کام میں لاتے ہو۔ خشکی اور تری کی تاریکیوں میں راہ دکھانے والا کون ہے ؟

بارانِ رحمت کی خوشخبری کے لئے ہواؤں کو بھیجنے والا کون ہے ؟ کیا اللہ کے سوا کوئی اور معبود بھی ہے ؟

اللہ کی ذات ان مشرکانہ نسبتوں سے بہت بلند ہے مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرنے والا کون ہے ؟ پھر اسے کون لوٹاتا ہے ؟

آسمان اور زمین سے رزق عطا کرنے والا کون ہے ؟ اگر تم اپنے شرک کے دعوے میں سچے ہو تو دلیل پیش کرو ؛

یاد رکھو ! اللہ کے سوا غیب[1] کا اور حشرِ اجساد کا علم کسی کو نہیں آخرت کے بارے میں ان لوگوں کے علم کا خاتمہ ہو چکا ہے۔ یا تو یہ شک میں ہیں، یا (دانستہ) اندھے بنے ہوئے ہیں ؛ ۶۵۔ آیات ۵۹ - ۶۶

فصل ۱۸۰ احیائے ثانی تذکیر

کافر مرنے کے بعد جی اٹھنے کو بعید از قیاس خیال کرتے ہیں۔ اور اس حقیقت کو ایک پرانا قصہ کہتے ہیں ؛

اے غافلو ! زمین میں چل پھر کر دیکھو تم سے پہلے مجرموں کا انجام کیا ہوا۔ اے پیامبرِ حق ! آپ ان (کے انکار پر) غم نہ کھائیں اور نہ انکی مکاریوں سے تنگ دل ہوں ؛

کہتے ہیں۔ اگر سچے ہو تو (عذاب کا وقت) بتاؤ۔ کہہ دیجئے عجب نہیں کہ وہ تمہارے سر پر آ کھڑا ہو۔ جلدی نہ مچاؤ (ورنہ بدبخت پچھتاوا ہوگا)،

Marfat.com

اللہ کا فضل تو عام ہے لیکن انسان شکر گزار نہیں، اللہ ان کے سینوں کے بھید جانتا ہے۔ ان کی ظاہری ڈنگوں سے بھی واقف ہے۔ اور آسمان و زمین میں کوئی چیز بھی اس کی نظر سے پوشیدہ نہیں ؛

جامعیت قرآن عزیز

قرآن عزیز بنی اسرائیل کا بھی مصلح ہے اور اپنے متبعین کے لئے ہدایت اور رحمت ہے۔ تیرا غالب اور حکمت والا رب ان کے جھگڑوں میں قرآن عزیز کے حکم سے فیصلے کرتا ہے آپ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔ بلاشبہ آپ صریح سچائی کی راہ پر گامزن ہیں ؛

قرآن سے نصیحت وہی حاصل کرتے ہیں جو مومن ہیں

آپ مُردوں اور بہروں کو تو آوازۂ حق سنا نہیں سکتے۔ پھر ایسی حالت میں، جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ بھی رہے ہوں۔ آپ دل کے اندھوں کو کیسے نورِ قرآن سے ہدایت دے سکتے ہیں۔ اس سے تو صرف ایمان لانے والوں کی ہی اصلاح ہو سکتی ہے ؛

حب قیامت کا دن قریب ہوگا تو غیر معروف طریق پر دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ کے ذریعہ منکروں کو آشکارا کر دیا جائے گا، ۶۷ - آیات ۶۷-۷۲

قیامت کی جوابدہی

قیامت کے دن منکرین حق کو جماعت در جماعت کھڑا کیا جائے گا۔ پھر ان کی شکلیں تیار کی جائیں گی۔ جب وہ خدا کے روبرو پیش ہونگے تو خدا اُن سے پوچھے گا۔ کیا تم نے بغیر سمجھے بوجھے ہماری آیات کو جھٹلایا ؟ اس وقت وہ عناد بالحق کی وجہ سے بول نہیں سکیں گے،

۱ یہ دیکھتے نہیں کہ ہم نے رات کو آرام کا ذریعہ بنایا اور دن کو روشن (روزی کمانے کا ذریعہ) اس دن رات کے چکر میں مومنوں کے لئے نشانات

Marfat.com

موجود ہیں۔ نفخۂ ثانیہ (صور کے دوبارہ پھونکنے) پر زمین و آسمان کی ہر چیز دہل جائے گی۔ مگر جس کو خدا چاہے گا دولتِ اطمینان سے سرفراز کر دے گا اور تمام کے تمام اللہ کے حضور میں عاجز ہو کر جمع ہونگے ؛

اس دن پہاڑ بادلوں کی طرح اڑتے اڑتے پھریں گے۔ یہ بھی اللہ کی کاریگری ہے جس نے ہر چیز کو خوب پختہ بنایا۔ نکوکار اس دن دہشت سے محفوظ ہونگے اور بدکار دنیا کی بداعمالیوں کے باعث اوندھے مُنہ دوزخ میں ڈالے جائیں گے، اے مخالفینِ حق! تم مانو یا نہ مانو مجھے تو اس بلدۂ طیبہ (شہر مکہ) کے مالکِ حقیقی کی عبادت کا حکم دیا گیا ہے نیز یہ حکم ملا ہے کہ میں اس کا صحیح طور پر فرمانبردار بنوں، اور قرآنِ عزیز پڑھوں۔ اب جو راہ پر آتا ہے وہ اپنے بھلے کے لئے آتا ہے اور اگر کوئی گمراہ ہوتا ہے تو میرا (عذاب سے ڈرانے کا) فرضِ تبلیغ ادا ہو چکا۔ خدا کا شکر ہے کہ وہ عنقریب تم کو اپنے نشانات دکھائے اور تم ان کو پہچان لوگے، اللہ تمہارے اعمال سے بے خبر نہیں، ع آیات ۸۳ تا ۹۳

سترھواں باب

سُوْرَةُ الْقَصَصْ

یہ سورۂ مبارکہ مکی ہے اور اس میں ۸۸ آیات اور ۹ رکوع ہیں،

اس میں فرعون اور موسےٰ علیہ السلام کے واقعہ کو سامنے رکھ کر پیشگوئی کی گئی ہے،

Marfat.com

کہ جس طرح سرکش فرعون پر موسےٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل نے فتح پائی۔ اسی طرح کفارِ مکّہ بھی عنقریب مجبور و مقہور ہو کر سرورِ کونین کے سامنے ذلیل ہوں گے اور مسلمان فاتح بنکر ان کی جگہوں کے مالک ہو جائیں گے ؛

فصل ۱۸۱ موسیٰ علیہ السلام کے حالاتِ واقعی

یہ کتاب روشن کی آیات ہیں۔ (اب ہم) مومنوں کے فائدے کے لئے موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے بعض واقعی حالات سناتے ہیں۔ فرعون نے بیجا تعلّی اختیار کی۔ اور ایک جماعت کو عاجز و درماندہ سمجھ کر ان کے بیٹوں کو ذبح کرنا شروع کر دیا۔ اللہ کا فیصلہ یہ ہوا کہ ان عاجزوں کو ہی سردار اور سلطنت کا وارث بنا دے ملک میں غلبہ و اقتدار عطا کرے اور ظالموں کو خطرہ عملی طور پر سامنے لے آئے (یعنی ہلاکت)

موسیٰ علیہ السلام کی پرورش

موسیٰ علیہ السلام (بنی اسرائیل) مظلوم قوم کے بچے تھے (عام حالات میں وہ بھی ذبح ہو جاتے) لیکن اللہ نے ان کی ماں کو بچانے کی تدبیر سُجھا دی اس نے صندوق میں ڈال کر بہا دیا اور پھر خود فرعون کے ہاں ان کی پرورش ہوئی۔ فرعون کی بیوی کے دل میں محبت ڈال دی گئی۔ موسیٰؑ کی بہن نے اجنبی بن کر بچے کے لئے دایہ کا پتہ دیا۔ اور وہ دوبارہ ماں کی آغوش میں پہنچ گئے۔ اب ماں کے دل کو قرار آیا۔ آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور یقین آگیا کہ اللہ کا وعدہ محافظت سچا ہے اکثر لوگ اس حقیقت سے بیخبر رہتے ہیں ۱۲ ع

مصر سے اخراج کی راہ ،

جب موسےٰ علیہ السلام جوان ہوئے تو ہم نے فہم سلیم و دانش عطا کی۔ ہم نیکوکاروں کو اسی طرح مدد دیتے ہیں (پھر تدبیرِ الٰہی نے مصر سے اخراج کا سبب یوں پیدا کیا) کہ دو لڑنے والوں میں سے ایک اسرائیلی نے فریاد کی تو موسیٰ علیہ السلام نے

Marfat.com

اس کے دشمن (فرعونی) کو ایسا مکّار رسید کیا۔ کہ وہیں اس کا کام تمام ہوگیا۔ آپکی نیت قتل کی نہ تھی اور عمل کا دارومدار نیّت پر ہے اس لئے اس قتل خطاء کی بارگاہِ حق سے معافی مل گئی۔ پھر انہوں نے کہا۔ "اے پروردگار! تو نے مجھ پر احسان کیا ہے اب میں آئندہ کبھی شریر آدمیوں کا ساتھ نہ دوں گا۔"

دوسری صبح وہ چوکنے ہو کر شہر میں نکلے تو پھر وہی پہلا فریادی مدد کیلئے چلّایا۔ تو آپ نے کہا۔ تُو ہر روز لوگوں سے جھگڑتا ہے تو بڑا ہی بے اہ شخص ہے،

موسیٰ علیہ السلام نے اس کے دشمن پر ہاتھ بڑھایا۔ تو وہ فرعونی پکار اُٹھا کیا کل کے قتل کی طرح تُو آج مجھے مار ڈالے گا۔ تیری خواہش ہے۔ کہ ملک میں زبردست ظلم کرتا پھرے اور پُرامن شہریوں کی طرح نہ رہے ——— ایک شخص شہر کی دوسری طرف سے بھاگتا ہوا آیا اور خبر دی!

"اے موسیٰ! شہر کے بڑے بڑے آدمی تمہارے قتل کا مشورہ کر رہے ہیں، بھلائی اسی میں ہے کہ تم شہر سے نکل جاؤ۔"

موسیٰ محتاط ہو کر شہر سے نکلے۔ اور دعا مانگی "اے اللہ! مجھے ظالم قوم سے نجات دے۔" ۲۶ آیات ۱۴-۲۱،

فصل ۱۸۲ مدین کو روانگی اور شعیبؑ سے ملاقات

موسیٰ علیہ السلام اب اللہ پر بھروسہ کر کے مدین کی طرف روانہ ہوئے ایک کنوئیں پر پہنچے تو دیکھا کہ کنوئیں پر بھیڑ لگی ہی ہے اور دو عورتیں الگ (اپنی بکریوں کو روکے) کھڑی ہیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ ان کا باپ بوڑھا ہے اور وہ اسلئے بکریاں روکے ہوئے ہیں کہ لوگ پانی پلا چکیں تو بعد میں بچا کھچا پانی اپنے ریوڑ کو پلا لیں،

Marfat.com

موسےٰ علیہ السلام نے یہ بات سن کر ان کی بکریوں کو پانی کھینچ کر پلایا اور فارغ ہو کر ایک جگہ سائے میں جا بیٹھے (بھوکے تھے اسلئے) دعا کی "اے پروردگار! اپنے خوانِ نعمت سے مجھے رزق بھیج۔ میں اس وقت محتاج ہوں"۔

اتنے میں ان دونوں عورتوں میں سے ایک کو دیکھا کہ وہ شرماتی ہوئی چلی آرہی ہے اس نے آکر کہا میرے والد تم کو بلاتے ہیں تاکہ تم سے حسن سلوک کریں"۔

موسیٰ علیہ السلام ان بزرگ کے پاس پہنچے اور سارا قصہ کہہ سنایا۔ اس نے تسلی دی اور فرمایا کہ اب تو ظالموں کی بستی سے باہر ہے اب ایک صاحبزادی نے عرض کی کہ انہیں (موسےٰ کو) بکریاں چرانے کے لئے اجرت پر ملازم رکھ لیجئے بالآخر یہ معاملہ طے ہوا کہ موسےٰ علیہ السلام ۸۔۱۰ سال تک اس بزرگ (شعیبؑ) کی خدمت کریں اور وہ اپنی ایک لڑکی کا نکاح ان سے کر دینگے (گویا کہ یہ خدمت حق مہر قرار پائی) موسےٰ نے کہا "دونوں میعادوں میں سے کوئی ایک پوری کر دوں گا۔ اور مجھ پر کوئی زیادتی نہ ہوگی۔ اس قول قرار پر اللہ گواہ ہے"۔ ۴۳ آیات ۲۲-۲۸،

مصر کو دوبارہ روانگی،

جب موسےٰ علیہ السلام مدتِ ملازمت ختم کر کے مصر روانہ ہوئے۔ تو تجلّی الٰہی کو آگ سمجھ کر کوہِ طور پر گئے۔ وہاں عصا اور یدِ بیضا کے معجزات عطا ہوئے عصا کی یہ خاصیت کہ وہ اژدہا بن سکے اور یدِ بیضا کا نور آنکھوں کو چندھیا دے یہ دونوں معجزات عطا فرما کر اللہ نے موسےٰ علیہ السلام کو بدکار فرعون اور اس کی قوم کی طرف جانے کا حکم دیا"۔

موسیٰ علیہ السلام نے عذر پیش کرتے ہوئے کہ وہ ایک قبطی کو قتل کر چکے

Marfat.com

ہیں اور ان کی زبان میں لکنت ہے) درخواست کی کہ ہارون علیہ السلام کو انکا مددگار بنا دیا جائے۔ اللہ نے ہارون علیہ السلام کو قوّت بازو بنا دیا اور فرعون کی گرفت سے بچنے اور اس پر غلبہ پانے کی بشارت بھی دے دی ؛

موسیٰ علیہ السلام دربارِ فرعون میں پہنچے۔ تو لوگوں نے کہا کہ یہ (معجزے) جادو کے شعبدے ہیں۔ اس سے پہلے بزرگوں سے کبھی ایسی بات نہیں سنی گئی۔ موسےٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ جو شخص راہِ ہدایت پر ہے وہی انجام کار فلاح سعادت کا حقدار ہوگا ——— ظالم کبھی کامیاب نہ ہونگے ؛

فرعون کی سرکشی

فرعون نے اُلوہیت کا دعویٰ کیا اور اپنے وزیر ہامان کو ایک عظیم الشان محل کی تیاری کا حکم دیا۔ تاکہ اس کی بلندی سے موسیٰ کے خدا کو جھانک کر دیکھ سکے۔ فرعون اور اس کے لشکر نے خدا کی زمین میں رہ کر تکبر کیا اور بھول گئے کہ بالآخر انہیں اللہ ہی کے دربار میں لوٹنا ہے اس جرم کی پاداش میں فرعون معہ لشکر غرق کر دیا گیا۔ دیکھو! ظالموں کا انجام کیا بُرا ہوا۔ وہ دُنیا میں سردار تو تھے لیکن ایسے بُرے کہ جب تک دنیا میں رہے لوگوں کو دوزخ کی طرف بلاتے رہے اور قیامت کے دن ان کو کہیں سے مدد کی توقع ہی نہیں، وہ دنیا میں لعنت کا شکار رہے اور آخرت میں ان کے لئے رسوائی و ذلّت کی مار ہے نہ یہاں کوئی عزت ہے نہ وہاں کوئی وقار! ۴۴ آیات ۲۹-۴۲

تورات ہدایت و رحمت ہے !

پہلی (گنہگار) امتوں کی ہلاکت کے بعد موسےٰ علیہ السلام کو وہ کتاب حق (توراۃ) عنایت فرمائی جو لوگوں کے لئے نور بصیرت ہے، ہدایت و رحمت ہے، تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں ؛

Marfat.com

فصل ۱۸۳
اطلاعاتِ صحیحہ

اے پیغمبرِ حق! آپ نہ تو توراۃ کے نزول کے وقت موجود تھے اور نہ باقی قوموں کے زمانہ میں، نہ کبھی کوہ طور پر آپ کا قیام ہوا۔ اور نہ اصحابِ مدین کے پاس! یہ تمام اطلاعاتِ صحیحہ بذریعہ وحی دی جارہی ہیں۔ تاکہ ان لوگوں کو جن کے پاس اللہ کا کوئی پیامبر تجھ سے پہلے نہیں آیا۔ نصیحت حاصل کرسکیں ؛

قرآن عزیز اتمام حجت کیلئے ہے

یہ قرآن عزیز اتمام حجت کے لئے نازل ہوا ہے کہ مبادا ان کے اپنے ہی کرتوتوں کے بدلے ان پر کوئی مصیبت آنازل ہو تو اس وقت کہنے لگیں، اے پروردگار! تو نے ہمارے پاس کوئی پیغمبر کیوں نہ بھیجا کہ ہم تیرے حکموں کی پیروی کرتے اور ایمان لے آتے۔ اب جب حق آگیا ہے تو وہ تسلیم حق میں بہانے بنا رہے ہیں۔ موسےٰ علیہ السلام کے معجزات کی مانند (معجزات) طلب کرتے ہیں۔ کیا وہ قانونِ موسوی کا انکار نہیں کرچکے؟ ان کا قول ہے کہ یہ دونوں جادوگر ہیں۔ ایک دوسرے کے مددگار ہیں۔ ہم دونوں میں سے کسی کو بھی نہیں مانتے ؛

دشمانِ حق نفسانی خواہش کی پیروی کررہے ہیں،

(آپ کہہ دیں) کہ اگر قرآن کو نہیں مانتے۔ تو قرآن عزیز اور توراۃ سے بہتر کوئی قانون تم پیش کرو۔ میں اس کی پیروی کرتا ہوں۔ اگر وہ عاجز ہوجائیں تو سمجھ لو کہ وہ (حق کی نہیں) اپنی نفسانی خواہش کی پیروی کرتے ہیں، اس سے زیادہ گمراہ کون ہوگا۔ کہ اللہ کے قانونِ ہدایت سے منہ موڑ کر ہوائے نفس کا پجاری بن جائے۔ یقیناً اللہ تعالیٰ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا، ۶ آیات ۴۳-۵۰

حق پسند انسان

ہم نے ان کی نصیحت کے لئے پے در پے آیات نازل کیں، اہل کتاب

Marfat.com

میں سے دانشمند اور حق پسند لوگ تو قرآنِ عزیز پر ایمان لے آئے ہیں، وہ آیاتِ الٰہی سنکر سر تسلیم خم کر دیتے ہیں۔ ایسے نکوکار انسانوں کو صبر کے بدلے میں دوہرا اجر دیا جائے گا۔ (پہلے تورات پر ایمان لائے اور اب قرآن کی تصدیق کی) ——— متحمّل ایسے ہیں۔ کہ بدی کا دفعیہ نیکی سے کرتے ہیں اللہ کی راہ میں مال خرچ کرتے ہیں۔ اور جب کوئی لغو بات سنتے ہیں تو اس سے کنارہ کش ہو جاتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں لنا اعمالنا ولکم اعمالکم سلمٌ علیکم لا نبتغی الجاھلین ٥ (ہمارے اعمال ہمارے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے۔ تمہیں سلام۔ ہم جاہلوں کے لاگو نہیں!)

ہدایت کا عطا کرنا اللہ کے ہاتھ میں ہے،

ہدایت کا عطا کرنا اللہ کے ہاتھ میں ہے، اور وہ خود راہ پر آنیوالوں کے حال سے خوب واقف ہے۔ قرآن عزیز پر ایمان نہ لانے میں یہ عذر لنگ پیش کرتے ہیں۔ کہ اگر ہم اس قانونِ ہدایت کو مان لیں۔ تو اپنی جگہ سے اچک لئے جائیں۔ کیا انہیں حرم (مکّہ) میں امن و اطمینان کی جگہ عطا نہیں ہوئی یہاں پر ہر قسم کے پھل کھنچے چلے آتے ہیں۔ اور ان کو گھر بیٹھے رزق پہنچتا ہے لیکن اکثر ان میں سے نعمت کی قدر نہیں کرتے ٭

حقیقی وارث اللہ ہے

ہم نے اکثر بستیوں کو ہلاک کر دیا۔ جن کے باشندوں نے افراطِ معاش کی حالت میں کھا کھا کر توندیں بڑھا لیں، اور جب ظالم اپنے گناہوں کی پاداش میں ہلاک ہو گئے۔ تو ہم ہی ان کے وارث ہوئے۔ اللہ کی شانِ انصاف کے خلاف ہے۔ کہ اتمام حجت سے پہلے) کسی بستی کو ہلاک کر دے اور بستیاں ہلاک اسی وقت ہوتی ہیں۔ جب وہاں کے لوگ ظالم ہو جاتے ہیں۔ دنیوی زندگی کے

Marfat.com

فائدے اور زیب و زینت چند روزہ ہے اور اللہ کے ہاں کا اجر و ثواب بہتر اور باقی رہنے والا ہے ۲۴ - آیات ۵۱-۶۰،

فصل ۱۸۴

جن دنیاوی چیزوں پر تم مغرور ہو وہ فانی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ہاں دائمی نعمتیں ہیں۔ جو قرآن عزیز کے اتباع سے مل سکتی ہیں۔ بھلا وہ شخص جس سے بہشت کا پسندیدہ وعدہ کیا گیا ہے اس جیسا ہو سکتا ہے جسے دنیا کے چند روزہ سامان سے فائدہ حاصل کرنے کے بعد اللہ کے ہاں جوابدہ ہونا پڑیگا

گمراہ گر و لیڈر چیلے

قیامت کے دن منکرین حق سے پوچھا جائے گا۔ بتاؤ وہ رئیس کہاں ہیں، جن کو تم ہمارے شریک سمجھتے تھے، چنانچہ وہ شریک بھی مستوجب فرمودۂ حق

دونوں بارگاہِ حق میں عاجز ہونگے

ہونے کے بعد حاضر کئے جائینگے تو وہ پکار اٹھیں گے "خدایا! یہ وہی لوگ ہیں۔ جن کو ہم نے بہکایا اور ہم خود بھی راہِ حق سے بھٹکے ہوئے تھے۔ ہم ان سے بیزاری کا اعلان کرتے ہیں، کہ وہ ہمارے پجاری نہ تھے۔" پھر ان کے معبودانِ باطل بھی گنگ ہو جائیں گے، اور ان کی آواز ان تک نہ پہنچ سکے گی، وہ حسرت سے کہیں گے۔ جن کے دروازوں پر عمر بھر پڑے رہے نہ وہ پہچانتے ہیں۔ اور نہ ہی معبود سنتے ہیں۔ کاش! کہ ہم دنیا میں راہِ ہدایت پر ہوتے۔

قیامت کو کافروں سے پوچھا جائیگا "تم نے نبیوں کی دعوت کا کیا جواب دیا؟" وہ کوئی جواب نہ دے سکیں گے، صرف ایک دوسرے کا منہ دیکھتے رہ جائیں گے، یاد رکھو! انابت الی اللہ اور ایمان و عمل نجات کا آخری ذریعہ ہیں،

نبوت وہبی ہے

اللہ منصب نبوت کے لئے جسے چاہے منتخب کرلے اس کا اپنا اختیار ہے، بندوں کا نہیں ؛

Marfat.com

اللہ کی ذات شرک سے بلند ہے وہ لوگوں کے ظاہر و باطن سے واقف ہے دنیا و آخرت میں اسی کی تعریف ہے اور اسی کی حکومت' اسی کے پاس سب کو لوٹ کر جانا ہے،

اگر اللہ ہمیشہ تم پر رات کر دے تو اللہ کے سوا کوئی ہے جو نور لا سکے پھر اگر وہ ہمیشہ کے لئے دن کر دے تو کوئی ہے جو رات لے آئے تاکہ تم آرام کر سکو۔ کیا تم ایسی معقول بات بھی نہیں سنتے ؟

تذکیر بآلاء اللہ

وہ دن یاد کرو جب اللہ پکارے گا "تمہارے بنائے ہوئے شریک کہاں ہیں ؟" اور ہر امت پر ان کا نبی گواہ ہوگا کہ اس نے تبلیغ احکام کر دی اب شرک کی دلیل پوچھی جائے گی۔ تو ان کو معلوم ہوگا کہ سچائی اللہ کے لئے ہے ان کی تمام جھوٹی باتیں کھوئی جائیں گی (اور وہ منہ دیکھتے رہ جائینگے)

۶۷۔ آیات ۶۱-۷۵،

فصل ۱۸۵

قارون کا تذکرہ

قارون موسےٰ علیہ السلام کی قوم میں سے تھا۔ اس کے خزانوں کی کنجیاں بمشکل کئی زور آور مرد اٹھاتے تھے۔ اس کی قوم نے اسے سمجھایا کہ تم (دولت کے نشہ میں) اکڑ نہ جاؤ۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ اکڑنے والوں کو پسند نہیں کرتا نیز اس دنیوی ساز و سامان سے آخرت کا بھی کچھ سنوار لو۔ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے تو تم بھی لوگوں پر احسان کرو اور ملک میں فساد کے خواہاں نہ بنو۔ اللہ مفسدوں کو پسند نہیں کرتا ؛

"قارون بولا :۔

"مال و دولت تو میری قابلیت کا ثمرہ ہے"۔ یہ بات کہتے ہوئے وہ بھول گیا

Marfat.com

کہ اس سے پہلے اس سے زیادہ بل بوتا رکھنے والے اور زیادہ مال و دولت والے لوگ ہو گزرے ہیں۔ جن کو غفلت اور گمراہی کی وجہ سے ہلاک کر دیا گیا

قارون کا گھمنڈ اور بربادی

ایک دن قارون بڑے ٹھاٹھ سے نکلا تو دنیا دار لوگوں نے اسے دیکھ کر کہا۔ "اے کاش! ہمارے پاس بھی اسی طرح خزانہ ہوتا۔ اس میں شک نہیں کہ قارون بڑا صاحب نصیب ہے"۔

وہ لوگ جو صاحب علم تھے وہ بولے ایک مومن اور صالح العمل انسان کا ثواب قارون کے خزانوں سے کہیں بڑھ کر ہے۔ مگر یہ ثواب ان کو ملتا ہے جو صابر ہیں۔ پھر قارون کو اس کے خزائن و محلات سمیت زمین میں دھنسا دیا گیا اور کوئی حیلہ یا تدبیر اللہ کے مقابلے میں اس کے کام نہ آئی۔

اب اس جیسا بننے کی تمنا کرنے والے صبح کو کہنے لگے شکر ہے کہ ہم ویسے نہ تھے۔ رزق و دولت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اگر خدا کرم نہ کرتا تو ہم کو بھی زمین میں دھنسا دیتا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ دار آخرت کی کامیابی سرکشوں کو نصیب نہیں ہوتی، ۲۸-آیات ۷۶-۸۲،

دنیا اور آخرت کی نعمتوں کا مقابلہ

دنیا کی نعمتیں تو ہر کس و ناکس کو مل سکتی ہیں۔ مگر آخرت کا گھر خاص ان لوگوں کے لئے ہے جو دنیا میں شیخی نہیں کرتے۔ فساد نہیں اور نافرمانی سے بچنے والے ہیں۔

ہر نیکو کار انسان کو قیامت کے دن بہتر بدلہ ملے گا اور بدکار پورا خمیازہ بھگتیں گے ——— اے پیغمبر حق! وہ خدائے قدوس جس نے آپ پر قرآن عزیز اتارا وہ ضرور منزل مقصود تک پہنچائے گا۔ ہدایت اور

Marfat.com

گمراہی کا فیصلہ اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے ؛

آپ کو تو قرآن عزیز ملنے کی توقع ہی نہ تھی - یہ تو اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا کہ آپ کو قرآن عزیز اور عہدۂ نبوت عطا ہوا - لہٰذا اس کتاب حق کو بے لاگ لپیٹ سناؤ اور کافروں کی ہرگز طرفداری نہ کرو - اس کی ذات کے سوا ہر چیز فنا ہونے والی ہے حکومت اللہ ہی کی ہے، اور اسی کے پاس ہر ذی روح کو لوٹنا ہے

ع ۹ آیات ۸۳ - ۸۸

سورۂ عنکبوت :- یہ سورہ مکی ہے اس میں ۶۹ آیات اور ۷ رکوع ہیں،

(یہ سورۂ مبارکہ سابقہ (القصص) کے مضامین کا تتمہ ہے جن کامیابی اور سرفرازی کا وہاں یقین دلایا گیا ہے اس کے لئے صرف آرزو اور تمنا کافی نہ ہوگی - بلکہ ہمت مردانگی - آزمائش میں صبر اور استقلال فی العمل وہ ذرائع ہیں جو اس منزل مقصود تک پہنچائے جائیں گے، اگر قوت بازوئے مسلم میں حرکت رہی تو دشمنوں کے تمام حیلے ناکام ہو کر رہ جائیں گے ان کے مضبوط منصوبے تار عنکبوت ثابت ہونگے ؛

فصل ۱۸۶ کیا لوگوں نے یہ سمجھ لیا ہے - کہ زبان سے ایمان کا اقرار کر لیا اور بس رہائی ہو گئی - نہیں ! ان کا امتحان لیا جائے گا، پہلے لوگوں کے امتحانات ہوئے اور اب بھی اللہ تعالیٰ سچوں اور جھوٹوں کو ممتاز کر کے رہے گا - کیا بدکار یہ سمجھتے ہیں - کہ وہ ہمارے قابو سے باہر ہیں - ان کا یہ فیصلہ کیسا برا ہے، جو لقائے الٰہی کا امیدوار ہے اسے یقین رکھنا چاہیئے کہ ملاقات ہو کر رہے گی - خدا سننے اور جاننے والا ہے، جو تندہی سے راہ حق میں کوشاں ہے تو اس کا اپنا بھلا ہے ورنہ خدا تو تمام جہانوں سے بے نیاز ہے ؛

Marfat.com

اللہ کے بعد ماں باپ کی اطاعت کرو

تم پر (اللہ تعالیٰ) کی اطاعت کے بعد ماں باپ کی اطاعت فرض ہے۔ اگر وہ شرک پر آمادہ کریں تو ان کا لحاظ نہ کیا جائے، آخری ملجا و ماویٰ خدا کی ذات پاک ہی ہے ——— نکوکار مومن صالحین میں شامل کر دیئے جائیں گے،

راہِ حق کی آزمائشیں اور انسانی دکھ

بعض آدمی راہِ حق کی آزمائشوں اور انسانی دکھوں میں امتیاز نہیں کرتے جب مسلمانوں کی فتح ہوتی ہے تو کہتے ہیں ہم بھی تمہارے ساتھ ہیں۔ کیا اللہ دلوں کا رازدان نہیں؟ ضرور ہے ——— اور وہ مومن و منافق کو آشکارا کر کے رہے گا منکرین حق مومنوں سے کہتے ہیں۔ ہماری پیروی کرو کہ ہم تمہارے گناہوں کا بوجھ اٹھا لیں گے، کوئی کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا یہ محض جھوٹ بول رہے ہیں،

دلالت علی الشر کا گناہ، فصل ۱۸۷

قیامت کو اس دلالت علی الشر کا گناہ بھی ان کی گٹھڑی میں باندھ دیا جائے گا اور قیامت کے دن ان سے باز پرس ہوگی ۔ آیات ۱-۱۳،

نوحؑ نے ۹۵۰ برس تبلیغ کی

نوح علیہ السلام نے ساڑھے نو سو برس تبلیغ فرمائی۔ لیکن مخلصین کے سوا جو کشتی میں سوار ہو گئے۔ باقی ظالموں کو ہلاک کر دیا گیا۔ تاکہ مخلوقاتِ الٰہی کے لئے عبرت کا نشان قائم ہو جائے،

پیغمبران حق کا فرض پیغام حق پہنچانا ہے اور بس،

ابراہیم علیہ السلام نے بھی عبادتِ حق اور خوفِ خدا کا پیغام سنایا۔ اپنی قوم کو بے حقیقت بتوں کی پرستش سے باز رکھنے کی کوشش کی اور شکرِ حق کی ترغیب دلائی (وہاں بھی سوائے مخلصین کے لوگوں نے انکار کیا) تو اب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی تکذیب کوئی نئی بات نہیں۔ پہلی امتوں نے بھی پہلے نبیوں کو جھٹلایا، خدا کے رسول کے ذمہ تو اتنا ہی ہوتا ہے کہ وہ پیغام پہنچا دے۔

Marfat.com

کیا وہ اللہ تعالیٰ کی ابتدائی آفرینش اور دوبارہ پیدا کرنے کی قدرت کو نہیں دیکھتے۔ اگر دیکھیں تو فوراً اللہ کی قدرتِ کاملہ اور بتوں کی عاجزی سمجھ لیں۔

اللہ کی قدرتِ کاملہ

اگر تم زمین کی سیر کر کے عجائباتِ قدرت دیکھو تو تمہیں یقین ہو جائے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، وہ (اپنے قانون کے مطابق) جسے چاہے عذاب دے اور جس پر چاہے رحم کرے تم اسی کی طرف لوٹنے والے ہو۔ تم نہ تو زمین میں (چھپ کر) خدا تعالےٰ کو ہرا سکتے ہو اور نہ آسمان میں (اُڑ کر) ——— خدا کے سوا نہ تو کوئی تمہارا کارساز ہے اور نہ کوئی مددگار: ۲۶ آیات ۱۴ - ۲۲،

تبلیغ ابراہیمی!

اللہ کی ملاقات اور آیات کا انکار کرنے والے رحمتِ الٰہی سے محروم ہوں گے (ابراہیم علیہ السلام) کی تبلیغِ حق کے جواب سے عاجز ہو کر دشمنانِ حق نے ارادہ کیا کہ ان کو قتل کر دیا جائے یا جلا دیا جائے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنے فضل سے بچا لیا،

فصل ۱۸

ابراہیم علیہ السلام نے کہا "دنیا میں باہمی محبت کے پاس سے بت پرستی کر لو۔ قیامت کے دن تم ایک دوسرے پر لعنت کرو گے اور دوزخ کی آگ میں تمہارا کوئی مددگار نہ ہوگا۔

ساری قوم میں سے صرف لوطؑ ایمان لائے اور بالآخر ابراہیم علیہ السلام تنگدل ہو کر ہجرت کر کے نکل گئے۔ اس ہجرت و ایثار کے معاوضہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو اسحاقؑ اور یعقوبؑ عنایت فرمائے اور نبوّت و قانون دیا۔

Marfat.com

دُنیا و آخرت میں وہ نکوکاروں میں سے ہو گئے ٭

لوط علیہ السلام نے جب قوم کو بدکاری اور راہ زنی سے باز رکھنے کی کوشش کی تو قوم نے جواب دیا کہ تو جس عذاب کی دھمکی دیتا ہے اُسے لے آ۔ اب لوطؑ کی پکار یہ تھی :-

"اے پروردگار! ان فسادیوں کے مقابلہ میں میری مدد کر" ۲۹ آیات ۲۳-۳۳

ابراہیم علیہ السلام کا اطمینان

ابراہیمؑ کے پاس وہ فرشتے آئے جو لوط علیہ السلام کی قوم کو تباہ کرنے پر متعیّن تھے۔ ابراہیم علیہ السلام بولے! "اس بستی میں لوطؑ جیسے نکوکار نبی موجود ہیں۔ تو ظالموں کی ہلاکت کیسے ہوگی ؟"

فرشتوں نے کہا :- "ان کو اور ان کے اہل و عیال کو سوائے ان کی بے راہ بیوی کے ہم بچا لیں گے"۔ یہ ملاقات دلجوئی کے لئے تھی اور اسلئے تھی۔ کہ ابراہیم علیہ السلام کو بتا دیا جائے کہ اگر ایک روحانی اولاد (لوطؑ) کی قوم کو ہلاک کیا جا رہا ہے تو بہترین جسمانی اور روحانی اولاد اسحاقؑ و یعقوبؑ کی خوشخبری بھی ہے ٭

حضرت لوط علیہ السلام قوم کی بدکاری کی وجہ سے مہمانوں کو دیکھ کر پریشان ہوئے لیکن فرشتوں نے تسلی دی اور کہا کہ ان کی بدکاری کی وجہ سے ہی ہم ان کو ہلاک کرنے والے ہیں، انجام کار وہ بستیاں اُلٹ دی گئیں۔ اور عقل کی آنکھ سے دیکھنے والوں کے لئے آج تک نشانات عبرت موجود ہیں ٭

مدین میں شعیب علیہ السلام کی قوم نے بھی دعوتِ حق کو جھٹلایا اور بھونچال سے

Marfat.com

ہمیشہ کے لئے ختم کر دئے گئے ۔

مجرموں کی ہلاکت

عاد اور ثمود کے مکانات بھی تمہارے سامنے ہیں۔ وہ بھی شیطان کے بہکانے میں آ گئے۔ حالانکہ وہ ہوشیار تھے۔ قارون، فرعون اور ہامان نے بھی اس پیغام حق کو جھٹلایا۔ جو موسےٰ علیہ السلام کے ذریعہ پہنچایا گیا تھا وہ سرکشی پر آمادہ ہوئے۔ غرضکہ ہر مجرم قوم اپنے گناہوں کی پاداش میں ہلاک ہو گئی۔ کسی پر پتھراؤ ہوا۔ اور کسی کو ہولناکی نے آن لیا۔ کسی (قارون) کو زمین میں دھنسا دیا گیا اور کسی (فرعون و ہامان) کو غرق کر دیا گیا۔ یہ سب ان کے اعمالِ بد کی شامت تھی۔ ورنہ اللہ کسی پر زیادتی نہیں کرتا۔

مخالفینِ قرآن اللہ کے شریک بنا رہے ہیں۔ یہ ان کا بنایا ہوا دین مکڑی کے جالے کی طرح کمزور ہے۔ اللہ ان کے اعمال اور ان کی ناتوانی سے واقف ہے۔ علیم اور حکمت کا مالک وہی ہے ۔

یہ چند مثالیں اس لئے بیان ہوئیں کہ سمجھدار لوگ غور کریں۔ آسمان اور زمین کو اللہ نے کسی غرض و مصلحت سے پیدا کیا ہے (اس خلقت میں) ایمان والوں کے لئے نشانِ عبرت موجود ہے ۔ ۴۴-۳۱ آیات

حصّۂ دوم ختم ہوا

Marfat.com

حصہ سوم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

(پہلے دو حصوں میں ۲۰ پارے ختم ہوئے اب تیسرا حصہ شروع ہوتا ہے)

اُتْلُ مَا اُوْحِیَ (۲۱)

فصل ۱۸۹

صلوٰۃ اور یادِ خدا

اے پیغمبرِ حق! آپ کی طرف جو کتاب اُتری ہے اسے تلاوت کرتے رہیے اور صلوٰۃ قایم کریے۔ صلوٰۃ بے حیائی اور ناشائستہ حرکتوں سے روکتی ہے یادِ خدا بڑی چیز ہے۔ اور اللہ تمہارے احوال سے باخبر ہے۔

اہلِ کتاب سے مناظرہ

مسلمانو! اہلِ کتاب سے اگر مناظرہ کی نوبت آجائے تو اُسے خوش اسلوبی سے سرانجام دیجئے اور اپنا مسلک واضح کر دیجئے۔ ہاں اگر کچھ لوگ ان میں سے زیادتی کریں (تو تُرکی بہ تُرکی جواب دینے میں مضائقہ نہیں) آپ کہدیں کہ ہم اسی خدائے واحد کے پرستار ہیں جس نے ہم پر اور تم پر قانونِ حق اتارا قرآن سے عناد رکھنے والوں کے سوا باقی سب لوگ اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ رسالت کی تکذیب کے لئے ان کے پاس کوئی معقول وجہ تو ہے نہیں کیا آپ اس سے پہلے نوشت وخواند کر سکتے تھے جو ان کو شبہ ہو رہا ہے؟

واضح اور روشن آیات،

اہلِ علم تو ان واضح اور روشن آیات کو تسلیم کرتے ہیں۔ فقط ظالم ہی انکار کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ اس قسم کے معجزات کیوں نہیں لاتے جن سے ہمیں تسلّی ہو جائے۔

Marfat.com

کہہ دیجئے۔ معجزات بھیجنا اللہ کا کام ہے میں تو صرف نافرمانی کے نتائج سے ڈرانے والا ہوں اور بس۔ کیا یہ معجزہ نہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے نبی اُمّی پر قرآن عزیز نازل فرمایا۔ اس قانونِ حق میں ایمان والوں کے لئے اللہ کی مہربانی ہے (اور اس کے علاوہ) یہ قانونِ نصیحت بھی ہے ؛

ع۵۔ آیات ۴۵۔ ۵۱۔

آپ اعلان کر دیں۔ کہ میرے صدق و کذب پر اللہ تعالیٰ کی شہادت کافی ہے وہ زمین و آسمان کی ہر چیز سے واقف ہے۔ زیاں کار وہی ہیں جو باطل پرست ہیں اور اللہ کا انکار کرنے والے ہیں ؛

منکرینِ حق کا طرزِ عمل ، منکرینِ حق عذاب کے لئے جلدی مچا رہے ہیں ـــــ عذاب ناگہاں آموجود ہوگا۔ اور زندگی کی چند روزہ مہلت کے بعد ان کا آخری ٹھکانا جہنم ہے دوزخ منکرینِ حق کا احاطہ کئے ہوئے ہے اب ان کو سر کے اوپر سے اور پیروں کے تلے سے ڈھانپ لے گا ؛

اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ "اب اپنی بداعمالیوں کا مزا چکھو۔"

فصل ۱۹۰ اے بندگانِ حق! اگر دشمن تنگ کریں۔ تو ہماری زمین فراخ ہے تم دوسری جگہ جا کر اللہ کی عبادت کرو۔ ہر ذی روح کو موت کا مزہ چکھنا ہے تو جو چیزیں تم نے مر کر چھوڑنی ہیں۔ وہ اللہ کے نام پر زندگی ہی میں چھوڑ دو (انجام کار) تم بہشت کے بالاخانوں میں ہوگے۔ جہاں نہریں رواں ہونگی ـــــ اللہ کے ہاں ایماندار، مصائب میں صابر اور اللہ پر بھروسہ رکھنے والوں کے لئے یہ اجر ہوگا ؛

Marfat.com

ہجرت اور توکل علی اللہ،

"ہجرت" میں اگر روزی کی کمی کا خیال آئے۔ تو دیکھو کتنے ہی جاندار ہیں جو ذخیرہ نہیں کرتے اور انہیں ہر روز تازہ رزق ملتا ہے، تمہارا کفیل بھی وہ خود ہے جیسے یہاں دیتا ہے ہر جگہ دے گا ——— ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کو کس نے پیدا کیا؟ سورج اور چاند کو کس نے مسخّر کیا؟ وہ کہیں گے ——— اللہ نے!

اب دیکھو! جہاں بھی جاؤ گے۔ یہ نظامِ خلقت موجود ہوگا اور قبض و بسط رزق اسی کے ہاتھ میں ہے پھر گھبراہٹ کیوں ہوتی ہے، خورد و نوش کی تمام چیزیں پانی سے پیدا ہوتی ہیں۔ تو جہاں بھی جاؤ گے وہاں اللہ بارانِ رحمت سے چیزیں پیدا کر دے گا اور زمین کو زندگی و شادابی دے دیگا ؛

دنیوی زندگی اور دارِ آخرت

کہہ دو سب خوبیوں کا مالک اللہ ہی ہے لیکن اکثر لوگ عقل سے کام نہیں لیتے دنیا کی زندگی تو بس جی کا بہلاوا ہے۔ ہاں دارِ آخرت کی زندگی ہی اصل زندگی ہے کاش وہ جانتے! ع آیات ۵۲-۶۳،

حبِ یہی (منکرینِ حق) کشتی میں سوار ہوتے ہیں تو بڑے خلوص سے خدا کی بندگی کا اظہار کرتے ہیں اور اسی کو پکارتے ہیں۔ پھر جب خدا ان کو دریا سے نجات دے کر خشکی تک پہنچا دیتا ہے تو شرک کرنے لگ جاتے ہیں تاکہ نعمائے الٰہی کی ناشکری کریں۔ چند روز یہاں رس بس لیں آئندہ انہیں اپنا انجام معلوم ہو جائے گا ؛

کیا کفارِ مکہ اس بات پر نظر نہیں کرتے کہ حرم (مکہ) ان کے لئے جائے امن ہے حالانکہ آس پاس کے لوگ مار و گیر سے محفوظ نہیں ہیں کیا؟

Marfat.com

باطل پرستی میں اللہ کی نعمتوں کا بھی انکار کر دیں گے؟

اس سے بڑھ کر ظالم کون؟ جو خدا پر جھوٹ باندھے یا سچ بات کو جھٹلا دے۔ ایسے منکروں کا آخری ٹھکانا جہنم ہے ٭

راہ حق کے مجاہد

راہِ حق میں جہاد کرنے والے اللہ کی رفاقت سے محروم نہ ہونگے اور اللہ مخلص نکوکاروں کا ساتھی ہے ٭ ع۔ آیات ۶۴-۶۹

سُورۃ الرُّوم (۳۰)

یہ سورۃ مکّی ہے۔ اس میں ۶۰ آیات اور ۶ رکوع ہیں،

(مملکتِ روم نصاریٰ کے قبضہ میں تھی۔ اور مملکت فارس پر آتش پرست مسلط تھے، عراق عجم پر لڑائی ہوئی اور اہلِ فارس کامیاب ہوئے۔ تو مشرکین عرب نے خوشیاں منائیں اور مسلمانوں پر آوازے کسے کہ دیکھو تمہارے اہلِ کتاب ساتھی ذلیل ہوئے اللہ نے اس سورۃ میں روم کے غلبہ کی اطلاع دے کر دو زبردست سلطنتوں کے بارے میں رسول پہلے قطعی پیشگوئی کی۔ تاکہ یہ وحی آسمانی اور رسالت کی مستحکم دلیل بن سکے اور لوگ اسبابِ ظاہری کے پیشِ نظر خدا سے غافل نہ ہو جائیں ضمناً یہ بھی بتا دیا کہ اسی طرح اسلام کا بھی غلبہ ہوگا۔ گو کہ اب کفار طاقتور ہیں۔ اس کے بعد دلائلِ غلبہ اور اصولِ غلبہ کا بیان ہوگا)

فصل ۱۹۱

عراقِ عجم کی لڑائی کا ذکر۔

(عراقِ عجم میں) آج رومی مغلوب ہوئے ہیں۔ تو عنقریب وہ غالب بھی آجائیں گے۔ فتح و شکست اللہ کے ہاتھ میں ہے جب رومی غالب ہونگے تو مومن خوش ہو جائیں گے۔ اللہ جسے چاہے مدد دے، اس غالب اور مہربان خدا کے فیصلے اٹل ہوتے ہیں۔ وہ کبھی اپنے فیصلے کے خلاف نہیں کرتا لیکن

Marfat.com

اکثر لوگ اس حقیقت سے بے خبر رہتے ہیں ؛

کافر صرف اسبابِ ظاہری پر نظر رکھتے ہیں اور خدائی طاقتوں کو نہیں جانتے - وہ انجام سے بھی غافل ہیں ؛

انسانی سرشت میں غور و فکر

کیا وہ اپنی سرشت میں اور آسمان و زمین کی خلقت میں غور و فکر نہیں کرتے - کہ ہر ایک کو کسی مصلحت کے ماتحت ایک وقت مقررہ تک پیدا کیا ہے لیکن اکثر لوگ لقائے الٰہی سے انکار کرتے رہے ہیں ؛

تذکیر بآلاء اللہ

کیا وہ زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھتے - کہ ان سے پہلے لوگوں کا انجام کیا ہوا ؟ جو قوت میں بھی زیادہ تھے اور کھیتی باڑی میں بھی ان سے بڑھ کر تھے - پھر جب انہوں نے پیامبرانِ حق کو واضح نشانات دیکھ کر جھٹلایا تو اپنے ظلم کی پاداش میں ہلاک کر دیئے گئے ؛ ۴۰ - آیات ۱ - ۱۰

ہر چیز کی ابتداء انتہا اللہ کے قبضہ میں ہے

ہر چیز کی ابتداء و انتہا اُسی (خدا) کے قبضے میں ہے قیامت کے دن گنہگار مایوس ہو کر رہ جائیں گے اور ان کے گھڑے ہوئے شریک کچھ کام نہ آئیں گے - وہاں مومن اور کافر جدا ہو جائیں گے - مومن تو جنت کے باغوں میں ہونگے اور وہاں ان کی خاطر داریاں ہو رہی ہونگی اور کافر آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے کی وجہ سے عذاب میں پکڑے جائیں گے ؛

یادِ الٰہی

صبح - دوپہر - سہ پہر اور شام (ہر وقت) توحید کے نغمے بلند کرو - آسمان و زمین میں تعریف کے قابل تو اللہ ہی کی ذات ہے - تم شب و روز زندہ سے مُردہ اور مُردہ سے زندہ نکلنے کا مشاہدہ کرتے ہو - تمہاری دوبارہ پیدائش بھی اسی طرح ہوگی ؛ ۴۱ - آیات ۱۱ - ۱۹ ،

Marfat.com

فصل ۱۹۲

اللہ نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر اب تم روئے زمین پر ہر طرف پھیلے ہوئے ہو۔ اس نے تمہاری جنس سے تمہارے لئے بیویاں پیدا کیں تاکہ وہ تمہارے لئے راحت کا ذریعہ ہوں۔ پھر تم میں پیار و اخلاص پیدا کر دیا۔ غور و فکر کرنے والوں کے لئے ان باتوں میں اللہ کے نشان موجود ہیں!

"اس جہاں کو زیب سے اختلاف سے"

"زمین و آسمان کی پیدائش" بولیوں اور رنگتوں کا اختلاف مخلوقات عالم کے لئے اللہ کی قدرت کی نشانی ہے۔ تمہارا رات دن کا سونا اور معاش کے لئے تگ و دو کرنا بھی گوشِ دل سے سننے والوں کے لئے نشانِ عبرت ہے ٭

تم ڈر اور امید کی حالت میں بجلی دیکھتے ہو۔ پھر آسمان سے بارانِ رحمت برستی ہے اور مُردہ زمین کو زندہ کر دیتی ہے آسمان و زمین اسی کے حکم سے قائم ہیں ٭

اللہ کی قدرت

وہ ایک پکار پر سب کو باہر نکال کر کھڑا کر سکتا ہے۔ زمین و آسمان کی ہر چیز اس کے تابع حکم ہے وہی مخلوقات کو پہلی بار پیدا کرتا ہے اور وہی اسے دوبارہ لوٹائے گا۔ یہ سب اس کے لئے معمولی بات ہے۔ زمین و آسمان میں اس غالب اور حکمت والے خدا کی شان سب سے بالا تر ہے ٭ ۳۰ آیات ۲۷

غور تو کرو جب تم اپنے غلاموں کو اپنی جان اور مال میں اپنے برابر کا شریک نہیں کرتے تو اللہ کے بندوں کو اس کا شریک کیوں بناتے ہو۔ وہ گمراہ جو عقل کی بجائے اپنی نفسانی خواہشات کی پیروی میں مگن ہوں ان کو نہ کوئی راہ پر لا سکتا ہے اور نہ ہی کوئی ان کا مددگار بن سکتا ہے ٭

Marfat.com

دینِ قیّم

آپ ایک خدا سے لَو لگائیں، یہی خدا کی سرشت ہے۔ جس پر اللہ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی پیدا کردہ بناوٹ میں ردّوبدل نہیں ہو سکتا دینِ قیّم یہی ہے لیکن اکثر لوگ اس سے بے خبر ہیں ؛

فصل ۱۹۳
ایک خدا کی طرف رجوع کرو،

لوگو! ایک خدا کی طرف رجوع کرو۔ اس کی نافرمانی سے بچو۔ نماز قائم کرو۔ اور شرک سے اجتناب کرو۔ ہر فرقہ پرست جو اپنی ٹولی بنائے بیٹھا ہے اس سے اپنا دامن محفوظ رکھو ؛

انسانی کمزوری

لوگوں کو جب تکلیف پہنچتی ہے۔ تو وہ بارگاہِ حق میں جھکتے ہیں اور جب رحمتِ حق کا مزہ چکھتے ہیں۔ تو غافل ہو کر شرک کی راہ پر جا پڑتے ہیں تاکہ ناشکری کریں۔ دنیا کے چند روزہ فائدے اٹھالو۔ بالآخر تمہیں ہر چیز کی حقیقت معلوم ہو جائے گی ؛

رضائے حق کے طالب،

(کبھی ایسا ہوتا ہے) کہ رحمتِ حق نے انہیں نوازا تو خوش ہو گئے اور اپنے اعمالِ بد کی پاداش میں ذرا کوئی دکھ پہنچا تو مایوس ہو کر رہ گئے رزق کی تنگی و فراخی تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ ایمانداروں کے لئے یہ حقائق عبرت کا نشان ہیں ؛

اعزّہ اور مساکین کو ان کا حق دیتے رہو۔ جو لوگ خدا کی رضامندی کے طالب ہیں۔ یہ ان کے لئے بہتر ہے۔ ایسے لوگ ہی نجات کے مستحق ہونگے انفاق فی سبیل اللہ ذریعۂ برکت ہے۔ اور سود خواری ذریعۂ بدبختی (لہٰذا اس سے بچو) تمہاری پیدائش، تمہارا رزق اور تمہاری موت و حیات سب اللہ کے قبضے میں ہے۔ لہٰذا اسی سے لَو لگاؤ۔ اسکی ذات ہر قسم کے شرک

Marfat.com

سے پاک اور بلند ہے ۔ ۴۶ آیات ۲۸-۴۰،

فساد بداعمالیوں کا ثمرہ ہے، خشکی اور تری میں ہر جگہ فساد برپا ہے اس لئے کہ لوگوں کو انکی بداعمالیوں کا مزہ چکھایا جاوے تاکہ وہ (فساد سے باز آکر) راہِ حق کی طرف لوٹ آئیں، زمین میں چل پھر کر دیکھو تو معلوم ہوگا۔ کہ پہلے مشرکوں کا انجام کیا (بُرا) ہُوا۔ آپ راہ حق پر استقلال سے جمے رہیں۔ ایک وقت آنے والا ہے کہ جب ہر نیک و بد اپنے اعمال کا نتیجہ دیکھ لے گا۔ نکوکار مومن اللہ کے فضل کے مستحق ہونگے۔ کیونکہ اسے انکار پسند نہیں ؛

قُدرتِ حق کی نشانیاں قدرت کی نشانیاں دیکھو۔ ہوائیں بارانِ رحمت کا پیام لاتی ہیں اور دریاؤں میں تجارتی جہاز چلتے ہیں۔ تاکہ تم اللہ کا فضل (یعنی معاش کا سامان) تلاش کرو اور اس کا احسان مانو ؛

اے پیغمبر حق! تم سے پہلے بھی پیغمبروں کو جھٹلایا گیا۔ اور ہم نے مجرموں سے ان کی تکذیب کا بدلہ بھی لیا۔ کیونکہ ایمان لانے والوں کی مدد کا ہم نے ذمہ لے لیا ہے ؛

ہوائیں بادلوں کو لئے پھرتی ہیں۔ اور جہاں خدا چاہتا ہے (پہاڑوں سے ٹکرا کر) وہ برس جاتے ہیں۔ ابھی خشک بنجر زمین تھی تو ابھی سرسبز و شاداب ہو کر اس میں نئی زندگی آجاتی ہے جس طرح مُردہ زمین کو اللہ حیاتِ تازہ عطا کرتا ہے اسی طرح وہ قادر خدا مُردہ انسانوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے ؛

اگر ایسی گرم ہوا چلے جو ہری فصل کو زرد کر دے تو ان کے چہرے مرجھا جاتے ہیں اور ناشکر گزاری پر آمادہ ہو جاتے ہیں (یہ کیسے کم ظرف ہیں)

Marfat.com

اے پیغمبر! نہ ایسے مُردوں کو تم سنا سکتے ہو اور نہ ایسے بہروں کو۔ جبکہ وہ آواز سنتے ہی پیٹھ دکھا کر دُور بھاگ جاتے ہیں ـــــ نہ ایسے اندھے بے راہ روی چھوڑ کر راہ پر آسکتے ہیں ـــــ آپ تو بس انہی کو سمجھا سکتے ہیں جو آیاتِ الٰہی پر یقین رکھتے ہیں ۞ ۴۵ آیات

وہی اللہ ہے جس نے انسانوں کو کمزور حالت میں پیدا کیا۔ پھر بچپن جوانی اور بڑھاپے کی تدریجی کمزوری اور توانائی کے مدارج طے کرائے یہ جاننے والے خدا کے نشاناتِ قدرت ہیں ۞

قیامت کے دن مجرموں کا حال

قیامت کے دن مُجرم قسمیں کھائیں گے اور ان کو دنیا کی زندگی کی بے ثباتی کا احساس ایسا شدید ہوگا کہ وہ اسے ایک گھڑی کا عرصہ قرار دیں گے۔ علم و ایمان کی نظرِ کامل فوراً ان کی گمراہی پہچان جائے گی اور مومن کہیں گے :۔ "تم تو پورا وقت گذار کر آئے ہو اور یہ وہی قیامت کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے رہے ہو۔" اب نہ اُن کی عذر خواہی فائدہ دیگی اور نہ وہ خدا کو راضی کر سکیں گے ۞

قرآن عزیز میں ہر طرح کی مثالیں موجود ہیں۔

لوگوں کی تفہیم کے لئے اس قرآن عزیز میں ہر طرح کی مثالیں بیان کر دی گئی ہیں۔ لیکن اب بھی منکرین حق کہیں گے۔ تو یہی کہ تم پورے نہیں ہو۔ ان کم عقلوں کی قوتِ امتیاز اس طرح باطل ہو چکی ہے۔ گویا کہ مُہر لگ گئی ہے ۞

اے پیامبرِ حق! آپ نہایت صبر کے ساتھ اللہ کے فیصلہ کا انتظار کریں اس کا وعدہ سچ ہے اور محتاط رہیں مبادہ یہ (گمراہ لوگ) بھی دیگر آپکو جلد باز نہ بنا دیں ۞ ۶۰

Marfat.com

پانچواں پارہ

سُورۃ لُقمان (۳۱) یہ سورۃ مکّی ہے اس میں ۳۴ آیات اور ۴ رکوع ہیں۔

(اس سورۃ میں بتایا گیا ہے۔ کہ ایک غالب قوم میں ان صفاتِ حسنہ کا ہونا ضروری ہے جو اس کی سیرت کو مضبوط اور بے داغ رکھ سکیں۔ یہ قانون حق ہی وہ دستور ہے۔ جو اپنے پیروؤں کو ایمان و عمل میں ایک بلند معیار پر لے جاتا ہے اور نیکوکار ہی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں)

فصل ۱۹۴

یہ اس حکمت والی کتاب کی آیات ہیں جو نیکوکاروں کے لئے قانونِ ہدایت و رحمت ہے۔ یہ نیکوکار نماز قایم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔ یہی ہیں جو راہِ ہدایت پر گامزن ہو کر نجات و سعادت کی منزل تک پہنچیں گے ؛

منکرین حق کے کرتوت

بعض لوگ قرآنِ عزیز کے مقابلہ میں بیہودہ قصے کہانیوں کو پیش کرتے ہیں۔ تاکہ لوگوں کو گمراہ کر سکیں۔ آیاتِ الٰہی کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ ان کے لئے ذلّت کی مار ہے جب اللہ کا کلام پڑھا جاتا ہے تو اکڑ کر گزر جاتے ہیں۔ گویا کہ ان کے کانوں میں ٹینٹ ہیں اور وہ سنتے ہی نہیں۔ ایسے گمراہوں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ نیکوکار مومنوں کے لئے مزے کے باغ ہیں جو وعدۂ خداوندی کے مطابق ہمیشہ کے لئے ان کے واسطے وقف ہوں گے ؛

غالب اور حکمت والے خدا کا وعدہ سچا ہے ؛

Marfat.com

زمین وآسمان کی بناوٹ۔

اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کو بغیر ستون کے کھڑا کیا۔ زمین پر بھاری بوجھل پہاڑوں کے لنگر ڈالے تاکہ تمہیں لے کر کسی طرف کو جھک نہ پڑے زمین میں ہر قسم کے جانور آباد ہیں اور آسمان سے بارانِ رحمت سے ان کے لئے سامانِ خوراک پیدا ہوتا ہے یہ سب کچھ تو اللہ کی پیدائش ہے آؤ! تم اپنے جھوٹے معبودوں کے کارنامے دکھاؤ ظالم اللہ کے قانون سے منہ موڑ کر صریح گمراہی میں جا پڑے ہیں ۞ ۴ آیات ۱ — ۱۱

فصل ۱۹۵ لقمانؑ کی نصیحتیں

ہم نے لقمان کو حکمت عطا فرمائی۔ تاکہ وہ اللہ کا شکر کرے شکر گزاری میں خود انسان کا اپنا ہی بھلا ہے اگر کوئی کفرانِ نعمت کرے۔ تو اللہ تعالیٰ ستودہ و بے نیاز ہے ۞

لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی۔ "بیٹا! کسی کو خدا کا شریک نہ ٹھیرانا۔ شرک بڑے ہی ظلم کی بات ہے۔ ماں باپ کی اطاعت انسان پر فرض ہے، ماں نے اسے پیٹ میں رکھا اور پھر دودھ پلایا۔ بالآخر اصل ٹھکانا تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ اگر ماں باپ کسی کو شریکِ خدا بنانے پر مجبور کریں تو ان کی اطاعت نہ کرو۔ ہاں دنیا میں ان کی سعادتمندانہ رفاقت ضروری ہے ۞

ان لوگوں کے طریق کو اختیار کرو جو اللہ کی طرف رجوع کرتے ہیں تم سب کو بالآخر اللہ کے حضور میں پہنچنا ہے اور وہ تمہیں بتا دیگا کہ تمہارا اعمالنامہ کیا ہے؟

بیٹا! اگر رائی کے دانہ کے برابر بھی کوئی عمل ہو اور پھر وہ کسی پتھر کے اندر رکھا ہو تو اس کو بھی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن لا حاضر کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا باریک بین اور باخبر ہے ۞

Marfat.com

بیٹا! نماز پڑھا کرو۔ اچھے کام کے کرنے اور بُرے کاموں سے بچنے کی تلقین کیا کرو اور ہر مصیبت میں صابر رہو۔ یہ بڑی ہمت کے کام ہیں ؛

لوگوں سے بے رُخی نہ کر اور زمین پر اترا کر نہ چل۔ کیونکہ اللہ اترانے والے شیخی خور کو پسند نہیں کرتا۔ آواز درمیانہ رکھو کیونکہ آوازوں میں بُری آواز گدھے کی ہے ؛" ۳۱ع۔ آیات ۱۲-۱۹۔

فصل ۱۹۶

تم دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالےٰ نے زمین و آسمان کی ہر چیز کو تمہارے مطیع کر رکھا ہے۔ اور تم پر ظاہری اور باطنی نعمتیں پُوری کر دی ہیں ——— لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو خدا کے بارے میں بلا علم جھگڑا کرتے ہیں، نہ انکے پاس کوئی ہدایت نامہ ہے اور نہ کوئی روشن کتاب ——— جب ان کو کہا جاتا ہے کہ اللہ کے قانون کی پیروی کرو تو جواب دیتے ہیں: "ہم تو بڑوں کے رواج کے پابند ہیں"۔ خواہ ان کے بڑے شیطان کے بہکانے میں دوزخ کی طرف پکارے گئے ہوں، وہ نکوکار جس کا سر اللہ کے سامنے جھکا۔ اور اس نے مضبوط رسّی تھام لی (تو ظاہر ہے کہ وہ کامیاب ہوا اسلئے کہ انجام تمام معاملات اللہ کے حضور پیش ہونگے ؛

کسی کے کفر کی وجہ سے آپ آزردہ نہ ہوں، ان کے سینوں کے پوشیدہ راز بھی اللہ جانتا ہے ——— چند دن کے دُنیوی فائدے ہیں۔ پھر وہ عذاب سخت کی طرف کھینچ لئے جائیں گے ؛

کسی کے کفر کی وجہ سے آزردہ ہونیکی ضرورت نہیں، اللہ کی بے نیازی

منکرین حق کی مانتے ہیں۔ کہ زمین و آسمان کا خالق اللہ ہے (حق یہ ——— کہ زمین و آسمان کی ہر چیز اس کی مملوک ہے۔ اور وہ بے نیاز اور

Marfat.com

سزاوارِ حمد و ثنا ہے (اللہ کی عظمت و قدرت) کی باتیں ختم نہ ہونگی خواہ تم دُنیا کے تمام درختوں کی قلمیں اور سمندروں کو سیاہی بنالو اور پھر ویسے ہی سات سمندر اور زیادہ کر دو۔ اس غیر متناہی خزانے میں سے انسان کو تو صرف چند کلماتِ حمد و ثنا عطا ہوتے ہیں) ؛

قدرتِ الٰہی

اللہ کے لئے سب دُنیا کے انسانوں کو مارنا اور دوبارہ زندہ کرنا اتنا ہی آسان ہے جتنا ایک آدمی کی موت و حیات؛ اللہ غالب اور حکمت والا ہے دن اور رات کی تبدیلی کو بروئے کار لانا، سورج اور چاند کی تسخیر، اور وقت مقررہ تک گردش اللہ کے غلبہ اور حکمت کا نشان ہے وہ تمہارے اعمال سے واقف ہے ؛

یہ سب (تصرفات) اس بات کی دلیل ہیں کہ اللہ قادرِ برحق ہے اور معبودانِ باطل کی پکار محض بے معنی چیز ہے۔ اللہ سب سے بالا اور بڑی شان والا ہے ؛ ۴۴ آیات ۲۰-۴۰،

صابر اور شکر گزار

اللہ کی نعمتوں کا فیضان صرف خشکی پر ہی نہیں سمندر میں بھی ہے۔ دیکھو! اللہ کے فضل سے دریا میں کشتی چلتی ہے تاکہ تم (لوہے اور لکڑی کے بنے کا) نشانِ قدرت دیکھ سکو۔ لیکن ہر نشان حق دیکھنے کے لئے صابر اور شکر گزار آنکھ (اور دل) کی ضرورت ہے ؛

جب سمندر میں دریا کی موجیں سوارانِ کشتی پر سائبانوں کی طرح چھا جاتی ہیں تو وہ خلوصِ دل سے اللہ کے سامنے سرِ نیاز جھکا دیتے ہیں، اسی کو پکارتے ہیں لیکن جب اللہ کی قدرتِ کاملہ سے نجات مل جاتی ہے۔ تو

Marfat.com

خشکی پر پہنچ کر بعض لوگ توحدِ اعتدال پر قائم رہتے ہیں اور بعض بدعہد اور ناشکر گزار ہونے کا ثبوت دیتے ہیں ؛

لوگو! اس دن کے حساب سے ڈرو۔ جب باپ بیٹا بھی ایک دوسرے کے کام نہ آسکیں گے اور ہر شخص اپنے اعمال کا خود جواب دہ ہوگا ؛

تین باتیں جن کا انسان کو علم نہیں،

دیکھو! دنیا کی زندگی پر ریجھ کر شیطان کے فریب میں نہ آجانا۔ قیامت کا علم اللہ ہی کو ہے۔ وہی مینہ برساتا ہے۔ (تین چیزوں کا علم قطعی اس کے بغیر کسی کو نہیں) اوّل۔ حاملہ کے پیٹ میں کیا ہے؟ (نر یا مادہ) دوم (وہ خود) کل کیا کرے گا؟ سوم۔ وہ کس زمین میں مرے گا۔ حقیقی علم و خبر اللہ ہی کو ہے ؛ ع آیات

سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ (۳۲)

یہ سورۃ مبارکہ مکی ہے۔ اس میں ۳۰ آیات اور ۳ رکوع ہیں ؛

اس سورۃ میں بھی خدائے قدوس کی تسخیر عالم اور قدرت کاملہ کا بیان ہے،

فصل ۱۹۷ خدائی کلام

لاریب یہ قرآن عزیز پروردگار عالم کی طرف سے نازل ہوا ہے تاکہ ان لوگوں کو نافرمانیوں کے نتائج بد سے ڈرا کر راہِ حق کی طرف راہ نمائی کی جائے۔ جن کے پاس اس سے پہلے کوئی پیامبر حق نہیں آیا ؛

اللہ نے زمین و آسمان کو ۶ دن (دادار) میں پیدا کیا۔ پھر (فرمانروائی کے) تختِ جلال پر جلوہ گر ہوا۔ اس کے سوا نہ کوئی کارساز ہے نہ سفارشی، کیا تم اتنی بات بھی نہیں سوچتے ؟

Marfat.com

زمین سے آسمان تک ہر امر کا منتظم وہی ہے' اس کا ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار سال کے برابر ہے' خدا کو چھپی کھلی سب باتوں کا علم ہے' اس نے ہر چیز کو خوبصورت بنایا اور انسان کو ابتداً مٹی سے پیدا کیا۔ پھر حقیر پانی کے نچڑنے سے اس کی نسل چلائی۔ اسے درستگی (رُوح۔ سمع و بصر اور سمجھنے والے دل) سے نوازا۔ اس پہ بھی تھوڑے ہی لوگ اس کے شکرگزار ہونگے ؛

احیائے ثانی

منکرینِ قیامت کا یہ کہنا کہ ہم مٹی میں مل جانے کے بعد کیسے نیا جنم لے سکیں گے (کہہ دو) ملک الموت تم پہ متعیّن ہے۔ وہی تمہاری رُوحوں کو قبض کرتا ہے اور پھر تم سب اپنے پروردگار کے حضور میں لوٹائے جاؤ گے ؛

ع ۱۱ - آیات ۱ - ۱۱

مجرموں کی پشیمانی اور حسرت

اے پیغمبرِ حق! حسابِ اعمال کے وقت مجرم سر جھکائے پروردگارِ عالم کے سامنے عرض کریں گے۔ "پروردگار! ہم نے دیکھ لیا اور سُن لیا کہ (تیرا وعدہ سچا تھا) اگر اب بھی ہمیں لوٹا دے تو ضرور مومن بن کر رہیں (مشیّتِ قہری کا نفاذ ہوتا) تو ہر شخص راہِ ہدایت پہ آجاتا (آزمائشِ عمل کے بعد) دنیا کو گنہگاروں سے بھرنا مقدّر ہو چکا ہے۔ دنیا میں وہ خدا سے غافل تھے تو وہاں اللہ ان کو ناقابلِ اعتنا سمجھے گا ؛

فصل ۱۹

مومنوں کے اعمال

ایماندار آیاتِ الٰہی سُنکر خدا کی حمد و ثنا کے نغمے بلند کرتے ہیں۔ اکڑتے نہیں۔ رات کو ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے' وہ عذاب کے خوف اور رحمت کی امید میں ہر وقت دستِ بدعا رہتے ہیں' اللہ کے مال میں سے خرچ کرتے رہتے ہیں۔ ان نیکوکاروں کے اعمالِ نیک کا ثمرہ

Marfat.com

پردۂ غیب میں موجود ہے جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہونگی - کیا مومن اور بدکار برابر ہو سکتے ہیں ؟

نیکوکار مومن باغات کے مالک ہونگے - یہ ان کے نیک عملوں کے بدلے میں اللہ کی مہمانداری ہے ؛

منکرین حق قیامت سے پہلے دنیا میں بھی عذاب کا مزہ چکھیں گے - تاکہ شاید وہ حق کی طرف رجوع کرلیں ؛

اس سے بڑا مجرم کون ہوگا جسے اللہ کی آیات کے ذریعہ نصیحت کی جائے اور وہ منہ موڑ لے ـــــ اللہ گنہگاروں سے بدلہ لیکر رہیگا ۲۴ آیات

موسےٰ علیہ السلام کو بھی کتاب حق (تورات) عطا ہوئی - اور اب اے پیغمبرؐ! آپ کو بھی بلاشک قرآن عزیز عطا کیا گیا ہے - وہ کتاب بنی اسرائیل کے لئے قانونِ ہدایت تھی (تو یہ سارے جہانوں کے لئے قانونِ ہدایت ہے) ؛

بنی اسرائیل میں سے جو لوگ منصبِ امامت پر سرفراز ہوئے ان کو بھی پہلے دشمنانِ حق کی ایذاؤں پر صبر کرنا پڑا ـــــ وہ دولتِ ایمان سے مالامال تھے - قیامت کے دن اللہ تعالےٰ تمہارے اختلافات کو نپٹا دیگا ؛

بدکار اُمتوں کی ہلاکت

اے پیغمبرؐ! ان لوگوں سے پہلے کتنی بدکار اُمتیں ہم نے ہلاک کر دیں اور یہ لوگ ان کی جگہوں میں چلتے پھرتے ہیں ـــــ پھر کیا انقلابِ حال ان کے لئے سامانِ عبرت نہیں بنتا ؟

دیکھو! افتادہ زمین کی طرف بادل ہانک دئے جاتے ہیں - پھر پانی سے کھیتی سرسبز و شاداب ہو جاتی ہے جس سے انسان بھی کھاتے ہیں اور

Marfat.com

چوپائے بھی۔ کیا یہ نمونۂ قدرت ان کے سامنے نہیں ؟

کافروں کا یہ کہنا کہ قیامت کو دیکھ کر ایمان لائیں گے محض کٹ حجتی ہے، فیصلے کے وقت عمل کی مہلت کہاں ہوگی۔ ان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ڈٹے کام کرتے جاؤ اور فیصلے کا انتظار کرو اور دیکھو کیا ہوتا ہے ۔ ۳ رکوع آیات ۷۳-۳۰،

سورۃ الاحزاب (۳۳)۔ یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے اس میں ۷۳ آیات اور ۹ رکوع ہیں ۔

(اس سورہ میں نبی اکرمؐ کو کافروں اور منافقوں سے بے نیاز رہ کر پیامِ حق پہنچانے کی تلقین کی گئی ہے راہ حق کی آزمائشوں کی یاد اور اسوۂ حسنہ کے انوار کی تجلیوں سے ایمانداروں کے دلوں کو منور کیا گیا ہے منصب نبوت کے اصول واضح کر دیئے ہیں۔ تاکہ نبی اکرمؐ کی پُر جلال شخصیت کا اثر و نفوذ ہر دور میں مُردہ افراد اور مُردہ قوموں کو زندہ کر سکے۔ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ بقائے اصلح کا اصل اصول "جہاد" ہے یہ جہانِ سعی و عمل مردانِ حق کے لئے آزمائشِ عمل کا مقام ہے اور بس !)

فصل ۱۹۹ ایک خدا کے ہو کر سب سے بے نیاز ہو

۱۔ اے نبی کریم! اللہ کے جلال کا رعب آپ کے دل پر طاری ہے کافروں اور منافقوں سے بے نیاز رہ کر راہِ حق میں قدم اٹھاؤ۔ علیم و حکیم خدا آپ کے ساتھ ہے آپ وحیِ حق کی پیروی کریں۔ اللہ آپ کے اعمال سے باخبر ہے بھروسہ اللہ پر ہونا چاہیئے۔ کہ کارسازِ حقیقی وہی ہے دو دل تو کسی کے ہیں نہیں کہ ایک اللہ کو دیا جائے اور دوسرا مخلوق کو ۔

ظہار کا حکم

ظہار (کسی عورت کو ماں کہہ دینا یا اس کے کسی عضو کو ماں کے عضو سے

Marfat.com

بیوی کو ماں کہہ دینا یا اسکے کسی عضو کو ماں کے عضو سے تشبیہ دینا

تشبیہ دینا۔ اس سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔ کفارہ دینا ضروری ہے۔ اس کا حکم سورۂ مجادلہ۔ پارہ ۲۸ میں ہے۔ یعنی: غلام آزاد کرے یا متواتر دو ماہ روزے رکھے۔ یا ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے) والی عورتیں مائیں نہیں اور نہ ہی متبنّٰے حقیقی بیٹا بن سکتا ہے (لے پالک) بیٹوں کو ان کے حقیقی باپوں کے نام سے بلایا کرو۔ اللہ کے نزدیک یہ زیادہ قرینِ انصاف ہے۔ یوں تو وہ تمہارے دینی بھائی ہیں۔ نیت تمہاری ہر حال میں نیک ہونی چاہیئے ۔

پیغمبرِ حق مسلمانوں پر خود ان کی جانوں سے بھی زیادہ حق رکھتے ہیں۔ ان کی بیبیاں ادب و تعظیم میں ان کی مائیں ہیں۔ البتہ رحم کے لحاظ سے ان کے رشتہ دار زیادہ قریب ہیں۔ دوستوں سے اچھا سلوک کرو۔ کتاب حق میں یہ فیصلہ محفوظ ہے ۔

ہر نبی سے دین کی تبلیغ اور ایک دوسرے کی تصدیق کا وعدہ لیا گیا تھا نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسےٰؑ اور عیسےٰؑ ابن مریم سب اس میں شامل ہیں۔ قیامت کے دن اللہ تعالےٰ نبیوں سے تبلیغِ حق کے متعلق دریافت فرمائے گا اور (اتمام حجت کے بعد) مخالفین کو سزا دے گا ۔ حٰمٓ۔ آیات ۱-۸،

غزوۂ خندق

مسلمانو! اللہ کے اس احسان کو یاد کرو جو اس نے تم پر کیا جبکہ لشکر آ موجود ہوا۔ تو اللہ نے دشمنوں پر آندھی بھیجی (یہی نہیں) بلکہ فرشتوں کی فوج بھی جو تم کو دکھائی نہیں دیتی تھی۔ اللہ تمہاری تدبیروں سے واقف تھا۔ تمہاری آنکھیں پھری کی پھری رہ گئی تھیں۔ کلیجے منہ کو آ گئے تھے۔ اور تم رحمتِ حق سے بدگمانی کر رہے تھے ۔

Marfat.com

مسلمانوں کی آزمائش

یہ سب کچھ مسلمانوں کی استقامت کی آزمائش کے لئے تھا۔ دل کے روگی توخدا اور اس کے رسُول کے وعدوں کو دھوکہ قرار دے چکے تھے وہ لگے رخصت مانگنے اور بہانے بنانے۔ کسی نے کہا گھر خالی پڑے ہیں کسی نے کوئی اور بہانہ لگایا۔ یہ سب جھوٹ کہہ رہے ہیں وہ اس سے پہلے پکا عہد کر چکے ہیں کہ دشمن کے مقابلے میں پیٹھ نہ دکھائیں گے ان کے عہد کی باز پُرس ہوگی ؛

اے پیغمبر! آپ ان لوگوں سے کہہ دیں۔ کہ اگر راہِ حق میں موت یا قتل کے ڈر سے بھاگتے ہو تو یہ بھی تمہیں مفید نہ ہوگا۔ کیونکہ چند روزہ زندگی کے بعد پھر دربارِ الٰہی میں حاضر ہونا اٹل ہے اگر خدا تمہارے ساتھ برائی کرنا چاہے تو کون ایسا سُورما ہے جو تم کو اس کی پکڑ سے بچا سکے اور اگر اس کا فضل شاملِ حال ہو تو کون ہے جو اس کا ہاتھ پکڑ سکے ؛

راہ جہاد میں منافقوں کا طرزِ عمل۔

مسلمانو! اللہ تم میں سے ان منافقوں کو خوب جانتا ہے جو دوسروں کو لڑائی میں شریک ہونے سے روکتے ہیں اور اپنے بھائی بندوں سے کہتے ہیں۔ لڑائی سے الگ رہو یا ہمارے پاس چلے آؤ۔ خود بھی بخیل ہیں۔ جنگ میں حاضر نہیں ہوتے مگر صرف چند ایسا اتارنے کے لئے تھوڑی دیر آجاتے ہیں۔ جب کوئی خوف کا موقعہ آتا ہے تو مایوسانہ ان کی آنکھیں گھومتی چلی جاتی ہیں۔ جیسے کسی پر سکراتِ موت کی بے ہوشی طاری ہو۔ پھر جب خوف دُور ہو جاتا ہے تو مالِ غنیمت پر گرے پڑتے ہیں۔ بیخ دار باتیں کر کر کے طعنے دیتے ہیں۔ یہ دولتِ ایمان سے محروم رہے ان کے اعمال اکارت گئے اور اللہ کے نزدیک یہ بات آسان ہے۔ اب بھی اس فکر میں ہیں کہ دیہات میں بھاگ جائیں اور دُور

Marfat.com

بیٹھے تمام حالات دریافت کرتے رہیں۔ اگر مجبوری میں انہیں تمہارے ساتھ رہنا ہی پڑے تو یہ برائے نام جنگ میں شامل ہوتے ہیں ؛ ۴۴ آیات ۹-۲۰،

فصل ۲۰ اسوۂ حسنہ اور مردان حق کا شیوۂ مردانگی،

مسلمانو! ان لوگوں کے لئے جو رحمت حق کے امیدوار ہیں اور یوم آخر پر ایمان رکھتے ہوئے یادِ الٰہی میں مشغول رہتے ہیں۔ سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کا ایک بہترین نمونہ موجود ہے مردانِ حق دشمنوں کو دیکھتے ہی پکار اُٹھے "اس موقعہ (جہاد) کی ہمیں پہلے خبر دی جا چکی ہے۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کا فرمان سچ ہے" اس آزمائش میں ان کا ایمان اور شیوۂ فرمانبرداری اور بھی زیادہ ہو گیا ؛

ان صادقین نے میدانِ جہاد میں جاں نثاری کے جوہر دکھائے بعض شہید ہو کر پیمانِ وفا کو پورا کر گئے اور بعض ابھی شہادت کے منتظر ہیں۔ وہ روحِ استقامت سے سرشار ہیں۔ اپنے فیصلے پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اس جنگ کا مقصد یہ تھا کہ سچوں کو سچائی کا بدلہ ملے اور منافقین پرکھے جائیں۔ پھر ان کا انجام اللہ کے ہاتھ میں ہے (قبول توبہ یا عذاب) ؛

اللہ نے اپنی قدرت سے کافروں کو ہٹا دیا۔ وہ اس مہم سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے اور غصے میں بھرے ہوئے لوٹ گئے۔

مومنوں کیلئے جہاد سب سے بڑا کل ہے

مومنوں کے لئے بس ایک عمل کافی ہے۔ القتال (جنگ) ——— ان کی زندگی کی سعادتیں اسی سرچشمۂ خیر (جہاد) سے پھوٹیں گی اور سعادت و فلاح کا واحد ذریعہ یہی ہے (باقی سب نیکیاں اس سے کم ہیں) طاقت اور غلبہ تو اللہ کے ہاتھ میں ہے ؛

Marfat.com

نصرتِ حق

جو اہلِ کتاب (بنو قریظہ یہودی) مشرکین (مکہ) کے مددگار ہوئے۔ خدا انکو ان کی گڑھیوں سے اتار لایا۔ ان کے دلوں میں مسلمانوں کی ایسی دھاک بٹھادی کہ تم بے دھڑک بعض کو قتل کرتے تھے اور بعض کو قید!

ان کے گھروں، مالوں اور زمینوں کا (جہاں تم نے قدم تک نہ رکھا تھا) اللہ نے تمہیں مالک بنادیا ——— اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۴۳۔ آیات ۲۱/۲۷

ازواجِ مطہرات کو

نبی اکرمؐ اپنی بیبیوں سے کہہ دیں کہ اگر اسباب دنیا کی فراوانی چاہتی ہو تو آؤ! تمہیں کچھ دے دلا کر خوش اسلوبی سے رخصت کر دوں۔ اگر تمہیں اور اسکے رسولؐ کی رضا مطلوب ہے اور تم آخرت کا بھلا چاہتی ہو تو نکوکاروں کے لئے اللہ کے ہاں اجرِ عظیم ہے ؛

وَمَنْ يَّقْنُتْ (۲۲)

ہدایات

اے ازواجِ مطہرات! اگر تم میں سے کوئی کھلی ہوئی ناشائستہ حرکت کی مرتکب ہوئی تو اس کو دوہری سزا دی جائے گی۔ ہاں رسولؐ کی فرمانبردار اور نکوکار بیبیوں کے لئے اجر بھی دوہرا ہوگا اور رزقِ کریم بھی ؛

پیغمبر کی بیبیو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ پس اگر تم نافرمانیِ حق سے بچاؤ کی خواہاں ہو تو اگر کوئی حجاب کے اندر سے بھی بات پوچھے تو درستی اور وقار کے ساتھ جواب دو تاکہ روگی دل کوئی غلط خیال نہ قایم کر سکے۔ تم اطمینان سے گھر میں جمی بیٹھی رہو۔ زمانۂ جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار کے ساتھ باہر نہ پھرو نماز قایم کرو۔ زکوٰۃ دو۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرو ؛

اللہ کو یہی منظور ہے کہ وہ تمہیں ہر گندگی سے پاک رکھے اور ایسا

Marfat.com

پاک وصاف بنائے جیسا کہ پاکیزگی کا حق ہے، تمہارے گھروں میں خدا کی آیتیں اور دانائی کی باتیں سنائی جاتی ہیں۔ ان کو یاد رکھو اللہ سب کا رازدان اور سب کے حال سے واقف ہے ۔ ۴ آیات ۲۸-۳۴ ،

خدا کے پیارے

مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں، مومن مرد اور مومنات، فرمانبردار مرد اور فرمانبردار عورتیں، صادق مرد اور صادق عورتیں، صابر مرد اور صابر عورتیں، عاجز مرد اور عاجز عورتیں، خیرات کرنے والے مرد اور خیرات کرنے والی عورتیں روزہ دار مرد اور روزہ دار عورتیں، باحیا مرد اور عصمت مآب عورتیں، یادِ الٰہی میں سرشار رہنے والے مرد اور عورتیں ——— سب کے گناہوں پر قلم عفو پھیر دیا جائے گا۔ یہ اجرِ عظیم کے مستحق ہونگے ۔

ہر مومن پر فرض ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلے پر سرِ تسلیم خم کر دے۔ اگر کوئی شخص نافرمانی کا مرتکب ہوگا تو گویا ،، صریح گمراہی میں جا پڑا ،

زید اور زینب کا واقعہ

اے محمدؐ عربی! جب آپ اس (زید) کو مصلحتِ خانہ داری اور صلح جوئی کی پوری فہمائش کے باوجود بھی ناکام رہے، تو اس نے اپنی کمزوری کے پیشِ نظر (زینب) کو طلاق دے دی۔ آپ کا محض (دلجوئیِ زینب کی خاطر) نکاح کرنا اگر دستورِ جاہلیت کے خلاف تھا تو ہوتا رہے، اس دستورِ بد کی ہی تو اصلاح مقصود تھی۔ اللہ کے قانون میں جو چیز حلال ہے۔ اس میں کسی کا اعتراض کرنا لغو بات ہے، اللہ کے پیامبر ہمیشہ قانونِ حق کے پابند رہے۔ "امر اللہ" کی تکمیل متعدد ہو چکی ہے ——— محمدؐ رسول اللہ کی اولادِ نرینہ میں سے کوئی بڑی عمر کا زندہ نہیں رہا۔ وہ اللہ کے رسولؐ اور خاتم النبیین ہیں (زید تو صرف

Marfat.com

منتہیٰ تھا، لہٰذا اس کی منکوحہ سے نکاح کرنے میں کوئی برائی نہیں، اللہ تعالےٰ تمام چیزوں کے حال سے واقف ہے ٭ ع ۵ - آیات ۳۳-۳۹،

فصل ۲۰۱ یادِ الٰہی کی تلقین

مومنو! صبح و شام اللہ تعالیٰ کو کثرت یاد کیا کرو - تم پر اللہ کی رحمتیں نازل ہوں گی - اور فرشتے تمہارے لئے مغفرت طلب کریں گے تاکہ وہ تمہیں الٰہی سے تمہیں ظلمت سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں - اللہ کو یاد کرنے والے نعمائے الٰہی کے مقدار اور اجرِ عظیم کے مستحق ہونگے ٭

منصبِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

اے پیغمبرِ حق! ہم نے آپ کو شہید (گواہ) بشارت دہندہ، ڈرانے والا اور اللہ کی طرف دعوت دینے والا - ہدایت کا روشن چراغ بنا کر بھیجا ہے - ایمان والوں کو خوشخبری سنا دیجئے - کہ ان پر اللہ کا بڑا فضل ہوگا - کافروں اور منافقوں کی پروا نہ کرتے ہوئے ان کی ایذا دہی میں اللہ پر بھروسہ رکھئے - اللہ ہی آپ کے لئے کارساز ہے ٭

نکاح کے متعلق بعض خاص احکام

اے ایمان والو! اگر طلاق قبل مَس (تعلقاتِ خاص سے پہلے) ہو اور کفار یا منافقین ایسی عورت کی عدت گزرنے سے پہلے نکاحِ ثانی پر اعتراض کریں - تو پرواہ نہ کرو - بلکہ خوش اسلوبی سے کچھ دے دلا کر رخصت کر دو ٭

اے پیغمبرِ حق! آپ کے لئے وہ بیبیاں حلال ہیں - جن کے حق مہر آپ دے چکے - لونڈیاں - مہاجرات چچا - پھوپھی - ماموں اور خالہ کی بیٹیاں - نکاح کے لئے حلال ہیں ٭

اگر کوئی عورت بے مہر پیغمبر کے نکاح میں آنا چاہے اور آپ بھی رضامند ہوں تو صرف آپ کے لئے اجازت ہے - عام مسلمانوں کو یہ رعایت نہیں ٭

Marfat.com

جس طرح معاملۂ نکاح میں آپ کے لئے خاص حالت ہے۔ اسی طرح تقسیم اوقات متعلقہ ازواج میں بھی آپ کو اختیار ہے کہ جس طرح چاہیں کریں۔ آپکی بلند بصیرت اپنے اندر جو کشش اور رحمت رکھتی ہے اس میں آپ کی بیبیاں ہر حال میں آپ سے راضی رہیں گی۔ عام لوگ انسانیت کے جس درجہ میں ہیں وہاں قانون کی دفعات ان کی قوتِ عدل کے مطابق ہیں ؛

(آپ کے لئے یہ قید بھی ہے) کہ آپ ان بیبیوں میں تبدیلی نہیں کر سکتے اور نہ اور کسی عورت سے نکاح کر سکتے ہیں۔ مشیتِ حق کا نشانہ آپ کے تعدادِ ازدواج سے طبقۂ نسواں میں پیغامِ حق کو پہنچانا تھا اور وہ بطریق احسن ہو رہا ہے لونڈیاں آپ (خدمت اور اعانت کے لئے) رکھ سکتے ہیں۔ اللہ ہر چیز کا نگرانِ حال ہے ؛ ع آیات ۴۰-۵۲ ،

تہذیب اخلاق کے متعلق بعض خاص احکام ،

مسلمانو! بلا اجازتِ حضورِ انور صلے اللہ علیہ وسلم کے گھر نہ جاؤ۔ اگر وہ دعوت پر بلائیں تو عین وقت پر آجاؤ اور کھانا کھا کر واپس ہو جاؤ وہاں (بے مقصد) باتیں کر کے ان کا وقت ضائع نہ کرو، وہ اپنی حیا کی وجہ سے تمہیں نہ کہیں۔ تو اللہ تمہاری استعداد کے مطابق ہر حکم واضح کر دیتا ہے

اگر پیغمبرؐ کی بیبیوں سے کوئی چیز مانگنی ہو تو پردے کے باہر رہ کر مانگو۔ دلوں کی پاکیزگی کے لئے یہ طریقہ احسن ہے۔ رسولِ پاکؐ کو ایذا دو" تم رسولِ اکرمؐ کی بیبیوں سے ان کے بعد کبھی نکاح نہیں کر سکتے خدا کے نزدیک یہ بڑی بے جا بات ہے۔ اللہ تمہارے ظاہر و باطن سے خوب واقف ہے ؛

Marfat.com

پیغمبرؐ کی بیویوں پر اپنے باپوں، ان کے بیٹوں، بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں، اپنی قسم کی عورتوں اور لونڈیوں کے سامنے ہونے میں کوئی گناہ نہیں ہے ۔

اے ازواجِ مطہرات! احکامِ الٰہی کی نافرمانیوں سے بچتی رہو۔ اللہ ہر چیز کا شاہد حال ہے اللہ اور اس کے فرشتے رسولِ اکرمؐ پر درود بھیجتے ہیں۔ تم بھی ان پر درود بھیجو ۔

اللہ رسولِ پاکؐ کو تکلیف دینے والوں پر دنیا و عقبےٰ میں اللہ کی پھٹکار ہے اور ذلت کی مار ان کے انتظار میں ہے ——— جو لوگ مسلمان مردوں اور عورتوں کو بلا قصور ناحق تہمت لگا کر ایذا دیتے ہیں، تو وہ جھوٹ طوفان اور صریح گناہ کا بوجھ اپنی گردن پر لیتے ہیں ۔ ع ۵ آیات ۵۳ تا ۵۸

فصل ۲۰۲ پردہ کا حکم۔

اے پیغمبرِ حق! اپنی بیویوں، بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنی چادروں کے گھونگٹ نکال لیا کریں۔ تاکہ کوئی آوارہ انسان اس حیا کے نشان کو دیکھ کر ایذا دہی کی جرأت نہ کر سکے۔ اللہ بخشنے والا اور مہربان ہے

منافقوں کو تنبیہ

منافق، بدنیت اور جھوٹی افواہیں پھیلانے والے اگر اپنی حرکات سے باز نہ آئیں گے تو آپ کو ان پر مسلط کر دیا جائے گا اور انہیں مدینہ سے اخراج کا حکم دے دیا جائے گا۔ پھر بھی شرارتوں سے باز نہ آئے تو ہر طرف ان پر پھٹکار ہو گی۔ اور حکم ہو گا کہ جہاں ملیں ان کو گرفتار کر لیا جائے اور مار کر ٹکڑے اڑا دیئے جائیں ۔

اللہ کا دستور معاندینِ حق کے لئے ہمیشہ سے یہی ہے۔ کہ اصلاح کی

Marfat.com

کوشش کے بعد انسانیت کی حفاظت کے لئے انہیں ذلیل کر دیا جائے اس دستورِ الٰہی میں ردّوبدل نہ ہوگا ۔

قیامت کا وقت

قیامت کا وقت پوچھتے ہیں تو اس کا علم اللہ کے پاس ہے ممکن ہے وہ بالکل قریب ہو۔ منکرینِ حق اللہ کی لعنت کے مورد ہیں اور ان کے لئے دہکتی ہوئی آگ کا عذاب تیار ہے۔ نہ کوئی ان کا حامی ہے اور نہ مددگار ۔

منافقوں کا دردناک انجام،

قیامت کے دن جب ان کے منہ سیخ کے کباب کی طرح آگ میں اُلٹ پلٹ کئے جائیں گے تو چلّا اٹھیں گے۔ "اے کاش! ہم اللہ اور اسکے رسولؐ کا کہا مانتے"۔ اور کہیں گے "اے اللہ! ہم کو ہمارے بڑوں نے گمراہ کیا اس لئے ان کو دوہرا عذاب دے اور ان پر بڑی سے بڑی لعنت کر"

۶۸- آیات ۵۹-۶۸

مسلمانو! ان جیسے نہ بنو جنہوں نے موسیٰؑ کو (ناحق بہتان لگا کر) تکلیف دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی برئیت کر دی اور وہ خدا کے وجیہ پیغمبر تھے!

اللہ کی نافرمانی سے بچو،

تم اللہ کی نافرمانی سے بچو اور بات کہو تو راہ کی اور سیدھی سچی، اللہ تعالےٰ تمہیں اعمالِ صالح کی توفیق دے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا جس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کا کہا مانا تو اس نے بڑی کامیابی حاصل کی ۔

امانتِ حق

ہم نے اس ذمہ داری کے بوجھ کو جو انسان پر ہے آسمانوں اور پہاڑوں پر پیش کیا تو انہوں نے زبان حال اس کے اٹھانے سے انکار کر دیا اور اس سے ڈر گئے لیکن انسان نے ارادتاً اسے اٹھا لیا (گو اپنی وہ ظالم اور جاہل تھا لیکن اللہ کی کارسازی پر اُسے بھروسہ تھا) ۔

Marfat.com

داب جو اپنے فرائض منصبی کو ادا نہیں کرتے تو ایسے) منافق مردوں اور منافق عورتوں اور مشرک مردوں اور مشرک عورتوں کو اس جرم کی سزا دی جائے گی۔ ایماندار مرد اور عورتیں اللہ کی توجہ کی مستحق ہونگی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے ؛ ع آیات ۶۹-۷۳ ،

انیسواں باب

سُورَۃ سَبَا (۳۴) یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے اس میں ۵۴ آیات اور ۶ رکوع ہیں

(حق و باطل کی آویزش اور ظلم و وفا کی معرکہ آرائیاں بے مقصد اور بے نتیجہ نہیں ہر چیز اور ہر عمل اپنے حسن و قبیح کے لحاظ سے کسی نتیجہ کا حامل ہے وہ نتائج یہاں ظہور پذیر ہوتے رہتے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ یہی قانونِ مجازات ہے اور اسی کا اعلان اس سورۂ مبارکہ کا موضوع ہے)

فصل ۲۰۳

تمام تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے۔ آسمان اور زمین کی ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ وہ ستودہ ذات حکیم اور باخبر ہے زمین کی کاشت اور روئیدگی آسمان کا نزول و صعود ہر چیز اس کے علم میں ہے وہ مہربان اور بخشنے والا ہے ؛

منکرین قیامت

منکرین حق کہتے ہیں کہ قیامت تو آنے کی نہیں (صرف ڈراوا ہی ہے) ——— آپ لوگوں میں اعلان کر دیں ——— ہاں۔ ہاں مجھے کو اسی

Marfat.com

عالم الغیب کی قسم ہے جس کے علم میں آسمان و زمین کا ذرّہ ذرّہ ہے اور جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ۔ کہ قیامت ضرور آکر رہے گی ۔ تاکہ نکوکار مومن بخشش اور رزق کریم کے مالک ہوں ——— اور آیات الٰہی میں مخاصمانہ کوشش کرنے والے عذاب دردناک کے مستحق ہوں ؛

منصف مزاج اہل علم قرآن عزیز کو برحق اور غالب و مزاوار حمد کے تجویز کردہ سیدھے راستے کی طرف راہنمائی کرنے والا دستور سمجھتے ہیں ؛

منصف مزاج اہل علم،

منکرین حق تمسخر کے طور پر کہتے ہیں ۔ کہ کہو تو تم کو ایسا آدمی بتائیں جو یہ عجیب بات کہتا ہے کہ جب مر کر ریزہ ریزہ ہو جاؤ گے تو پھر تم کو نئے جنم میں آنا ہوگا معلوم نہیں یہ خدا پر جھوٹ باندھتا ہے یا اس کو کسی طرح کا جنون ہے ، نہیں بلکہ انکار کرنے والوں کے لئے کم بختی کا عذاب اور پرلے درجے کی گمراہی ہے کیا اپنے آگے پیچھے زمین و آسمان نہیں دیکھتے ۔ کہ ان کو گھیرے ہوئے ہے ۔ اگر اللہ چاہے تو ان کو زمین میں دھنسا دے یا ان پر آسمان کے ٹکڑے گرا دے ہر انسان جو خدا کی طرف رجوع کرتا ہے اس کے لئے ہر چیز میں نشان عبرت موجود ہے ؛ ع ۱ آیات ۱ - ۹ ،

تمسخر کرنے والے بدبخت ،

ہم نے داؤد علیہ السلام کو اپنی طرف سے برتری دی اور حکم دیا کہ "پہاڑو! تم بھی داؤد علیہ السلام کے ساتھ نغمۂ توحید بلند کرو ۔ اور پرندو! تم بھی حمد الٰہی کے گیت گاؤ ؛"

داؤد علیہ السلام کی فرمانروائی ،

لوہا ان کے لئے نرم کر دیا ۔ تاکہ وہ کشادہ زرہیں بنائیں اور جوڑنے میں اندازے کا خیال رکھیں ——— ان کو حکم دیا کہ وہ نیک عمل کریں

Marfat.com

اس لئے کہ ان کے اعمال اللہ کی نظر میں ہیں، ہوا کو بھی ان کے تابع کر دیا۔ وہ صبح و شام ایک ماہ کی منزل طے کرتے ۔

ہم نے تانبے کو گلا کر ان کے لئے ایک چشمہ بنا دیا۔ پھر جنّات (طاقتور افراد) کو ان کے ماتحت کر دیا اور ہر مجرم کے لئے عذاب آتش کی وعید بھی سنا دی ۔

سلیمان علیہ السلام کے حکم سے یہ جنّات اونچی شاندار عمارتیں۔ ڈھلی ہوئی مورتیاں (بڑے بڑے لگن جیسے) حوض اور بڑی بڑی جمی ہوئی دیگیں بناتے، اے نسلِ داؤدؑ! ان نعمتوں کے بدلے ہمارا شکر کرو۔ انسانوں میں سے بہت تھوڑے شکر گزار ہیں ۔

سلیمان علیہ السلام کی وفات،

سلیمانؑ کی وفات کا حال جب عصا کے گر پڑنے سے معلوم ہوا۔ تو جنّوں نے حسرت سے کہا۔ "کاش! ہم غیب دان ہوتے تو اس ذلّت کے عذاب سے بچ جاتے ۔"

نافرمانوں کا انجام

(اب نافرمانوں کو دیکھو) سبا کے لوگوں کے لئے ان کے اپنے ملک میں اللہ کی قدرت کے نشانات موجود ہیں۔ سرزمین کے دائیں بائیں عمدہ باغ۔ عمدہ شہر اور رزق کی فراوانی تھی۔ پھر شکر گزار ہونے پر آخرت میں بخشش کا وعدہ بھی دیا گیا تھا ۔

انہوں نے اللہ کے حکم کی پرواہ نہ کی تو سیلاب کے ذریعہ اس تمام علاقہ کا ناس مار دیا گیا۔ سیلاب کے بعد ان کو وہ باغ تو دیئے لیکن ان کے پھل بدمزہ تھے۔ ان میں کچھ تو جھاؤ تھا اور قدرے بیری۔ یہ ان کی ناشکری کا بدلہ تھا۔ اور کفرانِ نعمت کرنے والوں کا انجام یہی ہوتا ہے ۔

Marfat.com

اہلِ سبا کی بستیوں اور بابرکت دیہات کے درمیان اور بہت سے گاؤں آباد تھے جو قریب قریب دکھائی دیتے تھے۔ چلنے والے بے خطر سفر کر سکتے تھے۔ انہوں نے دعا مانگی ——— "اللہ! ان دیہات میں سفر کا مزہ نہیں آتا۔ ہماری منزلوں کو دُور دُور کر دے۔ ان کی اس ناقدردانی پر ان کی دھجیاں بکھیر دی گئیں اور وہ ایک افسانہ بن کر رہ گئے، ہر صابر و شاکر انسان کے لئے اس واقعہ میں سامانِ عبرت موجود ہے ؛

شیطان نے ان کو بہکا دیا۔ لیکن مومنوں پر اس کا داؤ نہ چلا، یہ واقعہ مومنوں و بدکار کے لئے ایک آزمائش ہو گیا۔ اللہ ہر چیز کا نگرانِ حال ہے ؛ ۲۴ آیات ۱-۲۱

فصل ۲۰۴ جھوٹے معبود

تمہارے گھڑے ہوئے معبود (مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ) آسمان و زمین میں ایک ذرّے کے بھی مالک نہیں ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی خدا کے ہاں بلا اذنِ الٰہی سفارش نہیں کر سکتا۔ وہاں (فرشتوں کا بھی) یہ حال ہے۔ کہ جب کوئی حکمِ خدا نازل ہوتا ہے تو مارے ہیبت کے گھبرا اٹھتے ہیں۔ جب گھبراہٹ دُور ہوتی ہے تو پوچھتے ہیں حکم الٰہی کیا ہے ؟ (زیادہ مقرّب فرشتے) کہتے ہیں جو حکم مناسب تھا اللہ نے دے دیا ہے، اللہ کی شان بلند و عالی ہے ؛

خدائے قدّوس کی ہیبت و قدرت

ان لوگوں کو پوچھو کہ تم کو آسمان و زمین میں روزی کون دیتا ہے ؟ جواب دیں گے۔ "اللہ"! اب جب کہ رزّاق وہ ہے تو غیروں کے خدا بنانے کا فائدہ ؟ بتاؤ کون غلطی پر ہے تم یا ہم ؟ نہ ہمارے گناہوں کی تم سے باز پرس ہو گی اور نہ تمہارے اعمال کے متعلق ہم سے پوچھا جائے گا۔ اللہ سب کو اپنے حضور جمع کرے گا۔ اور سب میں صحیح صحیح فیصلہ کر دے گا۔ وہ ٹھیک

Marfat.com

فیصلہ کرنے والا اور سب کے حال سے واقف ہے۔ کیا تم اپنے شریک دکھا سکتے ہو؟ بس بس! غالب اور حکمت والا ایک ہی ہے (باقی سب گھڑی ہوئی فضول باتیں ہیں اور بس)۔

منصب رسالت

اے پیغمبرؐ! آپ کو تمام دنیا کے لوگوں کی طرف پیامبر بنا کر بھیجا ہے اعمالِ نیک کے لئے خوشخبری اور اعمالِ بد کے لئے وعید سنا دیجئے۔ اکثر لوگ اس وقت نہیں سمجھیں گے۔

عذاب کا وقت پوچھتے ہیں۔ ان سے کہہ دیجئے کہ اس کا وقت معین ہے۔ آگے پیچھے نہ ہوگا (اچانک آموجود ہوگا اور تم دیکھتے رہ جاؤ گے)۔

۳ ع آیات ۲۲-۳۰،

منکرین حق باہمی دو دو کد

کافر کہتے ہیں ہم قرآن عزیز کو کبھی ماننے والے نہیں اور نہ ہی پہلی کتابوں کو (یعنی توراۃ و انجیل کو) ——— کاش! تو دیکھے۔ کہ جب قیامت کے دن یہ ظالم اپنے پروردگار کے حضور ٹھیرائے جائیں گے تو ایک کی بات ایک رد کر رہا ہوگا۔ کمزور (ادنےٰ درجہ کے لوگ) بڑے لوگوں (اعلیٰ طبقہ) سے کہیں گے، اگر تم نہ ہوتے تو ہم ضرور ایمان لے آتے ——— اس پر بڑے جواب دیں گے جب اللہ کی ہدایت آچکی تھی۔ تو کیا ہم نے تمہیں زبردستی اس پر عمل کرنے سے روکا تھا؟ اب کمزور جواب دینگے کہ "زبردستی تو نہیں مگر تمہاری رات دن کی تدبیروں نے روکا، تم اللہ کو نہ مانتے اور اسکے ساتھ شریک کرنے کا حکم دیتے تھے۔ عذاب کو سامنے دیکھ کر یہ لوگ اظہار ندامت کریں گے اور کافروں کی گردنوں میں طوق ہونگے۔ یہ

Marfat.com

ان کے کرتوتوں کا بدلہ ہے ۔

فصل ۲۰۵

انبیاء کے دشمن آسودہ حال لوگ ہوتے ہیں ۔

جب کسی بستی میں کوئی پیغمبر آیا کہ بُرے لوگوں کو بُرے اعمال کے نتائج سے ڈرائے تو وہاں کے آسودہ حال لوگوں نے اللہ کے احکام کا انکار کر دیا۔ اسی طرح قریشِ مکہ بھی مسلمانوں سے کہتے ہیں کہ ہم مال و اولاد میں تم سے زیادہ ہیں۔ عذاب کیسے ہو سکتا ہے ؟

کہہ دیجئے! پروردگارِ عالم جسے چاہے روزی میں فراخ کر دے اور جسے چاہے تنگی دے، اکثر لوگ تقسیم رزق کی مصلحتوں سے واقف نہیں ۔

۴۶ آیات ۳۱-۳۶

ایمان و عمل کی راہ

اللہ تعالیٰ کے ہاں مال اور اولاد کی وجہ سے قرب حاصل نہیں ہوتا بلکہ اس کی نگاہ میں ایمان و عمل مدارِ فضیلت ہیں، نیکوکار مومن دوہرے اجر کے مستحق ہوں گے اور بہشت کے بالاخانوں میں اطمینان سے آرام فرما رہے ہونگے ۔ اللہ کی آیتوں کی مخاصمانہ گرفت کرنے والے عذاب میں پکڑے جائینگے رزق کا بسط و قبض تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو بہتر معاوضہ دیتا ہے ۔

فرشتوں سے باز پرس ہوگی،

قیامت کو فرشتوں سے دریافت کیا جائے گا۔ کیا یہ لوگ تمہاری بندگی کرتے تھے ؟ وہ کہیں گے "خدایا! تو پاک ہے۔ ہم تیرے تابع حکم ہیں، ان میں سے اکثر جنوں کی عبادت کرتے رہے" (آج کے دن) کسی کے نفع و نقصان کا کوئی مختار نہیں، اور عابد و معبود دونوں عذاب جہنم میں مبتلا ہونگے ۔

دشمنانِ حق کی کج بحثیاں

آیاتِ الٰہی سنکر منکرینِ حق کہتے ہیں کہ اس آدمی کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ

Marfat.com

ہمیں باپ دادا کے معبودوں سے روکتا ہے، یہ تو نرا منتری ہے یا جادوگر۔ حالانکہ اس سے پہلے ان کے پاس نہ کوئی کتاب آئی اور نہ کوئی رسول۔ ان سے پہلے بھی لوگوں نے حق کو جھٹلایا اور یہ تو ساز و سامان میں ان کے دسویں حصہ کو بھی نہیں پہنچے ——— پھر دیکھ لو ہمارے انکار کا نتیجہ کیا نکلا۔ (۳۷ آیات ۴۵)

دعوتِ تفکر

میں تم سے صرف ایک بات کہتا ہوں کہ ایک ایک اور دو دو ہو کھڑے ہو اور غور و فکر کرو۔ تو تم سمجھ لو گے۔ کہ تمہارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم (خدانخواستہ) مجنون نہیں ہیں، وہ اللہ تعالےٰ کے سخت عذاب سے ڈرانے والے ہیں (اے رسولِ برحق! کہہ دے) میری اُجرت تو اللہ کے ہاں ہے تم سے تو کچھ مانگتا نہیں۔ اللہ ہی ہر چیز کا شاہد حال ہے (کہہ دے!) میرا پروردگار غلط بات کے مٹانے کو حق کے حربے چلا رہا ہے اور وہ غیب کی باتیں جانتا ہے ؛

دینِ حق آ پہنچا اور غلط دین سے نہ تو اب کچھ کشود کار ہوتا ہے اور نہ آئندہ ہوگا، اے پیغمبر! (آپ کہہ دیں) اگر میں غلطی پر ہوں تو میری غلطی کا وبال میرے اوپر ہے اور اگر راہِ ہدایت پر ہوں تو یہ وحیِ حق کی برکت ہے۔ بیشک اللہ سننے والا اور نزدیک ہے ؛

کاش تیرے پیش نظر وہ حالت ہو جب یہ قیامت کو گھبرائے گھبرائے پھریں گے اور بھاگ نہ سکیں گے، اور قریب سے ہی پکڑ لئے جائیں گے۔ اس وقت فوراً پکار اٹھیں گے "ہم ایمان لائے" ——— یہ تو عمل کا وقت ہے اب ایمان تک ان کی رسائی کہاں ——— وہ تو اعمال کے وقت ہو سکتا تھا

Marfat.com

(یعنی دُنیا میں)" ان لوگوں نے پہلے تو انکار کر دیا اور دُور ہی تُکّے چلاتے رہے اب ایمان کیسا؟ اب اُن میں اور ان کی توقّعات میں ایک روک کر دی گئی ہے، اور اُن کا انجام وہی ہوگا جو اُن سے پہلے کافروں کا ہو چکا ہے۔

ع ۲ - آیات ۴۶-۵۴

سورۃ فاطر (۳۵)

یہ سورۂ مبارکہ مکّی ہے۔ اس میں ۴۵ آیات اور ۵ رکوع ہیں (قانونِ الٰہی یہ ہے۔ کہ اعمال کی بازپُرس سے پہلے اُن کے نتائج کی اطلاع دے دی جائے۔ گویا کہ قانونِ مجازات سے پہلے قانونِ انتباہ ضروری ہے۔ اس سورۃ کا موضوع یہی ہے)

فضل ۲۰۶ سزاوارِ حمد و ثنا وہی ہے جس نے مختلف طاقتوں کے فرشتے پیدا کئے اور پھر جسے چاہا رسول بنا کر بھیج دیا۔ اللہ تعالےٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

قدرتِ حق رحمتِ حق کو نہ کوئی انسانی طاقت روک سکتی ہے اور نہ ہی زور سے اس کا اجرا ہو سکتا ہے۔ یہ سب کچھ غالب اور حکمت والے خدا کا اپنا اختیار ہے۔ اے لوگو! اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو۔ کیا اس کے بغیر کوئی پیدا کرنے والا ہے یا کوئی روزی رساں ہو سکتا ہے ——— پھر تم کہاں بہکے جا رہے ہو؟

اے پیغمبرِ حق! اگر یہ تجھے جھٹلا دیں۔ تو تم سے پہلے پیغمبروں کو بھی جھٹلایا جا چکا ہے۔ ساری باتیں انجام کار اللہ ہی کے حضور میں پیش ہوں گی۔ لوگو! یاد رکھو اللہ کا وعدہ برحق ہے ایسا نہ ہو کہ دُنیا کی زندگی تمہیں دھوکہ

Marfat.com

ڈال دے اور دغا باز شیطان اللہ کے نام پر تمہیں اس طرح دھوکہ دے کہ تم نافرمانیاں کرو اور مغفرت کے امیدوار رہو۔ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے اسے دشمن ہی سمجھو۔ اس کی پکار اسی لئے ہے کہ تم دوزخیوں میں جا شامل ہو ؛ ع آیات ۱ — ۷ ،

منکر اور مومن

منکرینِ حق کو سخت عذاب ہوگا اور نیکوکاروں کے لئے مغفرت اور اجرِ کبیر ہے کیا وہ شخص جس کو اغوائے شیطانی کی وجہ سے اعمالِ بد بھلے معلوم ہوتے ہیں نیکوکار مومن کی مانند ہو سکتا ہے ؟ — جسے اللہ چاہے اہِ ہدایت پر ڈال دے یا جس پر چاہے (بد اعمالیوں کی پاداش میں) گمراہی کا حکم لگا دے ؛

اے پیغمبر حق! آپ ان گمراہوں کے حال پر افسوس کر کر کے اپنی جان جو کھوں میں کیوں ڈالتے ہیں۔ اللہ ان کے کرتوتوں سے واقف ہے۔ اللہ خود ہی بادلوں والی ہوائیں چلاتا ہے اور پھر باران رحمت کا نزول مردہ زمینوں کو زندہ کر دیتا ہے اسی طرح قیامت کو بھی جی اٹھنا ہوگا ؛

عزت اللہ کے ہاتھ میں ہے

جو شخص طالب عزت ہو۔ اُسے چاہیئے کہ اللہ کی فرمانبرداری کرے۔ اس لئے کہ عزت خدا کی دین ہے جسے چاہے عطا کرے۔ اچھی باتیں اسکی جناب تک پہنچتی ہیں اور وہ نیکوکاروں کے درجات بلند کرتا ہے ، بُری تدبیریں کرنے والوں کو سخت عذاب ہوگا اور ان کی سب تدبیریں ملیامیٹ ہو کر رہ جائیں گی ؛

فصل ۲۰۷ انسانی پیدائش

لوگو! اللہ نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا۔ پھر نطفے سے۔ پھر تم کو جوڑے

Marfat.com

جوڑے بنایا۔ اب ہر انسانی پیدائش اور اس کی عمر کی کمی بیشی کا علم اللہ کے پاس محفوظ ہے یہ سب کچھ اللہ کے لئے ایک سہل بات ہے ؛

نیرنگیِ قدرت اور بتوں کی بے بضاعتی

دونوں سمندر ایک جیسے نہیں۔ ایک کا پانی میٹھا۔ خوشذائقہ، خوشگوار ——— اور ایک کا پانی کھاری کڑوا ہے۔ باوجود اس اختلاف کے دونوں سے تم تازہ گوشت (مچھلیاں) کھاتے ہو اور عمدہ زیور (موتی) پہنتے ہو۔ پھر اسی سمندر میں کشتیاں چلتی ہیں۔ تاکہ تم تجارت کے ذریعہ مال کماؤ ؛

رات اور دن کی گردش۔ سورج اور چاند کی تسخیر اور مقررہ منازل کے مطابق چلنا اللہ کی فرمانروائی کے نشانات ہیں۔ اللہ کے سوا جن بتوں کو تم پکارتے ہو وہ تو ایک چھلکے کے بھی مالک نہیں۔ اگر انہیں بلایا جائے تو وہ سن نہیں سکتے ——— سن لیں تو کسی کام نہیں آسکتے۔ وہ قیامت کو تمہاری عبادت کے منکر ہوں گے۔ پھر بتلاؤ۔ تمہیں ان سے کیا نفع ہو سکتا ہے۔ خدا ہر چیز کی حقیقت سے باخبر ہے ؛ ۲ع آیات ۸—۱۴ ،

اللہ کی بے نیازی

لوگو! تم ہر وقت خدا کے محتاج ہو اور اللہ وہی بے نیاز ہے جو ساری خوبیاں رکھتا ہے ——— وہ چاہے تو تمہیں نابود کرے اور تمہاری جگہ نئی خلقت لا بسائے۔ یہ بات اللہ پر کچھ دشوار نہیں ——— کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ خواہ پکارنے والا رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو ——— اے پیغمبر! آپ تو بس ان لوگوں کو ہی ڈرا سکتے ہیں جو غائبانہ خدا سے ڈرتے ہیں۔ اور نماز باقاعدہ ادا کرتے ہیں ——— جو شخص اپنے نفس کو پاک کرے گا تو وہ اس کا اجر پائے گا ؛

Marfat.com

کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہیں ؟ کیا سایہ اور دھوپ میں کوئی فرق نہیں ؟ زندہ اور مُردہ برابر نہیں ہو سکتے - حق کی پکار کا سُننا اللہ کی مشیّت سے وابستہ ہے اور (جس طرح) تم قبروں میں پڑے ہوئے انسانوں کو کوئی بات نہیں سنا سکتے - اسی طرح ان کافروں کو بھی قبروں میں ہی سمجھو - تم تو صرف نیکوکاروں کو خوشخبری دینے والے اور بدکاروں کو ڈرانے والے ہو اور بس - اللہ نے اسی مقصد کے لئے آپ کو بھیجا اور ہر اُمّت میں بدعملی کے نتائج سے ڈرانے والے پیامبر آئے ؛

حق کا جھٹلانا نئی بات نہیں ؛

اگر منکر آپ کی تکذیب کریں تو یہ کوئی نئی بات نہیں - اس سے پہلے پیغمبر معجزے، صحیفے اور ایسی کتابیں لے کر آئے جن میں نورِ ہدایت تھا لیکن دشمنانِ حق راہ پر نہ آئے، بالآخر اللہ نے انہیں اپنی گرفت میں لے لیا اور اللہ کا بگاڑ اُن کے لئے سخت عذاب کا ذریعہ بن گیا ؛ ع۳ آیات ۱۵-۲۶-

فصل ۲۰۸

مظاہرِ قدرت

دیکھو - اللہ نے آسمان سے پانی اتارا - پھر اس سے رنگ برنگ کے پھل پیدا کر دیئے - سفید، سُرخ اور سیاہ پہاڑ کھڑے ہیں - انسانوں اور چارپایوں کی رنگتیں مختلف ہیں - ان آثارِ قدرت کا مطالعہ کرنے والوں کے دلوں میں اللہ کے جلال و غلبہ کا رعب رہتا ہے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ؛

رحمتِ حق کے امیدوار

جو لوگ کتاب اللہ کی تلاوت کرتے ہیں - نماز پڑھتے ہیں - اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں چھپا کر اور کھلے طور پر خرچ کرتے ہیں، یہ ایسی تجارت کے امیدوار ہیں جس میں کبھی خسارہ ہو ہی نہیں سکتا - اللہ انہیں زیادہ دے گا

Marfat.com

اس لئے کہ وہ بخشنے والا اور قدر دان ہے ٭

قرآن عزیز پہلی کتابوں کا مصدق ہے اور اس کے وارث برگزیدہ انسان ہیں - پھر ان میں مدارج ہیں - کوئی تو زیاں کار ہیں کوئی اعتدال پسند اور بعض نیکوکاری میں تیز گام ہیں، یہ نیکوکاری اللہ کے فضل کبیر کا نشان ہے - ان کے لئے ہمیشگی کے باغات ہوں گے - اور وہ ان میں داخل ہوں گے اس حال میں کہ سونے کے کنگن اور موتی زیب تن کئے ہوں گے اور لباس ریشم کا ہوگا ——— یہ ان نعمتوں پر شکر گذار ہوں گے - بیشک پروردگار بخشنے والا اور بڑا قدر دان ہے ——— وہ کہیں گے - "اللہ! تو نے اپنے فضل سے ہمیں ایسے (عمدہ) مقام میں اتارا - جہاں نہ کوئی مشقت ہے نہ تکان ٭

کافروں کا انجام

کافر دوزخ کی آگ کا ایندھن ہونگے - اور ان سے عذاب ہلکا نہ ہوگا - کفرانِ نعمت کرنے والوں کا انجام یہی ہے ——— دوزخ میں وہ چلّائیں گے - "اے پروردگار! ہم کو یہاں سے نکال اور دنیا میں لے چل اب ہم نیکوکار بن کر رہیں گے" لیکن اللہ تعالیٰ کا جواب ہوگا کہ "تمہیں طویل عمریں ملیں - تمہارے پاس ڈرانے والے پیامبر آئے - تم نصیحت پذیر ہو سکتے تھے - (اب عمل کا وقت ضائع کر چکے ہو) لہٰذا عذاب چکھو - ظالموں کا کوئی مددگار نہیں ٭ ۴ آیات ۲۷ - ۳۷،

مقصدِ حیات (آزمائشِ اعمال)

اللہ تعالیٰ زمین و آسمان اور انسانوں کے حالات سے پوری طرح آگاہ ہے لہٰذا کوئی شخص اعمال کی گرفت سے بچ نہیں سکتا - اللہ نے انسان کو زمین میں

Marfat.com

اسی لئے نائب بنایا کہ اسکے اعمال کی پرکھ ہو سکے۔ اب جو انکار کرتا ہے اسکے انکار کا وبال اسی پر ہوگا ۔

اللہ کی ناراضگی بڑھے گی اور اس کفر کی وجہ سے وہ بالآخر زیاں کار ہو کر رہ جائے گا۔ اے پیغمبر! ان لوگوں سے دریافت کرو کہ ان کے گھڑے ہوئے شریکوں نے کونسی زمین پیدا کی؟ کون سا آسمان بنایا؟ کیا ان کے پاس کوئی کتاب اتری؟ ان ظالموں کے باہمی وعدے تو بس فریب کے بہلاوے ہیں ——— زمین و آسمان کو اللہ ہی تھامے ہوئے ہے وہی بردبار اور بخشنے والا خدا ہے ۔

منکرینِ حق کا فریب باطل

منکرینِ حق اللہ کی بڑی بڑی پکی قسمیں کھایا کرتے تھے۔ کہ جب کوئی ڈرانے والا (نبی) آیا۔ تو وہ ضرور ایمان لائیں گے۔ اب جبکہ پیامبرِ حق آگیا۔ تو اس سے نفرت کر رہے ہیں، اور تکبر کی وجہ سے اس کے اتباع کے منکر ہو رہے ہیں۔ کیا انہوں نے پہلے جھٹلانے والوں کا حشر نہیں دیکھا۔ وہ ان سے زیادہ طاقتور تھے۔ لیکن زمین و آسمان کی کوئی چیز انکو ہلاکت سے نہ بچا سکی۔ وہ علم رکھنے والا خدا ہر چیز پر قادر ہے۔ اگر شامتِ اعمال کے باعث اللہ فوری گرفت کرلے تو زمین و آسمان میں کوئی جاندار نہ رہنے پائے لیکن اس نے ایک وقت تک مہلت دے رکھی ہے جب نتائج اعمال کا وقت آجائے گا تو وہ خدا جو بندوں کے حال کو دیکھ رہا ہے ہر انسان کے عمل کے مطابق بدلہ دے گا ۔ ع ۵ - آیات ۳۸ - ۴۵

Marfat.com

سُورۂ یٰسٓ (۳۶) - یہ سورہ مکّی ہے۔ اس میں ۸۳ آیات اور ۵ رکوع ہیں ؛

یہاں سابقہ سورۃ کے مضامین کی تائید و تکمیل ہیں توحید۔ رسالت اور قانونِ مجازات کا بیان ہوا ہے ؛

فصل ۲۰۹ صداقتِ رسالت

قرآن کی قسم! جس میں سرتاسر دانائی کی باتیں ہیں کہ اے محمدؐ! بلاشک منجملہ اور پیغمبروں کے تم بھی پیامبر ہو اور دین کے سیدھے راستے پر ہو۔ یہ قرآن عزیز زبردست اور مہربان خدا نے اتارا ہے تاکہ تم ان لوگوں کو نافرمانی کے نتائج ہلاکت سے ڈراؤ۔ جن کے آباؤ اجداد دین سے غافل ہیں (اگرچہ) ان میں سے اکثر ایمان نہیں لائیں گے۔ ان کی گردنوں میں بھاری طوق ہیں اور وہ ٹھوڑیوں تک دھنسے ہوئے ہیں۔ ایسے کہ ان کے سر اُلل کر رہ گئے ہیں۔ ان کے آگے اور پیچھے غفلت کی دیوار ہے اور اوپر سے جہالت کے پردے سے ڈھانک دیئے گئے ہیں، اب یہ دیکھ ہی نہیں سکتے، آپ کا ڈرانا ان کے لئے کس طرح مفید ہو سکتا ہے۔ ڈرانے سے فائدہ تو وہ اٹھائیگا جو اس قانونِ نصیحت کی پیروی کرے اور الرحمان کا بن دیکھے اس کے دل میں ڈر ہو (ایسے نکوکار کو) مغفرت اور اجرِ کریم کی خوشخبری سنا دیجئے بیشک ہم ہی مُردوں کو موت کے بعد زندہ کریں گے اور (انسانی اعمال کا) پورا علم اللہ کے ہاں محفوظ ہے ؛ ع ۱ - آیات ۱ - ۱۲ ،

تبلیغ رسالت کی ایک مثال

مسئلہ رسالت سمجھانے کے لئے انہیں یہ واقعہ سنا دیجئے۔ جب قصبہ (انطاکیہ) والوں کے پاس اللہ کے پیامبر آئے۔ تو پہلے دو کو انہوں نے جھٹلا دیا۔ پھر اللہ نے تیسرے کو بھیجا تاکہ پہلے دو کی مدد کرے

Marfat.com

اب بستی والے بولے کہ تم ہماری ہی طرح کے آدمی ہو۔ اللہ نے تم پر کوئی کلام وغیرہ نہیں اتارا۔ تم محض جھوٹ کہتے ہو۔ وہ بولے۔ ہم تمہاری طرف اللہ کے رسول ہیں اور کام فقط تبلیغ ہے۔ تم مانو نہ مانو تمہارا اختیار ہے ——— اب لوگوں نے کہا کہ "تم ایسے منحوس ہو کہ تمہارے آتے ہی ہم مبتلائے قحط ہو گئے ہیں، اپنی اس تبلیغ سے باز آجاؤ ورنہ ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے اور تمہیں سخت دکھ پہنچے گا" ——— پیغمبروں نے کہا۔ "قحط تو تمہاری شامتِ اعمال کا نتیجہ ہے اس لئے کہ تم بے راہ لوگ ہو ———

اب شہر کی دوسری طرف سے ایک (نیکوکار) دوڑتا ہوا آیا ؎

وَمَالِیَ (۲۳)

اس نے قوم کو بہتیرا سمجھایا اور اطاعت کی تلقین کی۔ خود توحید کا پابند ہوا اور قوم کو شرک اور گمراہی پر تنبیہ کی۔ (لوگوں نے اسے شہید کر دیا) تو اللہ کا حکم ہوا۔ "جنت میں داخل ہو جاؤ" ——— وہ (یہاں بھی) پکارا۔ "اللہ نے مجھے بخش دیا۔ اور اپنے معزز مہمانوں میں داخل کیا۔ کاش میری قوم کو اس کا علم ہو جائے اور وہ بھی میری طرح ایمان لے آئے۔ اب اس نافرمان قوم کو تباہ کرنے کے لئے کسی لشکر کی ضرورت نہ تھی۔ بس ایک ہولناک آواز آئی اور وہ شعلہ کی طرح بجھ کر رہ گئے ؎

افسوس ان بندوں پر جو اللہ کے رسولوں کی ہنسی اڑاتے ہیں اور نہیں سمجھتے کہ ان سے پہلے کتنی ہی قومیں اسی جرم میں ہلاک ہو چکی ہیں اور کبھی واپس نہیں لوٹیں۔ قیامت کے دن یہ سب تباہ شدہ قوموں کے

Marfat.com

لوگ اللہ تعالےٰ کے حضور جمع کیے جائیں گے ۔ ۲ع آیات ۱۳-۳۲ ۔

بنجر زمین کی مثال

ان لوگوں کے سمجھنے کے لئے بنجر زمین بھی ایک نشان ہے۔ ہم اسکو باران رحمت سے زندہ کر دیتے ہیں۔ اس سے میوہ جات اُگتے ہیں تاکہ انسان کھائیں۔ زمین میں بھی کھجوروں اور انگوروں کے باغات لگائے جاتے ہیں۔ پھر چشمے بہتے ہیں تاکہ باغ کے پھلوں میں سے یہ لوگ اپنی اپنی قسمت کا کھائیں اور اللہ کا شکر کریں۔ اللہ نے ہر چیز کا جوڑا پیدا کیا ہے پھر قدرت الٰہی کے اور بیسیوں نشانات ہیں۔ ہم دن کو رات سے کھینچ نکالتے ہیں۔ تاکہ اندھیرے سے نجات ہو۔ سورج غالب اور باخبر خدا کے مقرر اندازے پر چلا جا رہا ہے۔ چاند کی منزلیں مقرر ہیں۔ وہ بدر سے پھر ہلال ہو جاتا ہے۔ سورج۔ چاند۔ رات اور دن اپنے اپنے مقررہ اندازہ گیر میں ہیں ——— کشتیاں نسل انسانی کو اٹھائے پھرتی ہیں ہمارے کے لئے اور بھی کئی چیزیں ہیں۔ اگر اللہ کا فضل شامل حال نہ ہو تو وہ جگہ غرق ہو جائیں جہاں کوئی چیز، رسول نے ۔ ۔ ۔ پکار کام نہ آسکے مگر رحمت حق تعالیٰ بچا لیتی ہے۔ ۔ ۔ ۔ ۔

فصل ۲۱

منکرین حق کی بے راہ روی

جب ان کو کہا جاتا ہے کہ ان آفتوں سے بچو جو تم کو گھیرے ہوئے ہیں تاکہ تم پر رحم کیا جائے تو مطلق پروا نہیں کرتے بلکہ ہر نشان عبرت دیکھ کر روگردانی کرتے ہیں جب انفاق فی سبیل اللہ کے لئے ترغیب دی جاتی ہے تو کہتے ہیں ایمانداروں کو ہم کیوں کھلائیں اللہ خود کھلا سکتا ہے ۔

Marfat.com

عذاب الٰہی کے لئے خدا کے وعدہ کو جانچ کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ان کی باہمی نزاع میں ہی ایک ہولناک آواز ان کو آلے گی اور وہ نہ تو کوئی وصیت کر سکیں گے اور نہ لوٹ کر بال بچوں میں جا سکینگے ۴۳ ع ۳۳/۵۰

احیائے ثانی

نفخۂ ثانیہ (دوبارہ نرسنگا پھونکنے) پر وہ سب کے سب قبروں سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف چل کھڑے ہونگے۔ حیران ہو کر پوچھیں گے ہائے کمبختی! ہمیں کس نے خوابگاہ سے اٹھا دیا۔ یہ تو سچے خدا کا وعدہ پورا ہوا۔ الغرض ایک دور کی آواز بلند ہو گی اور وہ سب کے سب اللہ کے حضور میں حاضر کئے جائیں گے۔ اس دن کسی پر کوئی زیادتی نہ ہو گی ؛

نکوکار جنت میں پاکیزہ ساتھیوں کے ساتھ تختوں پر تکیے لگائے سایہ میں بیٹھ کر دل بہلا رہے ہونگے۔ وہاں ہر قسم کے میوے انہیں میسر ہوں گے ہر چیز مہیا ہو گی اور پروردگار رحیم سلام کہلا بھیجے گا ؛

مجرم الگ کر دئے جائیں گے اور یہ شیطان لعین کی عبادت کرنے اور راہ حق سے انحراف کا نتیجہ ہو گا۔ اکثر لوگ اس کے داؤ کا شکار ہوئے اور اپنے انکار کی پاداش میں جہنم رسید ہو گئے، اس دن ان کی زبانوں پر مہر لگ جائیگی، اور ہاتھ پیر ان کے برے اعمال کی گواہی دیں گے ؛

تذکیر

اگر اللہ چاہے تو ان کی آنکھیں نابود کر دے اور وہ اندھے ہو کر رہ جائیں یا ان کی صورتیں مسخ ہو جائیں اور نہ وہ چل سکیں اور نہ لوٹ سکیں ؛

قرآن قانون نصیحت ہے

۶۷-۵۱-۳۶ ہم جس کی عمر زیادہ کرتے ہیں۔ بناوٹ میں اس کو الٹا گھٹا دیتے ہیں یہ شاعری نہیں اور نہ ہی (شاعری) نبی برحق کی شان کے شایان ہے یہ

Marfat.com

قرآن عزیز تو بس نری نصیحت ہے۔ اس کے نازل کرنے کی غایت یہ ہے۔ کہ زندہ روح اس سے فائدہ اٹھائیں اور کافروں پر اتمام حجت ہو جائے ؛

منکرین حق غور نہیں کرتے کہ ان کے لئے ہم نے چارپائے پیدا کئے وہ ان کے مالک بنے بیٹھے ہیں۔ ان میں سے بعض ان کی سواریاں ہیں اور بعض کو وہ کھاتے ہیں۔ ان میں اور بھی کئی فائدے ہیں۔ بالخصوص پینے کی چیز (یعنی دودھ) کیا یہ لوگ ان نعمائے الٰہی کا شکریہ ادا نہیں کرتے ؛

باغیوں کا لشکر

ان لوگوں نے اللہ کے سوا معبود بنا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کی مدد کریں۔ مدد تو کیا کریں گے۔ الٹا یہ خود باغیوں کا لشکر جو اب وہی ہیں پکڑا جائے گا۔ اے پیغمبرؐ حق! ان کی (دلخراش) باتیں آپ کی آزردگی کا موجب نہ ہوں کیونکہ ان کے ظاہر و باطن کا ہمیں علم ہے ؛

انسانی پیدائش

انسان کو معلوم نہیں کہ ہم نے اس کو ایک نطفہ سے پیدا کیا پھر یہ اب وہ کھلم کھلا جھگڑتا ہے، اب ہمارے متعلق باتیں بناتا ہے اور اپنی پیدائش کو بھول جاتا ہے، کہتا ہے کون ہے کہ جب آدمی کی ہڈیاں گل کر خاک ہو گئی ہوں تو وہ ان کو دوبارہ زندہ کرے۔ کہہ دو وہی ذات حق جس نے اسے پہلی بار پیدا کیا اور وہ پیدا کرنا خوب جانتا ہے ؛

اللہ کی قدرت کاملہ

وہی قادر مطلق ہے جو ہرے درختوں کی رگڑ سے آگ پیدا کر دیتا ہے اور تم اس سے سلگاتے ہو۔ کیا آسمان و زمین کو پہلی بار پیدا کرنے والا دوبارہ پیدا نہیں کر سکتا۔ وہ تو بڑا خالق اور ماہر ہے اس کی شان تو یہ ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے "ہو جا" اور وہ ہو جاتی ہے ؛

Marfat.com

پاک ہے وہ ذات جسے ہر چیز کا کامل اختیار ہے اور انجام کار سب کو اسکے پاس لوٹ کر جانا ہے ۔ ع ۵ آیات ۶۸ - ۷۳ ۔

سورۃ الصّٰفّٰت (۳۷) — یہ سورہ مکی ہے، اس میں ۱۸۲ آیات اور ۵ رکوع ہیں ؛

(اس میں بھی اسلام کے اصل اصول توحید کو تذکیر کے مختلف پیرایوں میں پیش کیا ہے)،

فصل ۲۱۱ توحید باری تعالیٰ

غازیوں کے ان لشکروں کی قسم جو دشمنوں سے لڑنے کے لئے صف بستہ کھڑے ہوتے ہیں پھر (اپنے گھوڑوں کو) ڈانٹتے (اور دشمنوں پر حملہ کرتے) ہیں (لڑائی سے فارغ ہوکر) الذکر (قرآن عزیز) کی تلاوت کرتے ہیں، یقیناً تمہارا معبود ایک خدا ہے، آسمانوں، زمینوں اور ہر چیز کا پروردگار وہی ہے، ہم نے آسمانوں کو ستاروں سے مزین کیا اور ہر سرکش شیطان سے اُسے محفوظ کر دیا۔ وہ ملاءِ اعلےٰ کے مقام پر پہنچ کر کان لگاتے ہی ہیں کہ ان پر شہاب پھینکا جاتا ہے اور یہ ان کے لئے لازمی عذاب ہے۔ اگر کوئی شیطان چوری سے کوئی کلمہ اچک لے۔ تو بھی شہاب ثاقب اسکے پیچھے لگتا ہے ؛

تذکیر بآلاء اللہ

ان منکرین حق سے پوچھو! کیا ان کی پیدائش مشکل ہے یا ان تمام چیزوں کی ؟ انسان کو تو معمولی لیس دار مٹی سے ہم نے پیدا کیا۔ آپ انکے انکار پر تعجب کرتے ہیں اور یہ آپ کی باتوں پر ہنستے ہیں۔ جب انکو سمجھایا جاتا ہے تو سمجھتے نہیں معجزات دیکھتے ہیں تو ہنسی اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں یہ تو صریح جادو ہے

Marfat.com

مرکر ضرور زندہ ہونا ہے

کیا مرکر مٹی ہو جانے کے بعد زندگی ممکن ہے؟ کیا ہمارے باپ دادا ابھی زندہ ہونگے؟ کہدیجئے۔ ہاں ضرور! تمہیں ذلیل کر کے اٹھایا جائے گا' تم ایک "وانٹڈ" پر سب قبروں سے نکل آؤ گے اور بول اٹھو گے "۔ ہائے کمبختی! یہ تو وہی فیصلہ کا دن ہے (ہاں ہی!) جسے تم جھٹلا رہے تھے ۔ ع ۱ ۱۲۱

بازپرس

ظالموں کو اپنے ساتھیوں اور معبودوں سمیت دوزخ کی طرف لے جاؤ ہاں ذرا ان کو ٹھہراؤ! اُن سے سوال کیا جائے گا"۔ بتاؤ تمہیں کیا ہو گیا کہ آج ایک دوسرے کی مدد نہیں کرتے؟ (کچھ جواب نہ دیں گے) بلکہ نیچی گردن کئے کھڑے ہونگے اور ایک دوسرے سے سوال و جواب کریں گے ـــ ایک فریق کہے گا۔ "تم ہی ہم پر پل پل کر آتے تھے اور بہکاتے تھے" ـــ دوسرا فریق کہے گا۔ "نہیں بلکہ تم ایمان نہیں لائے تھے اور تم پر ہمارا کیا زور تھا۔ تم خود ہی سرکش تھے۔ آج سب عذاب الٰہی کا مزہ چکھنے والے ہیں ۔

ہم خود گمراہ تھے تمہیں بھی گمراہ کیا۔ آج ضالّ اور مُضلّ سب جہنّم رسید ہونگے' مجرموں کے ساتھ یہی سلوک ہوتا ہے ۔

منکرینِ حق کی کٹ حجتی اور دردناک انجام

دعوتِ توحید پر کہا کرتے تھے کیا ایک پاگل اور شاعر کی خاطر ہم اپنے ٹھاکروں کو چھوڑ دیں (ظالمو! شعر و جنون کہاں؟) یہ تو خدا کے ہاں سے دینِ حق لے کر آئے ہیں اور پہلے پیغمبروں کی تصدیق کرتے ہیں، تم اگر منکر ہوئے تو عذاب دردناک تیار ہو گا۔ یہ صرف تمہارے اعمال کی شامت ہو گی ۔

"مخلص" عذابِ الٰہی سے محفوظ رہیں گے' ان کے لئے خوان کرم سے روزی مقرر ہو گی۔ ہر قسم کے پھل ہوں گے اور وہ آرام و آسائش کے باغوں میں

Marfat.com

بڑی عزت سے تختوں پر آمنے سامنے بیٹھے ہوں گے۔ شراب طہور کا جام چل رہا ہوگا۔ وہ شراب پاکیزہ سفید ہوگی مزیدار ہوگی۔ نہ اُس سے خمار ہوگا اور نہ عقل زائل ہوگی۔ ان کے پہلو میں باحیا خواتین ہوں گی۔ جن کی گوری رنگت میں ہلکی زردی اس طرح جھلکتی ہوگی جیسے شترمرغ کے انڈے جو احتیاط سے پردوں میں رکھے ہوں ؛

فصل ۲۱۲ جنتیوں کی گفتگو

یہ جنتی ایک دوسرے سے آپس میں باتیں کریں گے، ایک کہے گا "دنیا میں میرا ایک ساتھی تھا جو ازراہ تعجب پوچھا کرتا تھا۔ کیا واقعی مر کر مٹی ہو جانے کے بعد دوبارہ جزا و سزا ملے گی؟ چلو اُسے دیکھیں۔ جھانکا تو اسے دوزخ میں پایا۔ اب جنتی کہے گا۔ "خدا کی قسم (دنیا میں) تو مجھے بھی ہلاک کرنے والا تھا۔ مگر میں اللہ کے فضل سے بچ گیا۔ اب (جنت میں) ہم ہمیشگی کی زندگی سے سرفراز ہیں، یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔ عمل کرنے والوں کو (جنت کے) حصول کی کوشش کرنی چاہیئے" ؛

تھوہر کا درخت ذریعہ آزمائش

کیا اللہ کی طرف سے بندوں کی یہ مہمانی بہتر ہے یا تھوہر کا درخت؟ یہ کفار کے لئے ذریعہ آزمائش ہے، وہ ایک درخت ہے۔ جو دوزخ کی جڑ میں سے اگتا ہے۔ اس کے پھل ایسے بدنما ہیں جیسے سانپ کے پھن۔ دوزخی اس میں سے کھائیں گے، اسی سے پیٹ بھریں گے۔ اُوپر سے کھولتا ہوا پانی پئیں گے، یہ کھا پی کر انہیں جہنم کی طرف لوٹنا ہوگا۔ اس لئے کہ وہ اپنے گمراہ آباؤ اجداد کے نقش قدم پر چلے ؛

پہلے کئی اُمتیں اس کورانہ تقلید آبائی میں گمراہ ہوئیں ان میں بھی

Marfat.com

ڈرانے والے آئے ——— پھر دیکھ لو۔ ان قوموں کا کیا حشر ہوا ——— ہاں
ان میں سے اللہ کے خالص بندے بچا لئے گئے تھے ٭ ع آیات ۲۲-۳۴

نوحؑ کا تذکرہ

ہم نے نوح علیہ السلام اور ان کے گھر والوں کو سخت مصیبت سے بچا لیا
اور ان کی نسل کو ایسا بابرکت کیا کہ وہی قیامت تک باقی رہے گی اور آنے
والی اُمتوں میں اس کا ذکرِ خیر ہوگا۔ سارے جہان میں ہر طرف آواز آرہی ہے
——— نوحؑ پر سلام! نکوکاروں کو یونہی بدلہ ملتا ہے' اور وہ ایمانداروں
میں سے تھے ——— بدکاروں کو ہم نے غرق کر دیا ٭

ابراہیم علیہ السلام کا بُتوں کو پاش پاش کرنا ٭

ان کے مسلک پر ہی ابراہیم علیہ السلام تھے (دونوں میں ۲۶۴۰ سال کا
فاصلہ ہے۔ مدارک) وہ قلبِ سلیم لے کر بارگاہِ حق میں آئے' اپنے باپ
اور اپنی قوم سے کہا۔ یہ (بُت) کیا چیز ہیں؟ کیا تم جھوٹ موٹ اللہ کے
سوا دوسروں کی پوجا کرتے ہو۔ اللہ کو تم نے کیا سمجھ رکھا ہے؟
پھر آسمان کے ستاروں پر نظر ڈالی تو کہا۔ میں اس (پرستش کو اکب) سے معذور
ہوں۔ جُوں ہی بُت پرستوں نے پیٹھ موڑی۔ ابراہیم علیہ السلام ان کے بُتوں میں
جا گھسے (اور ہنسی سے کہا) تم پر کتنے چڑھاوے موجود ہیں۔ کھاتے کیوں نہیں
بولتے کیوں نہیں؟ ——— پھر زور سے ان پر پل پڑے اور توڑ پھوڑ
کر ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے' لوگوں کو خبر ہوئی تو وہ بھاگ کر آئے ٭

ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کا گلستاں ہو جانا

ابراہیمؑ نے پکار کر کہا۔ کیا تم ایسی بے حقیقت چیزوں کو پوجتے ہو جنکو
تم خود ہی تراشتے ہو؟ ——— ظالمو! خالقِ حقیقی تو صرف اللہ ہی ہے ٭
انہوں نے مشورہ کیا کہ بھٹی میں آگ دہکاؤ اور اسے جلا دو۔ انہوں نے

Marfat.com

یہ داؤ کرنا چاہا۔ لیکن اللہ نے انہیں (ابراہیمؑ کو) بچا لیا اور وہ مغلوب ہو گئے"
اب ابراہیمؑ ان ظالموں سے بیزار ہو کر نکلے اور کہا "میں راہِ حق میں نکلا ہوں یقیناً
اللہ کسی بہتر ٹھکانے لگا دے گا ؛"

اسمٰعیلؑ کا ظاہر ہونا

ان کی دعا پر ایک بُردبار فرزند اسماعیلؑ کی خوشخبری دی گئی۔ جب وہ بچہ جوان ہوا۔ چلنے پھرنے لگا ——— تو ابراہیم علیہ السلام نے کہا: "بیٹا! مَیں خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ گویا میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ تمہاری رائے کیا ہے؟"

فَدَيْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ

اسمٰعیلؑ بولے: "ابا جان! آپ کو جو حکم ہوا ہے اسکی تعمیل کیجئے۔ انشاءاللہ آپ مجھ کو صابر پائیں گے" ؎

لمعانِ نازبین کہ جگر گوشۂ خلیلؑ ؛ در زیرِ تیغ رفت و شہیدش نمی کنند

دونوں باپ بیٹے تعمیلِ حکم پر آمادہ ہوئے ——— بیٹے کو ماتھے کے بل پچھاڑا۔ تو اللہ تعالےٰ کو تسلیم و رضا کا منظر ایسا پسند آیا کہ پکار اُٹھا:۔

"اے ابراہیمؑ! تو نے اپنے خواب کو سچا کر دکھایا۔ اب ہم تم کو بڑے بڑے مراتب دیں گے اور نیک بندوں کو ہم ایسا ہی بدلہ دیتے ہیں ؛

بلاشبہ یہ ایک کھلی آزمائش تھی اور ہم نے بڑی قربانی کو اسمٰعیلؑ کا فدیہ دیا اور آنے والی نسلوں میں ان کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔ سارے جہان کی پکار یہی ہے "ابراہیمؑ پر سلام"! نکوکاروں کا یہی بدلہ ہے اور وہ ہمارے ایماندار بندوں میں سے تھا ——— پھر ان کو دوسرے فرزند اسحاقؑ کی خوشخبری دی وہ بھی نکوکار بندوں میں سے تھے ؛ ۳۷ آیات ۷۵-۱۱۳،

Marfat.com

فضل ۲۱۳

ابراہیمؑ اور اسحاقؑ دونوں کو برکت عطا فرمائی، ان کی اولاد میں دونوں طرح کے آدمی ہیں - نیکوکار بھی اور بدکار بھی ؛

موسیٰ اور ہارون علیہما السلام کا ذکر

موسیٰؑ اور ہارونؑ پر ہم نے احسان کیا - انہیں قوم سمیت بڑی مصیبت سے بچا لیا - ان کی مدد کی - یہاں تک کہ فرعون کے مقابلے میں بھی وہی غالب رہے - ان کو واضح کتاب (توراۃ) عطا کی اور صراط مستقیم کی طرف رہنمائی فرمائی - آنے والوں میں ان کا ذکر خیر باقی رکھا ——— موسیٰؑ اور ہارونؑ پر سلام - یہ نیکوکاروں کا بدلہ ہے - وہ دونوں یقین و ایمان کی دولت سے مالا مال تھے ؛

الیاس علیہ السلام

الیاس علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے ہیں - انہوں نے اپنی قوم سے کہا کیا تم بعل (بت) کو پوجتے ہو؟ اور اللہ کو چھوڑ بیٹھے ہو جو سب سے بہتر پیدا کرنے والا ہے - وہ تمہارا اور تمہارے آبا و اجداد کا رب ہے ——— منکرین نے ان کو جھٹلایا - سو یہ لوگ بھی عذاب جہنم میں گرفتار کیے جائینگے (ہاں) مخلص بندے (محفوظ رہیں گے) ان کا ذکر خیر ہم نے آنے والوں میں باقی رکھا - الیاس پر سلام! ہم نیکوکاروں کو ایسا ہی بدلہ دیا کرتے ہیں ؛

لوط علیہ السلام

لوط علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے تھے، ہم نے ان کو معہ تمام خاندان نجات دی - سوائے ان کی بڑھیا بیوی کے جو پیچھے رہ جانے والوں میں تھی - تم ان بستیوں پر شام کے سفر میں کبھی دن کو اور کبھی رات کو گزرتے نہیں انتی سمجھ نہیں کہ ان سے سبق حاصل کرو اور توحید کے قائل ہو جاؤ

پ ۲۳ - آیات ۱۱۴ - ۱۳۸

Marfat.com

یونس علیہ السلام کا تذکرہ،

بے شک! یونس علیہ السلام بھی پیغمبروں میں سے تھے۔ جب بھاگ کر بھری ہوئی کشتی کے پاس پہنچے تو اہلِ کشتی نے قرعہ ڈالا تو ان کا نام نکلنے پر ان کو دریا میں پھینک دیا گیا۔ دریا میں ان کو مچھلی نے نگل لیا اور وہ اپنے آپ کو ملامت کرتے تھے ـــــ اگر وہ اللہ کی تسبیح و تقدیس نہ کرتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ میں ہی رہ جاتے ـــــ پھر ہم نے مچھلی کے پیٹ سے نکال کر کھلے میدان میں ڈال دیا اور وہ نڈھال ہو رہے تھے اب ان پر کدو کی بیل کا سایہ کر دیا ـــــ ان کو ایک لاکھ بلکہ زیادہ آدمیوں کی طرف بھیجا۔ جو ایمان لے آئے ؛

منکرینِ حق کا جھوٹ (فرشتے خدا کی بیٹیاں ہیں)

منکرینِ حق سے دریافت کیجئے کہ (نالائقو!) قادرِ مطلق خدا کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہو اور اپنے لئے بیٹے! کیا فرشتوں کی نسوانی پیدائش کے وقت وہ موجود تھے؟ ـــــ یہ سب من گھڑت باتیں ہیں اور محض کھلا جھوٹ ہے کہ اللہ نے بیٹیوں کا انتخاب کیا ـــــ کیسا بُرا فیصلہ کر رہے ہو؟ کیا تم غور نہیں کرتے یا کیا تمہارے پاس کوئی واضح سند موجود ہے؟ اگر ہے تو ثبوت پیش کرو!

اللہ اور شیطان

یہ نالائق اللہ اور شیطان میں بھی رشتہ جوڑتے ہیں۔ حالانکہ جنوں کو معلوم ہے کہ وہ بھی محکوم ہیں اور ان میں سے بھی بدکار جہنم میں جائیں گے۔ ان تمام لغویات سے اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ کے مخلص بندے نہ تو ایسی لغو باتیں کہتے ہیں اور نہ ان کو عذاب ہوگا۔ کفار اور شیاطین صرف گمراہوں کو ہی بھٹکا سکتے ہیں۔ جن کے لئے جہنم رسید ہونا مقدر ہو چکا ہے۔ ملائکہ تو اللہ کے

Marfat.com

تابع فرمان ہیں (ان کا مقولہ ہے) کہ ہم میں سے ہر ایک کا درجہ مقرر ہے اور ہم صف بستہ ہر وقت اللہ کی تسبیح میں لگے رہتے ہیں ؛

کفار کی آرزو

(کفار مکہ) کہا کرتے تھے کہ اگر پہلی قوموں کی طرح ہمارے پاس قانونِ نصیحت آتا۔ تو ضرور مخلصین حق بن جاتے۔ اب قرآن عزیز آنے پر انہوں نے انکار کر دیا۔ نتیجہ بھی دیکھ لیں گے۔ کیونکہ نبیوں کی مدد کرنے کا فیصلہ ہو چکا ہے اور اللہ کا لشکر ضرور فتحمند ہوگا ؛

نتیجہ کا انتظار کرو

اے پیغمبر! ایک وقت تک ان کو رہنے دیجئے عنقریب یہ بھی دیکھ لینگے اور آپ بھی دیکھ لیں گے (کہ کیا ہوتا ہے) ——— عذاب کی جلدی مچاتے ہیں۔ عذاب جس صبح کو آئے گا وہ ان کے حق میں بدترین صبح ہوگی۔ ان کے نتیجے کا انتظار کرو۔ غالب خدا ان کی تمام بنائی ہوئی باتوں سے بلند اور پاک ہے۔ سلام ہے رسولوں پر اور سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو پروردگارِ عالم ہے ؛ ع ۵ - آیات ۱۳۹ - ۱۸۲ ؛

سُورَۃ صٓ (۳۸)

یہ سورہ مکی ہے اس میں ۸۸ آیات اور ۵ رکوع ہیں،

(دنیا کی بیکار قومیں کیوں ہلاک ہوئیں۔ اس لئے کہ اللہ کے قانون سے منہ موڑ کر انہوں نے ہوائے نفس کی پیروی کی۔ اللہ تعالےٰ نے قانونِ مجازات کی مفصل تشریح اس لئے کر دی کہ مخلوق الٰہی پر اتمامِ حجت ہو جائے۔ اب جسے ہلاک ہونا ہے حجت اور دلیل کے ساتھ ہو اور جسے باقی رہنا ہے وہ بھی دلیل اور حجت سے رہے ؛

اب بھی انسان کے لئے راہ کھلی ہے کہ وہ راہِ حق پر آجائے اور بارگاہِ حق میں

Marfat.com

توبہ وانابت کے پھول پیش کردے تو اسے حفاظت کا پروانہ دیا جاسکتا ہے)

فصل ۲۱۴ قسم ہے قرآنِ عزیز (قانون نصیحت) کی کہ منکرینِ حق ناحق کی ہیکڑی اور مخالفت میں پڑے ہیں۔ ہم نے ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک کردیں۔ وہ نزولِ عذاب کے وقت چلّائے لیکن یہ وقت نجات کا نہ تھا۔ انہوں نے تعجب کیا کہ ان میں سے ہی ایک شخص عذابِ خدا سے ڈرانے والا ہے ؛

کافروں کی ضد اور کٹ حجتیاں کافر بولے کہ یہ تو کوئی جادوگر ہے۔ یہ عجیب بات ہے کہ معبود صرف ایک اللہ ہی ہو۔ چند معتبر آدمی جس وعظ سے یہ کہہ کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ کہ اس کی نہ سنو۔ اپنے معبودوں پر جمے رہو۔ یہ تو کوئی غرضمند آدمی ہے۔ یہ بات پہلے تو کبھی سنی نہیں۔ یہ اسی کی من گھڑت بات ہے۔ کیا ہم سب میں سے قرآن اسی پر نازل ہونا تھا ـــــ وہ عذابِ الٰہی سے دوچار نہیں ہوئے؟

تذکیر کیا ان کے قبضہ میں رحمت کے خزانے موجود ہیں تاکہ وہ جسے چاہیں دیں؟ کیا زمین و آسمان کی بادشاہی ان کے قبضے میں ہے؟

کفّار کے یہ لشکر بھی شکست کھائیں گے۔ اسی طرح جیسے کفّار کی پہلی جماعتیں شکست کھاتی رہیں۔ ان سے پہلے قومِ نوحؑ۔ قوم عاد اور میخوں والا فرعون ثمود۔ قومِ لوطؑ اور ایکہ والے بھی لشکروں کے مالک تھے۔ ان سب منکرینِ حق نے منہ کی کھائی اور عذابِ الٰہی نے آلیا ؛ ۴ آیات ۱-۱۴

منکرینِ رسالت صرف ایک چنگھاڑ کے منتظر ہیں۔ جو یکدم ان کو فنا کردے گی۔ وہ ہنسی سے کہتے ہیں "اے ہمارے رب! ہمیں روزِ حساب سے پہلے ہی ہماری قسمت کا لکھا دے" آپ ان کی خرافات پر صبر کریں ؛

Marfat.com

داؤد علیہ السلام کا ذکر،

داؤد علیہ السلام کا واقعہ یاد کرو۔ وہ ہر طرح کی قوت کے مالک تھے۔ مگر یادِ الٰہی سے کبھی غافل نہ ہوتے۔ پہاڑ اور پرندے صبح و شام تسبیح و تقدس میں ان کے ہمنوا ہوتے۔ ان کی سلطنت مضبوط اور انتظام و فیصلہ کی قوت پختہ تھی،

دیوار پھاند کر آنے والے دو مخاصمین

دیوار پھاند کر آنے والے دو مخاصمین کی خبر تمہیں معلوم ہے۔

وہ بے وقت اور خلافِ عادت آئے۔ ایک نے کہا "یہ میرا بھائی ہے اس کے ہاں ننانوے دنبیاں ہیں اور میرے پاس صرف ایک۔ یہ کہتا ہے کہ اس ایک دُنبی کو بھی مجھے دے دے اور بات چیت میں مجھے دبا لیتا ہے"

——— داؤد علیہ السلام نے ۹۹ دنبیوں والے کو تنبیہ کی اور اس عام حقیقت کا اظہار کیا کہ شرکاء ایک دوسرے پر زیادتی کرتے رہتے ہیں مگر نیکوکار مومن ایسا نہیں کرتے۔

آزمائشی حق

داؤد علیہ السلام نے اس بے وقت دعوتِ قضاء کو آزمائشِ حق سمجھا اور جھٹ سربسجود ہو کر بارگاہِ حق میں معافی کی التجا کی۔ اللہ نے معاف کر دیا اور (کہا) اے داؤدؑ! ہم نے تم کو ملک کا والی بنایا ہے تاکہ لوگوں کے معاملات میں انصاف کے ساتھ فیصلے کرتا رہے اب راہِ حق پر قایم رہو۔ ایسا نہ ہو کہ تم غلط راستے پر جا پڑو۔ راہِ حق سے بھٹک جانے والوں کے لئے روزِ حساب کو فراموش کر دینے کی وجہ سے سخت عذاب ہے۔ ۲۴ آیات ۱۵-۲۶،

فصل ۲۱۵

زمین و آسمان اور اس کی تمام مخلوق بے کار پیدا نہیں کی گئی۔ کافروں کا یہ خیال ہے (تو) ایسے منکرینِ حق کے لئے ہلاکت ہے اور آگ کا عذاب! کیا نیکوکار مومن فسادیوں کی مانند ہو سکتے ہیں؟ ——— یا کیا نافرمانی سے بچنے

Marfat.com

والے بدکاروں کی طرح رکھے جاسکتے ہیں ؟ یہ قرآنِ عزیز برکت والی کتاب ہے جو اس لئے اتاری گئی ہے کہ لوگ اس کی آیتوں میں غور کریں اور عقلمند نصیحت حاصل کریں ؛

سلیمان علیہ السلام کا تذکرہ،

داؤدؑ کو سلیمانؑ (جیسا فرزند) عطا کیا۔ وہ بھی اچھے بندے اور رجوع الی اللہ کرنے والے تھے۔ ایک مرتبہ سہ پہر کو عمدہ اصیل گھوڑے ان کے سامنے پیش کئے گئے۔ وہ ان کے دیکھنے میں یہاں تک مشغول رہے کہ سورج غروب ہوگیا۔ اب متنبہ ہوا کہ اس مال کی وجہ سے وہ یادِ الٰہی سے غافل رہے تو سب کو منگوا کر اللہ کی راہ میں قربان کر دیا ؛

سلیمانؑ کی ایک جسد کے ذریعہ دوسری آزمائش ہوئی۔ لیکن ان کی پکار ہمیشہ یہی رہی کہ اے میرے پروردگار! مجھے بخش دے۔ مجھے (استحکامِ دین کیلئے) بے مثل حکومت عطا فرما۔ بیشک تو بڑا ہی فیاض ہے ——— ہم نے ہوا کو ان کے تابع حکم کر دیا تھا۔ بڑے بڑے عمارت بنانے والے اور غوّاص شیاطین بھی ان کے زیرِ فرمان تھے اور اس کے علاوہ کئی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے قیدی زیرِ حکم تھے۔ یہ بھی ہماری بے حساب دین جس پر سلیمان علیہ السلام کو پورا اختیار تھا۔ چاہے وہ لوگوں کو دے یا نہ دے ؛ ۳۶ آیات ۲۷-۴۰

ایوب علیہ السلام کا تذکرہ،

ایوب علیہ السلام نے اپنی مصیبت میں یہ دعا مانگی :- "اے پروردگار! مجھے شیطان نے ایذا اور تکلیف پہنچا رکھی ہے"۔ ہم نے غیر معروف طریق پر ان کی تکلیف کو دور کر دیا اور آزمائش کے بعد اہل و عیال سے نوازا۔ اس مہربانی کا ایک مقصد یہ بھی تھا کہ عقل رکھنے والوں کے لئے یہ واقعہ یادگار رہے

Marfat.com

ان کی قسم بھی سلگوں کے مُٹھے کے ذریعہ پوری کرادی - بے شک ایوب علیہ السلام بڑے ہی صابر اور رجوع الی اللہ کرنے والے تھے ؛

فصل ۲۱۶ ابراہیمؑ اور اسحاقؑ

ابراہیمؑ اور اسحاقؑ کا واقعہ سناؤ - وہ باعمل اور صاحب بصیرت انسان تھے - ہم نے ان کو یادِ آخرت کے لئے منتخب کرلیا - بیشک وہ برگزیدہ اور نیکوکار تھے ، پھر اسمٰعیلؑ - الیسعؑ اور ذوالکفل بھی خوبیوں کے مالک تھے

نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے نیک نتیجہ

یہ (بیان) ایک نصیحت ہے اور یقیناً نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے اچھا ٹھکانا ہوگا - باغات کے دروازے ان کے لئے کھلے ہوں گے ، وہ تکیوں پر بیٹھے خدام کو میوہ جات اور شراب پاکیزہ کے لئے بلائیں گے - ان کے پہلو میں باحیا اور ہم عمر خواتین ہونگی ، یہ ہے جس کا روزِ حساب کے لئے متقین سے وعدہ کیا جاتا ہے ، ہماری دی ہوئی روزی کبھی ختم نہ ہوگی ؛

گمراہوں کا انجام

اب منکرین حق کا انجام سنو ! بُرا ٹھکانا جہنّم - پینے کو کھولتا ہوا پانی اور پیپ اور اسی طرح کی کئی اور گندی چیزیں انکے کھانے کو ہونگی ؛

گمراہ کرنے والے اور ان کے چیلے فوج در فوج جہنّم میں داخل ہونگے اور ایک دوسرے کو الزام دیں گے - وہاں جہنّمی گروہوں کے چیلے کہیں گے "تمہارا منہ کالا ہو - تم ہی یہ بلا ہمارے سر پر لائے" (پھر کہیں گے) "اے خدا ! ان کو بھی عذاب میں مبتلا کر اور دوگنا عذاب دے ؛"

اب دوزخی کہیں گے : "جن لوگوں کو ہم دنیا میں حقیر سمجھتے تھے اور ہنسی اڑاتے تھے وہ یہاں نہیں ہیں یا ہمیں نظر نہیں آتے - دوزخیوں کا یہ جھگڑا ضرور ہوگا (کیونکہ جھوٹوں کا انجام یہی ہوتا ہے) ؛ ۴۶ آیات ۴۱ - ۶۴)

Marfat.com

منصب نبوت

اے پیغمبر حق! آپ اعلان کر دیں کہ میں تو صرف نافرمانی کے نتائج سے ڈرانے والا ہوں۔ ورنہ معبودِ حقیقی تو صرف اللہ ہے اور زمین و آسمان اور اس کی تمام مخلوق کا مُربّی وہی ہے ٭

یہ (قرآن عزیز) ایک بڑی قابلِ قدر چیز ہے۔ مگر تم اس سے منہ موڑتے ہو ——— جب ملاءِ اعلیٰ میں اس کتاب عظیم کا ذکر خیر ہوتا تھا۔ تو مجھے معلوم بھی نہ تھا۔ مجھے تو یہ سب کچھ وحی کے ذریعے معلوم ہوا ہے اور میں تو صرف ڈرانے والا ہوں اور اس کی تبلیغ پر مامور ہوں ٭

منصب خلافت اور سجدۂ ملائکہ

جب اللہ نے اعلان کیا کہ میں مٹی کا پُتلا بناؤں گا۔ جب اُسے بنا کر اس میں رُوح پھونک دوں تو تم اسے سجدہ کرنا۔ فرشتوں نے حکمِ الٰہی کی تعمیل کی۔ سر بسجود ہو گئے۔ مگر شیطان اکڑ گیا اور وہ کافروں میں سے ہو گیا اس اکڑ کا سبب دریافت کرنے پر بولا "میں اس سے کہیں بہتر ہوں۔ مجھ کو تو نے آگ سے بنایا اور اس کو مٹی سے" اللہ نے کہا "اصل چیز اطاعت ہے نہ کہ نسلی امتیاز! اسلئے نکل جا۔ تو راندۂ درگاہ ہوا۔ اب اُسے قیامت تک مہلت ہے۔ اور وہ قسم کھا چکا ہے کہ مخلصین کے سوا ہر انسان پر اپنا داؤ چلائیگا" اب اللہ کا فیصلۂ حق یہ ہے کہ ابلیس اور اسکے تمام ساتھیوں سے جہنم بھر دیا جائے

اے پیغمبر حق! آپ اعلان کر دیں کہ میں تبلیغ و رسالت پر کسی اجر کا خواہاں نہیں۔ یہ قرآن عزیز تو سارے جہانوں کیلئے قانونِ رحمت ہے۔ اور کچھ عرصہ کے بعد تم خود اس حقیقت کو معلوم کر لو گے ٭

Marfat.com

بیسواں باب

سُورَۃُ الزُّمَر ۳۹- یہ سورۂ مبارکہ مکی ہے، اس میں ۷۵ آیات اور ۸ رکوع ہیں۔ اس میں بتایا گیا ہے۔ کہ انعاماتِ الٰہی کے حصول کے لئے ضروری ہے کہ اسکی بارگاہ میں سرِ نیاز جھکا رہے۔ عبادت اس کی کیجائے اور مخلص بن کر اس کے خزانوں کی یافت کیلئے دستِ طلب دراز کیا جائے ؛

فصل ۲۱۷ معبوداتِ باطلہ

غالب اور حکمت والے خدا کی بارگاہ سے یہ فرمانِ تحریری صادر ہوتا ہے۔ ہم نے یہ کتاب اسلئے اتاری کہ خالص اللہ ہی کی فرمانبرداری مدِّ نظر رکھ کر عبادت کی جائے۔ جن لوگوں نے اور اور حمایتی بنا رکھے ہیں اور انہیں تقرّبِ الٰہی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ (وہ جھوٹے ہیں) اللہ قیامت کے دن ان کے اختلافات کا فیصلہ کر دے گا۔ اللہ تعالےٰ کسی جھوٹے اور ناشکرے آدمی کو ہدایت یافتہ نہیں ٹھیرا سکتا ؛

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

اگر اللہ چاہتا کہ کسی کو اپنی فرزندی میں لے لے۔ تو جسے چاہتا انتخاب کر لیتا۔ لیکن وہ زن و فرزند کے بکھیڑے سے پاک ہے۔ وہ اکیلا ہے زبردست ہے، اس نے آسمان و زمین کو کسی مصلحت کے ماتحت بنایا ہے اور وہی رات اور دن ایک دوسرے پر لپیٹتا ہے ؛

سورج اور چاند اسی کے تابع فرمان وقتِ مقررہ پر چلے جاتے ہیں سنو! وہ خدا غالب اور بخشنے والا ہے ؛

Marfat.com

خلقتِ انسان

اللہ نے تم کو تنِ واحد سے پیدا کیا۔ پھر جوڑا بنایا۔ اور پھر آٹھ قسم کے چارپائے پیدا کر دیئے۔ وہی تمکم مادر میں (تمکم۔ رحم۔ آنول کی) تین تاریکیوں میں تمہارے وجود کی تکمیل کرتا ہے۔ اللہ ہی تو تمہارا پروردگار ہے۔ اور اسی کی فرمانبرداری کا تم کو حکم دیا گیا ہے۔ اس کے سوا کوئی معبود نہیں پھر تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو؟ اگر تم اللہ کی ناشکری کرتے ہو تو اسے تمہاری کیا پروا ہے۔ اگر تم شکر گزار ہوئے تو اس کی رضامندی حاصل کرو گے ؛

انسانی بُوالعجبی

(یاد رکھو!) کوئی کسی کا بوجھ نہیں اٹھاتا۔ بالآخر تم سب اللہ کے حضور میں لوٹو گے۔ اور وہ تمہارے اعمال سے تمہیں آگاہ کر دے گا۔ وہ تمہارے سب، بھیدوں سے واقف ہے ؛

جب انسان کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے۔ تو اللہ کو پکارتا ہے مگر ضرورت پوری ہوتے ہی اسے بھول جاتا ہے اور اللہ کے دوسرے ساتھی تجویز کرنے لگ جاتا ہے تاکہ (اوروں) کو بھی گمراہ کر دے ؛

آپ کہہ دیں! چند روز اس کفر کی حالت میں رس بس لو۔ بالآخر تمہارا ٹھکانا دوزخ ہی ہوگا ؛

نکوکار اور نافرمان برابر نہیں ہو سکتے

بھلا وہ نکوکار۔ جو راتوں کو اللہ کی جناب میں سرِ نیاز جھکاتا رہا۔ اور اس کے فضل کا امیدوار رہا۔ بندۂ مرتد قرمان کے برابر ہو سکتا ہے؟ کیا ایک عالم اور جاہل میں کوئی فرق نہیں؟

نصیحت تو وہی حاصل کریں گے جن میں کچھ دانائی ہے ؛ سورت ۳۹ آیات ۱-۲۱

مومنوں کو سمجھا دو۔ کہ وہ اللہ سے ڈرتے رہیں۔ دنیا کے نکوکار عقبیٰ میں

Marfat.com

فیروزمند ہوں گے۔ اللہ کی زمین وسیع ہے۔ اور صرف صابر ہی قیامت کو اجر بے حساب کے مالک ہوں گے ؛

آپ کہہ دیں کہ مجھ کو اللہ کی جناب سے یہی حکم ملا ہے کہ میں صرف اسی کا فرمانبردار رہوں۔ اسی کے سامنے سر نیاز جھکاؤں۔ سب سے پہلا مسلمان بنوں میں حکم نہ مانوں تو مجھے خود بڑے دن کے عذاب کا خطرہ ہے ؛

حقیقی خسارہ

میں تو بہرحال اسی کا فرمانبردار ہوں۔ فی الحقیقت خسارہ میں وہ لوگ ہیں جو قیامت کے دن اپنا اور اپنے اہل وعیال کا نقصان کر چکے۔ یہی صریح گھاٹا ہے ——— ان کے لئے اوڑھنا اور بچھونا آگ ہی کا ہوگا۔ یہی تو عذاب ہے۔

جس سے اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے (اور فرماتا ہے :۔)

"اے میرے بندو۔ میری نافرمانی سے ڈرو۔ بت پرستی سے بچو۔ اور خدا کی طرف رجوع کرو ؛"

خوشخبری

"اے پیغمبر! اُن لوگوں کو خوشخبری سنا دو۔ جو احسن القول یعنی قرآن عزیز کان لگا کر (غور سے) سنتے ہیں اور اچھی اچھی باتوں پر چلتے ہیں یہی وہ لوگ ہیں۔ جن کو اللہ نے صحیح راہ پر ڈالا اور عقل سلیم عطا کی ؛"

بھلا جو شخص (نافرمان بن کر) وعید عذاب کا مستحق ہو گیا۔ اسے تم عذاب سے کیسے بچا سکتے ہو۔ لیکن متقی بہشت کے بالاخانوں میں قیام پذیر ہوں گے وہاں نہریں بہہ رہی ہونگی ؛

اللہ کبھی اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتا ؛

عبرت !

(اے مخاطب!) کیا تو دیکھتا نہیں کہ اللہ نے آسمان سے پانی اتارا پھر

Marfat.com

زمین میں اس کے چشمے بہائے۔ پھر اس پانی سے ہی رنگ برنگ کی فصل اُگی ہے۔ پہلے زرد رنگ پر ہوتی ہے۔ پھر (پکنے پر) زرد ہو جاتی ہے اور اُسے چورا چورا کر دیا جاتا ہے ؛

بے شک کھیتی کی اس ابتدا اور انتہا میں عقلمندوں کے لئے بڑی عبرت ہے

۶۴- آیات ۲۲-۳۱،

فصل ۲۱۸ اسلام اور کفر

کیا وہ شخص جس کا سینہ اللہ نے اسلام کے لئے کھول دیا ہے اور وہ اپنے پروردگار کی مشعلِ ہدایت سامنے رکھتا ہے (اور اس کی روشنی میں چلتا ہے) اس کے برابر ہو سکتا ہے۔ جو کفر کی تاریکیوں میں پڑا ہے، افسوس ہے ان لوگوں پر جن کے دل یادِ خدا سے غافل ہو کر سخت ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ صریح گمراہی میں پڑے ہیں ؛

احسن الحدیث (نہایت ہی اچھا کلام)

اللہ نے احسن الحدیث (نہایت ہی اچھا کلام) اتارا۔ اس میں (نصیحت کے لحاظ سے) باتیں ملتی جلتی ہیں اور بار بار دہرائی گئی ہیں۔ اس کی تاثیر یہ ہے کہ جو لوگ اپنے پروردگار سے خائف ہیں۔ ان کے سننے سے ان کے بدن کانپ اٹھتے ہیں اور ان کے جسم اور دل نرم ہو کر یادِ الٰہی کی طرف راغب ہو جاتے ہیں یہ اللہ کی طرف سے ہدایت کا دستور ہے۔ اللہ (نکو کاروں کو) اس سے راہِ ہدایت پر ڈال دیتا ہے، اور جس پر (بدکاری کی وجہ سے) گمراہ ہونے کا حکم لگا دیتا ہے اسے راہ پر لانے والا کون ہے ؟ کیا عذابِ الٰہی کے سامنے منہ چھپانے والا اور رحمتِ حق کا امیدوار ایک ہو سکتے ہیں ؟ پہلے لوگوں نے بھی جھٹلایا اور جہنم رسید ہوئے۔ ہمیشہ نافرمان دنیا میں بھی ذلیل ہوئے اور آخرت میں بھی عذاب کے

Marfat.com

مستحق، آخرت کا عذاب تو دنیا سے کہیں بڑھ کر ہے کاش! وہ جانتے۔ لوگوں کو سمجھانے کے لئے اس قرآن عزیز میں ہر طرح کی مثالیں بیان ہوئی ہیں تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ یہ پاک کتاب صاف اور سلیس عربی میں ہے تاکہ وہ نافرمانی سے بچ سکیں ——— اب اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے :-

ایک مثال

ایک شخص (غلام) ہے اس میں شریک ہیں۔ وہ بھی باہمی ضد رکھنے والے اور ایک دوسرا شخص ہے۔ سوچا ایک آدمی کا۔ کیا ان دونوں غلاموں کی حالت برابر ہو سکتی ہے ہرگز نہیں! افسوس ہے کہ وہ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ؛

اے پیغمبرؐ! یقیناً تم کو مرنا ہے اور ان کو بھی مرنا ہے۔ پھر قیامت کے دن تم اللہ کے روبرو اپنے اپنے جھگڑے پیش کرو گے (اس وقت حق و باطل میں فیصلہ ہو جائے گا) ؛ ۳۹ آیات ۲۲ - ۳۱ ،

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ (۲۴)

سب سے بڑا ظالم

اس سے بڑھ کر ظالم کون ہوگا۔ جو خدا پر جھوٹ بولے اور جب اس کے پاس سچی بات پہنچے تو وہ اس کو جھٹلا دے۔ کیا کافروں کا ٹھکانا جہنم میں نہیں ہے ؟

جو سچ لائے اور سچی بات کی تصدیق کرے تو وہی متقی ہے۔ ایسے نیکوکاروں کو اللہ کے ہاں جو وہ چاہیں گے ملے گا اور ان کی برائیاں محو کر دی جائیں گی۔ ان کے نیک کاموں کا یہ عمدہ صلہ ہے ؛

اللہ کی حفاظت کافی ہے ؛

کیا اللہ اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی حفاظت کے لئے کافی نہیں ہے ؟ یہ مشرک دوسروں کا ڈر دلاتے ہیں۔ جس پر اللہ گمراہی کا حکم لگا دے اسکے لئے ہدایت کہاں ؟ جسے اللہ راہِ ہدایت پر ڈال دے اسے کون گمراہ کر سکتا ہے ؟

Marfat.com

کیا اللہ غالب بدلہ لینے والا نہیں ؟ ——— وہ بھی جانتے ہیں۔ کہ زمین و آسمان کا خالق اللہ ہے (پھر پوچھئے) کہ کیا تمہارے گھڑے ہوئے معبود کسی ضرر کو دور کر سکتے ہیں، جو اللہ پہنچانا چاہے۔ یا کیا وہ اللہ کے فضل کو روک سکتے ہیں ؟

(اگر نہیں تو) مجھے تو اللہ کافی ہے اور بھروسہ رکھنے والے اسی پر بھروسہ رکھتے ہیں ؟

فصل ۲۱۹ کام کرنے والا مطمئن رہتا ہے ؟

اے قوم کے لوگو ! تم اپنی جگہ عمل کرو۔ میں بھی کام کر رہا ہوں عنقریب معلوم کر لوگے۔ کہ کس پر رسوا کن آفت آتی ہے اور کس پر دائمی عذاب نازل ہوتا ہے ! بے شک یہ کتاب دین حق کی تعلیم پر مشتمل ہے، اب جو راہ ہدایت اپنائے فائدے کے لئے اور جو بھٹکا تو اس کا وبال بھی اسی کے سر ہے میں کسی کا ذمہ دار کیسے ہو سکتا ہوں ؟

تمہاری نیند پر بھی وحدہٗ لاشریک خدا کا قبضہ ہے، ان نالائقوں نے ایسی چیزوں کو خدا کا شریک بنا رکھا ہے۔ جو عقل و شعور سے محض عاری ہیں۔ آسمان و زمین میں تو اللہ کی حکومت ہے۔ اور اسی کے حضور تم سب کو حاضر ہونا ہے ؟

منکرین حق

منکرین حق خدائے وحدہٗ لاشریک کا ذکر سنتے ہیں۔ تو ان کے دل بھنچنے لگتے ہیں جب اللہ کے سوا اوروں کا بھی ذکر ہوتا ہے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں ؟

دعا

"بار خدایا ! آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے ! ظاہر و باطن کے جاننے والے ! تو ہی اپنے بندوں کے اختلاف کا فیصلہ فرما" ؟

عذاب قیامت

اگر منکرین حق کے پاس روئے زمین کی ساری کائنات ہو۔ بلکہ دگنی تو قیامت کے

Marfat.com

دن عذاب سخت سے بچنے کے عوض بے تامل دے دیں - وہاں ایسا معاملہ پیش آئے گا جس کا ان کو وہم و گمان تک نہیں

ان کی بداعمالیوں کے مطابق ان پر خرابیاں ظاہر ہو جائیں گی اور جس عذاب کی وہ ہنسی اڑاتے ہیں - وہ ان پر آ نازل ہوگا ؛

انسانی ناشکری

انسان دکھ میں خدا کو یاد کرتا ہے اور جب اللہ کی طرف سے کوئی نعمت ملتی ہے تو کہتا ہے کہ بس یہ میری قابلیت کا ثمرہ ہے ـــــ نہیں - یہ نعمت آزمائش ہوتی ہے - مگر اکثر لوگ اس بات سے واقف نہیں ہوتے ؛

اس سے پہلے نافرمان بھی ایسی باتیں کر چکے ہیں - ان کے اعمال اکارت گئے اور انہیں نتیجۂ بد کا سامنا کرنا پڑا - یہ (مشرکین مکہ) اللہ کو عاجز نہیں کر سکتے کیا نہیں جانتے - کہ اللہ جس پر چاہے رزق فراخ کر دے اور جسے چاہے تنگی میں ڈال دے - ایمان والوں کے لئے تو اللہ کی اس کارسازی میں اس کی قدرت کے نشانات موجود ہیں ؛ ع۵ - آیات ۴۳-۵۲)

اللہ کا گناہگاروں سے امید بھرا خطاب

" اے وہ بندو ! جنہوں نے (گناہ کر کے) اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں تم اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو جاؤ - اللہ تمام گناہوں کو بخش سکتا ہے - وہ (نیکوکار اور اصلاح طلب انسانوں کے لئے) بخشش و رحمت کا دروازہ کھول سکتا ہے اپنے پروردگار کی طرف رجوع کرو اور اس کی فرمانبرداری کرو اس سے پہلے کہ اچانک عذاب آ جائے اور تمہیں کہیں سے مدد نہ پہنچ سکے

اللہ کی عمدہ نصیحت آمیز باتوں پر چلو - مگر اس سے پہلے کہ یکایک تم پر عذاب آ نازل ہو اور تم کو اس کے آنے کی خبر بھی نہ ہو - یا پھر تم میں سے

Marfat.com

کوئی اس طرح دستِ حسرت ملتا رہ جائے کہ "اُف! میں تو ہنستا ہی رہ گیا"
یا کہے۔ کہ "اللہ چاہتا تو میں راہِ ہدایت پر آجاتا" یا جب عذاب آ موجود
ہو تو کہے "کہ اگر اب دنیا میں جانے کی مہلت ملے تو میں نیک بن کر رہوں"
(اس وقت اللہ کہے گا) ہمارے احکام (دنیا میں) تجھ تک پہنچے اور تو نے
جھٹلا دیا۔ اور اکڑ بیٹھا۔ اب نتائجِ اعمال کے وقت کوئی رعایت نہیں ہو سکتی"
قیامت کے دن اللہ پر جھوٹ بولنے والوں کے منہ کالے ہوں گے
کیا تکبر کرنے والوں کا ٹھکانا جہنم نہیں ہے؟ ——— نافرمانی سے بچنے
والے کامیاب ہونگے۔ نہ ان کو کوئی ایذا پہنچے گی اور نہ وہ آزردہ خاطر ہونگے
——— اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور ہر ایک کا خبر گراں ہے ٭
آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی کے ہاتھ میں ہیں۔ اللہ کی آیات کا
انکار کرنے والے گھاٹے میں رہیں گے ٭ (۶ع۔ آیات ۵۲-۶۳)

فصل ۲۲۰ اعلانِ نبوت

(اے پیغمبرِ حق) ان سے کہہ دیجئے "اے نادانو! کیا تم مجھے یہ صلاح
دیتے ہو۔ کہ خدا کے سوا کسی دوسرے کی عبادت کروں"۔ وحیِ حق تم پر اور
تم سے پہلے پیغمبروں پر (واضح طور پر) آچکی ہے۔ اگر تم نے شرک کیا تو
سارے اعمال ضبط ہو جائیں گے۔ کافروں سے بے نیاز رہ کر اللہ کی عبادت
کرو اور اس کے شکر گزار بندوں میں سے ہو جاؤ۔ منکرینِ حق نے اللہ کی
شان کے شایان اس کی قدر نہ پہچانی ——— اس کی عظمت سمجھنا چاہو
تو اس کی مثال یہ ہے۔ کہ قیامت کے دن ساری زمین اس کی مٹھی میں ہو
اور آسمان سمٹے ہوئے اس کے داہنے ہاتھ میں۔ یعنی یہ تمام کائنات اسکی

Marfat.com

قدرت کے سامنے حقیر ہے۔ وہ مشرکوں کی نسبتوں سے بہت بلند و بالا ہے

حشر

پہلی صُور (کی آواز) پر آسمان و زمین کی تمام مخلوق پر بے ہوشی طاری ہو جائے گی۔ مگر جسے اللہ بچائے۔ دوسرے صُور پر سب کے سب یکدم چاروں طرف دیکھنے لگیں گے اور زمین اپنے پروردگار کے نُور سے چمک اٹھے گی۔ اعمالنامے سامنے آجائیں گے، پیغمبر گواہ بن کر حاضر ہونگے اور لوگوں کے اختلافات کا پورے انصاف سے فیصلہ کر دیا جائے گا۔ کسی پر ظلم نہ ہوگا اور ہر شخص کو اپنے اعمال کا پورا اجر ملے گا ؛

ع۔ آیات ۶۴-۷۰

جہنم میں کافروں کی بے بسی ،

کافر جہنم کی طرف ٹولیاں بنا بنا کر ہانکے جائیں گے۔ یہاں تک کہ جہنم کے پاس پہنچیں گے تو دروازے کھول دیئے جائیں گے اور دوزخ کے مُوکّل کہیں گے "کیا تمہارے پاس اللہ کے رسول نہیں آئے تھے انہوں نے آیاتِ الٰہی نہیں سنائی تھیں اور اس روزِ بد سے تمہیں متنبہ نہیں کیا تھا ؟ ——— وہ کہیں گے "آئے تو تھے۔ مگر (ہماری بدبختی ہم نے ایک نہ سُنی اور آج عذاب کا وعدہ پورا ہو رہا ہے ؛"

پھر کہا جائے گا "جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ اللہ سے اکڑنے والوں کا کیسا ہی بُرا ٹھکانا ہے ؛"

نیکوکاروں کی فیروزمندی

نیکوکار۔ اللہ کی نافرمانیوں سے بچنے والے۔ جماعت در جماعت بہشت تک پہنچائے جائیں گے۔ دروازے کھُلے موجود ہوں گے۔ مُوکّلینِ بہشت السلام علیک کہیں گے اور ان کو ہمیشگی کے مقامِ عزت کی خوشخبری دیں گے۔

Marfat.com

بہشتی پکار اٹھیں گے" اللہ نے اپنا وعدہ سچا کر دکھایا اور ہم کو بہشت کی سرزمین کا مالک بنا دیا۔ ہم جہاں چاہیں رہیں۔ نکوکاروں کے لئے کیسا ہی اچھا اجر ہے ؛"

ملائکہ اس دن عرش کے گرد حلقہ باندھے حمد و ثنا کے نغمے بلند کر رہے ہونگے۔ لوگوں میں انصاف کے ساتھ فیصلہ ہوگا اور ہر طرف یہی صدا بلند ہوگی ؛

"سزاوارِ حمد و ثنا وہی خدا ہے۔ جو تمام جہان کا پروردگار ہے ؛"

ع۔ آیات ۷۱-۷۵

سُورۃ المومن (۴۰) یہاں سے مسلسل سات سورتیں حٰمٓ سے شروع ہوں گی۔ ان کو حوامیم سبعہ کہا جاتا ہے۔ یہ ساتوں سورتیں مکّی ہیں ،

مکّی زندگی میں دعوتِ حق کے آفتابِ جہانتاب کی روشنی کفر و ظلمات کی تاریکیوں سے چھن چھن کر آتی تھی۔ قدم قدم پر شدائد و مصائب کے کانٹے بچھے تھے۔ ابھی عمل کی وہ فضا پیدا نہ ہوئی تھی۔ جو ایمان و یقین کا فطرتی نتیجہ ہے۔ اس لئے اوّل مکّی سورتوں میں زیادہ تر توحید، رسالت اور جزائے اعمال پر زور دیا گیا ہے۔ اعمال کی طرف بہت کم توجہ کی گئی ہے اسلئے کہ عمل نتیجہ ہے یقین اور ایمان کی پختگی کا۔ جب تک ایک خیال دل میں مستحکم و استوار نہ ہوگا۔ اس سے داعیہ عمل کے پیدا ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ مکّی سورتوں کی ممتاز خصوصیات یہ ہیں :-

۱ انسانی جذبات کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ ۲ دعوتِ حق پر زور ہے ۳ طرزِ خطاب

میں بڑی ملاطفت ہے۔ اور جہاد کا ذکر نہیں کیا گیا۔ فواصل کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور فواصل میں بھی چھوٹے چھوٹے الفاظ پُر عظمت اور شاندار ہیں مضامین بالعموم۔ توحید۔ قیامت اور عبرت و موعظت پر مشتمل ہیں۔ احکام و عبادات کا مطالبہ بہت کم ہے۔ زیادہ تر عقائد سے بحث کی گئی ہے، یہود و نصاریٰ سے کوئی جھگڑا نہیں۔ تفہیم کے لئے سورتیں اور آیتیں چھوٹی چھوٹی ہیں، ان اصولوں کو سامنے رکھ کر اب حوامیم سبعہ کا مطالعہ کیجئے۔ ہر سورۃ کا عنوان الگ ہے۔ سورۃ مومن زیادہ تر مخالفین قرآن عزیز کے لئے انذار ہے)۔

فصل ۲۲۱ فرمانِ خداوندی

یہ فرمانِ تحریری پیشگاہِ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست اور باخبر ہے۔ گناہوں کا بخشنے والا۔ توبہ قبول کرنے والا اور (سرکشوں کو) سخت سزا دینے والا (نیکوں پر) بڑا فضل کرنے والا ہے۔ اسکا کوئی معبود نہیں۔ سب کو اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔

اللہ کی آیات میں مخاصمت وہی کرتے ہیں۔ جو منکرینِ حق ہیں (اے پیغمبرِ حق!) ان لوگوں کا شہروں میں چلنا پھرنا۔ تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے ان کا انجام بھی وہی ہوگا۔ جو پہلے منکرینِ حق کا ہوا ——— نوحؑ کی قوم اور ان کے بعد کئی دوسری اُمتوں نے جھوٹی باتوں کی آڑ لیکر نبیوں سے کٹ حجتی کی۔ لیکن ہر ایک کو مہلت کی کھانی پڑی اور وہ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہو کر رہ گئے۔

عرش کو اٹھانے والے فرشتے اور اس کے اردگرد رہنے والے اللہ کی حمد و ثنا کے نغمے بلند کرتے ہیں۔

Marfat.com

مومنوں کی پکار

وہ خود مومن ہیں اور ایمانداروں کے لئے یوں بخشش کی دعائیں مانگتے ہیں۔ "اے پروردگار! تیری رحمت کا کوئی ٹھکانا نہیں! توبہ کرنے والوں اور راہِ حق پر چلنے والوں کو بخش دے۔ ان کو دوزخ سے بچا اور ایسے نیکوکاروں کو اپنے موعودہ بہشت کے باغوں میں لے جا کر داخل کر۔ ان کے نیکوکار باپ دادا۔ ازواج اور اولاد کو بھی وہاں لے جا۔ تو زبردست حکمت والا ہے!"

"اے خدا! ان کو ہر خرابی سے محفوظ رکھ۔ اس دن جس کو تو نے خرابیوں سے محفوظ رکھا۔ تو اس پر تو نے بڑا ہی فضل کیا اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔"

(۴۰۔ آیات ۱-۹)

قیامت کے پُرجلال نظارے

منکرینِ حق کو بآوازِ بلند کہا جائے گا۔ جیسے تم آج اپنی جان سے بیزار ہو۔ اس سے بڑھ کر اللہ تم سے بیزار تھا جب کہ تم ایمان کی طرف بلائے جاتے تھے اور نہیں مانتے تھے۔ وہ لوگ عرض کریں گے۔ خدایا! تو دو بار مُردہ اور زندہ رکھ چکا۔ ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں۔ کیا یہاں سے نکلنے کی کوئی صورت ہے؟ خدا فرمائے گا (نہیں۔ اس لئے کہ) دعوتِ توحید پر تم منہ موڑ لیتے تھے اور شرک پر تمہارا ایمان پختہ ہو جاتا تھا۔ آج اللہ ہی کی حکومت ہے۔ جو بڑی شان والا ہے۔ وہ اپنے نشانات دکھاتا ہے۔ آسمان سے روزی اتارتا ہے لیکن نصیحت پذیر وہی ہوتے ہیں۔ جو اس کی طرف رجوع کرتے ہیں۔"

مسلمانو! تم خالص اللہ ہی کی فرمانبرداری کرو خواہ کافر بُرا ہی کیوں نہ مانیں!

Marfat.com

اللہ بڑے مرتبے والے عرشِ بریں کا مالک ہے۔ اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے وحی بھیجے۔ تاکہ لوگوں کو روزِ قیامت کی مصیبت سے ڈرائے جب سب لوگ خدا کے سامنے آموجود ہونگے اور ان کی کوئی بات خدا سے پوشیدہ نہ ہوگی (پوچھا جائے گا) آج کس کی حکومت ہے ؟

ہیبتِ الٰہی

ہیبتِ الٰہی سے انسان بُت بنے کھڑے ہونگے (تو ایک ندا بلند ہوگی) حکومت اکیلے اللہ ہی کے لئے ہے جو بڑا زبردست ہے۔ آج کسی پر ظلم نہ ہوگا۔ اللہ بہت جلد حساب لینے والا ہے ؛

اے پیغمبر! اس دن سے لوگوں کو ڈراؤ جب مارے غم کے گھٹ گھٹ کر کلیجے منہ کو آجائیں گے۔ نافرمانوں کا نہ کوئی دلسوز دوست ہوگا اور نہ کوئی سفارشی، جسکی بات مانی جائے۔ اللہ آنکھوں کی چوری جانتا ہے اور سینوں کا بھید بھی۔ اللہ ٹھیک ٹھیک حکم دیتا ہے ایسا جیسا کوئی نہیں دے سکتا۔ وہ سمیع و بصیر ہے ؛ ۴۰ع۔ آیات ۱۰-۲۰،

کیا وہ لوگ زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھتے ـــــ کہ ان سے پہلے لوگ جو بل بوتے اور نشانات کے لحاظ سے ان سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ ان کا انجام کیا ہوا ؟ احکامِ الٰہی کے انکار کے سوا ان کا اور کوئی جرم نہ تھا وہ عذابِ الٰہی میں گرفتار ہوئے۔ اس لئے کہ انہوں نے آیاتِ الٰہی سے عبرت حاصل نہ کی۔ اللہ بڑی سخت سزا دینے والا ہے اور انہیں عذاب سے کوئی بھی نہ بچا سکا ؛

فصل ۲۲۲
دعوتِ موسیٰؑ

موسیٰ علیہ السلام، فرعون[2]، ہامان[2] اور قارون[3] کی طرف واضح نشانات

Marfat.com

اور روشن دلائل لے کر آئے ——— انہوں نے کہا تو یہی کہ موسےٰ علیہ السلام جادوگر ہیں۔ جھوٹے ؛

فرعون نے قوم موسیٰؑ پر ظلم شروع کیا۔ اس طرح کہ ان کے بچوں کو ذبح کر ڈالتا اور بچیوں کو زندہ چھوڑ دیتا۔ یہی نہیں۔ خود موسیٰ علیہ السلام کے قتل کے درپے ہوا اس ڈر سے کہ موسیٰ علیہ السلام کی صدائے حق اس کا پول نہ کھول دے اور وہ ذلیل ہو کر نہ رہ جائے ؛

موسےٰ علیہ السلام نے کہا "میں خدائے واحد کی پناہ لے چکا ہوں وہ مجھے ہر منکرِ قیامت اور مغرور کے شر سے محفوظ رکھے گا" ؛ ۴۰ آیت ۲۱-۲۷

مومنِ آلِ فرعون کی نصیحت

مومنِ آلِ فرعون نے کہا۔ "اے میری قوم۔ کیا تم صرف ایک اس بات پر ایک آدمی کے قتل کے درپے ہو کہ وہ خدائے واحد کا پرستار ہے اور وہ تمہارے پاس معجزے بھی لایا ہے۔ اگر وہ جھوٹا ہے تو جھوٹ کا وبال اسی پر ہے لیکن اگر وہ سچا ہے تو تم پر عذابِ الٰہی ضرور آجائے گا یہ تو حقیقت ہے کہ حد سے بڑھے ہوئے اور جھوٹے شخص کو راہ ہدایت کی توفیق نصیب نہیں ہوتی ؛

بھائیو! آج تو ہماری حکومت ہے اور ملک میں ہمارا ہی بول بالا ہے خدانخواستہ عذاب آجائے تو بچانے والا کون ہے؟" ——— فرعون بولا "میں تم کو وہی بات بتاتا ہوں جو خود سمجھا ہوں اور سیدھی راہ دکھاتا ہوں"

——— مومنِ آلِ فرعون نے کہا۔ "مجھے تو تمہارے متعلق روزِ بد کا اندیشہ ہے۔ تمہارا حال بھی ویسا ہی نہ ہو جیسے قوم نوحؑ۔ قوم عادؑ اور قوم

Marfat.com

ثمودؑ کا ہوا۔ اللہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا ٭

قیامت کے عذاب پر تم پیٹھ دے کر بھاگ کھڑے ہوگے اور اللہ کے بغیر نہ کوئی بچانے والا ہوگا اور نہ کوئی ہادی ہوگا ——— اس سے پہلے یوسفؑ کو تم جھٹلا چکے ہو۔ ان کی وفات پر تم مطمئن ہوگئے۔ مسرف اور شکی لوگ اسی طرح گمراہ ہوتے ہیں۔ بلا دلیل تم آیات اللہ کے بارے میں جھگڑتے ہو۔ اللہ اور مومنوں کے نزدیک یہ حرکت سخت ناپسند ہے۔ ہر مغرور اور سرکش انسان کے دل پر مہر لگ جاتی ہے ٭

فرعون نے ہامان سے محل بنانے کو کہا تاکہ وہ بلندی سے موسیٰؑ کے خدا کو دیکھے۔ کیونکہ وہ موسیٰ علیہ السلام کو تو جھوٹا سمجھتا تھا۔ اس طرح فرعون کی بدکرداریاں اُسے بھی معلوم ہوئیں اور وہ راہ حق سے رُک گیا۔ فرعون کی تدبیریں تو بس غارت و غول ہو کر رہ جانے والی تھیں ٭ ۴۴ آیات ۲۸-۴۲

مومنِ آلِ فرعون نے کہا۔ "بھائیو! میرے کہے پر چلو۔ تم کو سیدھا راستہ دکھا دوں گا۔ دنیا میں تو بس چند روزہ فائدے ہیں اور آخرت میں ہی ہمیشہ رہنے کا گھر ہے۔ بُرے کام کرنے والے کو ویسا ہی بدلہ ملے گا۔ اور جو نیک کام کرے گا؟ مرد ہو یا عورت، اس کے لئے بہشت ہے۔ جہاں بے حساب روزی ملے گی ٭"

"اے میری قوم! میں تمہیں نجات کی طرف بلاتا ہوں اور تم مجھے جہنم اور شرک باللہ کی طرف دعوت دیتے ہو۔ تمہاری دعوت پر لبیک کہنا دوزخ کی شاہراہ پر گامزن ہونا ہے ——— سب کو اللہ کے حضور

Marfat.com

لوٹنا ہے۔ تو کیا زیادتی کرنے والے بچ سکتے ہیں۔ میری نصیحت کو تم ضرور یاد کرو گے۔ میں تو اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتا ہوں۔ وہ بندوں کے حال سے باخبر ہے" ——— اللہ نے اس مومن کو بچا لیا اور آلِ فرعون کو بدترین عذاب کا سامنا کرنا پڑا۔ صبح و شام آگ کی پیشکش ہے اور بالآخر سخت تر آگ میں داخلہ!

دوزخ میں جہنمیوں کا جھگڑا

دوزخ میں جہنمی لوگ جھگڑیں گے۔ ادنےٰ درجہ کے لوگ بڑوں سے کہیں گے "ہم تمہارے تابع تھے۔ اب کیا تھوڑی سی آگ تم ہم سے ہٹا سکتے ہو!" وہ کہیں گے "اب تو سب ہی آگ میں پڑے ہیں۔ اللہ نے جو حکم دینا تھا وہ دے چکا" ——— پھر وہ مؤکلینِ دوزخ سے عذاب کے ہلکا کرانے کی سفارش کے طالب ہونگے۔ وہ کہیں گے کہ دنیا میں قانونِ مجازات کا انکار اور نبیوں کی تکذیب کر چکے ہو۔ اب کوئی تدبیر کارگر نہیں ہو سکتی ؛ ع۵۔ آیات ۳۸ تا ۵۰،

اللہ کی مدد صرف پیامبروں اور مومنوں کے لئے ہے۔ یہاں بھی اور قیامت کو بھی۔ وہاں نافرمانوں کو معذرت سے کچھ نفع نہ ہوگا۔ ان پر خدا کی پھٹکار ہوگی اور رہنے کو بری جگہ!

قانونِ ہدایت و نصیحت،

ہم نے موسےٰ علیہ السلام کو قانونِ ہدایت (توراۃ) عطا کیا اور زمین کا وارث بنا دیا۔ وہ عقلمندوں کے لئے ہدایت اور نصیحت ہے ؛

اے پیامبرِ حق! کافروں کی ایذا دہی پر صبر کرو۔ اللہ کا وعدہ سچا ہے تم صبح و شام بخشش کے طالب رہ کر اللہ کی تسبیح و تقدیس میں مشغول رہو ؛

Marfat.com

وہ لوگ جو بلا دلیل جھگڑتے ہیں - وہ برائی کی ایک بے جا ہوس کا شکار ہیں - یہ اپنی مراد کو کبھی نہیں پہنچ سکتے - ان کی شرارت سے پناہ مانگتے رہو - اللہ سب کی سنتا اور سب کو دیکھتا ہے - آسمان و زمین کو پیدا کرنا انسانوں کی دوبارہ پیدائش سے زیادہ مشکل ہے - اکثر لوگ اتنا بھی نہیں جانتے !

مومن اور کافر برابر نہیں ، فصل ۲۲۳

اگر دیکھنے والا اور اندھا برابر نہیں ہو سکتے - تو مومن اور کافر کیسے برابر سمجھ لئے جائیں ؟ قیامت کا آنا اٹل ہے مگر اکثر انسان ماننے والے نہیں اللہ کا فرمان ہے - کہ ہم سے مانگو - ہم تمہاری دعا قبول کریں گے لیکن غرور کے مجسمے سر نیاز جھکانا اپنی شان کے خلاف سمجھتے ہیں اس کا انجام یہی ہے ـــــ کہ مرنے کے بعد ذلیل و خوار ہوں ؛ ع آیات ۵۱ -

اللہ نے رات کو تمہارے لئے ذریعۂ آرام بنایا اور دن کو روشن کر دیا تاکہ تم کام کر سکو ، اللہ تو لوگوں پر بڑا ہی مہربان ہے لیکن اکثر لوگ ہی ناشکرے ہیں - وہی خالق کل ہے - وحدہٗ لاشریک ہے - پھر تم کہاں بہکے جا رہے ہو - آیات الٰہی کا انکار کرنے والے ہمیشہ بہکتے ہیں ؛

اللہ کی قدرت کاملہ ،

وہی قادر مطلق ہے جس نے زمین کو جائے قرار اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہیں بہترین شکل و صورت عطا فرمائی - کھانے کو بہترین چیزیں عطا فرمائیں - وہی تمہارا پروردگار ہے - اس کی ذات بڑی بابرکت ہے اور وہ سارے جہانوں کا پالنے والا ہے - ہمیشہ سے زندہ ہے ، لاشریک ہے تم اسی کے سامنے سر نیاز جھکاؤ اور اسی سے لو لگاؤ وہی سزاوار حمد ہے

Marfat.com

اعلانِ نبوّت

اے پیمبر! آپ اعلان کر دیں۔ کہ میرے پاس اللہ کی طرف سے واضح اور آشکارا دلیلیں آچکی ہیں۔ میں اس کے سوا کسی کی عبادت کا تصوّر بھی نہیں کر سکتا۔ مجھے حکم ہے کہ اسی کا فرمانبردار رہوں ؛

انسانی زندگی کے مدارج ،

وہی تو ہے جس نے تمہیں مٹی سے پیدا کیا ——— پھر نطفہ اور علقہ سے گذار کر بچپن، جوانی اور بڑھاپے کی منزلیں طے کرائیں، پھر تم میں سے کسی کو ان مدارجِ عمر سے پہلے وفات دیتا ہے اور کسی کو مقرّرہ اجل تک پہنچاتا ہے، موت و حیات اسی کے قبضۂ قدرت میں ہے جب وہ کسی کام کی ٹھان لیتا ہے۔ تو اس کا اتنا کہہ دینا کافی ہے (کُنْ) ہو جا۔ اور وہ ہو جاتی ہے (فَیَکُوْنُ) ؛ ع۔ آیات ۶۱-۶۸)

اللہ کی آیتوں میں جھگڑا نکالنے والے کہاں بہکے جا رہے ہیں۔ یہ لوگ قرآن عزیز کو جھٹلاتے ہیں۔ دوسرے صحیفوں کا بھی انکار کرتے ہیں۔ پھر آخر اس جُرم کا انجام یہی ہوگا کہ ان کی گردنوں میں طوق پڑے ہونگے، زنجیریں ہونگی، اور وہ گھسیٹتے ہوئے گرم پانی تک پہنچائے جائیں گے۔ پھر آگ میں جھونک دیئے جائیں گے ——— اب پوچھا جائے گا۔ "تم اللہ کے ساتھ جن کو شریک کرتے تھے وہ کہاں ہیں ؟" وہ کہیں گے۔ "اب تو وہ ہم سے کھوئے گئے اور شرک کا بھی انکار کر دیں گے ؛

یہ (جہنّم) نتیجہ ہے اس کا کہ وہ ناحق کی خوشیاں منایا کرتے تھے اور اِترا تے تھے (اب حکم ہوگا) جہنم میں داخل ہو جاؤ۔ ہمیشہ یہیں رہو۔ غرور کرنے والے کے لئے کیسا بُرا ٹھکانہ ہے ؛

Marfat.com

تلقین صبر

اے پیغمبر حق! آپ ان کی مخالفت پر صبر کریں۔ ان کو یا تو آپ کی زندگی میں ہی عذاب آئے گا یا آپ کے بعد۔ بہرحال ان کو ہمارے حضور میں لوٹ کر آنا ہے ٭

آپ سے پہلے کئی رسول آئے بعض کا حال آپکو بتایا گیا ہے اور بعض کا نہیں، کسی رسول کی مجال نہ تھی کہ بے اذنِ خدا کوئی معجزہ لا دکھائے پھر جب اللہ کے حکم کا وقت آپہنچا تو انصاف کے ساتھ فیصلہ کر دیا گیا اور غلط کار ہی زیاں کار ہوئے ٭ ۴۰ - آیات ۶۹ - ۷۸،

نشانات حق

لوگو! اللہ نے تمہارے واسطے چارپائے بنائے ہیں تاکہ ان میں سے بعض سواری کے کام آئیں اور بعض تم کھاؤ۔ تمہارے لئے ان میں چند در چند فائدے ہیں۔ ایک غرض یہ بھی ہے کہ تم ان پر سوار ہو کر اپنی منزل تک پہنچو اور تم کشتیوں میں بھی سوار ہوتے ہو ٭

اللہ تمہیں اپنی بے شمار نشانیاں دکھاتا ہے، تم خدا کی قدرت کی کون کون سی نشانیوں کا انکار کرو گے۔ کیا یہ لوگ ملک میں نہیں چلے پھرے اور انہوں نے پہلی امتوں پر نگاہِ عبرت نہیں ڈالی۔ وہ لوگ ان سے زیادہ طاقتور تھے۔ آثار باقیہ کے لحاظ سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ دنیا کی کمائی کسی کے کام نہ آئی۔ جب ان کے رسول واضح دلائل لے کر آئے تو وہ لوگ لیاقتِ علمی پر نازاں تھے۔ عذابِ الٰہی کی ہنسی اڑاتے۔ بالآخر عذاب سامنے آموجود ہوا۔ تو پکار اٹھے "ہم خدائے واحد پر ایمان لائے اور شرک سے بیزار ہوئے"۔ اب ایمان لانے کا کیا فائدہ جبکہ نتائجِ اعمال

Marfat.com

سامنے ہیں۔ اللہ کا وعدہ پورا ہوا اور اس کا دستور یہی ہے۔ کہ منکرینِ حق ہمیشہ زیاں کار ہو کر رہ جائیں ؛ (۲۹ آیات ۷۹ - ۸۵)

حٰمٓ السجدۃ (۴۱) اس سورۂ مبارکہ میں ۵۴ آیات اور ۶ رکوع ہیں

موضوع :- دعوت الی القرآن

فصل ۲۲۴ یہ فرمان خدائے رحمان و رحیم کے حضور سے صادر ہوتا ہے۔ اس کتابِ حق میں جو عربی زبان میں ہے۔ سمجھدار لوگوں کے لئے نہایت تفصیل سے باتیں بیان کر دی گئی ہیں۔ یہ مومنوں کے لئے بشارت ہے اور کافروں کے لئے وعیدِ عذاب۔ اکثر منکروں نے اس سے منہ موڑ لیا ہے اور وہ سنتے ہی نہیں ؛

منکرینِ حق کی سرکشی، منکرینِ حق کہتے ہیں۔ تمہاری دعوت کے مقابلہ میں ہمارے دل محفوظ (پردوں میں) ہیں۔ ہمارے کانوں میں گرانی ہے اور ہمارے اور تمہارے درمیان ایک پردہ حائل ہے (لہٰذا ہم پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا) تم اپنا کام کرو ہم بھی کام کر رہے ہیں ؛

اے پیغمبرِ حق! آپ کہہ دیں۔ میں تمہاری طرح کا انسان ہوں ہاں مجھ پر وحی آتی ہے۔ خدا تو خدائے واحد ہی ہے۔ اس کی سیدھی راہ پر چلو اور ——— گناہوں سے معافی مانگو ؛

ان مشرکوں کے لئے ہلاکت ہے جو زکوٰۃ نہیں دیتے اور آخرت کے دن کے منکر ہیں۔ ہاں نیکوکار مومنوں کے لئے بے انتہا اجر ہے ۴ آیات

Marfat.com

قدرتِ الٰہی کی نیرنگیاں،

کیا تم اس قادرِ مطلق کی خدائی کا انکار کرتے ہو جس نے زمین کو چھ دن (ادوار) میں پیدا کیا اور دوسروں کو اس کے ہمسر بناتے ہو حالانکہ پروردگارِ عالم تو وہی ہے ؛

اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دئیے ہیں اور اس میں ہر طرح کی برکت دی ہے پیداوار کا اندازہ مقرر کر دیا ہے۔ یہ زمین ہر ایک کے لئے خدائی خوانِ نعمت ہے ؎

ادیم زمین سفرۂ عام اوست ۔ بریں خوانِ یغما چہ دشمن چہ دوست

(سعدیؒ)

خدا جب آسمان کی طرف متوجہ ہوا۔ تو وہ کہر (کی مانند) تھا پھر اسکے سات طبقات بنا دئے۔ اب زمین و آسمان کا انتظام اللہ کے دستِ قدرت میں ہے اور یہ اسی کے تابع فرمان ہیں ؛

آسمان کو ستاروں کی قندیلوں سے سجایا اور یہ ذریعۂ نگہبانی بھی ہیں یہ غالب اور جاننے والے خدا کا مقررہ اندازہ ہے ؛

کفارِ مکہ اب بھی سرتابی کریں تو اُن سے کہہ دیجئے۔ کہ عاد و ثمود کی طرح کی ہولناکی کا تم بھی انتظار کرو۔ ان (نافرمان) قوموں کے پاس پیامبرانِ حق آئے۔ دعوتِ توحید دی لیکن انہوں نے کٹ حجتیاں شروع کر دیں۔ طاقت اور دولت کے گھمنڈ میں اتراتے رہے بالآخر اللہ کے عذاب نے مصیبت کے دنوں میں زور کی آندھی کی صورت میں انکو آلیا۔ دنیا میں بھی رسوا ہوئے اور عقبےٰ میں تو کہیں زیادہ رسوائی کا سامان موجود ہے ؛

Marfat.com

ثمود کی بربادی

ثمود اگرچہ راہ پر آ گئے تھے۔ لیکن پھر گمراہ ہو گئے۔ اور پاداشِ عمل میں ذلت کے عذاب کا شکار ہوئے۔ صرف نافرمانی سے بچنے والے مومن نجات حاصل کر سکے ؛ ۶۴۔ آیات ۱-۱۸،

فصل ۲۲۵

دشمنانِ خدا کی بے بسی،

دشمنانِ خدا کو قیامت کے دن منظم کر کے کھڑا کیا جائے گا۔ یہاں انکے اعمال کے متعلق ان کے کان، ان کی آنکھیں اور ان کا گوشت پوست گواہی دے گا۔ وہ اپنے اعضاء سے پوچھیں گے۔ تم نے کیوں گواہی دی؟ جواب ملے گا۔ "کہ وہ خدا جس نے ہر چیز کو گویا" کیا۔ اس نے ہم کو بھی بلوا لیا۔ اس نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا اور اب اس کی طرف ہی لوٹائے جاؤ گے ؛

ہم بہت سے گناہوں کی پردہ داری کرتے تھے۔ صرف اسلئے نہیں کہ تمہارے اعضاء خود تمہارے خلاف گواہی دیں گے۔ بلکہ اس لئے کہ تم خیال کرتے تھے کہ اللہ بھی تمہارے حال سے باخبر نہیں، تمہاری اسی بدگمانی نے تمہیں تباہ کیا اور تم زیاں کار ہو کر رہ گئے ـــــ آج تمہارے لئے نجات کی کوئی صورت نہیں۔ خواہ صبر کرو یا معافی مانگتے رہو

برے ساتھی،

ہم نے (اُن کی بداعمالیوں کی وجہ سے) بُرے ساتھی ان کے ساتھ لگا دیئے۔ تو انہوں نے ہر بُرے عمل کو اچھا بنا کر دکھایا۔ بالآخر فیصلہ الٰہی کا وقت آ گیا اور پہلے مجرموں کے ساتھ ہی عذاب کا وعدہ ان کے حق میں بھی پورا ہوا۔ یہ ابتدا سے ہی ایسی راہ پر ہو لئے تھے۔ جو گھاٹا پانے والوں کا راستہ تھا ؛ ۶۴۔ آیات ۹-۲۵،

Marfat.com

قرآن پڑھا جائے

منکرینِ حق کہتے ہیں - اس قرآن عزیز کو سنو ہی نہیں - اگر کوئی سنائے

تو شور مچاؤ (اللہ کے دشمنوں کے کرتوت)

تو اس پر غُل مچا دیا کرو - شاید اس طرح ہی بازی لے جا سکو - ان کے لیے بدترین اعمال کا بدلہ عذاب شدید کے سوا کیا ہو سکتا ہے' آیاتِ الٰہی کا انکار کرنے والوں کا ٹھکانا دوزخ ہے' جہاں انہیں ہمیشہ رہنا ہوگا۔

قیامت کو منکرینِ حق کی پکار یہ ہوگی: "- اے خدا! ہمیں گمراہ کرنے والے گروا ایک بار دکھا دے - کہ ہم ان کو پاؤں تلے مسل دیں' تاکہ وہ بہت ذلیل ہوں"

مردانِ حق کی استقامت

وہ مردانِ حق - جنہوں نے اللہ کو پروردگارِ حقیقی سمجھا - اور پھر اپنے مسلک پر ہمیشہ کے لئے ڈٹ گئے - وہ ہر فکر اور اندیشہ سے بے نیاز ہو جائیں گے - ڈر اور غم ان کے قریب بھی نہ آئے گا - فرشتے ان کیلئے پیامِ رحمت لائیں گے - دنیا میں بھی انہوں نے حقِ رفاقت ادا کیا اور وہاں بھی رفیق ہونگے' جنت میں ان کی ہر چاہت پوری ہوگی اور بخشنے والے مہربان خدا کی طرف سے عمدہ مہمانی! پ ۲۴ - آیات ۲۷ - ۳۲،

بدی کا دفعیہ اچھے سلوک سے کرو،

نکوکار انسان کی اس پکار سے بہتر کس کی بات ہو سکتی ہے "- میں اللہ کے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں" نیکی اور برائی برابر نہیں ہو سکتی - لہٰذا برائی کا دفعیہ ایسے برتاؤ سے کرو جو دیکھنے والوں کی نظر میں بہت ہی اچھا ہو' اس طرح تم دیکھ لوگے - کہ تمہارا دشمن بھی تمہارا دلسوز دوست بن جائے گا:

حُسنِ مدارات کی توفیق ان کو ہی دی جاتی ہے' جو خوش نصیب ہیں'

Marfat.com

جب کوئی شیطانی وسوسہ گدگدائے۔ تو اللہ سے پناہ مانگ لیا کرو۔
وہ سننے والا اور جاننے والا ہے ٭

نشاناتِ قدرت

رات دن۔ سورج اور چاند۔ یہ سب خدا کی قدرت کی نشانیاں ہیں (پس اے لوگو) نہ تو سورج کو سجدہ کرنا اور نہ چاند کو۔ اگر تم کو خدا کی ہی عبادت کرنی ہے تو اللہ کو ہی سجدہ کرنا جس نے ان چیزوں کو پیدا کیا ہے، اگر اب بھی یہ لوگ غور نہ کریں تو اللہ کے ہاں عبادت کرنے والوں کی کمی نہیں۔ فرشتے صبح و شام اس کی تسبیح میں مشغول رہتے ہیں۔ اور کبھی اکتاتے نہیں ٭

نشاناتِ الٰہی میں سے زمین کو دیکھتے ہو کہ (سنسان) بے حس و حرکت پڑی ہے۔ پھر جب اس پر پانی برستا ہے تو پس لہلہانے لگتی ہے، اور کھیتیاں ابھر آتی ہیں ——— وہ خدا جس نے اس زمین کو زندہ کیا وہ قیامت کے دن مردوں کو بھی زندہ کر سکتا ہے ٭

فصل ۲۲۶ تذکیر

اللہ کی آیات کا انکار کرنے والوں کا حال ہم سے مخفی نہیں (بتاؤ تو سہی!) آگ میں ڈالا جانے والا بہتر ہے یا وہ جس کو کسی بات کا کھٹکا نہ ہوگا۔ تم جو چاہو کرو۔ اللہ تمہارے حالات سے باخبر ہے۔ قرآن عزیز جیسی نصیحت آئی لیکن ان لوگوں نے نہ مانا۔ یہ انجام کار دیکھ لیں گے۔ کہ غالب تو یہی قانون ہوگا۔ جھوٹ تو اس کے پاس پھٹکنے نہیں پاتا۔ کیونکہ یہ حکمت والے سزاوارِ حمد و ثنا (خدا) کی اتاری ہوئی کتاب ہے (اے پیغمبر!) آپ سے وہی بات کہی جا رہی ہے۔ جو پہلوں سے کہی گئی تھی۔ اب (توبہ

Marfat.com

کرنے والوں کے لئے، معافی بھی ہے۔ اور (انکار پر اصرار کرنے والوں کیلئے)
دردناک عذاب بھی!

اگر قرآنِ عزیز عربی کے سوا کسی دوسری زبان میں ہوتا۔ تو یہ ضرور کہتے۔ کہ اس کی وضاحت کیوں نہ کی گئی۔ دوسری زبان سے عرب کا آدمی کیسے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟

یہ قرآن عزیز مومنوں کے لئے سرتاسر ہدایت اور (ہر بداخلاقی سے بچانے والا) نسخہ شفا ہے۔ منکروں کے لئے کانوں کی گرانی اور آنکھوں کی نابینائی ہے، وہ قرآن کی دعوت پر اس طرح جواب دیتے ہیں۔ جیسے بڑی دور کی آواز ہے اور وہ سن نہیں سکتے ؛ ۶۵ آیات ۳۳-۴۴،

موسیٰ علیہ السلام کو توراۃ عطا کی گئی۔ اس میں کئی اختلافات ہوئے؛ اگر اللہ کا پہلے حکم صادر نہ ہو چکا ہوتا۔ تو ان اختلافات کا مدت سے فیصلہ ہو جاتا۔ (اب) یہ قرآن عزیز کی نسبت شک میں پڑے ہوئے ہیں (اصول یہ ہے) کہ ہر نیکوکار کا نیک اجر اور ہر بدکار کے عملِ بد کا وبال اُسی کے لئے ہے ؛

اِلَیْهِ یُرَدُّ (۲۵)

قیامت کی ہولناکی

اُسی (اللہ) کی طرف قیامت کے علم کا حوالہ دیا جا سکتا ہے، عالم نباتات کی روئیدگی اور حیوانات کی پیدائش کا مکمل علم بھی اسی کو ہے۔ قیامت کے دن مشرک اپنے شرک کا انکار کر دیں گے اور وہاں ان کو اللہ کے سوا سب معبود بھول جائیں گے۔ انہیں کہیں بھاگنے کی جگہ تک نظر

Marfat.com

آئے گی۔ آدمی بہتری کی دعا سے کبھی نہیں اُکتاتا۔ اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو دِل شکستہ اور ناامید ہو جاتا ہے۔ اگر ہم اس کو اپنی مہربانی کی لذت چکھاتے ہیں تو کہنے لگتا ہے یہ میری شان کے شایاں ہے اور قیامت سے بے پروا ہو جاتا ہے کہتا ہے۔ وہاں بھی مزے ہی ہونگے (یاد رکھو!) قیامت کے دن منکرین حق کو اعمالِ بد کی پاداش میں عذاب سخت کا مزا چکھنا ہوگا ؛

نعمت کے وقت انسان اللہ تعالےٰ کو بھلا دیتا ہے اور مصیبت کے وقت دعائیں کرتا ہے ؛

قرآن عزیز منزل من الرحمٰن ہے

اگر بالفرض یہ قرآن عزیز اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور تم نے انکار کیا۔ تو بتاؤ تم سے زیادہ گمراہ کون ہوگا! ہم عنقریب آیاتِ آفاق و نفس سے ثابت کر دیں گے کہ یہ قرآن عزیز منزل من الرحمٰن ہے ؛

(اے پیغمبر!) کیا تمہاری تسلی کو یہ بات کافی نہیں۔ کہ تمہارا پروردگار ہر چیز کا (شاہد) حال ہے یہ لوگ اپنے رب کی ملاقات کے متعلق شک میں ڈوبے ہوئے ہیں۔ اسی لئے نہ تو گرفتِ الٰہی کا انہیں ڈر ہے۔ اور نہ اصلاح کی ضرورت ؛ ۶ آیات ۴۵-۵۴،

Marfat.com

اکیسواں باب

سُورۃ الشوریٰ (۴۲) اس سورہ مبارکہ میں ۵۳ آیات اور ۵ رکوع ہیں حوامیم سبع کے اشتراک کے بیان میں یہاں اس حقیقت کو خصوصیت سے بے نقاب کیا گیا ہے کہ وحی جو محمد رسول اللہ صلعم کی طرف بھیجی گئی ہے وہ پہلی وحی کے مماثل ہے اسلئے انکار کی گنجائش نہیں ؛)

فصل ۲۲۷

اے پیغمبرؐ! جس طرح یہ سورت تم پر نازل کی جاتی ہے اسی طرح تم سے پہلے نبیوں کی طرف بھی اللہ تعالیٰ وحی بھیجتا رہا ہے زمین و آسمان کی ہر چیز اللہ کے لئے ہے اور وہ بڑی شان کا مالک ہے ؛

قریب ہے کہ آسمان (ان کے انکار کی وجہ سے) پھٹ جائے۔ فرشتے حمدِ الٰہی کے نغمے بلند کرتے رہتے ہیں۔ وہ زمین و آسمان کے لئے مغفرت طلب کرتے ہیں اور بخشنے والا مہربان اللہ ہی ہے اللہ کے سوا جن لوگوں نے کچھ اور کارساز بھیڑ لئے ہیں۔ وہ ان کے حال کو دیکھ رہا ہے، ان کا آپ پر کوئی ذمہ نہیں ؛

ہم نے قرآن عزیز (عربی زبان میں) اس لئے اتارا کہ آپ اُمّ القریٰ (مکہ معظمہ) والوں کو تبلیغ کریں۔ اب ان کی دو جماعتیں ہو جائیں گی (حق پرست) جنتی اور (باطل پرست) دوزخی ؛

مشیتِ قہری

اللہ چاہتا تو جبر و اکراہ سب کو امتِ واحدہ بنا کر اسلام میں لے آتا

Marfat.com

لیکن اس نے یہ طریقہ اختیار نہیں کیا۔ ہاں ظالموں کا نہ کوئی حامی ہوگا اور نہ کوئی مددگار!

سچا دوست مرف اللہ ہی ہے

حقیقی ولی و کارساز تو اللہ ہی ہے۔ وہی مُردوں کو زندہ کرتا ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے! ۴۶۔ آیات ۱-۹،

جن باتوں میں تم اختلاف کرتے ہو۔ ان کا فیصلہ تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے اور وہی میرا ملجا و ماویٰ ہے۔ اور اسی کی طرف میں رجوع کرتا ہوں ؛

آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا وہی ہے اسی نے تمہارے لئے تمہاری جنس کے جوڑے بنائے۔ وہی چارپایوں کے جوڑے روئے زمین پر پھیلاتا رہتا ہے۔ وہ بے مثال سب کی سنتا اور سب کچھ دیکھتا ہے،

آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اُسی کے پاس ہیں۔ رزق کی فراخی اور تنگی بھی اسی کے ہاتھ میں ہے وہ ہر چیز سے واقف ہے ؛

اے پیغمبر! آپ اُسی دین کی تلقین کر رہے ہیں جس پر اس سے پہلے نوحؑ۔ ابراہیمؑ۔ موسیٰؑ اور عیسیٰؑ قائم رہے۔ سب کو یہی حکم تھا کہ وہ دین حق کو قایم کریں اور تفرقہ سے بچیں ؛

اگر اب ان میں مختلف فرقے ہیں۔ تو یہ علم صحیح آجانے کے بعد ان کی بغاوت کی وجہ سے ہے اگر فیصلہ کی میعاد پہلے سے مقرر نہ ہوتی۔ تو ان کا خاتمہ کر دیا جاتا ——— اس زمانہ کے اہل کتاب شک میں گرفتار ہوں تو آپ ان کو دین حق کی طرف بلاتے رہیں اور خود حکم الٰہی پر

Marfat.com

قائم رہیں۔ ان کی کسی خواہش کی پیروی نہ کریں ۔

اعلان نبوت

آپ کا اعلان یہی ہے کہ میں اللہ کے فرمودہ پر ایمان لے آئے کے بعد انصاف کرنے پر مامور ہوں۔ ہم سب کا پروردگار اللہ ہی ہے ہر شخص اپنے اعمال کا خود جواب دہ ہے کسی حجت بازی کی ضرورت نہیں اللہ سب کو اپنے حضور جمع کرلے گا۔ اسی کے پاس آخری ٹھکانا ہے ۔

حجت بازیاں

ایمان لانے کے بعد جو لوگ اللہ کے بارے میں حجتیں نکال کھڑی کریں۔ تو اللہ کے نزدیک ان کی حجت بے معنی ہے وہ غضب الٰہی کا شکار ہوں گے اور ان کے لئے سخت عذاب ہوگا ۔

اللہ تعالیٰ نے کتاب عزیز (قرآن عزیز) نازل فرمائی اور حق و باطل کے پرکھنے کے لئے میزان عدل سے بھی نوازا ۔

آپ کو کیا معلوم کہ شاید قیامت سر پر آلگی ہو۔ منکرین قیامت تو جلدی مچاتے ہیں اور مومن اپنے یقین کے پیش نظر اس سے خائف ہیں۔ اور وہ جانتے ہیں کہ قیامت کا آنا برحق ہے ـــــ خبردار! قیامت کے متعلق جھگڑا کرنے والے پرلے درجے کے گمراہ ہیں اللہ بڑا باریک بین ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے روزی دیتا ہے۔ وہ بڑا زور آور اور زبردست ہے ۔ ۴۲ - آیات ۱۰ - ۱۹،

دنیا کے طالب اور آخرت کے طالب

کیا مشرکین کے لئے ان کے معبودوں نے کوئی ایسا دین تجویز کردیا ہے جس کا اللہ نے حکم نہیں دیا۔ اگر اللہ کی طرف سے فیصلہ کا قطعی وقت مقرر نہ ہوتا۔ تو ان کے اختلافات کا مدت سے فیصلہ کردیا جاتا۔ نافرمانوں کے لئے

Marfat.com

آخرت میں دردناک عذاب ہوگا ٭

اے پیغمبر! اس دن نافرمانوں کو دیکھو گے کہ وہ اپنے اعمال کے وبال سے خائف ہونگے اور بہرحال اُن پر وُہ وبال آکر رہے گا ٭

نیکوکار مومن باغہائے بہشت کے سبزہ زاروں میں ہونگے، ان کی ہر طلب پوری ہوگی۔ یہ اللہ کا بڑا فضل ہے اور ایسی نعمت ہے۔ جس کی بشارت اللہ نیکوکار مومنوں کو دیتا ہے ٭

فصل ۲۲۸ تبلیغ رسالت فی سبیل اللہ ہے

اے پیغمبر حق! آپ اعلان کردیں۔ کہ میں تبلیغ رسالت پر تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا۔ مگر یہی کہ اعزّہ واقربا سے محبت قائم رکھو۔ ہم ہر نیکوکار کی نیکی میں زیادہ خوبی پیدا کردیں گے۔ اللہ گنہگاروں کا بخشنے والا اور قدردان ہے۔ یہ بدبخت قرآن عزیز کو خود ساختہ کلام کہتے ہیں وہ کچھ بھی کہیں۔ اللہ تعالےٰ باطل کو مٹائے گا اور حق کو ثابت رکھیگا وہ ان لوگوں کے دلی خیالات سے بھی واقف ہے۔ وہی توبہ قبول فرماتا ہے، خطاؤں سے درگذر کرتا ہے۔ نیکوکار مومنوں کی دعائیں قبول کرتا ہے اور خاص فضل سے ان کے استحقاق سے زیادہ دیتا ہے۔ ہاں کافروں کے لئے سخت عذاب ہے ٭

اللہ کی مہربانیاں اور انسانی کم ظرفی

اگر اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی روزی فراخ کردے تو وہ ضرور ملک میں سرکشی کرنے لگیں لیکن وہ بقدرِ ضرورت ہر شخص کو دیتا ہے اور اپنے بندوں کی ضرورتوں سے باخبر ہے اور ان کا نگراں ہے جب بارش سے لوگ ناامید ہوجاتے ہیں تو وہ بارانِ رحمت بھیج دیتا ہے

Marfat.com

وہ سب کا کارساز ہے، سزاوارِ حمد و ثنا ہے ۔

آسمان و زمین کی پیدائش اور حیوانات کا وجود اس کی قدرت کا کرشمہ ہے۔ جس طرح اس نے ان سب کو پھیلایا ہے۔ اکٹھا بھی کر سکتا ہے ۔ ع ۳ آیات ۲۰ - ۲۹ ،

جہاز بطور نشان قدرت

مصائب اعمالِ انسانی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔ اکثر قصور اللہ تعالیٰ معاف بھی کر دیتا ہے تم اللہ تعالےٰ کو عاجز تو کر ہی نہیں سکتے۔ پھر اسکے ملک میں رہ کر اس کی قانون شکنی کر کے اس کی گرفت سے کیسے بچ سکتے ہو ؟ بادبانی جہاز پہاڑوں کی طرح سمندر میں کھڑے ہیں۔ اللہ تعالےٰ چاہے تو ہوا کو ٹھہرا دے اور وہ سطح سمندر پر کھڑے کے کھڑے رہ جائیں، اس میں بھی ہر صابر و شاکر انسان کے لئے قدرتِ الٰہی کا نشان موجود ہے ۔

اگر وہ چاہے تو زور کی ہوا چلا دے اور اہلِ جہاز کی بدکرداریوں کے بدلے میں ان کو تباہ کر دے یا اکثر لوگوں سے درگزر کر دے (جہاز کے ڈوبتے وقت) کٹ حجتیاں کرنے والے دیکھ لیتے ہیں کہ کہیں بھی بھاگنے کی جگہ نہیں ۔

مومنوں کے خصائص۔

لوگو! جو کچھ بھی تمہیں دیا گیا ہے۔ وہ چند روزہ زندگی کا سازوسامان ہے، اللہ کے ہاں تو کہیں بہتر اور پائدار اجر ہے مگر ان کے لئے۔ جو مومن ہیں۔ وہ صرف اللہ پر نظر رکھتے ہیں (۲) کبیرہ گناہوں اور بیحیائی کی باتوں سے بچتے ہیں (۳) جب انکو غصہ آجاتا ہے تو درگذر کر دیتے ہیں (۴) اپنے پروردگار کا حکم مانتے ہیں (۵) نماز باقاعدہ ادا کرتے ہیں،

Marfat.com

(۶) کام باہمی مشورہ سے کرتے ہیں (۷) ہم نے جو کچھ ان کو دے رکھا ہے اس میں سے اللہ کی راہ میں بھی خرچ کرتے ہیں (۸) ایسے غیرت مند ہیں کہ بے جا زیادتی کرنے والوں سے بدلہ لے لیتے ہیں راس لئے کہ برائی کا بدلہ برائی جائز ہے۔ ہاں اصلاح کی خاطر معاف کر دیا جائے تو اللہ کے ہاں بڑا اجر ہے لیکن خدا ظالموں کو پسند نہیں کرے گا۔ ہاں مظلوم کو اجازت ہے کہ وہ بدلہ لے لے کیونکہ ظالم کے لئے دردناک عذاب ہوگا۔ اگر کوئی صبر کرے اور دوسرے کی خطا بخش دے تو یہ بڑی ہمت کا کام ہے ۴۳ آیات ۳۰

قیامت کے گمراہوں کی پریشانی

گمراہوں کا کوئی یار و مددگار نہیں۔ قیامت کے دن عذاب دیکھ کر ظالم حیرت سے کہیں گے "کیا دنیا میں لوٹ کر جانے کی کوئی سبیل ہے؟ ہرگز نہیں! وہ دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے، مارے ذلت کے جھکے ہوئے کن انکھیوں سے دیکھ رہے ہونگے (اس وقت) مومن کہیں گے۔ حقیقت میں یہ بدنصیب تو وہ ہیں۔ جنہوں نے اپنے آپ کو بھی برباد کیا اور اپنے برے نمونے سے ساتھیوں کو بھی لے ڈوبے۔ ظالم ہمیشہ کے لئے عذاب میں رہیں گے۔ اللہ کے سوا ان کا کوئی حمایتی نہ ہوگا اور نہ ان کے لئے کوئی راہ نجات ہوگی ؛

لوگو! قیامت آنے سے پہلے (جس کا آنا اٹل ہے) اپنے پروردگار کا کہا مانو، اس دن نہ تو کہیں پناہ ہوگی اور نہ انکار کی گنجائش ؛

اتنا سمجھانے پر بھی یہ لوگ منہ موڑ لیں تو آپ ان پر داروغہ نہیں، آپ کا کام صرف پیغام حق پہنچا دینا ہے اور بس ——— اگر ہم

Marfat.com

انسان کو رحمتِ حق سے نوازتے ہیں تو خوش ہوتا ہے اور اگر اس کی اپنی بدعملی کی پاداش میں کوئی مصیبت آتی ہے تو وہ شکایت کرنے لگتا ہے انسان بڑا ہی احسان فراموش ہے ؛

آسمان و زمین کی شہنشاہی اللہ کے ہاتھ میں ہے جسے چاہے پیدا کرے - وہ کسی کو صرف اولادِ نرینہ دیتا ہے - کسی کو صرف بیٹیاں کسی کو ملی جلی اولاد اور کسی کو بانجھ بنا دیتا ہے وہ باخبر اور قدرت کاملہ کا مالک ہے ؛

کسی انسان کی مجال نہیں کہ وہ خدا سے دو بدو ہو کر کلام کرے سوائے اس کے کہ خدا وحی بھیجے یا ورائے حجاب ہمکلام ہو یا اس کی طرف سے کوئی پیامبر فرشتہ آجائے اور پیامِ الٰہی پہنچا دے - وہ اللہ شان والا اور حکمت والا ہے ؛

قرآن عزیز نورِ حق ہے،

اے پیغمبرِ حق ! آپ کتاب و ایمان سے پہلے واقف نہ تھے - ہم نے ہی قرآنِ عزیز کو ایک نور بنا دیا ہے - انسانوں کے لئے مشعلِ راہ ہے آپ راہِ حق کے ہادی ہیں - اسی راہِ حق کے جو آسمان و زمین کے مالک خدا نے بنایا اور سب کاموں کا آخری مرجع خدا ہی ہے ؛

ع۵ - آیات ۴۴-۵۳

سُورۃ الزخرف (۴۳)

یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے - اس میں ۸۹ آیات اور ۷ رکوع ہیں ؛

حوامیم سبعہ میں سے چوتھی سورہ ہے - یہاں اس حقیقت کو بے نقاب

Marfat.com

کیا گیا ہے۔ کہ اگر تم قانونِ حق سے منہ موڑ بھی لو تو تمہارے اعراض کی وجہ سے قرآنِ عزیز زمین سے اٹھایا نہیں جا سکتا۔ اسے دنیا میں ہمیشہ رہنا ہے اور خدا کا زندہ نشان بن کر رہنا ہے جو اس سے ٹکرائے گا پاش پاش ہو جائیگا ۔

فصل ۲۲۹ اس واضح کتاب کی قسم کہ ہم نے اس کو صاف اور سلیس عربی کا قرآنِ عزیز بنایا ہے۔ تاکہ تم عرب اس کو بآسانی سمجھ سکو۔ یہ قرآن عزیز بڑی کتاب (علمِ الٰہی) میں محفوظ ہے، بلند مرتبہ و پُر حکمت کتاب ہے۔ کیا تمہاری روگردانی پر ہم نصیحت کرنا چھوڑ دیں گے ؟ اس سے پہلے بھی جب پیامبرانِ حق آئے تو دشمنانِ حق نے ہنسی اڑائی۔ پھر ان کو ہلاک کر دیا گیا حالانکہ وہ کہیں زیادہ طاقتور تھے۔ ان کی یاد اب افسانہ بن کر رہ گئی ہے یہ بھی زمین و آسمان کا خالق اللہ ہی کو مانتے ہیں۔ (پھر دیکھو) اسی اللہ نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا اور تمہارے چلنے کے لئے اس میں راستے نکالے تاکہ تم اپنی منزلِ مقصود تک پہنچو۔

وہی آسمان سے بارانِ رحمت نازل کرتا ہے اور غیر آباد زمین کو آباد کر دیتا ہے اللہ نے ہر قسم کی چیزوں کے جوڑے بنائے۔ پھر کشتیاں اور چارپائے بنائے تاکہ ان سواریوں پر سوار ہو کر اللہ تعالےٰ کا شکر کیا جائے۔ ہم سب کو انجام کار اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے۔ ہم سے ان نعمتوں کا حساب بھی لیا جائے گا ۔

خالقِ کُل کی ان عنایات کو دیکھ کر کیسے مخلوق کے کسی حصّہ کو اسکی اولاد تجویز کرنے کی جرأت کرتے ہیں۔ یہ انسانی ناشکر گذاری کی حد ہے

۴۳۔ آیات ۱ ۔۔ ۱۵

Marfat.com

کیا اللہ نے خود بیٹیاں لیں اور تمہیں بیٹے دیئے۔ حالانکہ جب ان لوگوں میں سے کسی کو بیٹی پیدا ہونے کی اطلاع دی جاتی ہے۔ تو اندر ہی اندر گھٹ کر اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے ؛

کیا وہ (بیٹی ذات) جو زیوروں میں نشو و نما پائے اور جب کوئی جھگڑا آ پڑے تو اچھی طرح اظہارِ مطلب بھی نہ کر سکے۔ خدا کی شان کے زیبا ہے ؟

فرشتوں کو ان ظالموں نے عورت ذات قرار دے رکھا ہے۔ حالانکہ ان کی پیدائش کے وقت یہ لوگ موجود نہ تھے۔ انکی یہ اقرار پر دار کی ریکارڈ ہو جائے گی اور پھر (قیامت کو) باز پرس ہو گی ——— کہتے ہیں۔ اللہ چاہتا تو ہم ان کی پرستش نہ کرتے (اللہ کے قانون میں جبر نہیں) ——— یہ تو محض اٹکلیں دوڑا رہے ہیں ؛

کیا ان کے پاس کوئی مکتوب الٰہی موجود ہے کہ اس سے دلیل پکڑیں (نہیں!) ——— کہتے ہیں :- "ہم باپ دادا کے نقشِ قدم پر چل رہے ہیں"۔ اس سے پہلے مجرموں نے بھی دینِ آبائی کی آڑ لیکر نبیوں کو جھٹلایا۔ پھر دیکھو۔ ان کا کیسا بُرا انجام ہوا ؛ ع آیات ۱۶-۲۴

دعوتِ ابراہیمی

ایک وقت تھا جب ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے کہا۔ "جن بتوں کی تم پرستش کرتے ہو۔ مجھے ان سے کوئی سروکار نہیں۔ میں تو اسی خدا کو جانتا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا اور جو مجھے سیدھی راہ دکھائے گا۔ انہوں نے اس عقیدۂ توحید کو وصیت وغیرہ سے

Marfat.com

ایسا مستحکم کیا کہ ان کی نسل میں یہ بات قائم رہی ؛

کفار مکہ کی معاندانہ روش،

غرض یہ تھی۔ کہ لوگ خدائے واحد کی طرف رجوع کریں ہم نے ان (کفار مکہ) کو اور ان کے آباء و اجداد کو دُنیوی ساز و سامان عطا کیا۔ پھر جب کوئی پیامبر حق آیا کہ واضح پیغام سنائے (تو انہوں نے انکار کر دیا) اور کہا۔ یہ جادو ہے۔ ہم اس کو نہیں مانتے ؛

پھر کہتے ہیں کہ یہ قرآن عزیز ان دو بستیوں (طائف اور مکہ) کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نہیں اتارا (قرآن ان کے تابع نہیں) جس طرح دنیاوی مال و متاع ہم نے اپنی مرضی سے تقسیم کیا ہے۔ اسی طرح رحمتِ الٰہی کی تقسیم بھی ہمارے ہاتھ میں ہے ؛

دنیوی ساز و سامان کے لحاظ سے ان کے مدارج ہیں۔ تاکہ ان میں کا ایک دوسرے پر حاکم بن سکے اور رحمتِ الٰہی تو دنیوی چیزوں سے کہیں بڑھ کر ہے (اگر یہ خدشہ نہ ہوتا) کہ لوگ ایک دین (بے راہ روی) پر ہو جائیں تو (دنیوی سامان ایسا حقیر ہے) کہ ہم ہر منکرِ حق کو اتنا مال دیتے۔ کہ اس کے گھر چھتیں۔ زینے اور دروازے سب چاندی بلکہ سونے کے ہوتے یہ سب کچھ چند روزہ دنیوی ساز و سامان ہے، انجام کار اللہ کے ہاں تو صرف نافرمانی سے بچنے والوں کیلئے اجر ہے ؛ ع۳ - آیات ۲۵-۳۵،

یادِ الٰہی سے منہ موڑنے والے (شیطان کے ساتھی)،

وہ شخص جو یادِ الٰہی سے منہ موڑتا ہے، شیطان اس کا رفیق بن جاتا ہے شیاطین منکرینِ حق کو راہ راست سے روکتے رہتے ہیں۔ تاہم گنہگار خیال کرتے ہیں کہ وہ راہ راست پر ہیں۔ قیامت کو جب شیطان کا ساتھی جہنم رسید

Marfat.com

ہوگا۔ تو شیطان دیکھ کر کہے گا۔ کاش! تُو مجھ سے بہت دُور ہوتا اور وہ کیسا بُرا ساتھی ہے ؛

(اے گنہگارو!) دنیا میں نافرمانیاں کرنے کے بعد آج یہ بات تمہارے لئے کارآمد نہ ہوگی۔ کہ تم اور شیاطین ایک ساتھ عذاب میں ہو ؛

فصل ۲۳۰ اے پیامبرِ حق! کیا آپ بہروں کو سنا سکتے ہیں؟ کیا اندھوں کو (جو صریح گمراہی میں پڑے ہیں) راہ پر لا سکتے ہیں؟ ان کو عذاب تو ضرور ہوگا۔ خواہ آپ کی زندگی میں ہو یا بعد میں۔ ہم کو ان پر ہر طرح سے قدرت حاصل ہے ؛

قانونِ حق سے وابستہ رہو، آپ قانونِ حق سے وابستہ رہیں۔ یقیناً آپ سیدھی راہ پر ہیں۔ یہ قرآن عزیز آپ کے لئے اور آپ کی قوم کے لئے نصیحت ہے۔ اور آپ سے عنقریب باز پُرس ہوگی ؛

پہلی اُمتوں کے متعلق بھی دریافت کر لو کہ کبھی کسی غیر اللہ کی پرستش کی اجازت نہیں دی گئی ؛ ۴۳ - آیات ۳۶ - ۴۵ ،

دعوتِ موسیٰؑ موسیٰؑ کو آیاتِ الٰہی دے کر فرعون اور اس کی قوم کے پاس رسول بنا کر بھیجا گیا۔ آلِ فرعون نے آیاتِ الٰہی کا تمسخر اڑایا۔ بڑی سے بڑی نشانی دیکھ کر بھی وہ ایمان نہ لائے۔ بالآخر ان کو عذابِ الٰہی نے آن لیا تاکہ شاید وہ باز آجائیں ؛

ہر بار جب عذاب سر پر آ کھڑا ہوتا تو وہ موسےٰ علیہ السلام سے کہتے "دعا کر۔ تاکہ عذاب ٹل جائے اور وہ راہِ راست پر آجائیں۔" مگر جب

Marfat.com

عذاب ٹل جاتا تو پھر عہد شکنی کرتے ؛

فرعون نے منادی کرائی :- "لوگو! کیا ملکِ مصر ہمارا نہیں؟ دیکھو! ایوانِ شاہی کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ میں اس حقیر آدمی (موسےٰ) سے بدرجہا بہتر ہوں۔ وہ تو اچھی طرح بول بھی نہیں سکتا ؛"

(اگر وہ ہم سے بہتر ہوتا تو) اس کے لئے سونے کے کنگن کیوں نہ اُترتے۔ یا فرشتے پرا باندھ کر کیوں نہ آجاتے ؛

آلِ فرعون کی ہلاکت

وہ نافرمان لوگ فرعون کے بھڑکے میں آگئے اور اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے ہمیں غصّہ دلایا۔ تو ہم نے ان سب کو ڈبو دیا اور وہ آئندہ نسلوں کے لئے ایک مثالِ عبرت بن کر رہ گئے ؛ ع۵ آیات ۴۶-۵۶

دعوتِ عیسوی

حضرت عیسٰیؑ کے ذکرِ خیر پر بھی کفار نے شور مچایا اور کہا کہ ہمارے ٹھاکر اچھے ہیں یا وہ عاجز انسان (عیسٰےؑ) ان کی مثال تو محض کٹ حجتی کیلئے پیش کر رہے ہیں۔ وہ فطرتاً جھگڑالو ہیں۔ عیسٰےؑ تو ایک (نیک) بندے تھے جن پر ہم نے انعام کیا۔ اور وہ بنی اسرائیل کے لئے قدرتِ الٰہی کا ایک نمونہ تھے ؛

اگر ہم چاہتے۔ تو زمین کو فرشتوں کی بستی بنا دیتے (عیسٰیؑ قیامت کی ایک دلیل ہیں (قیامت میں) شک نہ کرو۔ راہ راست پر آجاؤ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ تم کو شیطان سیدھے راستے سے روک دے۔ وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ؛

جب عیسٰیؑ معجزات لے کر آئے اور لوگوں کو کہا۔ "میں تمہارے پاس

Marfat.com

دانائی کی باتیں لے کر آیا ہوں۔ مقصد یہ ہے۔ کہ اختلاف چھوڑ دو۔ اللہ سے ڈرو اور میرا کہا مانو! معبود صرف ایک اللہ ہے۔ اسی کے سامنے سرِ نیاز جھکاؤ۔ اور یہی صراطِ مستقیم ہے ؛"

اس دعوتِ حق کو سُنکر ان میں سے کئی لوگ اختلاف کرنے لگے۔ انجام کار عذابِ دردناک کے اعتبار سے ان کے حالات پر سخت افسوس ہے قیامت تو اچانک آموجود ہوگی۔ اس دن متقین کے سوا یہاں کے دوست بھی ایک دوسرے کے دشمن ہونگے ؛ ۴۳، ۶۷ تا ۵۶

قیامت کا ایک اہم اعلان،

(قیامت کو اعلان ہو جائے گا۔): "نافرمانی سے بچنے والے بندو! آج تم کو نہ کسی طرح کا خوف ہے اور نہ تم آزردہ خاطر ہوگے۔ تم مع اپنے ساتھیوں کے عزت و احترام کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ، یہاں سونے کی رکابیوں اور پیالوں کا دَور چلے گا۔ ہر عمدہ اور پسندیدہ چیز بہشت میں موجود ہوگی۔ یہ بہشت تمہارے نیک اعمال کا بدلہ ہے یہاں تمہارے کھانے کے لئے بکثرت پھل موجود ہیں ؛

مجرم جہنم کے عذابِ دائمی میں مبتلا ہونگے۔ ان سے عذاب کا ناغہ نہ ہوگا۔ اور وہ ہمیشہ ناامید و شکستہ دل رہیں گے ؛

یہ ان کی اپنی گستاخیوں کا بدلہ ہے (تنگ آکر) وہ پکاریں گے "اے خدا! ہمارا کام تمام کر دے! (کہا جائے گا) اب تو یہیں رہنا ہے،

اعلانِ خداوندی

تمہارے پاس دینِ حق آیا۔ لیکن تم میں سے اکثر دینِ حق (سچی بات) پر چڑتے ہیں۔ اگر انہوں نے (مخالفت) کی ٹھان لی ہے تو

Marfat.com

ہم نے بھی (سزا کا) فیصلہ کر لیا ہے، کیا ان کا خیال ہے کہ ان کے بھید اور سرگوشیاں ہمیں معلوم نہیں - ہر چیز ریکارڈ ہو رہی ہے ؛

وہ مالک ارض و سما - ربّ عرشِ بریں اولاد سے بے نیاز ہے انکو اپنی بک بک میں بھٹکنے دو - قیامت کے دن ساری حقیقت سامنے آجائیگی آسمان و زمین میں صرف وہی لاشریک لہٗ معبود ہے آسمان و زمین کی شہنشاہی کا مالک وہی ہے قیامت کا علم بھی اسی کو ہے اور وہی سب کا آخری ملجا و ماویٰ ہے - معبودانِ باطل تو سفارش بھی نہیں کر سکتے - وہ بھی اللہ کو ہی خالقِ ارض و سما سمجھتے ہیں - پھر کہاں بھٹکتے جا رہے ہیں ؛

ہم کو رسول پاک کے یارب (یارب!) کہنے کی قسم - کہ یہ ضدی کبھی ایمان نہیں لائیں گے - آپ ان سے درگذر کریں اور کہہ دیں تم پر سلام! وہ عنقریب اپنا (انجام) معلوم کر لیں گے ؛ ع آیات $\frac{62}{89}$

سورۃ الدخان - اس میں ۵۹ آیات اور ۳ رکوع ہیں،

(ربط سلسلۂ ماسبق (دعوت الی القرآن)

فصل ۲۳۱ اس واضح کتاب کو ہم نے برکت والی رات میں اتارا - کیونکہ اس سے ہمیں لوگوں کو ڈرانا منظور تھا - ہر جانچے ہوئے کام کا اسی رات کو فیصلہ ہوتا ہے یہ قرآن عزیز ہماری طرف سے آیا - کیونکہ انبیاء علیہم السلام کو ہم ہی نبی بنا کر بھیجتے ہیں - یہ رحمتِ حق کا نشان ہے اسلئے کہ وہ سب کی

Marfat.com

سنتا اور سب کو دیکھتا ہے ۔

آسمان و زمین کا مالک وہی ہے (اگر یقین کی صلاحیت ہے) تو تم اسکو مان لوگے۔ اللہ ایک ہے۔ زندگی اور موت اُسی کے ہاتھ میں ہے تمہارا اور تمہارے بڑوں کا پروردگار وہی ہے۔ تم شک میں پڑے ہوئے ان باتوں کو کھیل سمجھ رہے ہو۔ انتظار کرو کہ آسمان سے ایک دھواں آئے اور وہ سب پر چھا جائے۔ یہ عذابِ دردناک ہے۔ جسے دیکھ کر منکرین چلّا اُٹھیں گے: "پروردگار! ہم سے اس آفت کو ٹال دے۔ ہم ایمان لائے ہیں ۔"

ان (بدبختوں) کے لئے نصیحت کہاں! ان کے پاس رسولِ پاک آئے اور ہندی کی چندی کر کے سمجھایا۔ لیکن پھر بھی یہ لوگ بد کہتے رہے اور کہا تو یہی کہ یہ (رسول) سکھایا ہوا دیوانہ ہے!

اتمام حجت کے لئے ہم تم سے عذاب ہٹا لیں گے۔ مگر پھر تم نے کفر کیا۔ تو ہماری گرفت بڑی سخت ہے۔ کیونکہ جہاں ہم رحم کرتے ہیں وہاں (ظالموں سے) بدلہ بھی لے لیا کرتے ہیں ۔

ہم اس سے پہلے فرعون کی قوم کو آزما چکے ہیں۔ ان کو رسول امین (موسیٰ) نے آکر کہا۔ کہ بنی اسرائیل کو میرے حوالے کر دو۔ زمین میں سرکشی سے اتراؤ نہیں۔ میں تمہارے شر سے خدائے واحد کی پناہ میں ہوں اگر ایمان نہیں لاتے۔ تو تعرض نہ کرو۔ ان کی شرارتوں پر موسیٰ نے ان مجرموں کے مقابلہ میں دعا مانگی ۔

Marfat.com

پھر اللہ کے حکم سے راتوں رات بنی اسرائیل کو لے کر نکلے۔ فرعونیوں نے تعاقب کیا تو وہ غرق کر دیئے گئے۔ اور کتنے ہی باغات اور نہریں کھیتیاں اور عمدہ مکانات جو اُن کے آرام و آسائش کا ذریعہ تھے۔ بنی اسرائیل کے ہاتھ آئے ؛

حبب یہ ظالم غرق ہوئے تو آسمان و زمین کی مخلوق میں سے کسی کا ایک آنسو بھی نہ ٹپکا اور نہ ان کو مہلت ملی ؛ ۴۴۔ آیات ۱-۲۹

ہم نے بنی اسرائیل کو فرعون کے پنجہ عذاب سے نجات دی۔ وہ بڑا سرکش تھا اور حدِ عبودیت سے باہر ہو گیا تھا ؛

بنی اسرائیل کا نیابت حق کیلئے انتخاب

ہم نے بنی اسرائیل کو دانستہ ساری دنیا کے مقابلہ میں نیابت فی الارض کے لئے منتخب کیا اور ان کو کثرت سے معجزے دیئے اس عطائے الٰہی میں ان کے ایمان کی صریح آزمائش تھی ؛

منکرینِ حق کہتے ہیں کہ ہمارا پہلی دفعہ کا ہی مرنا ہے اور بس پھر ہمارا زندہ ہونا محال ہے، (اور اگر دوبارہ زندہ ہونا ممکن ہے) تو ہمارے باپ دادوں کو سامنے لاکر دکھاؤ!

زمین و آسمان بلا قصد پیدا نہیں کیے گئے

ان سے پہلے مجرموں کی بھی (نافرمانیوں کی وجہ سے) ہلاکت ہو چکی ہے ہم نے زمین و آسمان اور تمام کائنات کو ایک کھیل نہیں بنایا ان سب کی کوئی مصلحت اور غرض ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے! ان سب کے دوبارہ زندہ ہونے کا وقت مقرر ہے اس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئے گا اور نہ کسی کی مدد کی جائے گی۔ مگر جس پر خدا

Marfat.com

رحم کرے۔ وہی غالب اور مہربان ہے ۞ ع۴ آیات ۳۱-۴۲

مجرموں کا انجام

وہاں تھوہر کا درخت مجرموں کا کھانا ہوگا (وہ بھی اسی طرح) جیسے پگھلا ہوا تانبا۔ اور وہ پیٹ میں ایسا کھولے گا۔ جیسے کھولتا ہوا پانی کھولتا ہے (حکم ہوگا) فرشتو! ان کو گھسیٹتے ہوئے جہنم میں لے جاؤ۔ ان پر کھولتا ہوا پانی ڈالو (پھر دوزخی سے کہا جائے گا) چکھ! تیرے لئے یہ قدر و منزلت کا مقام ہے اس لئے کہ تم دوزخ کے متعلق شک کیا کرتے تھے۔ نافرمانی سے بچنے والے امن کی جگہ باغوں اور چشموں میں ہونگے۔ ریشم کی مہین اور دبیز پوشاکیں پہنے ایک دوسرے کے سامنے براجمان ہوں گے۔ بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ان کی رفیق ہوں گی۔ اطمینان سے ہر قسم کے پھل کھا رہے ہوں گے۔ وہاں پہلی موت کے بعد کسی موت کا کھٹکا نہ ہوگا۔ وہ عذابِ دوزخ سے محفوظ رہیں گے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے ۞

اس قرآن عزیز کو آپ کی زبان میں اس لئے آسان کر دیا ہے تاکہ لوگ نصیحت حاصل کریں۔ تم انتظار کرو۔ وہ بھی منتظر ہیں ۞ ع۳ - ۴۳/۵۹

سورۃ الجاثیہ (۴۵)

اس سورہ مبارکہ میں ۳۷ آیات اور ۴ رکوع ہیں

(یہ سلسلہ سابق)

فصل ۲۳۲ نشاناتِ قدرت

یہ فرمان تحریری پیشگاہِ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو زبردست اور حکمت والا ہے، ماننے والوں کے لئے آسمان و زمین میں قدرت

Marfat.com

خداوندی کی (بے شمار) نشانیاں موجود ہیں - گردشِ لیل و نہار، آسمانی بارش اور پھر اس سے مُردہ زمین کا زندہ ہونا - ہواؤں کا ردّوبدل - یہ سب عقل والوں کے لئے نشاناتِ (حق) ہیں ؛

جھوٹا بدکار

آیاتِ الٰہی کے علاوہ اور کونسی چیز ہے - جس پر وہ ایمان لائیں گے - ہر جھوٹے بدکار کی ہلاکت ہو کہ اس پر آیاتِ الٰہی پڑھی جاتی ہیں تو وہ مارے اکڑ کے اس طرح گزر جاتا ہے کہ گویا اس نے سنا ہی نہیں، ایسے بدکار کو عذابِ دردناک کی خوشخبری سنا دو - یہی نہیں کہ انکار کرتا ہے بلکہ ان کی ہنسی اڑاتا ہے اس (بدبخت) کیلئے ذلّت کی مار ہے ؛

دنیا کے اعمال اکارت جائیں گے اور قیامت کو نہ وہ کام آئیں گے نہ ان کے معبودانِ باطل پر مار سکیں گے - وہ دم بخود عذابِ عظیم کا شکار ہونگے ؛

ع - آیات ۱ - ۱۱،

قرآن عزیز مشعلِ ہدایت ہے

یہ قرآن عزیز مشعلِ ہدایت ہے - اور منکرینِ حق کے لئے دردناک سزا منتظر ہے ؛

لوگو! اسی قادرِ مطلق نے سمندر کو تمہارے بس میں کر دیا تاکہ خدا کے حکم سے اس میں جہاز چلیں اور تاکہ تم فضل (معاش) تلاش کرو اور اس کا شکر کرو ؛

آسمان و زمین کی ہر چیز تمہارے زیرِ فرمان ہے اس میں بھی غور و فکر کرنے والی نشانیاں ہیں - اللہ کے باغیوں سے بے نیاز رہیں تاکہ اللہ ان کے اعمالِ بد کا ان کو بدلہ دے ؛

Marfat.com

ہر نیکوکار کا اچھا بدلہ اُسی کے لئے ہے اور ہر بُرے آدمی کا وبال بھی اُسی پر ہے، بالآخر جانا تو سب کو اللہ ہی کے پاس ہے ۔

ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب، حکومت اور نبوت عنایت فرمائی، ان کو پاکیزہ چیزیں عطا کیں اور دُنیا جہان کے لوگوں پر بزرگی دی۔ پھر دین کے کھُلے کھُلے احکام بتا دئیے۔ اب ان کا باہمی اختلاف محض ضد کی وجہ سے ہے، قیامت کے دن تمہارا پروردگار سب باتوں کا فیصلہ کر دے گا ۔

ہم نے تم کو ایک شریعت (دینِ اسلام) پر لگا دیا ہے۔ اس پر چلتے جاؤ۔ لوگوں کی خواہش کی پیروی نہ کرو۔ اللہ کے مقابلے میں یہ لوگ کچھ کام نہیں آسکتے۔ نافرمان ایک دوسرے کے ساتھی ہیں۔ تو اللہ متقین کا خود کارساز ہے ۔

قرآن عزیز عقل و دانش کا مجموعہ ہے

قرآن عزیز لوگوں کے لئے عقل و دانش کا مجموعہ ہے اور یقین رکھنے والوں کے لئے سراسر ہدایت و رحمت ہے ۔

کیا بدکار نیکوکار مومنوں کی مانند ہو سکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں، اگرچہ انکا مرنا اور جینا تو ایک ہی طرح کا ہوگا ۔

وہ کیسا بُرا فیصلہ کر رہے ہیں ! ۴۶ - آیات ۱۲ - ۲۱،

آسمان و زمین کی پیدائش بلا مصلحت نہیں ۔

اللہ نے آسمان اور زمین کسی مصلحت کے ماتحت پیدا کئے ہیں - اور (جہانِ عمل) کو ذریعۂ آزمائش بنایا ہے تاکہ کسی پر ظلم نہ ہو ۔

اے پیغمبر حق! آپ نے اس شخص کی حالت کو دیکھا جس نے باوجود علم کے اپنی خواہشاتِ نفسانی کو معبود بنا رکھا ہے (اس گمراہی کی وجہ سے

Marfat.com

اس کے کانوں اور دل پر مُہر لگ گئی ہے اور آنکھوں پر پردہ ہے اللہ کے حکم گمراہی لگا دینے کے بعد کون ہدایت دے سکتا ہے کیا تم لوگ غور و فکر نہیں کرتے ؟

مادہ پرست

(گمراہ) کہتے ہیں۔ ہماری زندگی تو بس یہی ہے۔ یہاں ہی ہم مرتے ہیں اور یہاں ہی جیتے ہیں ——— زمانہ ہی ایک خاص مدت کے بعد مار دیتا ہے، بغیر علم کے خیالی تکے چلا رہے ہیں۔ واضح آیات سننے کے بعد کٹ حجتیاں کرتے ہیں۔ کبھی کہتے ہیں۔ دعوئے قیامت تب سچا مانیں کہ تم ہمارے باپ دادا کو ہمارے سامنے لا کھڑا کرو ؛ ۴۵ آیات ۲۲-۳۶

قیامت کے جھٹلانے والے اور نیکوکار مومن برابر نہیں،

زندگی اور موت تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اور قیامت کے دن میں کوئی شبہ نہیں، وہ ضرور اس دن تم سب کو اپنے حضور میں لا جمع کرے گا مگر اکثر لوگ اس پر بھی نہیں سمجھے ؛

آسمانوں اور زمین کی سلطنت اللہ ہی کے لئے ہے جس دن قیامت برپا ہوگی۔ اس دن قیامت کے جھٹلانے والے بڑے ہی گھاٹے میں رہیں گے ؛ تم دیکھو گے کہ ہر امت دو زانو ہو کر بڑے ادب سے فیصلے کے انتظار میں ہوگی۔ وہ اپنے نامۂ اعمال کے لئے بلائی جائے گی۔ ہر معاوضہ عمل کے مطابق ہوگا۔ دفترِ الٰہی صحیح صحیح رپورٹ پیش کر دے گا۔ نیکوکار مومن رحمت پروردگار کی آغوش میں ہونگے۔ یہی صریح کامیابی ہے ؛

کافروں کو کہا جائے گا۔ کیا تم کو ہماری آیات پڑھ پڑھ کر نہیں سنائی جاتی تھیں ؟ تم نے غرور کیا اور نافرمانی کی۔ تم کو قیامت کی خبر دی جاتی تھی

Marfat.com

تم کہتے تھے ہم نہیں جانتے۔ قیامت کیا چیز ہے! ہمیں بھی وہم سا ہوتا ہے لیکن یقین نہیں آتا۔ ان کے اعمالِ بد کی برائیاں ان پر ظاہر ہو جائینگی اور جس عذاب کی یہ ہنسی اڑاتے ہیں۔ وہ اُن پر آنازل ہوگا۔ کہا جائے گا آج تمہیں اسی طرح بھلا دیا گیا ہے جیسے تم اس دن کو بھلا چکے تھے ——— تمہارا ٹھکانا جہنم ہے اور اب کوئی مدد کرنے والا نہیں۔ یہ اسلئے کہ تم نے آیاتِ الٰہی کی ہنسی اڑائی اور دنیا کی زندگی کے فریب میں مبتلا رہے نہ تو یہاں سے نکلنا ہے اور نہ رضائے الٰہی کے حصول کا موقع۔ سزاوارِ حمد و ثنا وہی اللہ ہے جو آسمانوں اور زمین کا پروردگار ہے سب بزرگی اسی کے لئے ہے، اور وہی غالب اور حکمت والا ہے ؛ ۴ع آیات ۲۷-۳۷

سورۃ الاحقاف (۴۶) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے۔ اور حوامیم سبعہ کی آخری سورت ہے۔ اس میں ۳۵ آیات اور ۴ رکوع ہیں ؛

رحمت حق کا پیام

موضوع :- قرآن عزیز دنیا کے لئے رحمت کا پیام ہے اور امن کا داعی ہے یہ حکیم و دانا کا قانون ہے اسلئے اس کی دعوت کو سوچنے اور سمجھنے کی مہلت بھی ملتی ہے جو لوگ اس مہلت سے فائدہ اٹھاتے ہیں وہ فلاح پا سکتے ہیں۔ اور جو مہلت کو سرکشی کا ذریعہ بناتے ہیں۔ وہ اتمام حجت کے بعد ہلاکت و بربادی سے دوچار ہوتے ہیں ؛

Marfat.com

حٰمٓ (۲۶)

فصل ۲۳۳ یہ فرمانِ تحریری پیشگاہِ خداوندی سے صادر ہوتا ہے جو غالب اور حکمت والا ہے۔ زمین و آسمان اور اس کی تمام کائنات کسی مصلحت سے ایک وقت خاص تک پیدا کی گئی ہے۔ کافر یومِ قیامت کی پرواہ ہی نہیں کرتے۔ ان سے پوچھئے کہ وہ اپنے معبودانِ باطل کے کارنامے علم و دلیل کی روشنی میں تو ذرا دکھائیں ——— اس سے بڑھ کر گمراہ اور کون ہوگا۔ جو ایسے معبودوں کو پکارے۔ جو جواب دینا تو کجا پکار سے بھی غافل ہیں ؛

قیامت کے دن یہ معبود خود اپنے پجاریوں کے بھی خلاف ہوں گے منکرینِ حق آیاتِ الٰہی کو سنتے ہیں۔ تو کہتے ہیں۔ یہ کھلا جادو ہے۔ یا اسے افترا سے تعبیر کرتے ہیں۔ آپ ان سے بے نیاز رہیں اور کہہ دیں :۔ "اللہ تمہاری تمام باتوں سے واقف ہے اور وہی میرے اور تمہارے درمیان شاہد ہے وہ بخشنے والا مہربان ہے ؛"

اے پیغمبر! آپ اعلان کر دیں :۔ میں کوئی انوکھا پیغمبر تو ہوں نہیں اور نہ ہی میں تمہارے اور اپنے انجام کی تفصیلات سے واقف ہوں۔ یہ ضرور ہے کہ میں وحیِ خدا کی پیروی کرتا ہوں اور صاف طور پر نافرمانی کے نتائج سے ڈرانے والا ہوں (حق بہرحال باطل کے مقابلہ میں کامیاب ہوگا) ؛

اگر یہ قرآن عزیز اللہ کی طرف سے ہو اور شہادتیں بھی موجود ہوں پھر بھی تم انکار کرو تو تمہارے حق میں کیا نتیجہ نکلے گا ؟ یہ ظاہر ہے۔ کہ اللہ

Marfat.com

نافرمانوں کو کبھی راہِ ہدایت نہیں دکھاتا ۔ ۴۶۔ آیات ۱ - ۱۱ ،

گمراہوں کی بے راہ روی

منکرینِ حق کہتے ہیں۔ کہ اگر دینِ اسلام بہتر ہوتا تو یہ (عام لوگ) ہم سے پہلے اس کو قبول نہ کرتے۔ اب گمراہ رہ کر اس پرانے جھوٹ کی ہی آڑ لے سکتے ہیں اور کیا کریں ۔

اس سے پہلے موسیٰ علیہ السلام کو تورات عطا ہوئی جو بجائے خود دین کی پیشوا اور رحمت حق ہے۔ قرآن عزیز اسی کا مصدق ہے اور عربی زبان میں ہے۔ تاکہ ظالموں کو ڈرایا جائے اور نیکوکاروں کے لئے ذریعۂ بشارت ہے ۔

اللہ کو پروردگار مان کر اسکی راہ میں ڈٹ جانے والوں کے لئے لاحزن ولاخوف کا پیام حیات افروز موجود ہے۔ یہ اعمالِ حسنہ کے پیش نظر جنت کے حقدار ہیں ۔

ماں باپ سے نیک سلوک کرو،

ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کرنے کی تاکید کی ہے اس کی ماں نے زمانۂ حمل۔ زمانہ بچپن اور ۳۰ ماہ تک ختم ہونے والے زمانۂ رضاعت میں دکھ اٹھایا۔ پھر جب انسان پوری قوت کو پہنچتا ہے یعنی ۴۰ برس کو۔ تو دعا کرتا ہے :۔ خدایا! توفیق دے کہ ماں باپ کے احسانات کا شکریہ ادا کرتا رہوں۔ نیک عمل کروں جس سے تو راضی ہو۔ میری اولاد کو نیک بخت بنا۔ تاکہ میرے لئے موجب راحت ہو۔ میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیرا ہی فرمانبردار ہوں ۔

ایسے نیکوکار انسانوں کے نیک عمل مقبول ہونگے اور ان کی خطائیں معاف

Marfat.com

کی جائیں گی۔ یہ اللہ کے سچے وعدے کی تعمیل ہے ۔

ماں باپ کے باغی جہنم رسید ہونگے

وہ (بدکار) جو اپنے ماں باپ پر تف کرے اور ان کی اس پکار پر کہ قیامت برحق ہے۔ سُنّے دیتا رہے۔ اور کہے کہ مر کر جیتے تو کسی کو بھی نہیں یہ تو نرے اگلوں کے ڈھکوسلے ہیں۔ تو ایسا منکر پہلے منکرینِ حق سمیت عذابِ الٰہی کا شکار ہوگا۔ یہ سب لوگ اعمالِ بد کی پاداش میں برباد ہونے والے ہیں۔ اسلئے کہ خدا ان کو ان کے اعمال کا پورا پورا بدلہ دے گا۔ اور ان پر کسی طرح کا ظلم نہ ہوگا ۔

قیامت کے دن جب کافر دوزخ کے سامنے لائے جائیں گے تو ان سے کہا جائے گا۔ تم دنیا کی زندگی میں مزے لے چکے اور فائدہ اٹھا چکے آج تم کو ذلت کی سزا دی جائے گی۔ اس لئے کہ تم زمین میں اکڑ اکڑ کر چلتے تھے اور بدکار تھے ۔ ع ۲ آیات ۱۹ - ۲۰ ؛

فصل ۲۳۴

موسیٰؑ کا تذکرہ

اے پیغمبرؐ! ان لوگوں کو قوم عاد کے بھائی ہودؑ (پیغمبر) کا واقعہ سناؤ۔ انہوں نے اپنی قوم کو سرزمین احقاف میں (عذاب خدا سے) ڈرایا حال یہ تھا کہ ان کے آگے اور پیچھے کثرت سے ڈرانے والے آچکے تھے ان کا پیغام یہ تھا :۔ "اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو۔ مجھے تمہاری نسبت ایک بڑے سخت دن کے عذاب کا خطرہ ہے ۔"

وہ بولے : "کیا اسی لئے آئے ہو کہ ہم کو ہمارے معبودوں سے برگشتہ کردو" اگر تو سچا ہے تو جس عذاب کا وعدہ کرتا ہے اسے لے آ۔ ہودؑ نے کہا : "اس کی خبر تو اللہ ہی کو ہے میں تو صرف پیغام پہنچا سکتا ہوں۔

Marfat.com

تم لوگ جہالت کا کام کرتے ہو"۔

اب انہوں نے میدانوں پر اُمڈے ہوئے ابر کو دیکھا سمجھے کہ بارش برسے گی۔ لیکن وہ عذاب الٰہی کی آندھی تھی جس نے ان کی ہر چیز کو تہس نہس کر دیا۔ اب ان کے گھروں کے سوا کوئی چیز نظر نہ آتی تھی۔ نافرمان لوگوں کی سزا یہی ہوتی ہے۔

قوم عاد کی ہلاکت

قوم عاد کے لوگوں کو بڑی طاقت حاصل تھی۔ ہم نے کان۔ آنکھیں اور دل سب کچھ ان کو دے رکھا تھا لیکن سچائی کا انکار کرنے کی وجہ سے نہ تو ان کے کان ہی ان کے کچھ کام آئے نہ ان کی آنکھیں اور نہ ان کے دل۔ وہ جس عذاب کی ہنسی اڑایا کرتے تھے وہ آخر کار ان ہی پر الٹ پڑا۔ ۔ ۔ آیات ۱۲ تا ۲۶

اہل مکہ کو نصیحت

تم سے پہلے ہم نے کئی نافرمان بستیاں ہلاک کر ڈالیں (اے اہل مکہ) تمہارے آس پاس ان کے کھنڈرات موجود ہیں۔ ہم نے ان کو نشانات قدرت بدل بدل کر دکھائے کہ شاید وہ عبرت پذیر ہوں لیکن انہوں نے ایک نہ سنی۔ وہ معبود جن کو وہ تقرب الٰہی کا ذریعہ سمجھتے تھے انکے کسی کام نہ آئے۔

جنوں کی تبلیغ

اے پیغمبر حق! ہم تمہارے پاس جنوں کی ایک جماعت لائے۔ تاکہ وہ قرآن عزیز سنیں۔ انہوں نے خاموشی سے قرآن عزیز سنا اور واپس اپنی قوم میں جاکر یوں تبلیغ شروع کی:۔

"بھائیو! ہم ایک کتاب سنکر آئے ہیں جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی وہ پہلی کتابوں کی تصدیق کرتی ہے اور سیدھا راستہ دکھاتی ہے"۔

Marfat.com

اے ہماری قوم! اللہ کی طرف دعوت دینے والے ہادی کی پکار سنو اور اس پر ایمان لاؤ۔ اللہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور آخرت کے عذاب دردناک سے تم کو نجات دے گا۔

جو پیامبر اللہ کی طرف سے منادی کرتے ہیں ان کو زمین میں کوئی عاجز نہیں کر سکتا اور ان انکار کرنے والوں کا کوئی حمایتی نہیں ہو سکتا۔ ایسے لوگ صریح گمراہی میں مبتلا ہوئے ہیں۔

منکرین قیامت غور نہیں کرتے۔ کہ وہ خدا جس نے آسمان اور زمین کو بلا نکان پیدا کر دیا ہے وہ مُردوں کو زندہ اٹھانے پر بھی قادر ہے اور کیوں (قادر) نہ ہو وہ تو ہر چیز کی قدرت رکھتا ہے۔

منکرین حق دوزخ سامنے دیکھ کر تسلیم کریں گے۔ کہ یہ برحق ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ فرمائے گا:-

"اب اس کا مزہ چکھو۔ (دُنیا کے انکار کی یہی سزا ہے)"۔

دشمنانِ حق کے مقابلہ میں مضبوط رہو۔

اے پیامبر حق! آپ اُولوالعزم رسولوں کی طرح منکرین حق کی ایذاؤں اور تکلیفوں پر صبر کریں۔ عذاب کے لئے جلدی کرنے کی ضرورت نہیں۔ قیامت کے دن ان کو دنیوی زندگی ایسی معلوم ہوگی جیسے ایک گھڑی۔

لوگوں کو خدا کا حکم پہنچانا تھا سو پہنچا دیا گیا۔ اب ہلاک تو وہی ہونگے جو نافرمان ہیں۔ ع آیات ۲۷ - ۳۵،

Marfat.com

پائیسول باب

سورہ محمدؐ - یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے، اس میں ۳۸ آیات اور ۴ رکوع ہیں۔

زندگی میں دو ہی راہیں ہیں - ایمان و یقین کی راہ اور کفر و نفاق کی راہ جس طرح روشنی اور تاریکی ایک نہیں۔ سفیدی اور سیاہی ایک نہیں۔ اصلاح اور فساد ایک نہیں۔ اسی طرح ایمان اور کفر بھی ایک نہیں ہو سکتے۔ ایک کی تائید میں دوسرے کی تردید اور ایک کی دوستی میں دوسرے کی دشمنی اٹل ہے، یہاں اسی تقابل کو پیش کیا گیا ہے :-

فصل ۲۳۵ راہِ حق سے روکنا

قانونِ حق کا انکار اور راہِ حق سے روکنا وہ جرم ہے جس سے اعمال اکارت جاتے ہیں۔ نکوکار مومن جنہوں نے قانونِ اسلام (قرآن عزیز) کو مان لیا۔ ان کے گناہ محو کر دیئے گئے اور (دین و دنیا میں) ان کی حالت سنوار دی گئی۔ یہ اختلاف اس لئے ہے کہ کافر باطل پرست ہیں اور مومن حق پرست ——— لوگوں کو سمجھانے کے لئے اللہ یوں مثالیں بیان کرتا ہے :

کفار کا مقابلہ

جب کفار سے میدانِ جنگ میں مٹھ بھیڑ ہو تو ان کی گردنیں اڑا دو۔ اور جب ان کا زور ٹوٹ جائے تو مشکیں کس لو۔ پھر چاہو تو بطور احسان رہا کر دو۔ یا فدیہ لے کر۔ یہاں تک کہ دشمن لڑائی کے ہتھیار رکھ دیں :

جنگ آزمائش عمل ہے

جنگ تمہارے لئے آزمائش عمل ہے۔ اللہ تعالےٰ شہدائے حق کا

Marfat.com

عمل کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ یہ منزلِ مقصود تک پہنچیں گے اور خوشحال ہوں گے ؛

مسلمانو! اگر تم اللہ کے دین کی مدد کرو گے ——— تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور تمہارے قدم جما دے گا۔ دشمنانِ حق کے قدم اکھڑ جائینگے اور ان کا کیا دھرا اکارت جائے گا ؛

کیا منکرین حق زمین میں چل پھر کر نہیں دیکھتے۔ کہ پہلے منکروں کا انجام کیا ہوا! یہی نہ کہ ان کا بیج تک مار دیا گیا ——— اس لئے کہ مقابلہ میں اللہ مومنوں کا پشت پناہ تھا۔ اور کافروں کا کوئی مددگار نہ ہو سکا

ع۔ آیات ۱ - ۱۱،

اسلام اور کفر کا مقابلہ

نیکوکار مومن جنت کے باغات میں داخل ہوں گے اور منکرین حق جہاں چارپایوں کی طرح کھاتے پیتے ہیں جہنم رسید ہوں گے۔ ان منکرینِ حق سے زیادہ طاقتور بستیوں والے ہلاک کر دئے گئے۔ یہ کیا چیز ہیں!

کیا راہِ حق پر گامزن ہو جانے والے ان کی مانند ہو سکتے ہیں جن کی بدکرداریاں ان کو بھلی معلوم ہوتی ہوں اور وہ خواہشات کے بندے بن کر رہ گئے ہوں ؛

نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے ایسی جنتیں ہیں۔ جہاں نہریں ہیں صاف شفاف! میٹھے بو اور خوش مزہ، دودھ کی، شہد خالص کی۔ پھر یہی نہیں۔ بلکہ وہاں ہر قسم کے پھل بھی ہیں اور پروردگارِ عالم کی طرف سے اعلانِ مغفرت!

Marfat.com

کیا ان جنتوں کے مکین اُن جیسے ہو سکتے ہیں جو ہمیشہ پڑے آگ میں جلتے ہوں۔ پیاس لگے۔ تو کھولتا ہُوا پانی ملے۔ جو اُن کی انتڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالے ؛

غافل بندگانِ نفس

بعض لوگ ایسے ہیں۔ جو قرآن سناتے وقت بظاہر کان لگائے رکھتے ہیں۔ مگر جب باہر جاتے ہیں تو لوگوں سے پوچھتے ہیں کہ اس شخص نے ابھی کیا کہا تھا ؟

یہی غافل نفس کے بندے ہیں اور حق بات سننے سے عاری ہو چکے ہیں ؛

راہِ حق پر آجانے والے اور زیادہ ہدایت حاصل کرتے ہیں اور اللہ ان کی نکوکاری کی وجہ سے توفیقِ عمل بھی دیتا ہے ؛

قیامت کا انتظار

کیا وہ منکر قیامت کے منتظر ہیں۔ کہ ایک دم آنازل ہو۔ نشاناتِ حق تو آ ہی چکے ہیں ——— قیامت کے آجانے کے بعد کسی نصیحت پذیری کی گنجائش نہ ہوگی ؛

(اے پیغمبرِ حق!) سمجھ لو! اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اُس سے مغفرت طلب کرو اپنی لغزشوں کی، مومن مردوں اور مومن عورتوں کے گناہوں کی ——— اللہ تمہاری نقل و حرکت اور مقام سے اچھی طرح آگاہ ہے ! (۴۷ - آیات ۱۱ - ۱۹)

فصل ۲۳۶

تمنائے جہاد

مردانِ حق تو تمنائیں کرتے ہیں۔ کہ کاش جہاد کے متعلق کوئی سورت نازل ہو ؛

Marfat.com

اب جب جہاد کے احکام نازل ہوتے ہیں۔ تو جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کا روگ ہے۔ وہ ایسے خوفزدہ ہوتے ہیں۔ جیسے کسی پر موت کی بیہوشی طاری ہو اور اس کی آنکھیں بھی پھٹی کی پھٹی رہ جائیں۔ ان کا ستیاناس ہو! (اصل بات) اطاعت اور بے لاگ لپیٹ جواب دینا ہے ؛

پھر جب لڑائی ٹھن جائے تو اگر یہ خدا سے سچے رہیں۔ تو ان کے حق میں بہتر ہے ؛

منافقوں کو ڈانٹ — منافقو! کیا تم سے بعید ہے۔ کہ جب جہاد میں نکلو تو (اُلٹا) ملک میں فساد کرو اور صلۂ رحمی کو قطعاً بھول جاؤ ؛

ایسے (بدکاروں) پر خدا کی پھٹکار ہے، اپنی بدعملیوں کی پاداش میں وہ حق بات سننے سے بہرے اور راہِ ہدایت سے اندھے ہو گئے ہیں — کیا یہ قرآنِ عزیز میں غور و فکر نہیں کرتے؟ راہِ حق کی یافت کے بعد اُلٹے پاؤں پھر جانے والے شیطان کے بہکاوے میں آ گئے اور ان کی (جھوٹی آرزوؤں) کی رسیاں دراز کر دی گئیں۔ وہ نزولِ قرآن سے نفرت کرتے ہیں۔ اور مشرکوں سے ان کی ساز باز ہے اللہ ان کے دلی راز جانتا ہے ؛

اس وقت کیا حال ہوگا۔ جب ان کی ایسی گت بنے گی۔ کہ جب فرشتے روح قبض کرتے ہونگے۔ تو اُن کے چہروں اور چوتڑوں پر تابڑ توڑ پڑ رہی ہونگی ؛ ۴۷ آیات ۲۰-۲۸،

یہ اس لئے کہ انہوں نے اللہ کو ناراض کر لیا اور اسکی رضا طلب

Marfat.com

نہ ہوئے پس ان کے اعمال اکارت گئے۔ کیا نفاق کے روگی یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ اللہ ان کی دلی عداوتوں کو کبھی ظاہر نہ کرے گا ؛

اے پیغمبر حق! ہم چاہیں تو ان کو اس طرح آشکارا کر دیں کہ تو چہرے دیکھ کر پہچان لے۔ اللہ سب اعمال سے واقف ہے ؛

مجاہدین حق کی آزمائش

مسلمانو! تم کو ہم ضرور آزما کر رہیں گے۔ تاکہ مجاہدین حق اور صابروں کو ٹھوک بجا کر معلوم کر لیں کہ ان کی اصل حالت کیا ہے ؛

قانونِ ہدایت آجانے کے بعد جن لوگوں نے انکار کیا۔ راہ حق سے لوگوں کو روکا اور اللہ کے رسول کی مخالفت کی تو وہ اللہ کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ بلکہ خود بھی زیاں کار بن کر رہ جائیں گے ؛

مسلمانو! اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ رسول کے حکم کی مخالفت کر کے اپنے اعمال برباد نہ کرو ؛

بے لیے کافر جن کو مخالفتِ حق میں ہی موت نے آلیا بخشش کے مستحق نہ ہونگے

راہ جہاد میں ہمت پست نہ ہو

مسلمانو! بودے نہ بنو، جھک کر دشمن کو خود صلح کی طرف نہ بلاؤ۔ غالب تم ہی رہو گے۔ اللہ تمہارے ساتھ ہے اور وہ تمہارے اعمال و ثواب میں کمی نہیں کرے گا ؛

دنیوی زندگی تو بس ترا کھیل تماشا ہے۔ اگر تم ایمان لے آؤ اور نافرمانی سے بچ جاؤ تو تمہارا اجر کھرا ہے۔ اللہ تمہارے مالوں کا محتاج نہیں ؛

بالفرض اگر اللہ تم سے مال بھی طلب کرے تو تم ضرور بخل کرو گے اور اس طرح تمہارا دلی کھوٹ ظاہر ہو جائے گا۔

Marfat.com

ارے! تم کو (استحکامِ ملّت کے لئے) جب راہِ حق میں مال خرچ کرنے کو کہا جاتا ہے۔ تو تم میں بہتیرے ہیں جو بخیل بن جاتے ہیں۔ ہر بخیل اپنی قبر کھود رہا ہے۔ ورنہ اللہ تو بے نیاز ہے اور تم اس کے محتاج ہو۔ اگر تم حکمِ خدا سے روگردانی کروگے تو اللہ تمہارے سوا دوسروں کو تمہاری جگہ لا بٹھائے گا اور وہ تمہاری طرح تنگدل نہ ہونگے ؛

سورۃ الفتح :-

یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے۔ اس میں ۲۹ آیات اور ۴ رکوع ہیں ؛

اتمامِ حجت کے بعد نیرِ صداقت (قانونِ اسلام) اپنی پوری تابانیوں سے جلوہ گر ہو کر رہے گا۔ اسلام کی فتح کا اعلان کیا جاتا ہے ہاں ان اصول و شرائط کو سمجھ لو جو تمہارے پیشِ نظر ہونا ضروری ہیں ؛

فصل ۲۳۷ صلح حدیبیہ (فتح عظیم)

(صلح حدیبیہ کیا ہوئی) حقیقت میں ہم نے کھلم کھلا فتح عطا کر دی۔ تم اس فتح کے شکریہ میں جہد عمل میں مشغول رہو۔ اللہ تمہاری اگلی پچھلی تمام کمزوریاں دور کر کے تکمیلِ نعمت کر دے گا۔ اور ہدایت الصراط المستقیم اور نصرِ عزیز سے سرفراز فرمائے گا ؛

اللہ ہی تو ہے۔ جو مومنوں کے دلوں کو اطمینان کی دولت سے مالا مال کر دیتا ہے، زمین و آسمان کے لشکر اللہ کے لئے ہیں اور وہ باخبر حکمت والا ہے ؛

دولتِ اطمینان کا ایک مقصد یہ بھی تھا۔ کہ مومن اسلام پر قائم رہ کر جنت کے حقدار بن جائیں اور ان کے گناہ دھل جائیں اللہ کے نزدیک یہ بڑی کامیابی ہے

Marfat.com

منافق اور مشرک اللہ کے متعلق کئی بدگمانیاں رکھتے ہیں - وہ خود بھی مصیبت کے چکر میں ہیں - اللہ کے غضب اور اسکی پھٹکار کے مورد ہیں اور جہنّم بھی ان کیلئے چشم براہ ہے زمین و آسمان کی مخلوق کے لشکر تو غالب اور حکیم خدا کے لئے ہیں ؛

شاہد مبشّر اور نذیر

اے پیغمبرؐ! ہم نے تمہیں شاہد[1] مبشّر[2] اور نذیر[3] بنا کر بھیجا ہے (اے مسلمانو!) تم اللہ اور اسکے رسولؐ پر ایمان لے آؤ، اسکی مدد کرو، اس کے ادب کو ملحوظ رکھو اور صبح و شام تسبیح و تقدیس میں لگے رہو ؛

اے پیغمبر حق! (صلح حدیبیہ کے وقت) بیعت کرنے والے تم سے نہیں خدا سے بیعت کر رہے ہیں - تمہارا نہیں خدا کا ہاتھ ان پر ہے ؛

اب اگر کوئی پکّا قول و اقرار کئے پیچھے اس کو توڑ دے تو اس کا وبال اسی پر پڑے گا - جو اللہ کے عہد کو پورا کرے تو اللہ اس کو اجرِ عظیم عطا کریگا

راہ جہاد کے بھگوڑے

دیہاتی لوگ جو راہ جہاد میں نکلنے سے پیچھے رہ گئے تھے - اب جھوٹ موٹ کہیں گے کہ ہم اپنے اہل و عیال کی پرداخت میں لگے رہے - ہمارے قصور معاف کروا دیجئے، یہ زبان سے ایسی باتیں کہتے ہیں جو انکے دلوں میں نہیں ہیں

اے پیغمبر حق! اعلان کر دیجئے نفع و نقصان صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے اور وہ تمہارے اعمال سے پوری طرح باخبر ہے - تم اہل و عیال کی وجہ سے نہیں بلکہ مارے ڈر کے پیچھے رہ گئے تھے تم نے یہ سمجھ لیا تھا کہ رسولؐ اور مومن بچکر واپس اپنے بال بچوں میں نہیں آسکتے - تم طرح طرح کی بدگمانیوں کا شکار ہو کر خود ہلاکت کو دعوت دے رہے تھے، منکرین حق کیلئے دہکتی ہوئی آگ تیار ہے - آسمان و زمین کی شہنشاہی اللہ کیلئے ہے وہ جسے چاہے بخش دے اور جسے چاہے عذاب دے - بخشنے والا مہربان وہی ہے ؛

Marfat.com

(خیبر کا) مال غنیمت حاصل کرنے کے لئے جب مردان حق روانہ ہوں گے
تو یہ بھگوڑے کہیں گے ہمیں بھی ساتھ لے چلو۔ کیا وہ فرمودۂ خدا کو بدلنا چاہتے
ہیں؟ ایسا ہرگز نہ ہوگا۔ منع کرنے پر وہ کہیں گے (فرمودۂ خدا یہ نہیں) تم ہم
سے حسد کرتے ہو۔ یہ لوگ بالکل بے شعور ہیں ——— (اس مرتبہ پیچھے
رہ جانے والوں سے کہہ دیجئے) کہ عنقریب تمہیں ایک جنگجو قوم (روم و فارس
سے لڑنے کو کہا جائے گا۔ یہاں تک کہ یا وہ مسلمان ہو جائیں گے (یا تم شہید
پھر اگر تم نے سرتابی نہ کی تو اللہ کے ہاں تمہیں بہتر اجر ملے گا اور اگر پیٹھ دکھائی
تو تمہارے لئے ذلت کی مار ہوگی ۔

حقیقی معذور

اندھے لنگڑے اور مریض معذور تھے۔ وہ پیچھے رہ جانے والوں کی
اس وعید سے مستثنیٰ ہیں۔ اطاعت گذار مومنوں کو اللہ ایسے باغات میں
داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی، ——— اب بھی جو سرتابی
کرے گا تو اس کے لئے عذاب دردناک ہے ۔ (۴۸۔ آیات ۱۱ ـ ۱۷)

فصل ۲۳۸

ان مومنوں کو دیکھو جو راہ حق میں کٹ مرنے کے لئے تمہارے ہاتھ پر
بیعت کر رہے تھے اللہ راضی ہوا اور ان کی دلی عقیدت کو پہچان کر اللہ نے
ان کو اطمینان کی دولت سے مالا مال کر دیا۔ (سر دست خیبر کی) فتح دی اور
(فتح کے علاوہ) بہت سی غنیمتیں بھی۔ جن پر انہوں نے جا قبضہ کیا
اللہ غالب اور حکمت والا ہے ۔

فتوحات کے وعدے

مسلمانو! اللہ تم سے بہت سی غنیمتوں کا وعدہ فرما چکا ہے۔ تم ان پر
قابض ہو گے۔ یہ غنیمت (خیبر) سر دست دلوادی اور (صلح حدیبیہ کی وجہ سے

Marfat.com

عربوں کے دست تعدی سے تمہیں روکا۔ اس سے ایک مقصد یہ بھی تھا کہ واقعات مسلمانوں کے لئے صداقت رسالت کا ایک نشان بن جائیں اور ان کو صراط مستقیم پر ڈال دے ۔

دوسرا اس کے علاوہ ایک فتح اور بھی ہوگی۔ جن پر ابھی تک تم نے قا نہیں پایا مگر وہ اللہ کے احاطۂ قدرت میں ہے ۔

حق کا ہمیشہ بول بالا ہوگا۔

اگر کافر اس وقت جنگ کرتے تو ان کے لئے پیٹھ دکھانے کے بعد چارہ نہ تھا اور وہ دیکھتے کہ کوئی ان کی حامی بھرنے والا نہیں۔ دستور آ یہی ہے (کہ حق کے سامنے باطل ہتھیار ڈال دیتا ہے) اس میں کبھی تغیر نہ ہوگا ۔

مسلمانو! یہ اللہ ہی کی کارسازی تھی کہ اس نے عین مکہ میں تم کو کا پر فتح دی اور تم کو باہمی جنگ وجدال سے روک دیا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے ۔

مکہ کے مخفی مسلمان

یہ (مکہ والے) وہی تو ہیں جنہوں نے راہِ انکار اختیار کی تم کو مسجد سے روکا اور قربانی کے جانوروں کو بھی نہ آگے دیا، وہ رُکے رہے اور اپنے مقام پر نہ پہنچ سکے ۔

اگر (وہاں) کچھ مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں نہ ہوتیں جن سے ناواقف ہو تو ابھی معاملہ (یکسو) کر دیا جاتا۔ (مگر صلح حدیبیہ میں لڑائی نہ ہونے کی یہ حکمت ہے) کہ خدا اس عرصہ میں جسے چاہے اپنی آغوشِ رحمت (اسلام) میں لے لے۔ اگر (مکہ کے) مسلمان ایک طرف ہو جاتے

Marfat.com

منکرینِ حق کے لئے ذلت کی مار تھی ؛

جب کافروں نے جاہلیت کی ضد ٹھان لی تو اللہ نے رسول اور مسلمانوں کو دولتِ اطمینان سے مالامال کر دیا اور ان کو نیکی کی بات پر مضبوط رکھا۔ ان (مسلمانوں) کے حسبِ حال اور شایانِ شان یہی تھا ۴۳

بے شک اللہ نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا تھا کہ مسلمان بخیر و خطر مسجدِ حرام میں داخل ہونگے۔ وہاں کچھ سر منڈائیں گے اور کچھ صرف بال کٹوائیں گے ؛

غرض جس بات کی تم کو خبر نہ تھی۔ اللہ اُسے جانتا تھا اور یہ (صلح) فتح سے پہلے ایک فتح تھی ؛

اللہ ہی نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دے کر بھیجا ہے۔ تاکہ وہ تمام ادیان پر اسے غالب رکھے اور اسلام کا بول بالا ہو۔ گواہی کے لئے اللہ کافی ہے ؛

محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ جو منکرینِ حق کی ایذاؤں سے بچنے کے لئے بڑے سخت ہیں مگر آپس میں رحمدل ؛

مومنوں کے خصائص اور ترقی کی مثال

اے مخاطب! تو ان کو رکوع و سجود میں اور ہر حال میں اللہ کے فضل کی خوشنودی کا طالب پائے گا ——— ان کی پیشانیوں سے آثارِ رشد نمایاں ہیں۔ تورات و انجیل میں بھی ان کی مثال دی گئی ہے کہ (مسلمان حق) اس طرح ترقی کرتے جائیں گے جیسے کھیتی سے پہلے ڈنڈی نکلتی ہے پھر وہ رفتہ رفتہ مضبوط ہوتی ہے۔ پھر سیدھی کھڑی ہو کر اپنی سرسبزی سے

Marfat.com

کسانوں کو خوش کرنے لگتی ہے (اسی طرح مومن کمزوری سے نکل کر) دن بدن ترقی کرتے جائیں گے۔ تاکہ کافر غصے کی آگ میں جل بھن جائیں ؛

نیکوکار مومن اللہ کے ہاں مغفرت اور اجرِ عظیم کے مستحق ہیں ؛ ع ۲۷/۲۹ آیات ۲۹

سورۃ الحجرات (۴۸) :- یہ سورۃ مدنی ہے۔ اس میں ۱۸ آیات اور ۲ رکوع ہیں۔ اس سورت میں نبوت کے مقامِ عظیم کے پیشِ نظر مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے۔ کہ وہ سرورِ کونین کے ساتھ عام آدمیوں کا سا سلوک نہ کریں۔ ہر حرکت میں اطاعت کی روح موجود ہو۔ باہمی تعلقات میں بھی اسلام کی سچی روح کا کارفرما ہونا ضروری ہے ؛

فصل ۲۳۹ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا احترام

مسلمانو! اللہ کے رسولؐ کے سامنے بڑھ بڑھ کر باتیں نہ بنایا کرو۔ ہر وقت نافرمانی سے بچتے رہو۔ کیونکہ اللہ سب کی سنتا اور سب کو جانتا ہے۔ تم اپنی آوازوں کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو اور نہ اس طرح سے بات کرو جیسے تم آپس میں کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب اکارت جائے ؛

وہ لوگ جو رسول اکرم کے سامنے اپنی آواز پست کر لیتے ہیں۔ وہی دل کے پاکباز اور معافی و اجرِ عظیم کے مستحق ہیں ؛

سرورِ کونین کو مکان کے باہر آوازیں نہ دو۔ بلکہ انتظار کرو۔ تاآنکہ وہ خود تشریف لے آئیں۔ اگر کوئی بے راہ رو انسان کسی بھائی کے متعلق کوئی خبر لائے تو اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو۔ ایسا نہ ہو کہ نادانی سے تم کسی قوم پر چڑھ دوڑو۔ اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہونا پڑے ؛

تم سرورِ کونین کی اطاعت کرو۔ یہ خواہش دل سے نکال دو کہ تمہاری ہر

Marfat.com

بات مانی جائے اللہ نے تمہیں ایمان کی محبت دے دی ہے اور اسے تمہارے لئے پسندیدہ کر دیا ہے۔ کفر، خودسری اور نافرمانی سے تمہیں نفرت دلا دی ہے یہی راہِ ہدایت ہے۔ جاننے والے اور حکمت والے اللہ کا فضل اور نعمت ہے ؛

مسلمانوں میں صلح کرادیا کرو، مسلمانوں کی دو جماعتیں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔ پھر اگر ان میں کوئی ایک دوسرے پر زیادتی کرے تو اس سے لڑو یہاں تک کہ وہ حکم خدا کی طرف رجوع کرے۔ اصلاحِ حال کے بعد فریقین میں برابری کے ساتھ صلح کرا دو اور انصاف کو ملحوظ رکھو۔ اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے ؛ (ع۔ آیات ۱-۱۰)

مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں ؛ مومن آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اپنے بھائیوں میں میل جول کرا دیا کرو اور خدا کے غضب سے ڈرتے رہو۔ تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

مومنو! تم میں سے کوئی مرد کسی دوسرے مرد پر اور کوئی عورت کسی دوسری عورت پر نہ ہنسے عجب نہیں۔ جن پر ہنستے ہو وہی خدا کی نظر میں بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے کو طعنے نہ دو اور نہ ایک دوسرے کے برے نام رکھو۔ ایمان لے آنے کے بعد بدتہذیبی کا نام ہی برا ہے۔ ——— اب جو ان حرکات سے باز نہ آئیں تو وہ خدا کے نزدیک ظالم ہیں ؛

ظن اور بدگمانی سے بچو، ظن اور بدگمانی سے بچتے رہو۔ کئی ظن داخلِ گناہ ہیں۔ ایک دوسرے کی ٹوہ میں نہ رہا کرو اور نہ ہی غیبت کیا کرو ——— کیا کوئی اس بات کو گوارا کرے گا کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھائے۔

غیبت کرنا گویا مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا ہے

Marfat.com

غیبت بھی گویا ایک قسم کا مردار کھانا ہے ؛

اللہ کے غضب سے ڈرتے رہو ـــــ اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد (آدمؑ) اور ایک عورت (حوّاؑ) سے پیدا کیا۔ تمہاری ذاتیں اور برادریاں محض شناخت کے لئے ہیں ورنہ اللہ کی نظر میں سب سے بڑا شریف وہی ہے۔ جو سب سے زیادہ نافرمانی سے بچنے والا ہے، بے شک اللہ جاننے والا باخبر ہے ؛

عرب کے دیہاتی کہتے ہیں:۔ "ہم ایمان لائے!" کہو مسلمان ہوئے، ایمان کا گزر ہنوز تمہارے دلوں میں نہیں، (جب تک آزمائے نہ جاؤ) جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کے تابع ہیں۔ ان کے اعمال میں کسی طرح کی کانٹ چھانٹ نہ ہوگی۔ اللہ بخشنے والا مہربان ہے ؛

سچے مسلمان تو وہی ہیں۔ جو ایمان لانے کے بعد شک سے بلند تر رہے اور اللہ کی راہ میں جان و مال سے جہاد کرتے رہے، یہی سچے مسلمان ہیں ؛

اے پیغمبر! لوگوں سے کہو "کیا تم دینداری جتاتے ہو حالانکہ جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے سب کچھ اللہ جانتا ہے اور وہ ہر چیز سے واقف ہے" ؛

تم اسلام قبول کرنے کا احسان جتاتے ہو۔ شکر کرو۔ اللہ نے تمہیں ایمان کی توفیق عطا کی (بشرطیکہ تم دعوئے ایمان میں سچے ہو) ؎

منّت منہ کہ خدمت سلطان می کنم ؛ منّت شناس ازو کہ بخدمت بداشتت

Marfat.com

اللہ آسمانوں وزمین کے غیب سے واقف ہے اور تمہارے عمل سے
باخبر ہے ۞ ع ۲ - آیات ۲-۱۸ ،

سورۃ ق (۵۰) یہ سورہ مکی ہے اس میں ۴۵ آیات اور ۳ رکوع ہیں ۞
یہاں بتایا گیا ہے۔ کہ ہر عمل کا نتیجہ اپنے وقت پر ظاہر ہو کر رہتا ہے جس طرح
دنیا میں نتائج عمل لازمی ہیں۔ اسی طرح زندگی کے اجتماعی نتائج بھی اٹل ہیں۔ یہی
قانونِ مجازات ہے ۞

فصل ۲۴۰ موت کے بعد زندگی

قرآن مجید کی قسم (تم پیامبر حق ہو) ان کافروں کو اس بات پر تعجب کیوں ہے۔ کہ ان کے پاس نافرمانی کے نتائج سے ڈرانے والا پیغمبر آیا۔ وہ کہتے ہیں جب ہم گل سڑ کر مٹی ہو جائیں گے تو ہمیں دوبارہ اٹھایا جائے گا۔ یہ تو بعید از خیال بات ہے۔ کیا وہ جانتے نہیں کہ ان کے مرنے کے بعد بھی ہمیں ان کے وجود کے ذرّے ذرّے کا علم ہے۔ وہ سچائی کو جھٹلا کر خواہ مخواہ الجھاؤ میں پڑ رہے ہیں ۞

منکرین قیامت کو انتباہ ،

کیا وہ آسمان کی طرف سر اٹھا کر نہیں دیکھتے۔ کہ ہم نے اسے کیسے بنایا اس میں ستاروں کو سجایا۔ اس طرح کہ کہیں درز تک نہیں۔ زمین کے پہاڑ اور روئیدگی۔ آسمان سے بارانِ رحمت کا نزول اور رزق رسانی کھیتوں کی فصل اور لمبی لمبی گتھی ہوئی کھجوریں۔ یہ سب اللہ کے نشانات قدرت ہیں ۞

ان منکرین حق سے پہلے قوم نوحؑ، اصحاب رسؑ و ثمودؑ، عادؑ، فرعونؑ

قوم لوط، بن کے رہنے والے اور تبع کے لوگ ان سب نے اپنے اپنے پیامبروں کو جھٹلا دیا۔ تو وہ ہمارا وعدۂ عذاب انکے حق میں پورا ہوا ؛

کیا ہم پہلی بار پیدا کرنے میں تھک گئے ہیں۔ کہ قیامت کو دوبارہ پیدائش میں انہیں شک ہو رہا ہے ؛ ع - آیات ۱ - ۱۵ ،

اللہ انسان کی ہر بات سے واقف ہے

ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا۔ اور ہم اس کے دلی خیالات تک سے واقف ہیں۔ ہم اس کی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔ اللہ کی طرف سے دائیں بائیں ہر جگہ انسان کے نگران موجود ہیں۔ وہ اس کی ہر بات قلمبند کر لیتے ہیں۔ بالآخر انسان پر (موت کی بے ہوشی) ضرور آکر رہے گی اور اس وقت ہم انسان کو جتا دیں گے۔ کہ یہی وقت تھا۔ جس سے تو گریز کرتا تھا ؛

قیامت کے دن نفخ صور پر ہر شخص اپنے اعمال کی جوابدہی کے لئے بارگاہِ حق میں لاکر پیش کر دیا جائے گا۔ غفلت کے سارے پردے چاک کر دئے جائیں گے۔ ہر انسان کا نامۂ اعمال پیش ہوگا ؛

ہر سرکش، منکرِ حق دین میں شکوک پیدا کرنے والا اور مشرک جہنم میں جھونک دیا جائیگا ؛

دنیا کے گمراہ دوست کی پکار۔

دنیا کا گمراہ کرنے والا (غنڈہ) دوست کہے گا :۔ "اے پروردگار! میں نے اسے گمراہ نہیں کیا تھا۔ یہ خود ہی پرلے درجے کی گمراہی میں پڑا تھا" ——— اللہ کا حکم ہوگا۔ "جھگڑو مت۔ تم سب اعمال کے وقت مجرم اور ظالم بن کر رہے اب وعید عذاب پوری ہو کر رہے گی۔ ہم کسی پر ذرہ برابر ظلم

Marfat.com

نہیں کرتے ؛" ۶۴- آیات ۱۶ - ۲۹ ،

قیامت کا نظارہ

قیامت کے دن دوزخ بدکاروں سے بھر دی جائے گی - پھر بھی اس میں اور گنجائش ہو گی - اللہ کی بارگاہ میں رجوع کرنے والے اور حقوق کی حفاظت کرنے والے انسان کے لئے جنّت قریب تر لائی جائیگی اور ہر عاجز اور دل گرویدۂ حق کے مالک کو سلامتی کے ساتھ ہمیشگی کے بہشت میں داخل کیا جائے گا - وہاں ان کی ہر مراد پوری ہو گی !

ان مجرموں سے زیادہ طاقت والے کئی لوگ اپنے گناہوں کی پاداش میں ہلاک کر دئے گئے - وہ اس طرح کہ انہیں کہیں بھاگنے کی جگہ نہ ملی ؛

ہر صاحب دل کے لئے جو حضورِ قلب سے ہماری آیتوں کو سنتا ہے، ان نصیحتوں میں نشانِ عبرت موجود ہے ؛

ہم نے آسمانوں اور زمین کو ۶ ایام (ادوار) میں بلا تکان پیدا کیا ؛ اے پیغمبر حق ! آپ منکرینِ حق کے طعنوں پر صبر کریں - صبح و شام اور رات کو بھی تسبیح و تقدیس میں مشغول رہیں ؛

یوم خروج

ایک وقت پکارنے والا پکارے گا تو اس کی چیخ سب لوگ سُن لیں گے - یہی یومِ خروج ہو گا - زندگی اور موت تو ہمارے ہی ہاتھ میں ہے اور بالآخر ہمارے ہاں ہی سب کو لوٹ کر آنا ہے، مٹی کو قبروں سے ہٹا کر زمین کو شق کر دینا اور پھر لوگوں کا حساب و کتاب کے لئے بارگاہِ حق میں لیکنا اللہ کے لئے مشکل نہیں ؛

Marfat.com

ان منکرینِ حق کی ساری باتیں ہم خوب جانتے ہیں - آپ بزورِ ان کو مسلمان نہ کر سکتے - آپ صرف عذابِ الٰہی سے ڈرا دیں اور ہر ڈرنے والے کو قرآن عزیز سنا دیں ؛ ۳ع - آیات ۳۱ - ۴۵ ،

سورۃ الذّٰریٰت (۵۱) یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے، اس میں ۶۰ آیات اور ۳ رکوع ہیں ؛

موضوع :- قانونِ مجازات کا اقرار - کائناتِ خلقت اور نشاناتِ قدرت کے مشاہدے کا قدرتی نتیجہ ہے ——— اعمال کا نتیجہ لازمی ہے، اور ان کی جزا و سزا بھی اٹل ہے ؛

فصل ۲۴۱ قیامت کا وعدہ سچ ہے ؛

ہوائیں بادلوں کو اڑائے لئے پھرتی ہیں - بوجھ اٹھائے آہستہ آہستہ پھر ایک نہایت ضروری چیز (بارش) کو تقسیم کر دیتی ہیں - ان ہواؤں کی قسم کہ قیامت کا وعدہ سچ ہے، اور اعمال کی جزا و سزا یقینی ہے - آسمان کی قسم جس میں ستاروں کی گردش کے راستے موجود ہیں - کہ تم ایک بڑی بھول میں پڑے ہو - جس کی وجہ سے بے راہ لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں - ان خیالی تکّے چلانے والوں کا بیڑا غرق ہو جائے گا - جو غفلت میں بھولے ہوئے ہیں ؛

وہ پوچھتے ہیں " قیامت کب آئے گی ؟ " اس دن جب منکرینِ حق آگ پر (کباب کی طرح) سینکے جائیں گے - یہ ان کی جلد بازی اور انکار کا پھل ہوگا ؛

Marfat.com

نکوکار جنت میں داخل کئے جائیں گے۔ وہاں خدا کی عطا و بخشش ہوگی اور وہ اپنی نیکیوں کا اجر حاصل کر رہے ہونگے۔ اسلئے کہ وہ شب و روز اللہ سے مغفرت طلب کرتے تھے۔ ان کے مال میں ہر سائل و محروم انسان کا حصہ ہوتا تھا۔ زمین میں بھی یقین رکھنے والوں کے لئے کئی نشانیاں موجود ہیں اور خود انسان کے اندر بھی! کاش وہ دیکھ سکے ؛

تمہاری روزی اور ہر وہ چیز جس کا وعدہ کیا جاتا ہے آسمان میں موجود ہے۔ آسمان و زمین کے رب کی قسم قرآن عزیز اسی طرح برحق کلام الٰہی ہے۔ جس طرح تم کلام کرتے ہو ؛ (۴ آیات ۱-۲۳)

ابراہیم کے معزز مہمان (فرشتے)

کیا تمہیں ابراہیمؑ کے معزز مہمانوں کی خبر پہنچی۔ وہ السلام علیکم کہہ کر وارد ہوئے۔ مہمان سمجھ کر ابراہیمؑ نے ان کے سامنے موٹا تازہ بھنا ہوا بچھڑا پیش کیا۔ ان کے نہ کھانے پر ابراہیمؑ نے خوف محسوس کیا۔ تو انہوں (فرشتوں) نے حقیقت حال سے خبر دی کہ وہ ایک قابل فرزند کی خوشخبری دینے آئے ہیں۔ سارہ نے (معمرّا اور بانجھ ہونے کی بنا پر) تعجب کیا تو انہوں نے اطمینان دلایا کہ اللہ کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ؛

اب ابراہیمؑ نے پوچھا :-

قال فما خطبکم (۲۷)

ابراہیمؑ کا سوال

"اے فرستادگان حق! تمہارے سامنے کیا مہم درپیش ہے"؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم قوم لوطؑ کو ہلاک کرنے پر مامور ہیں۔ ان مجرموں پر مٹی کی ایسی کنکروں کا پتھراؤ ہوگا۔ جو نامزد ہو چکے ہیں ؛

Marfat.com

بالآخر ہم نے مومنوں کو اس بستی سے نکال لیا اور وہاں مومنوں کا صرف ایک ہی گھر (لوطؑ کا) تھا ——— اس قوم کی ہلاکت میں عذاب الٰہی سے ڈرنے والوں کے لئے نشانِ عبرت موجود ہے ؛

فرعون کی ہلاکت

ہم نے فرعون کے پاس موسیٰؑ کو کھلے نشان دے کر بھیجا۔ اس نے اپنی طاقت کے گھمنڈ میں سرتابی کی اور موسیٰؑ کو جادوگر یا دیوانہ بتایا۔ وہ بھی اپنے لشکروں سمیت غرق ہوا۔ اس طرح کہ ہر شخص اس پر ملامت کرتا ہے ؛

قوم عاد پر آندھی کا عذاب آیا۔ وہ گمراہ لوگ ہڈی کے چورے کی طرح کر دیئے گئے ؛

قوم ثمود کی ہلاکت میں بھی قدرت کی نشانیاں موجود ہیں۔ انہوں نے نصائح کی مہلت سے فائدہ نہ اٹھایا تو ایک چنگھاڑ نے ہمیشہ کے لئے ان کا خاتمہ کر دیا ؛

قوم نوحؑ بھی اپنی بدکاری کی پاداش میں ہلاک ہوئی ؛ پ ۲۷ آیات ۲۴-۲۶

ہم نے اپنی وسیع قدرت سے آسمان کو بنایا اور زمین کو ایک ماہر کاریگر کی طرح بچھایا۔ ہم نے ہر چیز کا جوڑا بنایا تاکہ تم (نظامِ دنیا کو دیکھ کر) غور کرو ؛

اے پیغمبرِ حق! کہہ دیں۔ "اے لوگو! اللہ کی طرف بھاگو (پناہ لو) میں تو اُسی کے عذاب سے ڈرنے والا ہوں ——— اللہ کے ساتھ کسی کو معبود نہ بناؤ ؛"

Marfat.com

ہمیشہ منکرین نے پیامبران حق کو جادوگر یا دیوانہ بتایا۔ یہ سب کی مشترک گمراہی ہے۔ آپ ان کی مطلق پروانہ کریں۔ کیونکہ ان کے کفر و انکار کا الزام آپ پر نہیں۔ آپ سمجھاتے رہیں۔ ایمان والوں کو اس سے فائدہ ہوگا۔ جنوں اور آدمیوں کی پیدائش کی اصل غایت عبادت الٰہی ہے رزق و طعام تو اللہ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اور وہی قوت والا زبردست آقا ہے ٭

جس طرح پہلے بدکاروں کے لئے پیمانے مقرر تھے۔ ان ظالموں کے لئے بھی ایک پیمانہ (گناہ) مقرر ہے، اس کے بھرنے کی دیر ہے (عذاب میں) جلدی نہ کریں۔ کافروں کے حال پر اس روز بد کے اعتبار سے جس کا وعدہ کیا جاتا ہے۔ بڑا افسوس ہے ٭

سورۃ الطُّور (۵۲) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ۴۹ آیات اور ۲ رکوع ہیں ٭

موضوع :- "تاریخ گواہ ہے۔ کہ ہر ظالم قوم پر اللہ کا عذاب آیا — قرآن کے منکر بھی بے خبر نہ رہیں۔ ان کی بداعمالی کی سزا بھی یقینی ہے"

فضل ۲۴۲ — کوہ طور کی قسم! لکھی ہوئی کتاب کی قسم جو کھلے اوراق میں تلمبند ہوئی!

منکرین حق عذاب سے — بیت المعمور اور اونچی چھت (آسمان) کی قسم! جوش مارنے والے سمندر کی

ہرگز نہیں بچ سکتے — قسم! منکرین حق پر عذاب ضرور نازل ہو کر رہے گا کسی کی مجال نہیں کہ اسے ٹال سکے!

Marfat.com

جس دن آسمان چکر کھائے گا۔ اور پہاڑ اُڑتے پھریں گے۔ اس دن بکواس میں غافل رہ کر کھیلنے والوں کے لئے ہلاکت ہوگی۔ ان کو دھکّے دے دے کر آتشِ دوزخ کی طرف لے جائیں گے۔ پھر ان سے کہا جائیگا "یہی وہ دوزخ ہے جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔ کیا یہ جادو ہے۔ یا تم کو کچھ سوجھتا نہیں ؟

اب اس میں داخل ہو جاؤ۔ صبر کرو یا بے صبرے بن کر چیخو چلاؤ۔ تمہارے اعمالِ بد کی سزا یہی ہے "

نافرمانی سے بچنے والے کامیاب ہونگے

نافرمانی سے بچنے والے اس دن نعمائے الٰہی کے مزے اڑا رہے ہوں گے۔ پروردگار انہیں دوزخ سے بچائے گا۔ ان کو کھانے پینے کی ہر چیز میسّر ہوگی۔ ہر شخص اپنے اعمال کے عوض میں گرو ہے ۔

ہر قسم کے پھلوں اور گوشت کی جنّتیوں کے لئے ریل پیل ہوگی۔ وہ آپس میں وہاں بے فکری میں مزاح و خوش طبعی سے دل بہلائیں گے۔ ان کی خدمت کیلئے ایسے ملازم ہونگے۔ جو اپنی نفاست چستی اور عمدگی کے لحاظ سے گویا کہ موتی ہیں۔ جو احتیاط سے رکھے گئے ہیں۔ آپس میں بات چیت ہوگی تو کہیں گے :۔ بھائی اس سے پہلے تو ہمیں اپنے انجام کا بہت ڈر تھا۔ اب اللہ نے فضل کر دیا ہے اور ہمیں دوزخ کی لُو سے بچا لیا ہے۔ ہم یہی دعائیں مانگا کرتے تھے۔ وہ بڑا ہی محسن اور مہربان ہے

ع۔ آیات ۱-۲۸

اے پیامبرِ حق ! آپ ان لوگوں کو نصیحت کرتے جائیں۔ اللہ کے فضل سے

Marfat.com

آپ نہ تو کاہن ہیں اور نہ دیوانے! ——— منکرین حق آپ کو شاعر کہتے ہیں۔ اور آپ کے لئے گردش (ایام) کے منتظر ہیں۔ آپ کہہ دیں:۔ "میں بھی (تمہاری ہلاکت کا) منتظر ہوں"۔ ان کو اس بے راہ روی پر اُن کی عقلیں آمادہ کر رہی ہیں۔ یا یہ لوگ از خود شریر ہیں ؟

قرآن کو انسانی کلام کہتے ہیں۔ تو اس کے مقابلہ میں نکلیں ——— خود اپنی پیدائش پر غور کریں۔ آسمان و زمین کی خلقت پر نظر ڈالیں اور غور کریں۔ تو ایمان لائے بغیر چارہ کار نہ ہوگا ——— بتائیں تو سہی (کیا) حکمت حق کے خزانے ان کے قبضۂ قدرت میں ہیں ؟ یا کیا اُن کے پاس کوئی سیڑھی ہے۔ کہ وہ آسمان پر چڑھ کر باتیں سُن آتے ہیں (ان کو شرم نہیں آتی) کہ خدا کے لئے بیٹیاں تجویز کرتے ہیں اور اپنے لئے بیٹے!

بے مُزد تبلیغ کیا پیغمبر حق تبلیغ کے لئے کسی اُجرت کے طالب ہیں کہ وہ اس کے بوجھ سے دبے جاتے ہیں ؟ ——— یا کیا ان کے پاس کوئی علم غیب ہے ؟ ——— یا کیا یہ دھوکا دینا چاہتے ہیں ؟ ——— نہیں بلکہ وہ خود فریب میں مبتلا ہیں۔ یا کیا اللہ کے سوا کوئی معبود ہے ؟ نہیں وہ خدائے واحد ہر قسم کے شرک سے پاک ہے ؛

وہ آسمان سے ٹکڑا گرتا دیکھیں تو بھی عذاب الٰہی کا یقین نہ کریں اسے جما ہوا بادل کہہ کر لوگوں کو فریب دیں ؛

مجرموں کا انجام اے پیغمبر حق! ان کو اسی حالت میں رہنے دو۔ تا آنکہ بُرے دن کے صدمے سے مارے خوف کے ان کو غش آجائے اس دن یہ تمام مکّاریاں

Marfat.com

دھری کی دھری رہ جائیں گی اور ان کو کوئی مدد نہ مل سکے گی ؛
ظالموں کے لئے کئی عذاب ہیں۔ آپ حکم الٰہی کے انتظار میں صابر رہیں۔ ہر صبح پروردگارِ عالم کی حمد و ثنا کے نغمے بلند کریں۔ رات کے ایک حصہ میں بھی اور اس وقت بھی جب ستارے غروب ہو جاتے ہیں! ۴ آیات ۲۹-۴۹

تیئیسواں باب

سورۃ النجم (۵۳) - یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے اس میں ۶۲ آیات اور ۳ رکوع ہیں

موضوع :- بدعملی کی سزا یقینی ہے اس لئے کہ رسولِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اطلاعِ خداوندی پر مبنی ہیں اور خدا کے وعدے ہمیشہ سچ ہوتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں منکرینِ حق اندھیرے میں ٹامک ٹوئیے مار رہے ہیں ؛

فصل ۲۴۳ ستارے کی قسم جب وہ آسمان سے ٹوٹتا ہے کہ تمہارے رفیق نہ تو راہِ حق سے بھٹکے ہیں۔ نہ بہکے ہیں۔ نہ اپنی خواہشِ نفسانی سے باتیں بناتے ہیں۔ وہ تو وحیِ الٰہی کی پکار سنا رہے ہیں جسے زبردست قوت والے (جبریل امیں) نے سکھایا۔ وہ سرورِ کونین کے سامنے آ کھڑا ہوا۔ اور انہوں نے اسے پوری صورت میں کئی مشاہدہ فرمایا ہے ——— اس حال وحی قریب تر (دو کمانوں کے فاصلہ کے برابر) ہو کر وحی پہنچائی ؛
پیغمبرِ حق نے جو دیکھا۔ وہی کہا۔ کیا تم ان سے ان کے مشاہدے کا

Marfat.com

متعلق جھگڑتے ہو (حالانکہ) انہوں نے سدرۃ المنتہیٰ کے قریب جو نکو کاروں کی بہشت ہے۔ پھر بھی ایک مرتبہ اسے دیکھا جب کہ سدرہ چھا رہا تھا۔ پیغمبر حق کی نظر تو اس وقت بھی نہ بہکی اور نہ اُچٹی جب انہوں نے قدرت کے بڑے بڑے عجائبات دیکھے ؛

مشرکوں کو انتباہ، "اے مشرکو! کیا تم نے لات، عزیٰ اور منات پر بھی نظر کی! کیا ان میں کچھ قدرت ہے؟"

تم اپنے لئے بیٹے بناؤ اور خدا کے لئے بیٹیاں! یہ کیسی نامنصفانہ تقسیم ہے۔ یہ بُت تو صرف نام ہی نام ہیں۔ ان کے معبود ہونے کی کوئی سند نہیں، یہ لوگ محض نفسانی خواہشات کے بندے ہیں۔ ہدایتِ الٰہی کو مانتے تک نہیں۔ انسان کی ہوس کبھی پوری نہیں ہوتی۔ آخرت اور دنیا سب اللہ ہی کے اختیار میں ہے ؛ ع ۱ - آیات ۱ - ۲۵،

اللہ کی قدرت اور علم، کتنے ہی فرشتے آسمانوں میں بھرے پڑے ہیں۔ جن کی سفارش بلا اذن خدا کچھ بھی کام نہیں آتی۔ منکرینِ حق فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں بناتے ہیں۔ حالانکہ بغیر کسی علم کے یہ محض ان کے خیالی تکّے ہیں اور خیالی تکّے حق بات کے سامنے کبھی کارآمد نہیں ہو سکتے ——— اے پیغمبرِ حق! آپ لوگوں کی ذرہ برابر پروا نہ کریں۔ جو یادِ خدا سے غافل ہیں اور محض دنیا کے پجاری ہیں۔ ان کی عقل کی رسائی یہاں تک ہی ہے۔ تیرا رب حق پرستوں اور باطل پرستوں دونوں کو جانتا ہے ؛

آسمان اور زمین کی شہنشاہی اللہ ہی کے لئے ہے۔ تاکہ وہ ہر

Marfat.com

نیک و بد کو اس کے عمل کے مطابق جزا و سزا دے، وہ لوگ جو بڑے گناہوں اور بے حیائی کے کاموں سے بچتے رہتے ہیں (سوائے معمولی لغزشوں کے) تو پروردگار کی وسیع رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے ۔

اللہ جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔ پھر تم ماؤں کے پیٹ میں جنین بن کر رہے، نافرمانی سے بچنے والوں کو خوب جانتا ہے ۔

تم اپنے پاکیزہ ہونے کا ڈھنڈورہ نہ پیٹو۔ اللہ خود جانتا ہے کہ کون نافرمانی سے بچنے والا ہے ۔ ع ۲ - آیات ۲۶-۳۲،

راہِ حق سے منہ موڑنے والا۔

اے پیغمبر حق! آپ نے اس شخص کو دیکھا۔ جس نے آپ کی نصیحت سے منہ موڑ لیا۔ راہِ حق میں ذرا سا قدم اٹھا کر پھر پتھر کی طرح سخت ہو گیا۔ کیا اسے غیب کا علم ہے یا کیا وہ اپنا انجام دیکھ رہا ہے، کیا اُسے موسیٰؑ اور ابراہیمؑ کے صحیفوں کی پوری اطلاع نہیں ملی۔ کوئی کسی کا بوجھ اپنی گردن پر نہیں لے گا ۔

لیس للانسان الّا ما سعیٰ

انسان کو وہی کچھ ملتا ہے، جس کے لئے وہ کوشش کرتا ہے، اسکی کوشش سامنے آجائے گی اور اُسے پورا پورا بدلہ ملے گا۔ انجام کار سب کو اللہ کے ہاں جانا ہے (خوشی دے کر) وہی ہنساتا ہے اور (غم سے) وہی رُلاتا ہے وہی مارتا ہے اور وہی پیدا کرتا ہے۔ اسی نے نطفہ سے نر و مادہ کو پیدا کیا اور پھر دوسری بار زندہ اٹھانے کو لازم کر دیا ۔

مجرموں کا انجام

وہی لوگوں کو مالدار اور صاحب سرمایہ کرتا ہے اور شعریٰ ستاروں کا مالک بھی وہی ہے اسی نے عادِ اول۔ ثمود۔ قوم نوحؑ اور قوم لوط کی ظالم

Marfat.com

اور سرکش بستیوں کو ہلاک کیا اور اُلٹ دیا تھا (وہ بستیاں تو اجڑ گئیں)
اے مخاطب! اب تو اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں میں شک کرے گا۔ سرورِ کونین بھی اللہ کا ڈر سنانے والے ہیں۔ قیامت کی مصیبت کسی کے ٹالے ٹل نہیں سکتی ۔
کیا تمہیں ان کی اس بات پر تعجب نہیں کہ وہ قیامت پر ہنستے ہیں اور انہیں اپنے انجام پر رونا نہیں آتا۔ تم اس درجہ غافل نہ رہو ۔
اللہ کے سامنے سجدہ کرو اور اسی کی عبادت کرو ۔ ع ۲ آیات ۳۳/۶۲

سورۃ القمر (۵۴) اس سورۂ مبارکہ میں ۵۵ آیات اور ۳ رکوع ہیں۔
قیامت نظامِ عالم کی برہمی کا نام ہے۔ کچھ لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرتِ کاملہ کے منکر ہیں۔ دنیا کی ظاہری حالت ان کے ایمان و عمل کی بنیاد ہے اور وہ ان امور کی تصدیق کرنے میں ہچکچاتے ہیں۔ جن کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیامبر حق کے ذریعہ دی۔ ایسے لوگوں کو بعض نشانات کے ذریعہ یقین دلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سارے وعدے سچ ہیں۔ قیامت کا آنا اٹل ہے اور شق القمر وقوعِ قیامت کا خاص نشان ہے ۔

فصل ۲۴۴ قیامت قریب ہے

قیامت قریب آچکی اور (یوں سمجھو کہ) چاند پھٹ گیا۔ یہ شق القمر ایک عجیب واقعہ ہے لیکن ان لوگوں کے لئے تعجب انگیز نہیں جن کے دل نورِ ایمان سے منور ہیں۔ ہاں! منکرینِ حق تو ہر نشانِ الٰہی کو جادو کا نام دیکر روگردانی کریں گے۔ یہ لوگ اپنی خواہشات کے متبع ہیں۔ گزشتہ امتوں کے

Marfat.com

حالات ان کی تنبیہ کے لئے کافی تھے، یہی نہیں بلکہ لوگوں کے لئے ان عبرتوں میں دانائی کی باتیں بھی تھیں۔ مگر وہ اپنی ہٹ دھرمی میں کسی چیز سے فائدہ نہ اٹھا سکے ؛

مجرموں سے الگ رہو

اے پیامبر حق! آپ اُن سے کنارہ کش رہیں۔ وقت آنے پر یہ سب لوگ ایک آواز پر جمع ہو جائیں گے۔ اور قیامت کا دن ان کے لئے بڑا مشکل ہوگا۔ اس سے قبل نوح علیہ السلام کو جھٹلایا۔ ان کو دیوانہ کہا۔ اور جب اس پیامبر حق نے اپنے رب سے فریاد کی تو آسمانی بارش اور زمینی چشمے، ایک ایسا سیلاب بن کر نمودار ہوئے جس میں سوائے کشتی کے بچاؤ کا کوئی سہارا نہ تھا۔ یہ عذاب نافرمانوں کی شامتِ اعمال تھی۔ اگر ایسے عذاب سے بچاؤ چاہتے ہو تو قرآن عزیز جو آسان کتاب ہے اس سے نصیحت حاصل کرو ؛

قوم عاد!

قوم عاد نے بھی قانون الٰہی کو جھٹلایا۔ اس جرم کی پاداش میں ان پر سخت آندھی کا عذاب آیا اور وہ زناٹے کی ہوا میں کھجور کے تنوں کی طرح اکھاڑ کر پھینک دیئے گئے۔ یہ تھا انجام ان کی بے راہ روی اور نافرمانی کا!

کوئی ہے۔ جو اس قرآن عزیز کے قانون کو سمجھے اور اس سے عبرت پذیر ہو ؛ ع ۱ - آیات ۱-۲۳

قوم ثمود!

قوم ثمود نے ڈرانے والوں کو جھٹلایا اور (اپنے پیامبر صالح علیہ السلام سے) کہا: "کیا ہم ایسے شخص کی پیروی کریں جو ہماری طرح انسان ہے یہ تو

Marfat.com

بڑی دُور کی بات ہے۔ کیا وہی کے لئے اس سے بہتر اور کوئی آدمی نہ تھا۔
ہو نہ ہو یہ شخص جھوٹا لپاٹیا ہے "

صالح علیہ السلام نے فرمایا: "عنقریب یہ لوگ کل پرسوں تک معلوم کرلیں گے۔ کہ جھوٹا کون ہے "؟

اونٹنی بطورِ نشانِ حق ظاہر ہوئی۔ ان کے ساتھی (قیدار) نے ازراہِ ظلم اس کی کونچیں کاٹ ڈالیں۔ بس اب کیا تھا غضبِ الٰہی نے جوش مارا۔ ایک زور کی چیخ کا عذاب نازل ہوا اور وہ روندی ہوئی بآ کی طرح پامال ہوکر رہ گئے! ——— کوئی ہے جو قرآن عزیز کے ان مواعظ کو سمجھے۔ اور عبرت پذیر ہو!

قومِ لوطؑ!

لوطؑ کی قوم نے بھی ڈرانے والے پیامبروں کو جھٹلایا۔ اس جرم کی پاداش میں ان پر پتھراؤ کیا گیا۔ لوطؑ کا خاندان اپنی اطاعت کی وجہ سے محفوظ رہا۔ یہ ان کے شکرگزار ہونے کا ثمرہ تھا۔ قومِ لوطؑ کو وقت پر عذابِ الٰہی کی خبر دے دی گئی تھی۔ مگر وہ احکامِ الٰہی میں حجتیں نکالتے رہے اور مہمانوں (فرشتوں) کی بے عزتی کے درپے ہوئے۔ انجام کار ان کی آنکھیں مٹا دی گئیں اور وہ اندھے ہوکر رہ گئے۔ صبح ہوتے ہی ان کو عذابِ الٰہی نے آلیا اور وہ ذلیل ہوکر رہ گئے! کوئی ہے جو اللہ کے آسان کئے ہوئے قانون قرآن عزیز کو سمجھے اور سوچے؟ ۲۴ ۴۰ ۲۲

قومِ فرعون!

فرعون کی قوم کے پاس بھی (عذابِ الٰہی سے) ڈرانے والے آئے۔ انہوں نے اللہ کی تمام نشانیوں کو جھٹلا دیا اور سخت عذابِ الٰہی کا مورد

Marfat.com

ہے اے اہلِ مکّہ! کیا تم اُن پہلے انکار کرنے والوں سے قوّت اور وجاہت میں بڑھ کر ہو؟ یا کیا تم نے کوئی تحریرِ معافی حاصل کر لی ہے یا کیا ان کا کہنا ہے کہ ہماری بڑی جماعت ہے۔ عنقریب (اللہ کے مقابلہ میں) ان کا گروہ شکست کھائے گا اور مسلمانوں سے جب بھی مٹھ بھیڑ ہوئی اُن کو پیٹھ دکھانی پڑے گی ؛

(یہی نہیں) بلکہ اصل وعدہ تو قیامت کا ہے اور قیامت کا معاملہ بڑی آفت اور بڑی کبیر ہے۔ گمراہ مجرم انجام کار جہنم میں جائیں گے، اس دن ان کو منہ کے بل دوزخ میں گھسیٹا جائے گا اور کہا جائے گا: "آگ کی لپٹ کا مزہ چکھو!"

اللہ تعالےٰ نے ہر چیز کو مقرّرہ اندازہ کے ساتھ پیدا کیا ہے اور خدائی کام تو بس اشارۂ الٰہی پر آنکھ جھپکتے ہی انجام پذیر ہو جاتے ہیں ؛

اے کفّارِ مکّہ! تمہارے کتنے ہی ہم مشرب (منکرینِ حق) عذابِ الٰہی کا شکار ہوئے! کوئی ہے جو اُن کے انجام کو دیکھ کر عبرت پذیر ہو!

ان (مجرموں) کے تمام اعمال خدائی ریکارڈ میں موجود ہیں، نافرمانی سے بچنے والے بہشت کے باغوں اور نہروں میں سچی عزت کی جگہ بادشاہِ دو جہاں قادرِ مطلق کے مقرّب ہونگے!

سورۃ الرّحمٰن (۵۵) یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے۔ اس میں ۷۸ آیات اور ۳ رکوع ہیں۔ اللہ تعالےٰ کے صفاتی ناموں میں ایک نام الرّحمٰن ہے،

Marfat.com

کفارِ مکہ نے اس نام کو سن کر کہا تھا۔ ما الرحمٰن ؟ (رحمٰن کیا ہے ؟) اللہ تعالیٰ نے حکیمانہ انداز میں نہایت عمدگی کے ساتھ شانِ رحمانیت کی وضاحت فرمائی اور ضمناً تذکیر کے مختلف پیراؤں میں اس سورۂ مبارکہ کو دعوت و ارشاد کا ایک زرّیں درس بنا دیا!

فصل ۲۴۵ الرحمٰن کے انعامات

(خدائے) رحمان نے قرآنِ عزیز سکھایا۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا پھر اس کو قوّتِ گویائی عطا کی۔ سورج اور چاند ایک حساب کے مطابق گردش میں ہیں (چھوٹی) بوٹیاں (جھاڑیاں) اور درخت بارگاہِ خداوندی میں سربسجود ہیں۔ اسی (خدا) نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو بنا دی تاکہ تم لوگ تولنے میں (حدِ اعتدال سے) تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ صحیح تولو۔ اسی (خدا) نے انسانوں کے فائدے کے لئے زمین بنا دی ہے جس میں میوے ہیں اور کھجور کے درخت ہیں۔ جن پر قدرتی غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔ اناج ہے جس کے ساتھ بھُس ہے اور خوشبودار پھول ہیں ؛

(ان سب نعمتوں کو دیکھتے ہوئے اے منکرو!) تم اپنے پروردگار کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کروگے ؟

انسانی پیدائش اور خدا کی قدرتیں

(اس (خدا) نے ٹھیکرے کی مانند بجتی ہوئی مٹّی سے انسان کو پیدا کیا اور آگ کی لُو سے جنّوں کو (پھر اے جنّو اور انسانو!) تم کون کون سی نعمتوں سے مکروگے ؟

وہی (خدا) دو مشرق اور دو مغرب کا مالک ہے۔ پھر تم اس کی نعمتوں کا کیسے انکار کر سکتے ہو ؟ اسی (خدا) نے کھارے اور میٹھے دو سمندر بنائے جو

Marfat.com

آپس میں ملتے ہیں - دونوں کے درمیان ایک پردہ رہتا ہے جو آڑ بنا ہوا ہے دونوں سمندروں میں سے موتی بھی نکلتے ہیں اور مونگا بھی کیا ان نعمائے الٰہی کا انکار ہو سکتا ہے ؟

جہاز سمندروں میں پہاڑوں کی مانند کھڑے رہتے ہیں - یہ بھی اسی کی نشان ہیں ! کیا اب بھی اللہ کی نعمتوں کا انکار کرو گے ! ع آیات $\frac{1}{25}$

بقا صرف خدا کی ذات کو ہے

روئے زمین کی ہر چیز فنا ہو جانے والی ہے - صرف تمہارے پروردگار کی ذات باقی رہ جائے گی - جو عظمت و جلال کا مالک ہے ـــــ کیا تم اسکے انعامات کو جھٹلا سکتے ہو ؟

(فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ) (تم اللہ کی کون کون سی نعمتوں کا انکار کرو گے)

یہ جملہ بطور تنبیہ سورۃ کے اخیر تک کئی بار آیا ہے - باقی تعلیمات کا خلاصہ یہ ہے :

زمین و آسمان کی ہر چیز رحمت حق کی سائل ہے - اللہ دنیا کے انتظام سے ایک لمحہ کے لئے بھی دست بردار نہیں ہوتا - اس کا اعلان ہے کہ عنقریب انسانوں اور جنوں کی طرف وہ حساب اعمال کے لئے توجہ فرمائیگا اور اس وقت کوئی چیز بھی اس کی باریک بین نگاہ سے بچ نہ سکے گی اگر زمین و آسمان کے کناروں سے بھی کوئی راہ فرار تلاش کرے گا تو شعلوں کی لپٹ اسکو لوٹا دے گی :

ایک وقت آجائے گا جب آسمان پھٹ جائے گا - اس کی رنگت تیل کی طرح (لال) ہو جائے گی اور یہی آخری فیصلہ کا دن ہوگا جنوں اور

Marfat.com

انسانوں سے ہر گناہ کی باز پُرس ہوگی۔ مجرم اپنے چہروں سے پہچان لئے جائیں گے۔ ان کو بداعمالیوں کی پاداش میں سر کے بالوں اور پاؤں سے پکڑ کر جہنّم میں جھونک دیا جائے گا۔ "یہ وہ جہنّم ہے جس کا تم انکار کرتے تھے" وہ کھولتے ہوئے پانی میں بے قرار ہو کر تلملا اٹھیں گے"۔ ۴ع آیات ۲۵/۴۵

نکوکار کا اجرِ عظیم

ہر اس نکوکار کو جس کے دل میں خوفِ خدا ہے۔ بہشت میں دو باغ ملیں گے۔ باغ بھی ایسے جو ہرے بھرے ہوں گے۔ جن کے درخت میووں سے لدے ہونگے۔ میووں کی کئی اقسام ہوں گی۔ جنتی وہاں استبرق کے اَستر والے تکیوں پر بیٹھے تازہ بتازہ جھکے ہوئے پھل کھائیں گے۔ وہاں پاک دامن حُوریں ہونگی۔ باحیا ایسی کہ غیر کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھیں اور جنّتیوں سے قبل اُن کو کسی نے چھوا تک نہ ہوگا۔ ان کی رنگت یاقوت اور مرجان کی طرح دلکش ہوگی ——— نیکی کرنے والوں کیلئے بہرحال نیک اجر ہے۔ جنّتیوں کے لئے اور باغ بھی ہونگے جو گہرے سبز ہوں گے۔ اُن میں چشمے اُبل رہے ہوں گے۔ وہاں میوے اور کھجوریں ہوں گی۔ انار ہوں گے، نیک سیرت اور خوبصورت عورتیں ہوں گی۔ ایسی حُوریں (باپردہ) جنہیں باہر کی ہوا بھی نہیں لگنے پاتی اور نہ ان تک کسی کی رسائی ہے (نہ جنّوں کی نہ انسانوں کی) جنّتی وہاں سبز قالینوں اور عمدہ فرشوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے ———

اے پیامبرِ حق! تمہارے پروردگار کا نام بڑا بابرکت ہے۔ اور وہ بڑی عظمت والا اور لوگوں پر احسان کرنے والا ہے"۔

Marfat.com

اس سورۃ میں باربار اللہ کی نعمتوں کی یاد دلائی گئی ہے۔ باربار جتلانے سے مطلب یہ ہے۔ کہ باربار اللہ تعالےٰ کا شکر کیا جائے ع

شکرِ نعمتہائے تو چنداں کہ نعمتہائے تو

سورۃ الواقعہ (۵۶) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے۔ اس میں ۹۶ آیات اور ۳ رکوع ہیں؛ اس کے نام کی وجہ تسمیہ پہلی ہی آیت میں مذکور ہے' اور وقوع میں آنے والی چیز جزا و سزا کی گھڑی ہے دنیا کی جزا و سزا اور قیامت کی جزا سزا دونوں الواقعہ میں آجاتی ہیں۔ اس سورۃ میں تین گروہوں کا ذکر ہے، اوّل :۔ مقرّبینِ بارگاہِ الٰہی ، دوم :۔ عام مومن، سوم :۔ مکذّبین (قانونِ حق کے منکر) اور سچائی کے دشمن ؛

فضل ۴۶ قیامت کی اطلاع

جب قیامت وقوع میں آئے گی تو اس وقت لوگوں کا فرق مراتب ظاہر ہوگا۔ بعض (گنہگاروں) کو وہ نیچا دکھائے گی اور بعض نکوکاروں کو سربلند کردے گی۔ اس وقت زمین بڑے زور سے ہلنے لگے گی اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہوجائیں گے گویا کہ وہ اُڑتا ہُوا غبار ہیں ؛

انسانوں کی تین قسمیں

اس وقت تم لوگوں (انسانوں) کی تین قسمیں ہوں گی۔ پہلے برکت[1] والے دوسرے[2] بدبختی والے اور تیسرے[3] وہ جو بارگاہِ خداوندی کے مقرّب ہیں۔ برکت والے اور مقرّب بہشت کے عمدہ باغوں میں جگہ حاصل کریں گے وہ بڑے بڑے تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہونگے۔ وہاں غلمان (نوعمر ملازم) آبخورے لوٹے اور شرابِ صاف کے جام لاتے اور لے جاتے ہونگے

Marfat.com

وہ ایسی پاکیزہ شراب ہوگی کہ اس سے نہ تو خمار ہوگا اور نہ کسی لغوبات کی تحریک
پسندیدہ میوے اور پرندوں کے گوشت میسّر ہوں گے۔ ان نعمتوں کے علاوہ
تسکین قلب کے لئے خوبصورت حُوریں ہوں گی۔ یہ ان کے نیک اعمال کا بدلہ
ہوگا۔ اسلئے وہاں کوئی لغو یا خلافِ تہذیب بات نہ ہوگی۔ ہر طرف سے سلام
سلام کی آوازیں آرہی ہونگی ؛

اصحاب الیمین اور اُن کا اجر

اصحاب الیمین (برکت والے) کا کیا کہنا! ان کو بے کانٹے کی بیریوں لدے ہوئے کیلوں، لمبے لمبے سایوں، پانی کے جھرنوں (گرتا ہوا پانی) اور انواع کے میووں (جو بارہ مہینے بلا روک ٹوک ملیں گے) کے ذخائر میسّر ہونگے ؛

اصحاب المشئمہ (بدبخت)

بدبختی والے (بائیں ہاتھ والے) کی بُری حالت ہوگی، لُو، اُبلتا ہُوا پانی اور سیاہ دھُواں ان کا استقبال کرے گا۔ نہ تو خنکی ہوگی اور نہ کوئی عزت کی جگہ۔ یہ لوگ دُنیا میں آسودہ حال تھے اور آسودگی کے غرّے میں بڑے گناہ (یعنی شرک) پر اصرار کرتے تھے۔ قیامت کو دوبارہ زندہ ہونے پر تعجّب کرتے تھے۔ انہیں اپنی اور آباواجداد کی دوسری زندگی پر حیرانی ہوتی تھی ؛

اے پیامبرِ حق! آپ اب اعلان کردیں کہ یقیناً اگلے اور پچھلے سب وقتِ مقررہ پر اکٹھے کئے جائیں گے ؛

Marfat.com

منکروں کا انجام

پھر اے منکرینِ حق! تمہیں تھوہر کا درخت کھانا ہوگا۔ اسی سے پیٹ بھرنا ہوگا اور اوپر سے اُبلتا ہُوا پانی پینا ہوگا۔ جو تم پیاسے اونٹ کی طرح پیو گے۔ یہ اُن مجرموں کی مہمانی ہوگی ؛

تذکیر بآلاء اللہ

جب پیدا اللہ نے کیا تو اس کے دوبارہ پیدا کرنے کو تم سوچ کیوں نہیں سمجھتے! (سوچو تو سہی) انسان کو مادہ منویہ سے پیدا کرنے والا کون ہے؟ انسان یا خدا!

انسان کی موت کا وقت مقرر کر دیا گیا ہے اللہ اس پر بھی قادر ہے کہ انسانی شکلیں بدل دے اور ایک نئی صورت پر پیدا کر دے جو تم جانتے تک نہیں۔ پہلی پیدائش کیوں تمہارے لئے سامانِ نصیحت نہیں بنتی؟

کھیتی کو دیکھو! اسے تم اگاتے ہو یا ہم؟ (خدا)۔ اگر اللہ چاہے تو کھیتی کو فصل پکنے سے پہلے برباد کر دے اور انسان دیکھتے رہ جائیں۔ اس حال میں انسان کی پکار یہ ہو: "ہم پر چٹی پڑ گئی بلکہ ہم محروم رہ گئے"۔ کیا تم نے وہ پانی دیکھا جو تم پیتے ہو۔ اسے بادل سے اتارنے والا کون ہے؟ خدا یا انسان؟ اگر اللہ چاہے تو اس پانی کو کھاری بنا دے (اے انسانو!) پھر تم کیوں اللہ کے شکر گزار نہیں ہوتے۔ جن لکڑیوں سے تم آگ جلاتے ہو ان کے درختوں کو پیدا کرنے والا کون ہے؟ تم انسان یا خدا؟ آگ کو (جہنم کی) یاد دلانے اور مسافروں کے فائدے کے لئے بنایا گیا ہے ؛

اے پیامبرِ حق! اپنے پروردگار عالی شان کے نام کی تسبیح و تقدیس کرتے رہو ؛ ع آیات ۳۹-۷۴،

Marfat.com

قرآن عزیز کی قدر و منزلت،

قرآنِ عزیز کے حصّوں کے نزول کی قسم! (اور یاد رہے کہ) جاننے والوں کے لئے یہ بہت بڑی قسم ہے، یقیناً یہ قرآن بڑی قدر و منزلت والا قانون ہے، ایسی کتاب میں محفوظ ہے جو احتیاط سے رکھی ہوئی ہے اسے پاک (انسانوں اور فرشتوں) کے بغیر کوئی ہاتھ نہیں لگا سکتا۔ یہ پروردگارِ عالم کی طرف پیامبر آخر الزمان پر نازل ہوا ہے ـــــ کیا تم لوگ اس کلامِ پاک کے منکر ہو؟

تم انکار کرنے والوں میں شامل ہو کر بھول جاتے ہو کہ (انسانی زندگی پر) ایک وقت آتا ہے جب تمہاری جان حلق میں آ پہنچتی ہے اور آنکھیں عاجزانہ دیکھتی رہ جاتی ہیں ؛

اگر تم اللہ تعالےٰ کے قبضۂ قدرت میں نہیں ہو تو جان کو واپس کیوں نہیں لوٹا دیتے!

ماننے والا اگر بارگاہِ خداوندی کے مقربوں میں سے ہے تو اس کیلئے آرام و آسائش ہے، با فراغت روزی ہے۔ اور بہشت کی نعمتیں ہیں ؛

اگر وہ اصحاب الیمین (برکت والوں) میں سے ہے تو اس تک سلام سلام کی آوازیں آئیں گی ـــــ اور (اگر) منکرینِ حق (گمراہوں) میں سے ہے، تو اُبلتے پانی کی مہمانی ہوگی اور انجام کار جہنم تک رسائی ـــــ یہ اطلاعاتِ خداوندی سچی اور یقینی ہیں ؛

(اے پیغمبر!) اپنے پروردگارِ عالی شان کے نام کی پاکیزگی بیان کر

(سورہ ۵۶ آیات ۷۵-۹۶)

Marfat.com

سورۃ الحدید (۵۷)

یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے' اس میں ۴ رکوع اور ۲۹ آیات ہیں۔ اس سورت کا نام الحدید (فولاد) اس حقیقت کو بے نقاب کرنے کی وجہ سے رکھا گیا ہے کہ جب لوگ حق کو نیست و نابود کرنے پر تُل جاتے ہیں تو قیامِ حق کے لئے انبیاء کو بھی تلوار اٹھانی پڑتی ہے یعنی نظامِ الٰہی کے لئے تذکیر و موعظت کے ساتھ ساتھ فولادی ہاتھوں کی بھی ضرورت ہے۔ جو مجرموں کی سرکوبی کر سکیں ؛

فصل ۲۴۷ — اللہ کی شہنشاہی

آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق غالب اور حکمت والے خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہے' آسمان و زمین کی بادشاہت اسی کی ہے، وہی زندہ کرتا اور وہی مارتا ہے' وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ وہ (سب سے) پہلے (سب سے) آخر (سب پر) ظاہر اور (سب سے) مخفی ہے اور وہ ہر چیز سے واقف ہے ؛

اس قادرِ مطلق نے چھ دن (ادوار) میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا۔ پھر عرشِ بریں پر جا گزین ہو گیا ؛

جو چیز زمین میں داخل ہوتی ہے (بیج وغیرہ) اور جو چیز زمین سے باہر آتی ہے (درخت وغیرہ) سب سے اللہ تعالیٰ واقف ہے۔ وہ آسمان سے اترنے والی اور اوپر چڑھنے والی چیزوں کو بھی جانتا ہے۔ اللہ ہر حال میں اپنے بندوں کے ساتھ ہے اور ان کے اعمال سے باخبر ہے۔ آسمانوں اور زمین کی سلطنت اسی کی ہے اور تمام کاموں کا مدار اللہ پر ہے' دن اور رات کی تبدیلیاں وہی کرتا ہے اور وہ لوگوں کے دلی خیالات تک سے واقف ہے ؛

لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ۔ جس مال میں اس نے تمہیں اپنا نائب بنایا ہے اس میں سے خرچ کرو۔ ایسا کرنے میں تمہارے لئے

Marfat.com

بڑا اجر ہوگا ؛

رسولِ امین کی دعوت

تم کو کیا ہو گیا ہے۔ کہ رسولِ امین کی دعوتِ حق پر کان نہیں دھرتے، خدا تم سے ایمان لانے کا عہد لے چکا ہے اور وہی ہے جو اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر قرآنِ عزیز کی واضح آیات نازل فرماتا ہے۔ تاکہ تم کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لے آئے۔ اللہ بڑا شفیق اور مہربان ہے ؛

راہِ حق میں مال خرچ کرنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ تو سمجھ لو کہ بالآخر آسمانوں اور زمین کا وارث اللہ ہی ہوگا ؛

فتح سے پہلے اور بعد میں خرچ کرنے والے

فتح سے پہلے خرچ کرنے والے بعد میں خرچ کرنے والوں کے برابر نہیں ہو سکتے۔ یوں حسنِ سلوک کا وعدہ تو اللہ نے سب ہی سے کر رکھا ہے، اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ؛ ع - آیات ۱ - ۱۰،

اللہ کو قرض دینے والے !

کون ہے جو اللہ کو خوش دلی سے قرض دے یعنی اس کے لئے نیک عمل کرے) تو اللہ (ایسے نیکوکار کو) عمدہ اجر دے گا ؛

اے پیغمبرِ حق! تم اس دن مومن مردوں اور مومن عورتوں کو دیکھو گے کہ ان کا ایمان مشعلِ نور بن کر اُن کے آگے اور ان کی داہنی جانب چل رہا ہوگا۔ انہیں ہمیشگی کے باغات میسّر ہونگے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے ؛ اس (قیامت کے) دن منافق مرد اور منافق عورتیں مومنوں سے کہیں گے "ذرا ٹھہرو! ہم بھی اس روشنی سے فائدہ اٹھا لیں"۔ کہا جائے گا "پیچھے جاؤ! کوئی اور روشنی تلاش کرو"۔ اس کے بعد دونوں فریقوں کے درمیان

Marfat.com

ایک دیوار کھڑی کر دی جائے گی۔ مومنوں کے لئے رحمت کا دروازہ کھل جائیگا اور منافق عذابِ الٰہی کا شکار ہونگے۔ منافق پکار پکار کر کہیں گے "کیا ہم دنیا میں تمہارے ساتھ نہ تھے؟" وہ کہیں گے "ساتھی تو تھے لیکن تم شک اور جھوٹی آرزوؤں کے فتنہ میں مبتلا رہ کر مومنوں پر کسی آفت کے آجانے کے منتظر رہے، یہاں تک کہ حکم خدا آپہنچا اور شیطان دغاباز اللہ کے بارے میں تم کو دھوکا دیتا رہا۔ تو آج نہ تو تم (منافقوں) سے معاوضہ قبول کیا جائے گا اور نہ ہی کافروں سے، تم سب کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہی تمہاری رفیق ہے یہ کیسا برا ٹھکانا ہے ؎

یادِ الٰہی اور خوفِ خدا۔

کیا مسلمان کے لئے ابھی یہ وقت نہیں آیا۔ کہ ان کے دل تلاوت قرآن عزیز اور ذکرِ الٰہی کے لئے گداز ہوں اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں، جن کو ان سے پہلے کتاب حق ملی (لیکن غفلت میں زمانہ دراز گزر گیا) اور وہ بدکار کے بدکار ہی رہے ؎

لوگو! جان لو۔ زمین کو مر جانے (افتادہ ہو جانے) کے بعد اللہ ہی زندہ کرتا ہے قدرت حق کی یہ نشانیاں تمہارے سمجھانے کے لئے کھول کھول کر بیان کر دی گئی ہیں ؎

یقیناً وہ مرد اور عورتیں جو خیرات کرتے ہیں۔ اللہ کو اعمالِ نیک کا قرضِ حسنہ دیتے ہیں۔ وہ اجر کریم کے مالک ہونگے ؎

سچے مومن

اللہ اور اس کے رسول پر سچے دل سے ایمان لانے والے ہی پروردگار کے ہاں اجر اور نور کے لحاظ سے صدیقوں اور شہیدوں کے

Marfat.com

درجوں میں ہوں گے ؛

فصل ۲۴۸ جو لوگ آیاتِ الٰہی کا انکار کرتے ہیں۔ ان کو ٹھکانا دینے ہیں۔ تو یہی دوزخی ہیں ؛ پ۴ آیات ۱۱- ۱۹ ،

دنیا کی زندگی محض ایک کھیل ہے لوگو! سمجھ لو۔ کہ دنیا کی یہ زندگی محض ایک کھیل تماشہ ہے ظاہری طمطراق۔ باہمی تفاخر اور طلبِ مال و اولاد کے سوا کچھ بھی نہیں ؛

ایک مثال اس کی مثال بارش کی سی ہے بارش زمین پر برستی ہے۔ تو اس سے کھیتی لہلہانے لگتی ہے اور کاشتکار اسے دیکھ کر خوشیاں کرنے لگتے ہیں۔ پھر پک کر خشک ہو جاتی ہے اور انسان دیکھتا ہے کہ زرد ہو گئی ہے (انجام کار) چورا چورا ہو جاتی ہے غرض دنیا کی زندگی چند روزہ رونق ہے۔ اور آخرت میں اس کے دو انجام ہیں۔ بروں کے لئے عذاب سخت اور نکوکاروں کے لئے گناہوں کی معافی اور خوشنودی ؛

لوگو! اپنے پروردگار کی مغفرت کی طرف لپکو اور اس جنت کی طرف جس کی فراخی آسمان اور زمین کی فراخی کی طرح ہے۔ یہ جنت اللہ اور رسول پر ایمان لانے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے ؛

علم الٰہی جتنی مصیبتیں زمین پر نازل ہوتی ہیں وہ علم الٰہی میں محفوظ ہیں اور اللہ کے لئے یہ ایک سہل سی بات ہے۔ یہ اطلاع اس لئے ہے تاکہ کوئی چیز تم سے جاتی رہے تو تم اس کا رنج نہ کرو اور کسی عطائے الٰہی پر اترا ؤ نہیں، اسلئے کہ اللہ کسی اترانے والے شیخی باز کو پسند نہیں کرتا وہ لوگ

Marfat.com

جو خود بخیل ہیں۔ لوگوں کو بخل کی ترغیب دیتے ہیں۔ ان نصیحتوں سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ تو کچھ شک نہیں کہ اللہ بے نیاز اور ہر حال میں سزاوارِ حمد و ثنا ہے ؛

کتاب و میزان کا نزول، لوہا اور اس کے فوائد

فرمانِ الٰہی ہے :۔ "تحقیق ہم نے نبیوں کو کھلے کھلے معجزے دے کر بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب و میزان اتاری۔ تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں ؛ ہم نے لوہا پیدا کیا۔ اس میں سخت طاقت ہے۔ اور لوگوں کے لئے فائدے بھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی آزمائش بھی ہے" تاکہ اسے معلوم ہو جائے کہ کون غائبانہ اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے (ورنہ) حقیقت میں اللہ ہی قوی والا غالب ہے ؛ ع۳ آیات ۲۰-۲۵ ،

رہبانیت انسانی ایجاد ہے ،

ہم نے نوحؑ اور ابراہیمؑ کو پیامبر بنا کر بھیجا۔ پھر ان کی نسل میں نبوت اور کتاب کا سلسلہ قائم رکھا۔ ان میں سے کچھ لوگ ہدایت پر رہے اور بہتیرے نافرمان ہیں ؛

اُن کے بعد ان کے نقشِ قدم پر چلنے والے رسول بھیجے گئے۔ عیسیٰؑ ابن مریمؑ بھی ان میں سے ہیں اور ہم نے ہی ان کو انجیل عطا کی تھی جو لوگ ان کے پیرو ہوئے ان کے دلوں میں مہربانی اور رحم ڈال دیا۔ اور رہبانیت انہوں نے خود ایجاد کر لی۔ ہم نے ان پر (وہ طریق) فرض نہیں کیا تھا۔ یہ طریق انہوں نے رضائے الٰہی کے حصول کے لئے اختیار کیا تھا۔ لیکن وہ اس کی نگہداشت نہ کر سکے۔ پھر ہم نے مومنوں کو تو اجر دیا۔ اور بہت اُن میں سے بدکار ہی رہے ؛

رحمتِ حق !

مومنو ! اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو اور رسولِ برحق پر ایمان لاؤ

Marfat.com

(خدا) تمہیں اپنی رحمت کے دو حصے دے گا اور تمہارے لئے نور پیدا کر دیگا۔ جس کی روشنی میں تم چلو گے۔ وہ تمہارے گناہ معاف فرمائے گا اللہ بخشنے والا مہربان ہے ۔

(یہ اطلاع اس لئے ہے) کہ اہل کتاب کو معلوم ہو جائے اور وہ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ مومنوں کو فضل الٰہی پر کچھ دسترس نہیں۔ فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عنایت کرے اللہ کا فضل بہت بڑا ہے ۔

سورۃ المجادلۃ (۵۸)

یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے۔ اس میں ۳ رکوع اور ۲۲ آیات ہیں ۔ اس سورت کا نام ایک مسلمان عورت کے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مجادلہ سے لیا گیا ہے مگر ابتدائے سورت میں اس کا ذکر کر کے باقی ساری سورت میں دشمنان حق کی منصوبہ بازیوں اور شرارتوں کا ذکر ہے۔ یہ سورت ہجرت کے سال چہارم سے پہلے کی ہے ضمناً اس سورہ مبارکہ میں اسلامی سیاسی جماعت کے فرائض اور ان کے دائرہ اختیارات کو بھی بیان کیا ہے اور ان لوگوں کا ذکر بھی کر دیا ہے جو نااہل ہیں اور جماعت میں داخل ہونے کے قابل نہیں ۔

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ (۲۸)

فضل ۲۴۹ اے پیامبر حق! اللہ نے اس عورت (خویلہ بنت ثعلبہ) کی بات سن لی۔ جو اپنے شوہر (اوس ابن صامت) کے بارے میں تم سے جھگڑتی اور فہمار (ماں کہہ دینا) کے احکام خدا سے فریاد کرتی تھی۔ اللہ تمہاری گفتگو سن رہا تھا۔ بے شک وہ سننے والا اور دیکھنے والا ہے ۔

Marfat.com

مسایانو! جو لوگ تم میں سے اپنی بیویوں کے ساتھ ظہار کر بیٹھیں یعنی ان کو مائیں کہہ دیں تو بغیر کفارہ دیئے ان کی طرف نہ لوٹیں ——— کفارہ یہ ہے۔ کہ وہ ایک غلام آزاد کریں۔ طاقت نہ ہو تو ۶۰ روزے رکھیں۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائیں۔

تو وہ ان کے کہنے سے مائیں نہ ہو جائیں گی۔ مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا ہے۔ یہ حرکت ایک بیہودہ، نامعقول اور جھوٹ بات ہے۔ اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے۔ ظہار کرنے والے جب تک کفارہ نہ دیں وہ اپنی بیویوں کی طرف نہ لوٹیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مقررہ حدود ہیں اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں وہ ذلیل کئے جائیں گے۔ اسی طرح جیسے ان سے پہلے مخالفت کرنے والے ذلیل ہوئے۔ ہم نے واضح آیات اتاریں (اب) انکار کرنے والوں کے لئے ذلت کی مار ہوگی (وقت آجائے گا) جب اللہ ان سب کو دوبارہ اٹھائے گا اور ان کے اعمال کی خبر دے گا۔ جو اللہ کے پاس محفوظ ہیں لیکن وہ بھول چکے ہیں۔ اللہ ہر چیز پر گواہ ہے ۔ ع۔ آیات ۱ تا ۶،

مشورہ کی غیبی مشورہ

اے پیغمبر حق! کیا آپ نے اس بات پر نظر نہیں کی کہ آسمانوں اور زمین کی ہر چیز سے اللہ تعالیٰ واقف ہے۔ جب تین آدمی باہمی صلاح و مشورہ کرتے ہیں تو وہ چوتھا ہوتا ہے۔ پانچ مشورہ کریں تو پانچواں ہوتا ہے۔ اسی طرح پانچ میں پچاس۔ اس سے کم یا زیادہ کہیں بھی ہوں وہ ضرور انکے ساتھ

Marfat.com

ہوتا ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ان کو بدی اعمال سے اطلاع دے گا
اللہ ہر چیز سے واقف ہے کیا آپ نے ان لوگوں کے حال پر نظر نہیں
کی۔ جن کو کانا پھوسی کرنے سے منع کر دیا گیا تھا لیکن وہ باز نہ آئے
بلکہ گناہ، سرکشی اور رسول پاک کی نافرمانی میں سرگرم رہے جب تمہارے
پاس آتے ہیں۔ تو ان لفظوں میں تم پر سلام نہیں بھیجا۔ ان
لفظوں میں سلام کہتے ہیں۔ دل میں خیال کرتے ہیں کہ ہماری اس
برائی پر اللہ ہمیں کیوں سزا نہیں دیتا۔ ان (مجرموں) کے لئے جہنم
کافی ہے اور وہ بدترین ٹھکانا ہے ؛

مومنوں کو انتباہ

مومنو! جب تم الگ ہو کر کوئی بات چیت کرو تو گناہ، زیادتی اور
رسول کی نافرمانی کی بات چیت نہ کرو۔ بلکہ نیکی اور تقوے کی بات چیت
کرو۔ اللہ کی نافرمانی سے بچو۔ تم اسی کی طرف اکٹھے کئے جاؤ گے،
یہ خفیہ مشورہ شیطان کی طرف سے ہے تاکہ مومنوں کو غم میں ڈالے اور وہ
اللہ کے اذن کے بغیر کوئی نقصان پہنچانے والا نہیں۔ مومن تو ہر حال
اللہ ہی پر بھروسہ رکھیں ؛

فصل ۲۵۰
آداب مجلس

اے مومنو! جب تمہیں کہا جائے کہ مجلسوں میں کشادہ ہو جاؤ تو کشادہ
ہو جایا کرو۔ اللہ تمہارے لئے کشادگی کر دے گا جب کہا جائے اٹھ
جاؤ تو اٹھ جایا کرو۔ اللہ عالم مومنوں کے درجات بلند کر دے گا اور
وہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ؛

جب تم رسول سے الگ ہو کر بات چیت کرو تو اپنے مشورہ سے پہلے

Marfat.com

صدقہ دے لیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر اور زیادہ پاکیزگی کا موجب ہے۔ اگر استطاعت نہ ہو تو اللہ مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ کیا تم اس حکم سے ڈر گئے کہ اپنے مشورہ سے پہلے صدقہ دیا کرو (اچھا جب تم (ایسا) نہ کر سکو تو اللہ نے تمہارا قصور معاف کر دیا۔ اب تم نماز کو قائم کرو زکوٰۃ دو۔ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ۔ ع ۲ ۔ آیات ۷ ۔ ۱۳،

منافقوں کے کرتوت اور ان کا انجام

اے پیغمبر حق! کیا آپ نے ان منافقوں کے حال پر نظر نہیں کی جنہوں نے ایسے لوگوں سے یارانہ گانٹھا۔ جن پر اللہ ناراض ہے، ان (منافقوں) کا تم سے کوئی تعلق نہیں۔ وہ جھوٹی قسمیں کھاتے ہیں اور وہ بھی جان بوجھ کر ایسے مجرموں کے لئے اللہ نے سخت عذاب تیار کر رکھا ہے، ان کے کرتوت نہایت برے ہیں۔ انہوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے تاکہ لوگوں کو راہ حق سے روکیں۔ پس ان کے لئے ذلت کی مار ہے ۔

ان کے مال یا ان کی اولاد اللہ کے مقابلہ میں کسی کام نہ آئیں گے۔ وہ ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے ۔

حزب الشیطان (شیطانی گروہ)

حشر کے دن وہ بدبخت اللہ کے سامنے بھی قسمیں کھائیں گے۔ جس طرح تمہارے سامنے قسمیں کھایا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ وہ راہ صواب پر ہیں۔ خبردار! وہ یقیناً جھوٹے ہیں۔ شیطان ان پر غالب آگیا ہے۔ اور اس نے اللہ کا ذکر بھلا دیا ہے، یہ شیطان کا گروہ ہیں۔ اور آگاہ رہو کہ شیطان کا گروہ ہی خسارہ میں رہے گا ۔

Marfat.com

اللہ اور اس کے رسول کے دشمن ذلیل ترین لوگوں میں ہونگے - اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ غلبہ اس کی ذات اور اس کے پیغمبروں کے لئے خاص ہے بے شک اللہ تعالیٰ طاقتور اور غالب ہے ۔

حزب اللہ

سچے مومن اللہ اور اس کے رسولوں کے دشمنوں کا کبھی ساتھ نہیں دے سکتے گو وہ ان کے باپ، بیٹے، بھائی اور رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں ان کے قلوب ایمان سے سرشار ہیں اور فیضانِ غیبی سے ان کی تائید ہو رہی ہے - اللہ تعالیٰ ان کو ہمیشگی کے ایسے باغات میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں رواں ہونگی - اللہ ان سے راضی اور وہ اللہ سے راضی - یہی حزب اللہ (اللہ کا گروہ) ہیں - ——— دیکھو (انجام کار) اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہوگا ۔ ۳۶ - آیات ۱۴ - ۲۲ ،

سورۃ الحشر (۵۹) یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے اس میں ۲۴ آیات اور ۳ - رکوع ہیں ——— موضوع ۔ ایک نظام کی حیثیت میں اسلام کے غالب ہونے کا وقت آپہنچا - اب مسلمانوں کینئے دو راہیں ہیں - قانونِ الٰہی پر کاربند رہ کر اس نظام کو مستحکم کر دیں اور پھر ان کے لئے ذلیل و تباہ ہونا ناممکن ہے - یا اس سے منہ موڑ کر خود ہی اپنی ذلت اور تباہی کا سامان پیدا کر لیں ۔

فصل ۲۵۱
تقدیر کا پہلا حشر

قانونِ قرآن کی ضرورت صرف انسانوں کو ہے اللہ تعالیٰ ہر ضرورت سے پاک ہے ۔

آسمان و زمین کی تمام مخلوق تسبیح و تقدیس میں مشغول ہے اور غالب

Marfat.com

وہی خدا ہے جس نے اپنی (قدرت سے) کافروں کو ان کے گھروں سے نکال باہر کیا۔ یہ ان کی تقدیر کا پہلا حشر تھا ؛

مسلمانو! تمہیں تو وہم و گمان بھی نہ تھا۔ کہ (بنو نضیر) اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ وہ اس خیال میں مست تھے۔ کہ ان کے قلعے ان کو خدا کی گرفت سے بچا لیں گے لیکن اللہ کا لشکر ایسی جگہ سے آگیا جہاں کا انہیں وہم و گمان تک نہ تھا۔ اور ان کے دلوں میں مسلمانوں کی دھاک بیٹھ گئی۔ اگر مشیت الٰہی یہ نہ ہوتی کہ وہ جلاوطن کئے جائیں تو دوسری صورت یہی تھی کہ وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہوں۔ یہ اسلئے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کی۔ اللہ کے دشمنوں کے لئے سخت مار ہے کھجوروں کے درخت کا کاٹنا۔ یا ان کی جڑوں سمیت اکھاڑنا اللہ کے حکم سے تھا۔ تاکہ نافرمان رسوا ہوں ؛

مال فئے اور مالِ غنیمت کا حکم

اب مالِ فئے (فئے وہ مال ہے جو کافروں سے بغیر لڑے ہاتھ آئے اور لڑکر جو مال ملے اسے غنیمت کہتے ہیں) میں تمہاری جدوجہد کو کوئی دخل نہیں اس لئے تم میں سے جو لوگ آسودہ حال ہیں وہ اس کے لئے خواہش نہ کریں! بلکہ یہ مال اللہ، اس کے رسول (امیر عسکر، قرابت داروں، یتیموں، محتاجوں اور بے توشہ مسافروں کیلئے وقف رہے (تاکہ اسلامی بیت المال مضبوط ہو جائے) اور شخصی سرمایہ داری رواج پذیر نہ ہو۔ (دیکھو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (امیر عسکر) کی پوری اطاعت کرو۔ ان کے کسی بھی حکم کی مخالفت تمہیں غضب الٰہی کا مورد بنا سکتی ہے اور اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے ؛

مہاجرین اور انصار

مالِ فئے میں انصار کے علاوہ محتاج مہاجرین بھی شامل ہیں

Marfat.com

جن کو کافروں نے ظلم و تعدی سے بے دخل کر دیا اور اب وہ اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ہر وقت ان کی مدد کو کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر محتاج انصار کا بھی اس مال میں حق ہے۔ یہ رسولؐ کے ہر علیہ پر خوش ہیں۔ مال کی کمی بیشی کا ان کے دلوں پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ بخل سے انکے دل پاک ہیں اور فلاح کے حقدار ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں ؛

اس مال میں ان کا بھی حق ہے جو مہاجرین اوّل کے بعد ہجرت کر کے آئے اور ان کے حق کی پکار یہ ہے :- "پروردگار! ہم سب کے گناہ معاف کر، وہ لوگ جو ہم سے پہلے ایمان لائے، ان کی طرف سے ہمارے دلوں کو ہر کینہ سے پاک رکھ۔ تو بڑا ہی شفقت کرنے والا مہربان ہے" ۶۴- آیات ۱- ۱۰،

منافقوں کا مرزِ عمل

اے پیامبرِ حق! منافق در پردہ اسلام کے دشمن ہیں۔ وہ دشمنانِ حق سے ساز باز رکھتے ہیں اور اُن رہبر نصیر کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ اگر وہ جلاوطن کئے گئے تو یہ بھی ان کا ساتھ دیں گے۔ نفاق کا اصل سبب بزدلی ہے اسلئے وہ اس قول میں بھی جھوٹے ثابت ہونگے ؛

منکرینِ حق ان کی مدد سے ہمیشہ محروم رہیں گے۔ اگر کبھی مڈبھیڑ ہو گئی تو بھی پیٹھ کی کھائیں گے اور کہیں ٹک نہ سکیں گے۔ ان کو مدد نہ مل سکے گی ؛

منافق اور کافر

مسلمانو! ان بے سمجھ لوگوں کے دلوں میں تمہاری ہیبت اللہ سے بھی بڑھ کر ہے۔ منافق اور کافر مل کر بھی اللہ کا مقابلہ کرنے سے عاجز ہیں ؛

اللہ کا مقابلہ نہیں کر سکتے

یہ کبھی مقابلہ میں نکلیں گے بھی تو محفوظ جگہوں اور دیواروں کی اوٹ میں۔ بظاہر یہ متحد معلوم ہوتے ہیں لیکن ان کے دل ایک دوسرے سے پھٹے ہوئے ہیں

Marfat.com

اسلئے کہ یہ سمجھ بوجھ سے عاری ہیں ؛

ایک مثال

ان کی مثال بھی ان دشمنانِ حق (کفارِ مکہ) کی سی ہے جو اپنی شامت اعمال کا مزہ (بدر میں) چکھ چکے ہیں اور (آخرت میں بھی) ان کے لئے دردناک عذاب ہے یا یہ شیطان کی مانند ہیں کہ وہ انسان کو بدی پر اکساتا ہے۔ لیکن جب وہ کر بیٹھتا ہے تو کہتا ہے۔ مجھے تجھ سے کوئی سروکار نہیں۔ میں تو اللہ غضب سے ڈرتا ہوں۔ انجام کار دونوں جہنم میں دھکیل دئے جاتے ہیں ان کی ہمیشگی کا ٹھکانا ہے اور ظالموں کا انجام یہی ہوتا ہے ؛ ۴۳۔ آیات

بدکار نہ بنو !

مسلمانو! اللہ کی نافرمانی سے بچو۔ ہر انسان اپنے انجام پر نظر رکھے اپنے توشۂ آخرت کی فکر میں لگا رہے۔ اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ان لوگوں جیسے نہ بنو۔ جنہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ تو خدا نے ان کی ایسی مت ماری کہ وہ اپنے آپ کو بھی بھول گئے۔ یہی بدکار ہیں ؛

دوزخی اور جنتی برابر نہیں ہو سکتے۔ کامیاب تو صرف وہی ہیں جن کو جنت نصیب ہوئی ؛

قرآن عزیز کا اثر !

اگر یہ قرآن عزیز کسی پہاڑ پر نازل ہوتا تو تم دیکھتے کہ وہ خدا کے ڈر سے جھک کر پارہ پارہ ہو گیا ہوتا۔ یہ مثالیں اس لئے بیان کی جاتی ہیں تاکہ تم غور و فکر کریں ——— وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے مہربان اور رحم والا ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں ——— جہانوں کا بادشاہ ہے عیبوں سے بری امن دینے والا نگہبان ہے زبردست ہے۔ دبا رکھنے والا اور بڑی عظمت والا ہے

Marfat.com

اللہ کی ذات ان لوگوں کے شرک سے پاک ہے وہی اللہ ہر چیز کا موجد ہے۔ مصور ہے۔ اس کے تمام نام خوبیوں والے ہیں۔ آسمان و زمین کی تمام مخلوق اس غالب اور حکیم خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہے ۲۴-۱۸۶۳

چوبیسواں باب

سورۃ الممتحنہ (۶۰) یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے اس میں ۱۳ آیات اور ۲ رکوع ہیں۔ حق و باطل کی آویزش یقینی ہے۔ اب مسلمان اپنے دشمنوں سے محتاط رہیں۔ یہ لوگ جو اللہ کے دشمن ہیں، رسول پاک کے دشمن ہیں اور قرآن عزیز کے دشمن ہیں مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ اسلئے ان کی ظاہری یا درپردہ دوستی ملت اسلامیہ کے لئے سخت خطرہ بن سکتی ہے پس ہر دشمن حق سے پورا عدم تعاون کرو۔

فصل ۲۵۲ دشمنانِ حق کو دوست نہ بناؤ۔

مسلمانو! جب تم راہ جہاد میں اللہ کی رضا کے طالب ہو اور اسی کو خوش کرنے کے لئے گھر بار چھوڑ کر اس کی راہ میں نکل کھڑے ہوئے ہو تو دشمنانِ حق کو دوست نہ بناؤ۔ یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے رسول پاک کو گھر سے نکالا۔ کیا تم راعشقانِ رسول ہو کر ان سے دوستی کا دم بھرتے ہو!

یاد رکھو! اللہ تمہارے ظاہر و باطن سے خوب واقف ہے۔ اگر ان کافروں کو تم پر غلبہ حاصل ہو جائے تو وہ کھلم کھلا تمہارے دشمن ہو جائیں۔ ان کی دلی

Marfat.com

تمنا ہے کہ کاش تم بھی ان کی طرح کافر ہو جاؤ۔ قیامت کے دن نہ تو تمہاری رشتہ داریاں کام آئیں گی اور نہ تمہاری اولاد ؛

اس دن اللہ حق و باطل میں فیصلہ کر دے گا۔ وہ تمہارے اعمال دیکھ رہا ہے ؛

ابراہیم کا قوم سے مقاطعہ،

تمہارے لئے ابراہیمؑ اور ان کے ساتھیوں میں عمدہ نمونہ موجود ہے، انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔ ہم کو تم سے اور تمہارے معبودوں سے جن کی خدا کے سوا تم پوجا کرتے ہو۔ کوئی سروکار نہیں۔ ہم تمہارے عقاید سے بیزار ہیں۔ ہم میں اور تم میں اب حق و باطل کی بنا پر کھلی عداوت قائم ہو گئی ہے ؛ جب تک تم خدائے واحد کے پرستار نہ بن جاؤ۔ ہم تمہارے دشمن ہیں، ہاں ابراہیمؑ نے اپنے باپ کے لئے مغفرت کی دعا ضرور کی اور یہ بھی کہا۔ کہ ہدایت و مغفرت اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ انکی صدائے حال یہ تھی :۔

دعا

"اے پروردگار! ہم تجھی پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ تیری طرف ہی رجوع کرتے ہیں اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے، اے خدا! ہم کو کافروں کے زور و ظلم کا تختۂ مشق نہ بنا۔ ہمارے گناہ معاف کر دے، تو ہی غالب اور حکمت والا ہے ؛"

اسوۂ ابراہیمی مشعلِ ہدایت ہے

ہر امیدوارِ رحمت اور مومنِ آخرت کے لئے اسوۂ ابراہیمؑ ایک مشعلِ ہدایت ہے اب بھی اگر کوئی روگردانی کرے تو اللہ ہر حال میں بے نیاز اور سزاوارِ حمد و ثنا ہے ؛ (۶۰۔ آیات ۱۔ ۶)

عجب نہیں کہ اللہ دشمنانِ حق کو توفیقِ ایمان دے اور وہ تمہارے دوست

Marfat.com

بن جائیں، اللہ قادر ہے اور بخشنے والا مہربان بھی ؛

وہ لوگ جو دین کے بارے میں تم سے نہیں لڑے۔ نہ انہوں نے تم کو گھروں سے نکالا، اُن کے ساتھ احسان کرنے اور منصفانہ برتاؤ کرنے سے خدا تم کو منع نہیں کرتا۔ ہاں! وہ جنہوں نے تم کو ہجرت پر مجبور کیا تو ایسے ظالموں سے دوستی رکھنے والے بھی ظالم ہوں گے ؛

ہجرت کرنے والی مسلمان عورتیں

مسلمان عورتیں جب ہجرت کر کے آئیں تو ان کی جانچ کر لیا کرو۔ اگر وہ مسلمان ہو چکی ہیں۔ تو ان کو کافروں کی طرف واپس نہ لوٹاؤ۔ نہ یہ عورتیں کافروں کو حلال ہیں اور نہ کافر ان کے لئے حلال! ہاں اگر ان پر کافروں نے کچھ خرچ کیا ہے۔ تو وہ ادا کر دو ؛

تم (مومن) ان سے دستور کے مطابق نکاح کر سکتے ہو، کافر عورتوں کے ناموس پر قبضہ نہ کرو ؛

تم اپنا کیا ہوا خرچ مانگ سکتے ہو، اور کافر اپنا، یہ اللہ کا حکم ہے اور وہ علیم و حکیم (انصاف کے ساتھ) فیصلہ کرتا ہے ——— اگر کوئی مسلمان عورت مرتد ہو کر کفار کے ہاں چلی جائے اور کافر کچھ ادا نہ کریں تو مالِ غنیمت میں سے اس کے شوہر کو اتنا ہی روپیہ ادا کر دو۔ جتنا اس نے خرچ کیا تھا

ہر حال میں اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو ؛

مسلمان عورتوں کیلئے شرائطِ بیعت

اے پیغمبرِ حق! مسلمان عورتیں بیعت کرنا چاہیں تو آپ ان شرائط پر ان سے بیعت لے لیں (۱) خدائے واحد کی پرستش کریں گی اور شرک سے اجتناب کریں گی۔ (۲) چوری نہ کریں گی (۳) بدکاری سے بچیں گی (۴) دخترکشی سے

Marfat.com

باز رہیں گی۔(۵) بہتان و افترا نہ باندھیں گی (۶) نیک کاموں میں عدول حکمی نہ کریں گی ——— پھر (پہلے گناہوں کے متعلق) ان کے لئے دعائے مغفرت کرو۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے ؛

مسلمانو! وہ لوگ جو غضبِ الٰہی کا شکار ہیں ان کو دوست نہ بناؤ۔ یہ لوگ آخرت سے اسی طرح ناامید ہیں۔ جیسے کافر (مشرکین) مُردوں سے مایوس ہیں ؛ ۶۲ - آیات ۷ - ۱۳ ؛

سورۃ الصف (۶۱) یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے اس میں ۱۴ آیات اور ۲ رکوع ہیں ؛

یہاں سے تین سورتیں ایک سلسلہ مضمون پر مشتمل ہیں یعنی احیائے ملل اور بقائے اقوام کے اصول حقہ ——— دنیا میں قوموں کی زندگی کا مدار صحیح علم کے حاصل کرنے مال و دولت کے صحیح جگہ خرچ کرنے اور قربانی دینے پر ہے اہلِ علم، اہلِ دولت اور سرفروشانِ ملت وہ تین بنیادیں ہیں۔ جن پر قومی حیات اور بقا کی تعمیر کھڑی ہوتی ہے

ان تینوں طبقوں کی درستگی عمل قومی جسم کے دل، دماغ اور جسم کی درستگی ہے ایک بھی بگڑ جائے تو ساری مشین خراب ہو جاتی ہے پھر دل کی مشین سب سے پہلے حرکت میں آتی ہے۔ اس لئے سورۂ صف میں سرفروشانِ ملت کو فرضِ منصبی سے آگاہ کیا، سورۂ جمعہ میں اہلِ علم کو اور سورۂ منافقین میں اہلِ دولت کو، اسلئے کہ عالم بے راہ ہو جائیں تو دین برباد ہو جاتا ہے اور سرمایہ دار بخیل ہو جائیں تو دنیا خراب ہو جاتی ہے

Marfat.com

فصل ۲۵۳ — آسمان و زمین کی تمام مخلوق اس غالب اور حکیم خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہے ؎

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ — مسلمانو! ایسی بات کیوں کہتے ہو جو تم کر نہیں سکتے۔ اللہ کو سخت ناپسند ہے کہ تم کہو (سب کچھ) اور کرو کچھ بھی نہیں۔ اللہ ان لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو صف باندھ کر راہِ حق میں جہاد کرتے ہیں (اس مضبوطی سے) گویا کہ وہ سیسہ پلائی ہوئی دیوار ہیں ؎

دعوتِ موسیٰؑ — جب موسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ "بھائیو! مجھے کیوں ستاتے ہو؟ حالانکہ تم کو دل میں یقین ہے۔ کہ میں تمہاری طرف خدا کا بھیجا ہوا رسول ہوں۔" جب ان کے دل ٹیڑھے ہو گئے تو اللہ نے ان کی سمجھ کو ٹیڑھا کر دیا۔ اور اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا ؎

دعوتِ عیسیٰؑ — اسی طرح عیسےٰ علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ "میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں۔ تورات کا مصدق ہوں اور ایک (آخری) پیامبر حق کی بشارت دیتا ہوں۔ جن کا نام احمدؐ ہوگا۔" جب (احمد مجتبیٰ) واضح دلائل لے کر آئے تو یہ لوگ کہنے لگے "یہ تو کھلا جادو ہے"۔ اس شخص سے بڑھ کر ظالم کون ہو سکتا ہے جسے اسلام کی طرف دعوت دی جائے تو وہ اللہ اللہ پر بہتان باندھے۔ اللہ ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا ؎

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائیگا — یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ سے پھونک مار کر بجھا دیں اور اللہ تو اپنے نور کو کامل پھیلا کر رہے گا۔ گو کافروں کو برا ہی کیوں نہ لگے۔ اللہ ہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دینِ حق دیکر

Marfat.com

بھیجا۔ تاکہ اس دین کو اور تمام دینوں پر غالب کر دے، اگرچہ مشرکین بُرا ہی کیوں نہ مانیں ۞ ع آیات ۱-۱۰،

تجارت جس میں کبھی خسارہ نہیں

مسلمانو! میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تم کو عذابِ دردناک سے بچالے، وہ یہ ہے کہ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اللہ کی راہ میں اپنا مال اور جان (پوری نیازمندی) سے پیش کرو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے بشرطیکہ تم میں کچھ سمجھ ہو (ایسا کرو تو) اللہ تمہارے گناہ معاف کر دیگا۔ اور تم کو بہشت کے ایسے باغوں میں لے جا داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی۔ ہمیشگی کے باغات میں عمدہ عمدہ مکانات ہونگے۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے ۞

نَصْرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتْحٌ قَرِيْبٌ

ان نعمائے الٰہی کے علاوہ ایک اور نعمت ہوگی۔ جس کو تم دل سے پسند کرتے ہو۔ وہ یہ کہ خدا کی طرف سے تم کو مدد ملے گی اور تم عنقریب ملک فتح کروگے ۞

اے پیامبرِ حق! مسلمانوں کو اس بات کی خوشخبری سنا دیجئے ——

مسلمانو! اللہ کے دین کے مددگار بنے رہو جیسا کہ عیسیٰؑ ابن مریم نے حواریوں کو پکارا تھا۔ کون ہیں جو اللہ کے لئے میرے مددگار رہیں، اس پر حواریوں نے کہا تھا: ہم اللہ کے (رسول کے) مددگار رہیں ۞

سُورۃ جمعہ (۶۲)

یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے اس میں ۱۱ آیات اور ۲ رکوع ہیں

یہ سورہ قیامِ ملت اور بقائے حیاتِ ملی کے دوسرے رکن اہلِ علم کی اصلاح کے قوانین پر مشتمل ہے

Marfat.com

فصل ۲۵۴ پیامبرِ حق

آسمانوں اور زمین کی تمام مخلوق غالب اور حکیم خدا کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہے وہی اللہ جس نے (عرب کے) جاہلوں میں سے محمد عربی کو) پیامبر بنا کر بھیجا۔ تاکہ وہ ان کو آیاتِ الٰہی پڑھ پڑھ کر سنائیں (کفر و شرک کی) گندگی سے پاک رکھیں۔ کتاب حق اور عقل کی باتیں سکھائیں (ورنہ) پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں مبتلا تھے (محمد عربی) ان کی طرف بھی پیامبر ہیں جو ابھی ان میں نہیں ملے (مگر انجام کار آشامل ہونگے) اللہ زبردست اور حکمت والا ہے ۞

نبوت اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عنایت کرے۔ وہ لوگ جن پر (حکماً) تورات لاد دی گئی اور وہ اس پر کاربند نہ رہے۔ تو ان کی مثال گدھے کی مانند ہے جس پر کتابیں لدی ہوں ۞

اللہ کی آیتوں کو جھٹلانے والے کیسی بُری مثال کا نمونہ ہیں ——

یہودیوں کی آزمائش

اللہ ظالم قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔ اے یہودیو! کیا تم کو اس بات پر گھمنڈ ہے کہ اور لوگوں کے علاوہ صرف تم ہی اللہ کے چہیتے ہو۔ اگر تم اپنے دعوے میں سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ (تاکہ لقائے حق کی محبت کا امتحان ہو جائے) (یہ کہنے کی باتیں ہیں) ورنہ اپنے اعمالِ بد کے پیشِ نظر ان کو موت کی تمنا کرنے کی کبھی جرأت نہ ہوگی۔ اللہ ظالموں کو خوب جانتا ہے

اعمال کا ثمرہ

آپ کہہ دیں کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور آکر رہے گی پھر تم اس خدائے دانا و بینا کی طرف لوٹائے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر سب کچھ جانتا ہے پھر جیسے عمل تم دنیا میں کرتے رہے وہ تمہارے سامنے

Marfat.com

آجائیں گے، ۴ع آیات ۱-۸،

مومنو! جب جمعہ کے دن نمازِ جمعہ کے لئے اذان دی جائے تو تم یادِ الٰہی کی طرف لپکو اور خرید و فروخت یک قلم چھوڑ دو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (بشرطیکہ تم میں سمجھ ہو) ——— نماز سے فارغ ہو کر پھر اللہ کے فضل کی جستجو میں لگ جاؤ۔ اور جہاں بھی رہو۔ کثرت سے خدا کی یاد کرتے رہو۔ تاکہ تم فلاح پاسکو ؛

اے پیغمبرِ حق! لوگ سودا بکتا یا تماشہ ہوتا دیکھتے ہیں تو تمہارے پاس سے چھٹک کر اس طرف کو چل دیتے ہیں اور تمہیں (خطبہ) پڑھتے چھوڑ جاتے ہیں ——— کہہ دیجئے۔ جو کچھ اللہ کے ہاں ہے۔ وہ سودے اور تماشے سے بہت بہتر ہے۔ اللہ سب روزی دینے والوں میں بہتر روزی دینے والا ہے، ۲ع۔ آیات ۹-۱۱،

سورۃ منافقون (۶۳)

سورۃ منافقون۔ یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے اس میں ۱۱ آیات اور ۲ رکوع ہیں (یہ سورۃ قیامِ ملت اور بقائے حیاتِ ملی کے تیسرے رکن اہلِ دولت کی اصلاح کے قوانین پر مشتمل ہے)

وہ لوگ جو دنیا کے پجاری ہیں۔ ایمان کا اقرار تو کرتے ہیں لیکن عمل کے وقت مصالحِ دنیوی کے پیشِ نظر بخیل بن جاتے ہیں۔ ان کو تنبیہ کی گئی ہے کہ مالک الملک خدا کے ساتھ معاملہ صاف رکھیں ورنہ نتائجِ عمل کے وقت خائب و خاسر ہو کر رہ جائیں گے ؛

Marfat.com

فصل ۲۵۵

منافقوں کے کرتوت

اے پیغمبر حق! منافقین جب تمہارے پاس آتے ہیں تو کہہ دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں حقیقت بھی یہی ہے۔ لیکن وہ اپنے اقرار میں جھوٹے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنی قسموں کو ڈھال بنا رکھا ہے اور اس آڑ میں لوگوں کو راہِ حق سے روکتے ہیں۔ کیا ہی برے کام ہیں جو یہ لوگ کر رہے ہیں ——— وہ پہلے دکھاوے کا ایمان لائے۔ پھر منکر ہوئے یہاں تک کہ ان کے دلوں پر مُہر کر دی گئی۔ اس طرح کہ اب وہ حق بات سمجھنے سے بالکل عاری ہیں۔ جب تم ان کو دیکھو تو ظاہر ڈیل ڈول میں بہت (معتبر) پسندیدہ معلوم ہوتے ہیں۔ اگر وہ کوئی بات کریں تو آپ (ظاہری شرافت دیکھ کر) ضرور توجہ کرتے ہیں (وہ اس طرح ٹیک لگا کر بیٹھتے ہیں کہ) گویا وہ لکڑیوں کے کندے ہیں۔ جو (دیواروں کے سہارے) لگا رکھے ہیں۔ ہر زور کی آواز کو سمجھتے ہیں کہ بس انکو کسی نے للکارا ؛

منافقین اسلام کے جانی دشمن ہیں

(اے پیغمبرؐ!) یہ لوگ تمہارے (جانی) دشمن ہیں۔ ان سے بچتے رہو۔ خدا کی مار! یہ کدھر بہکے چلے جا رہے ہیں!

جب ان سے کہا جاتا ہے آؤ دربارِ رسالت میں چلیں تاکہ حضورؐ تمہارے لئے مغفرت کی دعا کریں تو وہ سنتے ہی اپنا منہ پھیر لیتے ہیں۔ اس وقت تم دیکھو ایسے مغرور ہوتے ہیں کہ تمہاری طرف رُخ بھی نہیں کرتے ؛

منافقوں کی گستاخیاں

ان (منافقوں) کے لئے تم دعائے مغفرت کرو یا نہ کرو، یہ انتہائی بدکرداریوں کے باعث رحمتِ حق سے محروم ہو چکے ہیں۔ بدکار کیسے ہدایت خداوندی کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ یہی وہ بدبخت ہیں جو کہتے ہیں کہ عاشقانِ

Marfat.com

رسولؐ پر روپیہ پیسہ نہ خرچ کرو وہ عاجز آکر خود بخود تتر بتر ہو جائیں گے ۔
آسمانوں اور زمین میں جتنے خزانے ہیں سب اللہ ہی کے لئے ہیں
مگر منافق اتنی بات کی سمجھ بھی نہیں رکھتے ——— (غزوہ بنی مصطلق
سے لوٹتے وقت راستے میں) منافق کہتے ہیں۔ مدینہ پہنچ کر عزت والا ذلیل
کو وہاں سے نکال دے گا۔ حالانکہ اصل عزت اللہ کی ہے۔ اس کے رسول
اور مسلمانوں کی ہے لیکن (ابھی) مسلمان اس بات کا علم نہیں رکھتے ۔ ع ۱۰
مسلمانو! تم کو تمہارے مال خدا کی یاد سے غافل نہ کرنے پائیں اور نہ تمہاری
اولاد (اس حکم کے بعد) جو ایسا کرے گا۔ تو وہی خاسر و خائب ہوگا ۔
(ہم نے جو کچھ تم کو دے رکھا ہے) اس میں سے (راہِ خدا میں بھی)
خرچ کرتے رہو۔ اس سے پہلے کہ موت سر پر آکھڑی ہو۔ تو اس وقت انسان
کہنے لگے :۔ "اے میرے پروردگار! کاش تو مجھ کو کچھ اور مہلت دیتا تو
میں خیرات کرتا اور نیکوکاروں میں سے ہو جاتا ۔
(یاد رکھو) موت کے آجانے کے بعد مہلت نہیں ملا کرتی۔ اللہ تمہارے
اعمال سے باخبر ہے ۔ ع ۲ آیات ۹ - ۱۱ ۔

سورۃ تغابن (۶۴) یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے اس میں ۱۸ آیات اور ۲ رکوع ہیں

فصل ۲۵۶ اللہ تعالےٰ کی کارفرمائیاں

آسمانوں اور زمینوں کی تمام مخلوق اللہ کی تسبیح و تقدیس میں مشغول ہے
شہنشاہی اسی کی ہے سزاوارِ حمد و ثناء وہی ہے اور اُسے ہر چیز پر قدرت
حاصل ہے وہی تو ہے جس نے تم کو پیدا کیا ——— اس پر بھی تم میں

Marfat.com

بعض کافر ہیں اور بعض مومن - اور اللہ تمہارے اعمال کو دیکھ رہا ہے آسمانوں اور زمین کو مصلحت کے ماتحت بنانے والا وہی ہے - اسی نے تم کو عمدہ صورتیں عطا کیں اور انجام کار سب کو اسی کی بارگاہ میں لوٹ کر جانا ہے ٭

اللہ تعالےٰ آسمانوں اور زمین کے متعلق ہر بات جانتا ہے وہ تمہارے ظاہر و باطن سے باخبر ہے - یہاں تک کہ وہ تمہارے دلی خیالات تک کو جانتا ہے ٭

کیا تم کو پہلے کافروں کی اطلاع نہیں ملی - جو دنیا میں بھی ذلیل ہوئے اور آخرت میں بھی عذابِ دردناک کا مزہ چکھیں گے - ظالم - رسولوں کے واضح معجزات دیکھ کر بھی کٹ حجتیوں سے باز نہ آئے - انہوں نے نبی کے انسان ہونے پر اعتراض کیا اور تعلیماتِ الٰہی کا انکار کر دیا ٭

اللہ بے نیاز اور ہر حال میں سزاوارِ حمد و ثنا ہے ٭

منکرینِ حق کہتے ہیں - کہ ہم ہرگز دوبارہ زندہ نہ ہوں گے ——

دربارِ الٰہی میں حاضری لازمی ہے

آپ کہہ دیں ! ہاں ہاں - خدا کی قسم ! تم ضرور اٹھائے جاؤ گے پھر تمہیں ہر نیک و بد عمل کی اطلاع دی جائے گی - اور یہ سب کچھ اللہ کے نزدیک ایک آسان بات ہے ٭

لوگو ! اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس نور (قرآنِ عزیز) پر بھی جو ہم نے اتارا ہے اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے باخبر ہے ٭

ایک دن آئے گا " جب وہ تم سب کو اپنی بارگاہ میں جمع کرے گا - اور یہی فتح و شکست کا دن ہوگا - نکوکار مومن ہمیشگی کے باغات میں داخل ہونگے

Marfat.com

جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہونگی۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے ۔

منکرینِ حق جہنم رسید ہونگے اور یہی ان کا مقام ہوگا۔ یہ کتنا بُرا مقام ہے

اطمینان کی دولت

بے اذنِ خدا کوئی مصیبت نہیں آتی۔ اور جو شخص اللہ پر یقین رکھتا ہے وہ اس کے دل کو دولتِ تسکین و ہدایت سے مالا مال کر دیتا ہے اللہ کو ہر چیز کا علم ہے ۔

لوگو! اللہ کا حکم مانو اور رسولؐ کی اطاعت کرو۔ اگر تم منہ موڑو گے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا فرض تو یہی ہے کہ وہ پیغامِ حق پہنچا دیں اور بس!

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ مومنوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اسی پر بھروسہ رکھیں ۔

گھر کے دشمن

مومنو! تمہاری بیویوں اور تمہاری اولاد میں سے بعض تمہارے دشمن ہیں۔ ان سے احتیاط کرو۔ وہ شرارت سے باز آجائیں تو معاف کر دینا۔ اور درگذر کرنا انسب ہے ۔

تمہارا مال اور تمہاری اولاد تو بس بڑا جنجال ہے اللہ کے ہاں ان بکھیڑوں میں دین پر ثابت رہنے والوں کے لئے بڑا اجر ہے ۔

اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو۔ جہاں تک تمہارے بس میں ہے اسی کے حکم پر کان لگائے رکھو اور اطاعت کے لئے سرگرم عمل ہو جاؤ۔ راہِ خدا میں مال خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہارے حق میں بہتر ہے ۔

بخلِ طبعی سے دور رہو

بخلِ طبعی سے دور رہنے والے ہی فلاح و سعادت کے حقدار ہوتے ہیں،

Marfat.com

اگر تم خوش دلی سے (غربا پر خرچ کر کے) اللہ کے ذمہ قرض لگالو۔ تو وہ تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ اللہ بڑا قدر دان اور بُردبار ہے، ظاہر باطن کا جاننے والا، زبردست اور حکمت والا ہے ۞

سورۃ الطّلاق (۶۵)

- یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے اس میں ۱۲ آیات اور ۲ رکوع ہیں ۞

موضوع :- استحکام ملت کیلئے ضروری ہے کہ ان تمام امور میں عدل و انصاف کو پیش نظر رکھا جائے۔ جن کا تعلق انفرادی زندگی سے ہے یا جماعتی زندگی سے ۞ حقوق العباد میں تدبیر منزل کی درستگی کا انحصار میاں بیوی کی راستبازی پر ہے لہٰذا ان کے متعلق بعض احکام سنئے ۞

فصل ۲۵۷ تدبیر منزل کی درستگی (مسئلہ طلاق)

اے پیغمبر حق! (مسلمانوں سے کہو کہ) جب تم اپنی بیویوں کو طلاق دینا چاہو تو ان کو ان کی عدت کے شروع میں طلاق دو۔ اور طلاق کے بعد ہی عدت شمار کر لو۔ اللہ کے حکم کی نافرمانی سے بچو۔ (عدت میں) ان کو گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں۔ مگر یہ کہ کھلم کھلا کوئی بے حیائی کا کام کر بیٹھیں (تو نکالنے میں مضائقہ نہیں) ۞

مطلقہ عورتوں سے یا تو رجوع کر لو۔ یا ان کو رخصت کر دو

یہ اللہ کی باندھی ہوئی حدیں ہیں جس نے ان کو توڑا اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ ممکن ہے طلاق کے بعد رجوع کی صورت پیدا ہو جائے ۞ جب عورتوں کی عدت پوری ہونے لگے تو یا رجوع کر کے انکو سیدھی طرح اپنی زوجیت میں رکھو یا دو انصاف پسند گواہوں کی موجودگی میں دستور کے مطابق رخصت کر دو۔ اگر گواہی کی ضرورت آپڑے تو اللہ کا پاس کر کے

Marfat.com

ٹھیک ٹھیک گواہی دو۔ اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والوں کے لئے یہ نصیحت ہے ؛

وہ شخص جس کے دل میں صرف اللہ کا ڈر ہے اسے ایسی جگہ سے سامانِ حیات پہنچے گا۔ جہاں کا اُسے وہم و گمان تک بھی نہ تھا۔ اللہ پر نظر رکھنے والوں کی مشکلات کے حل کرنے میں وہ خود ہی کافی ہے ؛

پیرانہ سال۔ جو کچھ خدا کو منظور ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے اللہ نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے وہ عورتیں جن کو پیرانہ سالی کے باعث حیض آنے کی امید نہیں یا وہ جن کو حیض آنے کی نوبت ہی نہیں آتی۔ دونوں صورتوں میں عدت تین ماہ ہو گی ؛

یائس شدہ اور حاملہ عورتوں کی عدت ؛

حاملہ کی عدت وضع حمل تک ہے۔ اللہ نافرمانی سے بچنے والوں کے کام آسان کر دے گا اور اجرِ عظیم عطا کرے گا ؛

یہ احکام فرمودۂ خدا ہیں۔ ان پر عمل کرو۔ اللہ کی نافرمانی سے بچتے رہو کہ تمہارے گناہ دھل جائیں اور تم اجر کے مستحق ہو سکو۔ جن عورتوں کو طلاق دی جائے ان کو اپنے مقدور کے مطابق وہیں رکھو جہاں تم خود رہتے ہو ان پر سختی نہ کرو۔ ان کو ایذا نہ دو ؛

اگر وہ حاملہ ہوں تو بچہ جننے کے بعد ان کو دودھ پلائی دو۔ یہ سب کام آپس کے صلاح و مشورہ سے طے ہوں کسی پر زیادتی نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ کسی کو اسکے مقدور سے بڑھ کر تکلیف نہیں دیتا ؛

(جو اللہ پر نظر رکھتے ہیں) عنقریب ان کی تنگی بدل جائیگی ۶۵۔ آیات ۱-۷

Marfat.com

بہت سی بستیاں ایسی ہو گزری ہیں۔ جن کے رہنے والوں نے پروردگار عالم کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی۔ تو ہم نے بڑی سختی سے ان کے اعمال کا حساب لیا اور ان کو بُری طرح عذاب دیا۔ پھر انہوں نے اعمالِ بد کا مزہ چکھا اور وہ خائب و خاسر ہو کر رہ گئے ؛

منکرینِ حق کے لئے سخت عذاب تیار ہے۔ اے عقل والو۔ اللہ کی اس تنبیہ سے آگاہ ہو جاؤ !

محمدؐ عربی اس لئے آئے ہیں کہ وہ تمہیں واضح آیات پڑھ پڑھ کر سنائیں پھر جو لوگ ایمان لے آئیں اور نیک کام کریں تو ان کو کفر کی تاریکیوں سے نکال کر ایمان کی روشنی میں لے آئیں ؛

ہر نیکوکار مومن کے لئے ہمیشگی کے باغات ہیں جن کے نیچے بہ رہی ہیں اللہ کی طرف سے یہ بہترین روزی ہے وہی اللہ جس نے سات آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور پھر وقتاً فوقتاً انتظامی احکام نازل کئے۔ تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے اور اس کا علم سب چیزوں پر حاوی ہے ؛ ع ۲ - آیات ۸ - ۱۲

سورۃ التحریم (۶۶)

- یہ سورۂ مبارکہ مدنی ہے اس میں ۱۲ آیات اور ۲ رکوع ہیں،

موضوع :- عرشِ بریں کے مالک نے جب انسانی زندگی کا دستور العمل تجویز کر دیا، تو اب شانِ بندگی یہی ہے کہ خدا کے تجویز کردہ نصب العین کو پورا کیا جائے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنے فرضِ منصبی کو سمجھے اور اسکو پورا کرنے میں سرگرم عمل ہو جائے ؛

Marfat.com

فصل ۲۵۸

حلال چیز کو خود حرام نہ بناؤ ؛

اے نبی اکرمؐ! آپ کیوں اپنی بیویوں کی خوشنودی کے لئے حلال چیزوں کو حرام قرار دیں۔ بخشنے والا مہربان تو صرف اللہ ہی ہے تمہارے لئے قسموں کو توڑنے کا ٹھہراؤ (کفارہ) موجود ہے، اللہ ہی تمہارا مددگار ہے اور وہ حکمت والا سب کے حال سے واقف ہے۔ جب نبی اکرمؐ نے اپنی بیویوں میں سے کسی ایک کو چپکے سے بات کہی تو اتفاق سے بیویوں کی باہمی اطلاع دہی پر بات کا بتنگڑ بن گیا) ؛

اب پیغمبر برحق کو اللہ نے اطلاع دے دی تو انہوں نے جس بیوی کو بتانا مناسب سمجھا۔ بتا دیا۔ بیوی نے حیران ہو کر پوچھا :۔ "آپ کو کس نے اطلاع دی؟" فرمایا :۔ "جاننے والے باخبر خدا نے!"

اُمہات المومنین کو انتباہ!

اے پیغمبرؐ کی دونوں بیویو! ——— اس حرکت سے خدا کی جناب میں توبہ کرو تو تم دونوں کے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ تم دونوں نے کجروی اختیار کی ہے اگر تم پیغمبر خدا کے خلاف سازشیں کرو گی تو اللہ ان کا حامی ہے جبرئیلؑ اور نکوکار مومن اور فرشتے ان کے مددگار ہیں ؛

اگر پیغمبر اسلام (تم) عورتوں کو طلاق دے دیں تو عنقریب اللہ تمہاری بجائے تم سے بہتر بیویاں ان کو عطا کر دے جو فرمانبردار، باایمان اور عبادت گزار، بارگاہِ حق میں توبہ کرنے والیاں، روزہ دار، دوشیزہ اور کنواریاں ہوں گی ؛

مسلمانو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل و عیال کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ ان کے نگران ایسے فرشتے ہیں،

Marfat.com

جو تُند خو اور سخت مزاج ہیں - اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے بلکہ اسکی بے کم و کاست تعمیل کرتے ہیں - قیامت کے دن کافروں کی عذر خواہی قبول نہ ہوگی اور ان کو ان کے کرتوتوں کی پوری پوری سزا مل کر رہے گی -

ع - آیات ۱ - ۷

سچی توبہ ! مومنو! اللہ کی جناب میں خالص دل سے توبہ کرو - عجب نہیں کہ وہ تمہارے گناہ تم سے دُور کر دے اور تم کو بہشت کے ایسے باغوں میں لے جا داخل کرے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں - قیامت کے دن اللہ مومنوں کو رسوا نہ کرے گا - ان کے ایمان کی روشنی ان کے لئے مشعلِ راہ ہوگی اور ان کی پکار یہ ہوگی :- "پروردگار ! اس روشنی کو اخیر تک قایم رکھ اور ہمارے گناہ معاف کر دے - لاریب تو ہر چیز پر قادر ہے" ——— اے پیغمبر حق ! کافروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کر اور ان کے ساتھ سختی سے پیش آ - (تاکہ وہ سہمے رہیں اور ڈر سے شرارت نہ کر سکیں) ان کا ٹھکانا بہرحال جہنم ہے - کافروں کی مثال سمجھنے کے لئے دیکھو !

کفر کی حالت نوحؑ اور لوطؑ کی بیویاں ہمارے دو نیک بندوں کے نکاح میں تھیں ، پھر ان دونوں نے اپنے شوہروں کو دھوکہ دیا تو وہ (پیغمبروں کی بیویاں ہوتے ہوئے) کسی عذاب الٰہی سے نہ بچ سکیں اور ان کو جہنم میں داخل ہو جانے کا حکم دے دیا گیا :

ایمان کی حالت مومنوں کی حالت سمجھنے کے لئے فرعون کی بیوی (آسیہ) کو دیکھو

Marfat.com

کہ وہ کافر کے ماتحت ہو کر اپنے پروردگار سے یوں دعا کرتی تھی :-

"پروردگار! مجھے بہشت میں جگہ دے۔ فرعون کے کردار بد سے بچا اور اس ظالم قوم سے نجات دے۔"

مریم صدیقہ

عمران کی بیٹی مریمؑ بھی ان نکوکار عورتوں میں سے ہے جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا۔ تو اللہ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اس کو اپنے روح سے نوازا۔ اس نے کلماتِ الٰہی کی تصدیق کی اور فرمانبردار بندوں میں سے ہو گئی ۔ ع ۲ - آیات ۸-۱۲،

پچیسواں باب

تَبٰرَكَ الَّذِیْ (۲۹)

سورۃ الملک (۶۷) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ۳۰ آیات اور ۲ رکوع ہیں

موضوع :- ادائے فرض میں ہر وقت یہ خیال پیش نظر رہے کہ اصل شہنشاہی صرف اللہ کے لئے ہے اسلئے اس کی رضامندی اور خوشنودی کا حاصل کرنا ہر حال میں مقدم ہے

اے مردانِ حق! تم اس نظامِ عالم کو سمجھو شہنشاہِ عالم اور مالک الملک کے وفادار بندے بن کر دنیا میں اس کی نیابت کا حق ادا کر دو ۔

فصل ۲۵۹

خدائے بااختیار کی ذات بڑی بابرکت ہے۔ اسی کے ہاتھ میں (دنیا جہان کی

Marfat.com

آزمائش عمل

سلطنت ہے ۔

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اسی نے موت و زندگی کو آزمائش عمل کا ذریعہ بنایا۔ وہ غالب اور بخشنے والا ہے، اس نے تہ بہ تہ سات آسمان بنائے (اے مخاطب!) کیا تجھے خدائے رحمٰن کی اس صنعت میں کوئی کسر دکھائی دیتی ہے؟

(ایک بار دیکھنے سے معلوم نہ ہو سکے) تو دوبارہ نظر دوڑا۔ کیا کہیں کوئی دراڑ تو نہیں؟ (اگر تو) بار بار نظر کرے تو بھی نتیجہ یہی ہوگا کہ تیری نظر کھسیانی ہو کر تھکی ہاری تیری طرف لوٹ آئے گی اور تجھے کوئی نقص معلوم نہ ہوگا۔

آسمانی ستارے

آسمان ستاروں سے جگمگا رہا ہے یہ ستارے شیاطین کے لئے ایک رَدہیں۔ اور ان (شیاطین) کے لئے دوزخ کا عذاب بھی تیار ہے منکرین حق کے لئے بھی یہی عذاب ہوگا۔ اور وہ بدترین جگہ ہے جب یہ لوگ دوزخ میں ڈالے جائیں گے تو دور سے بڑے زور کی سائیں سائیں کی آواز انکو سنائی دے گی۔ اس کا بھڑکنا ایسا خوفناک معلوم ہوگا کہ گویا دم بھر میں وہ مارے جوش کے پھٹ جائے گا۔

منکرین حق

منکرین حق سے دوزخ کے محافظ فرشتے دریافت کریں گے۔ "کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا (پیمبر) نہیں آیا تھا؟" وہ کہیں گے۔ "ڈرانے والے تو آئے لیکن ہم نے ان کو جھٹلا دیا اور اللہ ان کو غلط کار بتایا۔ کاش! ہم ان کی بات مان لیتے تو یہ روز بد نہ دیکھنا پڑتا۔" اس وقت دوزخی اپنے

Marfat.com

گناہوں کا اقرار کریں گے لیکن وہ دھتکار دئے جائیں گے اسلئے کہ
انھوں نے عمل کا وقت (دنیا میں) ضائع کر دیا ؛

جو لوگ بن دیکھے خدا کی نافرمانی سے ڈرتے ہیں ان کے لئے بخشش
ہے اور بہت بڑا اجر ہے ؛

خدا اپنے دل سے خوب واقف ہے۔

لوگو! تم بات چپکے سے کہو یا پکار کر، خدا تمہارے دلی خیالات تک
سے واقف ہے۔ کیا باریک بین اور باخبر خالق اپنی مخلوق سے ناواقف
ہو سکتا ہے ؟ ۶۷ - آیات ۱ - ۱۴،

فصل ۲۶

اسی خدا نے تمہارے لئے زمین کو نرم و ہموار کر دیا تاکہ اس کے
اطراف و جوانب میں چل پھر سکو اور خدا کی دی ہوئی روزی میں سے کھاؤ
(پیو) انجام کار احیائے ثانی کے بعد اسی کی بارگاہ میں جمع ہونا ہے ؛

عذاب الٰہی

کیا تم اللہ کے عذاب سے نڈر ہو گئے ہو کہ تم کو زمین میں دھنسا
دے اور تم اسے لرزتا ہوا دیکھ لو یا آسمان سے پتھراؤ کی آندھی چلا دے ؛

اللہ کی کارسازیاں

اے غافلو! تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ ہمارا ڈرانا کیسا برحق
تھا۔ پہلی قوموں میں بھی منکرین حق موجود تھے۔ اور ان کا انجام بھی تباہی و
ہلاکت ہوا۔ پرندوں کو دیکھو! ہوا میں اڑتے ہیں تو ان کے پروں
کے سکیڑنے اور پھیلانے میں خدائے رحمان ہی ان کو تھامے رکھتا ہے
وہی ہر چیز کا نگران حال ہے (پھر تم اس کی قدرت کاملہ پر بھروسہ کیوں
نہیں رکھتے ؟)

خدائے رحمان کے سوا کون ہے جو تمہارا لاؤ لشکر بن کر تمہاری مدد

Marfat.com

کرے۔ کافر بس نرے دھوکے ہی دھوکے میں ہیں ؛

اگر خدا اپنا رزق روک لے تو کون ہے جو تم کو روزی پہنچائے
کافر تو بس سرکشی اور (حق سے) گریز کرنے پر اڑے ہوئے ہیں ؛

تذکیر — کیا اوندھے منہ والا زیادہ رو براہ ہے۔ یا وہ جو راہ راست پر چلا جا رہا ہو ؟ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا۔ پھر تمہارے سننے کو کان۔ دیکھنے کو آنکھیں اور سمجھنے کو دل بنائے لیکن تم بہت کم شکر گزار ہو ؛

وعدۂ قیامت — اللہ ہی نے تم کو روئے زمین میں پھیلا رکھا ہے اور قیامت کے دن اسی کے حضور میں سب جمع کئے جاؤ گے۔ منکرینِ حق پوچھتے ہیں کہ وعدۂ قیامت کب پورا ہوگا ؟ آپ کہہ دیں کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے۔ میں تو لوگوں کو عذابِ آخرت سے صاف طور پر ڈرانے والا ہوں اور بس !

روزِ قیامت کو اپنے قریب دیکھ کر مارے رنج و مہیب کے کافروں کی شکلیں بگڑ جائیں گی۔ اب کہا جائے گا۔ یہی وہ عذاب ہے جس کا تم تقاضا کرتے تھے ؛

جزا و سزا — اے منکرینِ حق ! مہبطِ وحی اور اس کے نکوکار پیروؤں کا معاملہ تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے لیکن تم بتاؤ کہ بدکاریوں کے نتائج سے کیسے بچ سکتے ہو ؟ (کیا صرف طعنے دے کر عذابِ الٰہی ٹل سکتا ہے) یا مومنوں کے سر الزام تھوپ کر تمہاری بدعملیوں کی صفائی ہو سکتی ہے ؟ خدائے رحمان پر ایمان لانے والے تو اسی پر نظر رکھتے ہیں۔

Marfat.com

اور وہی ان کا سہارا ہے پھر تم معلوم کر لوگے۔ کہ کون صریح گمراہی میں تھا!
غور تو کرو! اگر تمہارے پینے کا پانی زمین کے اندر اتر جائے۔
تو کون ہے جو تمہارے لئے پانی کی سوتیں بہا لائے ؛ ۴ آیات ۱۵۔۳۰

سورۃ القلم۶۸۔ یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ۵۲ آیات اور ۲ رکوع ہیں
مالک الملک خدائے قدوس ہے۔ اس کا قانون قرآن عزیز ہے اور حامل قرآن
سرور کونین ہیں۔ اب ساری دنیا کے لئے نجات کا راستہ یہی ہے کہ وہ خدا کی
شہنشاہی، قرآن عزیز کی ہدایت اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی قیادت کو تسلیم کرنے
اگر اس (ذکر للعالمین) کے سامنے دنیا نے سر تسلیم خم نہ کیا تو اس کا ہلاکت
سے بچنا امر محال ہے ؛

فصل ۲۶۱ مالک خلق عظیم

اے پیامبر حق! قلم کی قسم اور لوگوں کے لکھنے کی قسم۔ کہ آپ اللہ
کے فضل سے ہرگز دیوانے نہیں۔ تبلیغ رسالت کے صلے میں آپ کو ایسا
اجر ملنے والا ہے جو غیر منقطع ہے یقیناً آپ خلق عظیم کے مالک ہیں!
آپ بھی دیکھ لیں گے اور یہ کافر بھی دیکھ لیں گے۔ کہ کون خبطی ہے؟
اللہ راہ حق سے بھٹک جانے والوں کو بھی جانتا ہے اور ان کو بھی جانتا
ہے جو راہ ہدایت پر ہیں ؛

آپ جھٹلانے والوں کی ذرہ برابر پروا نہ کریں۔ وہ تو چاہتے ہیں
کہ آپ ذرا نرم ہو جائیں (تاکہ ان کو شرارت کا موقعہ مل سکے)

ایک نابکار انسان کے کرتوت

آپ نے اس نابکار کی بات نہ سنی جو بہت قسمیں کھاتا ہے، آبرو باختہ ہے

Marfat.com

لوگوں پر آوازے کستا ہے، اور چغلیاں لگاتا پھرتا ہے، اچھے کاموں سے لوگوں کو روکتا رہتا ہے، حدِ انسانیت سے بڑھ گیا ہے، بدمزاج اور اکھڑ ہے اور ان عیوب کے علاوہ بداصل بھی ہے، جب آیاتِ الٰہی سنائی جاتی ہیں تو اس برتے پر کہ اس کے پاس مال و اولاد کی فراوانی ہے، کہتا ہے "یہ تو پرانے ڈھکوسلے ہیں"۔ ذرا صبر کرے ہم عنقریب اس کے ناکڑے پر داغ لگائیں گے۔

(عبرت تو بہرحال عام ہے لیکن ولید بن مغیرہ کے متعلق یہ وعید عجیب طرح پوری ہوئی۔ کہ جنگِ بدر میں اس کے ناک پر واقعی بُری طرح زخم لگا۔ اس میں یہ تمام عیوب بھی موجود تھے)

باغ والوں کا قصہ

یہ منکرینِ حق اسی طرح آزمائے گئے ہیں۔ جیسے ان سے پہلے باغات کے مالکوں کو آزمایا گیا تھا۔ ان کی نظر باغ پر تو تھی لیکن وہ اللہ کی کارسازی سے غافل تھے، انہوں نے اللہ کی قسم کھائی کہ صبح باغ کے میوہ جات ضرور کاٹیں گے مشیتِ الٰہی نے ان کی اس بے نیازی کو غفلت پر محمول کیا۔ راتوں رات باغ جل کر خاک سیاہ ہو گیا۔ وہ صبح سویرے بڑے غرّے سے نکلے آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے کہ آج کسی مسکین کو باغ میں نہ آنے دینا۔ بخیل تھے۔ اسلئے صبح سویرے گئے تاکہ جلد فارغ ہو جائیں اور کسی کو کچھ دینا نہ پڑے۔ باغ کو دیکھا، اُجڑا ہوا، خاک کا تودہ! تو کہنے لگے شاید راستہ بھول گئے ہیں۔ سوچا اور غور کیا تو پکار اُٹھے۔ "ہائے ہماری تقدیر پھوٹ گئی! ان میں سے ایک نیکوکار

Marfat.com

کہنے لگا۔ میں نے تمہیں کہا نہ تھا کہ خدا کا شکر اور اس کی تسبیح و تقدیس کیوں نہیں کرتے ؟ اب وہ سب بول اُٹھے ! "ہمارا پروردگار پاک ہے ہم ہی قصوروار تھے ۔"

ایک دوسرے کو ملامت کرنے کے بعد سب نے کہا۔ "ہائے ہماری کم بختی ! ہم حدِ انسانیت سے بڑھ گئے تھے ! ہم اب رجوع الی الحق کرتے ہیں۔ عجب نہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں بہتر باغ عطا فرمائے"۔ اگر منکرین حق غور کریں تو معلوم کر سکتے ہیں کہ عذابِ الٰہی اسی طرح آسکتا ہے اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑھ کر ہے ۔ ع آیات ۱-۳۳ ،

مجرم اور مسلم برابر نہیں ہو سکتے ؛

نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے ان کے پروردگار کے ہاں ہمیشگی کے باغات ہیں۔ کیا مجرم اور مُسلم برابر ہو سکتے ہیں ؟ اے منکرو ! تم کیسے غلط فیصلے کرتے ہو ! یا کیا اللہ تعالےٰ سے اس بے راہ روی کے متعلق تم نے عہد و پیمان لے رکھا ہے کہ جو چاہو گے وہی ہو گا ؟ کون ہے جو ان بدکاروں سے اچھے سلوک کا ذمہ لیتا ہے ؟

کیا ان کے گھڑے ہوئے شریک اس حسنِ سلوک کے کفیل ہیں ؟ ذرا انکو دکھائیں تو سہی۔ دنیا میں وہ اکڑتے رہے اور بارگاہِ حق میں نہ جھکے۔ تو قیامت کو چاہیں گے بھی تو سجدہ نہ ہو سکے گا (تاکہ ان کی سرکشی ظاہر ہو سکے) اب مارے شرمندگی کے ان کی آنکھیں جھکی ہوں گی اور ذلّت انکے چہروں پر چھا رہی ہو گی۔ قرآن کے جھٹلانے والوں کو اللہ کے سپرد کیجئے وہ ان سے خود نمٹ لے گا۔ اس طرح کہ ان کو معلوم بھی نہ ہو گا اور وہ

Marfat.com

اپنی بدکرداریوں کی وجہ سے مہلت کا وقت ضائع کر کے جہنم رسید ہونگے،
(اللہ کی تدبیر گرفت بڑی مضبوط ہے)

تبلیغ رسالت!

اے پیامبر حق! کیا تبلیغ رسالت کے لئے آپ اُن سے کچھ مزدوری طلب کرتے ہیں کہ یہ اس چٹی کے بوجھ سے دبے جا رہے ہیں یا کیا ان کو غیب کی اطلاعات ملتی رہتی ہیں!

آپ اپنے رب کے حکم کا انتظار کریں۔ ذوالنون (یونسؑ) کی طرح جلد نہ کریں کہ انہوں نے تنگدل ہو کر خدا کو پکارا۔ پھر اگر اللہ کا فضل نہ ہوتا۔ تو وہ بُرے حال چٹیل میدان میں پڑے رہتے لیکن اللہ نے ان کو نوازا اور نیکوکاروں میں شامل کر لیا۔

کافروں کی کرتوت

کافر جب قرآن عزیز سنتے ہیں۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گھور گھور کر راہِ حق سے پھسلا دیں گے، وہ بدبخت قرآن کو سن کر کہتے ہیں سنانے والا دیوانہ ہے حالانکہ یہ پاک کتاب سارے جہانوں کیلئے نصیحت ہے۔ ع ۳۴/۵۲

(۶۹) سورۃ الحاقۃ

یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے اس میں ۵۲ آیات اور ۲ رکوع ہیں۔

جزائے اعمال یقینی ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عادل اور حکیم خدا انسانوں کو اعمال کے نتائج سے محروم رکھے۔ دنیا آزمائش عمل ہے اور یہاں جس طرح اچھے بُرے کاموں کا پھل ملتا ہے۔ اسی طرح عقبےٰ میں مجموعی حساب چکایا جائے گا

فصل ۱۶۲

قیامت کا آنا اٹل ہے وہ ایک ایسا حادثہ ہوگا جو سب کو کھڑکھڑا ڈالے گا۔ ثمود اور عاد نے اس حادثہ سے انکار کیا تو ثمود کڑک سے ہلاک ہوئے

مجرموں کی ہلاکت

Marfat.com

اور عاد ز نا ٹے کی سخت آندھی سے ہلاک کر دئیے گئے جو برابر سات رات
اور آٹھ دن اُن پر چلتی رہی ؛

وہ اس آندھی میں کھوکھلی کھجور کے تنے کی طرح گر گئے اور ان کا
کوئی متنفس باقی نہ رہا۔ فرعون اور جو اُمتیں اس سے پہلے ہو گزری
اور اُلٹی بستیوں والے (قوم لوطؑ کے لوگ) سب لوگ بڑے بڑے
قصوروں کے مرتکب ہوئے تو ان کی طرف رسول بھیجے گئے، ان لوگوں
نے رسولوں کی نافرمانی کی۔ پھر اللہ نے ان کو اپنی گرفت میں لے لیا ؛

طوفانِ نوحؑ

نوحؑ کے وقت پانی کے طوفان میں تمہارے بزرگوں کو اللہ نے
نجات دی اور کشتی میں سوار کر لیا۔ تاکہ یہ واقعہ ایک یادگار بن جائے
اور جن کانوں کو خدا نے یاد رکھنے کی صلاحیت دی ہے وہ یاد رکھیں
(قیامت کو) جب پہلی بار صور پھونکا جائے گا۔ تو زمین اور پہاڑ ریزہ ریزہ
ہو جائیں گے۔ اور قیامت آجائے گی۔ آسمان پھٹ جائے گا اور وہ
اس دن بہت کمزور ہوگا۔ آٹھ ملائکہ عظام عرش الٰہی کو اپنے اوپر اٹھائے
ہوئے ہونگے ——— اس دن کوئی راز خدا سے مخفی نہ رہے گا ؛

نیکوکاروں اور
بدکاروں کا انجام

جسے نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا وہ دوسروں کو دکھائے گا
اور کہے گا کہ مجھے اس دن کا یقین تھا۔ یہ شخص بڑے عیش میں ہوگا۔ یعنی
بہشت بریں میں جہاں پھل اس طرح جھکے ہونگے کہ چاہیں تو اپنی جگہ
بیٹھے بیٹھے توڑ لیں (حکم ہوگا) تم نے دنیا میں نیک اعمال کو زادِ آخرت
بنایا۔ یہ اُن کا نیک معاوضہ ہے ؛

Marfat.com

وہ شخص جس کا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں ہوگا وہ کہے گا۔ کاش!
میرا حساب نہ ہوتا۔ یا میری ہستی کا مرنے سے خاتمہ ہوگیا ہوتا۔ میرا مال
کچھ کام نہ آیا۔ ہائے میری بادشاہی لُٹ گئی! اس مجرم کے متعلق حکم دیا
جائے گا۔ کہ اس کے گلے میں طوق ڈالو۔ پھر کشاں کشاں اس کو جہنم
میں جھکیل دو اور ایک ستر گز لمبی زنجیر میں اچھی طرح جکڑ دو۔ یہ خدائے
واحد پر ایمان نہ لایا۔ (خود بخیل تھا) اور دوسروں کو بھی مسکینوں کے کھانا
کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔ آج اس کا کوئی دوست دار نہیں،
(زخموں کی) پیپ اس کا کھانا ہے اور یہ کھانا صرف خطا کار لوگوں کیلئے
ہوگا ؛ ۶۹ آیات ۱-۳۷،

قرآن عزیز کلام الٰہی ہے ؛

عالم ناسوت (دکھائی دینے والا) اور عالم لاہوت (دکھائی نہ دینے والا) دونوں گواہ ہیں۔ کہ یہ قرآن عزیز بلاشبہ کلام الٰہی ہے۔ ایک معزز فرشتے کا (لایا ہوا) یہ شاعرانہ کلام نہیں اور نہ کسی کاہن کا کلام ہے بایں ہمہ تم بہت ہی کم نصیحت حاصل کروگے ——— یہ رب العالمین نے اتارا ہے ؛

اگر کوئی بات اللہ پر جھوٹ لگائی جاتی تو پیام برحق کا داہنا ہاتھ پکڑ کر رگ دل کاٹ دی جاتی اور کوئی اس سزا دہی میں روک نہ بن سکتا۔ یہ کلام پاک نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے نصیحت ہے۔ اس کے جھٹلانے والوں کا اللہ کو علم ہے۔ یہ کافروں کیلئے موجب حسرت ہے۔ یہ یقین و صداقت کا سرمایہ ہے
پس تم اپنے رب عظیم کی تسبیح کے نغمے بلند کرتے رہو ؛ ۶۹ آیات $\frac{۳۸}{۵۲}$

Marfat.com

سورۃ المعارج (۷۰) - یہ سورۃ مبارکہ مکی ہے اس میں ۴۴ آیات اور ۲ رکوع ہیں ؛

(پچھلی سورت میں اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کا نتیجہ عذاب بتلایا تھا۔ تو یہاں اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے والوں کے مراتب عالیہ کا ذکر ہے) ؛

فصل ۲۶۳ عذاب کی اطلاع دینے پر کافر پوچھتے ہیں۔ کہ یہ عذاب کس کو ہوگا (کہہ دو) کافروں کو ؛

مجرموں کے لئے عذاب الٰہی اور اسے کوئی ٹال نہ سکے گا۔ یہ عذاب اللہ کی طرف سے ہوگا جو آسمانوں کا مالک ہے اور قیامت کے دن کا بھی (قیامت کا دن تمہاری گنتی کے) ۵۰ ہزار برس کا ہوگا۔ جس میں فرشتے اور روح اللہ کی طرف رجوع کرینگے ؛

اے پیامبر حق! آپ ان کے طعنوں پر صبر کریں۔ ان کے خیال میں یہ دن دور ہے اور ہمارے نزدیک قریب۔ ایک دن آسمان پگھلے ہوئے تانبے کی مانند ہوگا اور پہاڑ ایسے ہونگے۔ جیسے رنگی ہوئی اون۔ اس دن لوگ ایک دوسرے کو دیکھیں گے۔ مگر کوئی اپنا بھی کسی اپنے کو نہ پوچھیگا

قیامت کا ہیبت ناک منظر مجرم اس دن تمنا کرے گا کہ کاش بیٹے، بیوی، بھائی، رشتہ دار اور تمام روئے زمین کے آدمیوں کو معاوضہ میں دے سکے۔ تو بھی اپنے آپ کو بچا لے مگر وہاں کچھ نہیں ہو سکے گا۔ دوزخ کی آگ اس بلا کی لپٹ ہے کہ سر تک کی کھال ادھیڑ کر رکھ دے گی۔ راہ حق سے روگردانی کرنے والے ساری عمر مال جمع کر کے سینت سینت کر رکھنے والے اس میں جمع کئے جائیں گے۔ انسان بڑی ہی کچی طبیعت کا مالک ہے جب اسے کوئی تکلیف آتی ہے۔ تو گھبرا اٹھتا ہے اور جب کوئی فائدہ پہنچتا ہے،

Marfat.com

تو بخل کرنے لگتا ہے مگر وہ عبادت گزار جن کو استقامت کی دولت سے

مخصین حق — اللہ نے حصّہ وافر عطا کیا ہے اپنے مال میں سائل اور محروم کے لئے حصہ مقرر کر دیتے ہیں - وہ روزِ جزا کا یقین رکھتے ہیں اور اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتے رہتے ہیں - بے شک ان کے پروردگار کا عذاب نڈر ہونے کی چیز نہیں - وہ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں - اس معاملہ میں اللہ کے قانون کی اطاعت کرتے ہیں - خواہشات نفسانی کے غلام نہیں ہوتے - وہ اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس کرتے ہیں - اپنی گواہیوں میں ثابت قدم رہتے ہیں اور اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں - یہ لوگ عزت کے باغوں میں داخل ہوں گے ۞ ۴۴ آیات ۱-۳۵

اے پیامبرِ حق! ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے - کہ ٹولیاں بنا بنا کر داہنی طرف سے اور بائیں طرف سے تمہاری طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں - کیا ان میں سے ہر ایک شخص اس بات کا آرزومند ہے - کہ وہ بہشت میں داخل کر لیا جائے گا ؟

قدرتِ کاملہ — ہمیں رب المشارق والمغارب کی (یعنی اپنی) قسم کہ ہم اس بات پر بھی قادر ہیں کہ دنیا میں ان کی بجائے ان سے بہتر مخلوق بسائیں، اللہ کے حکم سے کوئی چیز باہر نہیں ۞

ان (مجرموں) کو بیہودہ باتیں بنانے اور کھیل کرنے دو - یہاں تک کہ یوم موعود آ پہنچے - اس دن یہ لوگ قبروں سے نکل آئیں گے میدان حشر کی طرف دوڑتے ہوں گے - گویا کسی نشانے پر دوڑے جا رہے ہیں ۞

Marfat.com

رنج اور ندامت کے مارے ان کی نظریں جھکی ہوئی ہوں گی، ذلت
ان کے چہروں پر چھا رہی ہوگی ——— یہی دن ہے جس کا
ان سے وعدہ کیا گیا تھا ؛ ۶½ آیات ۳۶-۴۴،

سُورۃ نوح (۷۱)

سُورۃ نوح - یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے، اس میں ۲۸ آیات اور ۲ رکوع ہیں،

فصل ۲۶۴ نوح علیہ السلام کو حکم ہوا - کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اپنی قوم کو
نوحؑ کی تبلیغ ڈرائیں - انہوں نے اپنی قوم سے کہا :" - اے میری قوم! میں تمہیں کھلے
طور پر ڈرانے آیا ہوں اور تم کو سمجھاتا ہوں کہ خدا کی عبادت کرو اور
اس کے غضب سے ڈرتے رہو - میری اطاعت میں ہی تمہاری سلامتی ہے
ورنہ (عذاب کا) وہ وقت آموجود ہوگا - جو کسی کے ٹالے ٹل نہیں سکتا -
کاش! تم سمجھ جاؤ!"

جب نوح علیہ السلام اپنا فرضِ رسالت پورا کر چکے اور لوگ برابر جھٹلاتے
رہے تو انہوں نے خدا سے عرض کی " - اے میرے پروردگار! میں نے اپنی
قوم کے لوگوں کو رات کے وقت بھی بلایا - دن کے وقت بھی بلایا - لیکن اس کا
اثر یہ ہوا - کہ جتنا بلایا وہ اتنے ہی زیادہ بھاگے - میں نے تیری طرف رجوع
کرنے کی دعوت دی - تاکہ ان کے گناہ معاف ہو جائیں تو انہوں نے
اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں - اپنے کپڑے اوڑھ اوڑھ لئے - ضد
اور شیخی میں آکر اکڑ بیٹھے ——— پھر میں نے ان کو پکارا - ظاہر بھی
سمجھایا پوشیدہ بھی - تاکہ یہ گناہوں کی معافی مانگ لیں - تو پھر شادابی،

Marfat.com

مال و دولت اور اولاد کی نعمتیں مل سکتی ہیں (میں نے ہر طرح سے نصیحت کی۔ یہاں تک کہ کہا) تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ تمہارے دل سے اللہ کا وقار بالکل اُٹھ گیا ہے، حالانکہ اس نے تم کو طرح طرح سے پیدا کیا۔ تہ بر تہ آسمان بنائے، چاند بنایا کہ وہ ایک نور ہے، سورج بنایا کہ وہ ایک روشن مشعل ہے اللہ ہی نے تم کو زمین کی مٹی سے نکال پیدا کیا اور پھر تم کو دوبارہ مٹی میں ملائے گا۔ پھر یوم حشر کو تم اٹھائے جاؤ گے، اللہ ہی نے زمین کو تمہارا فرش بنایا ہے کہ اس کے کھلے رستوں میں جدھر چاہو چلو اور پھرو ۞ ع آیات ۱/۱۹

جب اتنا سمجھانے پر بھی لوگ راہ راست پر نہ آئے تو نوحؑ نے جناب باری میں عرض کیا:- "اے پروردگار! انہوں نے میرا کہا نہ مانا۔ اور ان نابکاروں کے کہے پر چلے جن کو ان کے مال و دولت نے خسارہ میں ڈال رکھا ہے، انہوں نے میرے ساتھ بڑے بڑے فریب کئے ایک دوسرے کو سکھایا کہ اپنے معبودوں کو نہ چھوڑنا۔ نہ وُدّ کو نہ سُواع کو نہ یغوثؑ کو نہ یعوقؑ کو اور نسرؑ کو ۞

یہ اس طرح کئی لوگوں کو گمراہ کر رہے ہیں۔ اور ان ظالموں کی گمراہی بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے۔ یہ مجرم اپنی شرارتوں میں غرق کئے جا چکے ہیں۔ اور انجام کار آگ میں داخل کر دیئے جائیں گے۔ جہاں ان کا کوئی مددگار نہیں ہوگا ۞"

نوحؑ کی آخری پکار۔

نوحؑ نے کہا:- "اے پروردگار! ایسے کافروں میں سے کسی کو زندہ نہ چھوڑ کیونکہ دنیا میں تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور اُن سے جو

Marfat.com

نسل چلے گی وہ بھی بدکار اور کافر ہوگی" پروردگار! مجھے اور میرے ماں باپ کو بخش دے با ایمان مردوں اور با ایمان عورتوں کو بخش اور ان ظالموں کو بربادی کا پھر مزہ چکھا!" ۲۸ آیات ۲۰ - ۲۸،

سُورۃ الجنّ (۷۲) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ۲۰ آیات اور ۲ رکوع ہیں -

(قرآن عزیز تمام مخلوق کا دستور عمل ہے یہاں تک کہ جن بھی اس کلام پاک کو سنکر راہ حق کی یافت کے بعد تبلیغ حق کے ولولہ سے سرشار ہو سکتے ہیں)

فصل ۲۶۵

جنّوں کا قرآن عزیز سننا

اللہ تعالیٰ نے رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی - کہ جنّوں کی ایک جماعت نے قرآن عزیز سنا اور فوراً کہا - کہ یہ بہت عجیب چیز ہے وہ اس قانون ہدایت پر ایمان لائے اور پکار اٹھے کہ ہم کسی کو پروردگار کا شریک نہ ٹھیرائیں گے - وہ خدائے واحد بیوی بچوں کے بکھیڑوں سے پاک ہے اور اس کی شان بہت بلند ہے - اس سے پہلے ہم میں سے کچھ احمق خدا کی نسبت بڑھ چڑھ کر باتیں بنایا کرتے تھے اور ہمارا خیال تھا - کہ جن و انس میں سے کوئی بھی خدا پر جھوٹ نہیں بول سکتا (اسلئے ہم نے ان کی باتیں مان لیں) ——— بعض انسان جنّوں کی پناہ لیا کرتے تھے - اس بات نے جنّوں کو اور بھی زیادہ مغرور کر دیا اور انہوں نے خیال کر لیا کہ اللہ نے کسی کو پیغمبر بنا کر نہیں بھیجا اور نہ آئندہ بھیجے گا جنّوں کا بیان ہے کہ اب آسمان میں پہرہ داروں کی مضبوط چوکیاں ہیں اور انگارے ہیں - اس سے پہلے وہ بعض آسمانی ٹھکانوں پر سننے کیلئے

Marfat.com

جا بیٹھا کرتے تھے۔ لیکن اب ایسا قصد کریں تو شہاب کا گولہ تاک لگائے تیار پاتے ہیں۔ یہ سب کچھ مشیت حق کے ماتحت ہے ؛

جنّوں میں نیک اور بد موجود ہیں

جنّوں میں بھی بعض نیک ہیں اور بعض بد۔ جنّ قرآن عزیز سن کر فوراً اپنا زاویۂ نگاہ بدل لیتے ہیں۔ وہ اللہ کی قدرت کاملہ پر ایمان لے آتے ہیں اور انہیں یقین ہو جاتا ہے کہ وہ خدا کو عاجز نہیں کر سکتے۔ نہ زمین میں اور نہ بھاگ کر۔ انہوں نے قانونِ ہدایت سُنا اور ایمان لے آئے۔ ہر مومن حق نقصان اور ظلم کے ڈر سے مطمئن ہو جائے گا۔ جنّوں میں بھی بعض فرمانبردار ہیں اور بعض حکم الٰہی سے سرتابی کرتے ہیں۔ فرمانبردار راہِ ہدایت پر ہیں اور بے راہ دوزخ کا ایندھن ہونگے۔ اگر اہل مکّہ سیدھے راستے پر قائم رہتے تو ان کے لئے پانی کی فراوانی اور نعمتوں کی کشادگی کر دی جاتی تاکہ ان کی شکر گزاری کا امتحان لیا جائے ؛

جاذبۂ قرآن عزیز

یادِ حق سے منہ موڑنے والا عذاب سخت کا شکار ہوگا مسجدیں تو صرف اللہ کی عبادت کے لئے ہیں۔ پس اس کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو پیغمبر حق جب نماز پڑھتے تو لوگ ان کے گرداگرد ٹھٹھ کے ٹھٹھ جمع ہو جاتے تاکہ ان کو دیکھیں اور قرآن عزیز سنیں ؛ ۷۲۔ آیات ۱ - ۱۹،

دعوت الی اللہ

آپ کہہ دیں کہ نقصان پہنچانا یا ہدایت دینا میرے قبضہ میں نہیں میں تو صرف دعوت الی اللہ اور ردِّ شرک کا داعی ہوں اور بس۔ میں بھی اپنے حسنِ عمل اور تبلیغ حق کے بغیر خدا کی گرفت سے نہیں بچ سکتا۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرنے والوں کے لئے ابدی جہنّم ہے،

Marfat.com

جب وعدۂ حق (عذاب) پورا ہوتا دیکھیں گے تو ان کو معلوم ہو جائے گا۔ کہ کس کے مددگار بودے ہیں اور کس کا جتھا شمار میں کم ہے ؛

(کہہ دیجئے) کہ تمہارے عذاب کے متعلق میں کچھ نہیں جانتا کہ وہ قریب ہے یا میرا پروردگار اسے ایک وقت تک ملتوی رکھے گا۔ غیب کی خبر اسی کو ہے اور وہ غیب کی باتیں کسی پر ظاہر نہیں کرتا۔ ہاں مصلحتاً اپنے برگزیدہ بندوں پر کوئی بات ظاہر کرنا چاہے تو کر دیتا ہے۔ ان کے آگے پیچھے بھی فرشتوں کا پہرہ ساتھ رکھتا ہے۔ تاکہ دیکھ لے کہ پیغمبروں نے پیغام ٹھیک ٹھیک پہنچایا ہے یا نہیں! تمام معاملات اسی کے احاطۂ علم میں ہیں اور اس نے تمام چیزوں کی گنتی تک اپنی نظر میں کر رکھی ہے

آیات ۲۰-۲۸ ۶۲

---

(۲۶) چھبیسواں باب

سورۃ المزمل (۷۳) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ۲۰ آیات اور ۲ رکوع ہیں

(مصلحین کو ابتدا میں ان کے منصب رفیع سے متنبہ کرنا اور مبلغین کو انکی ذمہ داری کے بارِ گراں سے آگاہ کرنا از بس ضروری فرض ہے۔ تاکہ وہ ہر قسم کے مصائب کو برداشت کرنے اور مقرر کردہ نصب العین پر مر مٹنے کے لئے ہر طرح آمادہ ہو جائیں۔ نزول کے اعتبار سے سورہ مدثر (۷۴) دوسرے درجہ پر ہے (پہلے علق (۹۶) کی چند آیات اتریں) اور سورہ مزمل تیسرے درجہ پر ہے اسمیں

Marfat.com

تبلیغ کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے اور مصائب برداشت کرنے کے لئے مستعد رہنے کا حکم ہے ۔

فصل ۲۶۶ شب بیداری

اے (ہیبت وحی سے) کپڑا اوڑھ کر پڑ رہنے والے! ساری رات کھڑے رہیئے یا کچھ حصّہ کم (نصف شب) یا اس سے بھی کم یا زیادہ، قرآن عزیز کو خوب غور سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھیئے۔ یقیناً ہم آپ پر ایک بھاری خدمت (تبلیغ رسالت) کا بوجھ ڈالنے کو ہیں۔ بے شک رات کا اٹھنا نفس کو خوب زیر کرتا ہے اور اس وقت دعا بھی ٹھیک دل سے نکلتی ہے،

تبلیغ وہدایت

دن کے وقت تبلیغ وہدایت میں آپ کو بہت مصروفیت ہو گی، اپنے پروردگار کا نام لیتے رہو اور سب سے کٹ کر اسی کے ہو رہو۔ وہ مشرق ومغرب (ایشیا و یورپ) کا واحد مالک ہے۔ سو اسی کو کارساز سمجھو۔ منکرین حق کی ایذا دہی پر صبر کرو اور حسن وخوبی کے ساتھ ان سے الگ ہو جاؤ۔ صاحب ثروت اور ضد سے مخالفت کرنے والوں سے ہم بھگت لیں گے، ان کو تھوڑی سی مہلت دیجیئے۔ ہمارے پاس ان کی سزا کے لئے بیڑیاں، دوزخ، گلا گھونٹنے والا کھانا۔ اور دردناک عذاب موجود ہے، اس دن پہاڑ اس طرح لرز جائیں گے، گویا کہ ریگ رواں کے ٹیلے ہیں ؎

مثیل موسیٰ ؑ

لوگو! جس طرح فرعون کے پاس موسیٰ (علیہ السلام) کو پیامبر بنا کر بھیجا تھا۔ اسی طرح تمہاری طرف محمد عربی صلعم کو رسول بنا کر بھیجا ہے وہ تمہارے مقابلے میں گواہی دیں گے ——— فرعون نے

Marfat.com

موسیٰ علیہ السلام کی نافرمانی کی تو بُری طرح پکڑا گیا۔ تم بھی نہ مانو گے تو اس دن سے کیسے بچ سکو گے جس کی سختی بچوں کو بوڑھا کر دے گی اور آسمان جیسی (باعظمت) تعمیر پھٹ جائے گی۔ یہ خدا کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا یہ نصیحت کی باتیں ہیں۔ اب جو چاہے اپنے پروردگار تک پہنچنے کا راستہ اختیار کر لے ؛ ع آیات ۱ — ۱۹ ؛

اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور اعانت۔

اے پیامبر حق! تمہارا پروردگار جانتا ہے۔ کہ تم اور تمہارے ساتھی کبھی آدھی رات اور کبھی تہائی رات نماز میں کھڑے رہتے ہیں، رات اور دن کا ٹھیک اندازہ اللہ ہی کر سکتا ہے اسے معلوم ہے کہ تم آئندہ یقیناً اس کام کو نباہ نہ سکو گے، اس لئے اس نے تم کو معاف کر دیا۔ (پھر بھی) جتنا آسانی سے ہو سکے اتنا قرآن عزیز پڑھ لیا کرو (کیونکہ) خدا کو علم ہے کہ تم میں بعض آدمی بیمار ہونگے اور بعض اللہ کے فضل (معاش) کی تلاش کیلئے ملک میں سفر کریں گے بعض راہِ حق میں لڑیں گے ——— تو جتنا قرآن آسانی سے پڑھا جائے پڑھ لیا کرو۔ اقامت الصلوٰۃ میں کوتاہی نہ کرو اور زکوٰۃ دیتے رہو۔ اور خوشدلی سے (غرباء و مساکین پر خرچ کرو) اللہ کو قرض بھی دیا کرو۔ جو نیکی بھی (زادِ آخرت بنا کر) بھیج دو گے اس کو اللہ کے ہاں چل کر پاؤ گے، اللہ سے گناہوں کی معافی مانگتے رہو۔ بے شک وہ بخشنے والا مہربان ہے ؛ ع۲۔ آیات ۲۰ (ایک آیت)

سُورۃ مُدثّر (۷۴)

یہ سورۃ مبارکہ مکی ہے اس میں ۵۶ آیات اور ۲ رکوع ہیں

(اس میں حکم دیا گیا ہے کہ خود سمجھنے کے بعد دوسروں کو سمجھانا لازم ہے،

Marfat.com

ابتدائی تین سورتیں علق[1] ۔ مدثر[2] اور مزمل[3] مسئلہ تبلیغ کے اہم ترین شعبوں کی تشریح پر مشتمل ہیں اور ایک ہی سلسلہ کی مضبوط کڑیاں ہیں ۔ یہاں تبلیغ کی حقیقت کو بے نقاب کر دیا گیا ہے ۔ خلاصہ یہ ہے ۔ کہ احکام الٰہی کو واضح طور پر سمجھا دیا جائے اور ان کی خلاف ورزی سے پیدا ہونے والے برے نتائج کو مفصل بیان کر دیا جائے ۔ پھر نتائج کے لئے خدا پر نظر رکھی جائے ۔)

فصل ۲۶۷
اٹھو! دنیا کو بداخلاقیوں سے ڈراؤ ۔

اے کپڑا اوڑھنے والے! اٹھیئے ۔ پھر دنیا کو بداخلاقیوں سے ڈرائیے اور اپنے پروردگار کی بزرگی اور برتری بیان کیجیئے ۔ اپنے کپڑے پاک و صاف رکھئے اور (ہر قسم کی) گندگی سے الگ رہئے ۔ تبلیغ صرف فرض منصبی کے طور پر کیجیئے اور اپنے پروردگار کی رضاجوئی کے لئے راہ تبلیغ کی مشکلات پر صبر کیجیئے ۔ جب صور پھونکا جائے گا تو وہ ان کافروں کے حق میں ایسا مشکل دن ہوگا ۔ کہ اس میں مطلق آسانی نہ ہوگی ۔

اللہ کا باغی

اے پیغمبر! ہم کو اور اس نابکار کو ـــــ چھوڑ دے (یعنی ہم اس سے نپٹ لیں گے) جسے ہم نے اکیلا پیدا کیا ۔ پھر مال کے علاوہ بیٹے بھی دیئے اور ہر طرح کا سامان دنیا بھی اس کے لئے مہیا کر دیا ۔ (اب نافرمان ہے) اور اس پر توقع رکھتا ہے کہ ہم اسے (قیامت کو) زیادہ دیں گے ۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا ۔ وہ تو ہماری آیتوں کے مخالف تھا ۔ ہم عنقریب اس کو عذاب سخت میں مبتلا کریں گے کیونکہ جب اس سے قرآن عزیز کی نسبت پوچھا گیا تو اس نے سوچا اور ٹکل دوڑائی ۔ پھر تیوری چڑھا کر منہ بسور لیا ۔ اور پیٹھ پھیر کر چلتے ہوئے ۔ شیخی میں آگیا اور لگا کہنے ۔ کہ یہ قرآن تو بس ایک جادو ہے ۔ جو

Marfat.com

اگلوں سے چلا آتا ہے یہ بس انسانی کلام ہے۔ اس (بکواس) کی پاداش میں ہم عنقریب اس کو جہنم رسید کریں گے معلوم ہے دوزخ ہے کیا؟ وہ کسی چیز کو (بھسم کئے بغیر) نہ چھوڑے اور آدمی کے بدن کو جھلس دے۔ اس پر ۱۹ پاسبان متعین ہیں ؛

انیس کی گنتی

انیس کی گنتی سے مومنوں کا ایمان زیادہ ہوگا اور وہ نافرمانی سے بچ جائیں گے، لیکن کافر کٹ حجتیاں کریں گے ـــــ وہ کہیں گے اس تعداد سے خدا کا مطلب کیا ہے ہدایت و گمراہی اللہ کے ہاتھ میں ہے اور اس کے لشکروں کا حال اس کے سوا کوئی نہیں جانتا اور ان باتوں سے تو صرف نصیحت حاصل کرنا مقصود ہے ؛ ع آیات ۱-۳۱،

دوزخ ایک مصیبت عظمیٰ ہے ؛

(صحیح تو یہ ہے) ہم کو چاند کی قسم اور رات کی جب جانے لگے، صبح کی جب وہ روشن ہو جائے کہ دوزخ فی ذاتہ ایک مصیبت عظمیٰ ہے اور انسان کو ڈرانے کے لئے یہی بس ہے یہ بات اسی کے لئے ہے جو مقدم و مؤخر (ہونے کی مصلحت) کو سمجھ سکے، ہر نفس اپنے اعمال کے معاوضہ میں گروی ہے جن کا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ہوگا وہ بہشت کے مکین ہونگے

دوزخیوں کے اعمال

وہ مجرموں سے پوچھیں گے :- تم کو کونسی چیز دوزخ میں لائی ؟ ـــــ وہ کہیں گے :- ہم اقامت صلوٰۃ سے باز رہتے (۲) کسی محتاج کو کھانا نہ کھلاتے (۳) دین کی باتوں میں جو لوگ بیہودہ بکواس کرتے ہم بھی ان کے ساتھ شامل ہوتے (۴) پھر ہم روز جزا کے بھی منکر تھے۔ یہاں تک کہ اسے مرنے کے بعد آنکھ سے دیکھا تو یقین آیا۔ اب کوئی سفارش کام نہ

Marfat.com

آئے گی! ان لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ نصیحت سے اس طرح روگردانی کرتے ہیں کہ گویا وہ جنگلی گدھے ہیں۔ جو شیر کی صورت دیکھ کر بدک رہے ہیں۔ وہ تو اس حوصلہ کا اظہار کرتے رہے کہ گویا وہ کھلے آسمانی صحیفوں کو لینا چاہتے ہیں۔ نہیں۔ بلکہ ان کے دلوں سے آخرت کا خوف نکل گیا ہے ؛

(تبھی یہ جھک مار رہے ہیں) ورنہ قرآن عزیز تو سراسر نصیحت ہے۔ جو چاہے اسے سوچے سمجھے ——— یہ سوچنا سمجھنا بھی اللہ کی مشیت سے وابستہ ہے وہی ذات ہے جس کی ناراضگی کے خوف اور عذاب کے خطرہ کے پیشِ نظر احکام کی پابندی لازمی ہے اور بصورتِ فروگذاشت اسی سے مغفرت طلب کی جا سکتی ہے کوئی دوسرا اس کا اہل نہیں خواہ کسے باشد! ۴½ آیات ۳۲-۵۶،

سورۃ القیامۃ (۷۵) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ۴۰ آیات اور ۲ رکوع ہیں (مسئلہ تبلیغ کو اچھی طرح سمجھا دینے کے بعد پھر قیامت کے اثبات پر چند دلائل پیش کئے۔ اسلئے کہ انسان اسی وقت زیادہ تر خدا کے قانون کا انکار کرتا ہے جب وہ سمجھنے لگ جاتا ہے کہ میں اپنے اعمال کے لئے جوابدہ نہیں ہوں قیامت کا خوف اسے پیامِ رسالت کے سننے پر آمادہ کر دیتا ہے اسے یہ فکر دامنگیر ہو جاتی ہے کہ اگر آج میں اللہ کا پیغام نہیں سنتا تو کل بارگاہِ حق میں میری شنوائی بھی نہ ہوگی ؛)

فصل ۲۶۸ قسم ہے روزِ قیامت کی اور قسم ہے نفسِ لوّامہ کی (نفسِ امّارہ :-

Marfat.com

برائی پر اکسانے والا) نفس لوّامہ:- برائی پر ملامت کرنے والا۔ نفسِ مطمئنّہ:- دولتِ ایمان عطا کرنے والا) کہ قیامت کو سب لوگ زندہ کئے جائیں گے کیا انسان کا خیال ہے کہ مرنے کے بعد ہم اسکی ہڈیوں کو جمع نہ کریں گے؟ (ضرور جمع کریں گے) بلکہ ہم اس بات پر بھی قادر ہیں کہ اس کی (انگلیوں کی) پور پور اصل جگہ پر درست کر دیں، انکارِ قیامت سے انسان اپنا مستقبل خراب کرنا چاہتا ہے۔ قیامت کے متعلق پوچھتا ہے کہ وہ کب ہوگی؟ تو سن لے

علاماتِ قیامت

کہ (اس وقت) جب مارے ہیبت کے آنکھیں پتھرا جائیں گی۔ چاند گہنا جائے گا۔ سورج اور چاند یکجا کر دیئے جائیں گے، منکرین حق اس دن بھاگنے کی جگہ تلاش کریں گے مگر بھاگ نہ سکیں گے، نہ کہیں پناہ مل سکے گی اور نہ بارگاہِ حق کے سوا اور کوئی ٹھکانا ہوگا۔ اس دن انسان کو تمام اعمال کی اطلاع دی جائے گی (بلکہ وہ اپنی بصیرت کی وجہ سے) خود ہی اپنے مقابلہ میں حجت ہوگا۔ اگرچہ اپنے آپ کو بے گناہ ثابت کرنے میں کتنے ہی بہانے پیش کرتا رہے (عذابِ الٰہی سے نجات دلانے والی تعلیم دی جا رہی ہے) آپ وحیِ الٰہی کے دہرانے میں جلدی نہ کریں۔ اس کلامِ پاک کو سینہ میں جمع کر دینا اور پڑھا دینا ہمارا کام ہے آپ قرآن پڑھنے میں جبریلؑ کی متابعت کریں۔ اس کا سمجھا دینا ہمارا کام ہے،

انسان فطرتاً جلد باز ہے:

انسان فطرتاً "جلدی" کو پسند کرتے ہیں اسی لئے موجود دنیا میں مگن رہ کر آخرت کو چھوڑ دیتے ہیں' —— (قیامت تو آکر رہیگی اور) اس دن کچھ تر و تازہ چہرے اپنے پروردگار کو دیکھ رہے ہوں گے'

Marfat.com

اور کئی چہرے اداس ہونگے۔ کیونکہ وہ سمجھ رہے ہوں گے کہ ان کے ساتھ ایسی سختی کی جانے کو ہے جو کمر توڑ دے گی جب جان کھنچ کر گلے کی ہنسلی تک آپہنچے گی تو مرنے والا ہر حیلہ کرے گا کہ وہ کسی طرح بچ سکے لیکن بچ نہ سکے گا بلکہ پکار اٹھے گا :۔ "دنیا سے جدائی کا وقت آپہنچا!" ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ جائے گی۔ تو اسوقت بارگاہِ حق میں چلنا ہوگا ؛

ع ۲ - آیات ۱-۳۰

(غفلت شعار انسان نے جیتے جی) نہ تو (کلام حق کی) تصدیق کی۔ اور نہ نماز پڑھی۔ بلکہ الٹا جھٹلایا اور خدا سے منہ موڑا۔ پھر مجلس وعظ سے اٹھ کر اکڑتا ہوا اپنے گھر کی طرف چلتا بنا۔ ایسے شخص کے لئے خرابی پہ خرابی ہے کیا انسان خیال کرتا ہے کہ اس سے باز پرس نہ ہوگی اور وہ یوں ہی چھوڑ دیا جائے گا۔ کیا وہ بھول جاتا ہے کہ احسن الخالقین نے منی جیسی حقیر چیز سے انسان کو پیدا کیا۔ پھر مختلف مدارج کے بعد اسکے جسم کی تکمیل کی (اور تخلیق کے لئے جوڑے بنا دیئے) کیا وہ خدا جس نے یہ سب کچھ کیا ہے اس پر قادر نہیں کہ قیامت کے دن مُردوں کو از سر نو زندہ کر دے ؛ ع ۲ آیات ۳۱-۴۰ ؛

سورۃ الدّھر (۷۶) :۔ یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے اسمیں ۳۱ آیات اور ۲ رکوع ہیں

(انسان کی عالمگیر گمراہی یہ ہے کہ انسان ظواہر کا پرستار بنکر حقیقت سے غافل ہو جاتا ہے ہمیشہ سے ایسے لوگ موجود ہیں جو مادی دنیا کی کثافت میں الجھ کر عالم لاہوت کی لطافت کو سمجھنے سے محروم رہتے ہیں۔ قیامت کا انکار بھی زیادہ تر ایسی لوگ کی

Marfat.com

وجہ سے ہے لہٰذا یہاں دہریت کی تردید کی جاتی ہے ؛)

فصل ۲۶۹ انسانی پیدائش

کیا ایسا وقت بھی انسان پر گزرا ہے، جبکہ اس کا نام و نشان بھی نہ تھا (ہاں ضرور گزرا ہے) تو سمجھ لو کہ ساخت اشیا میں مشیت ایزدی کا دخل ضرور ہے، اللہ نے انسان کو مرکب نطفے سے پیدا کیا تاکہ اسے نیکی و بدی میں آزمائے۔ پھر انسان کو دیکھنے اور سننے والا بنا کر دین کا راستہ بھی بتا دیا تاکہ وہ یا تو راہ شکر اختیار کرے اور یا راہ انکار (کفران نعمت) کا فرون کیلئے زنجیریں۔ طوق اور دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ تیار ہے انکو کار جنت میں آب سرد کے چشموں سے پیاس بجھائیں گے، انہیں اختیار ہوگا کہ جہاں چاہیں چشمہ بہالے جائیں (یہ معاوضہ ہے اس نیکی کا کہ) وہ اپنی منتوں کو پورا کرتے تھے اور روز قیامت کی وسیع مصیبت سے خائف تھے۔ اللہ کی رضا جوئی کے لئے محتاجوں یتیموں اور قیدیوں کو کھانا کھلاتے تھے، اور یہ سب کچھ محض اللہ کی رضا جوئی کے لئے کرتے، معاوضہ یا شکر گزاری کی ان کو خواہش نہ تھی (وہ کہتے تو یہی کہ) ہمیں اس دن کا ڈر ہے جب لوگ مارے رنج کے منہ بنائے تیوری چڑھائے ہوں گے، (یہی وجہ تھی) کہ اللہ نے ان کو اس دن کی سزا سے بچا لیا۔ تازہ روئی اور خوشوقتی سے نوازا۔ یہ بدلہ ہے ان کے صبر کا ؛

بہشت کی نعمتیں

بہشت میں وہ ان تمام نعمتوں سے سرفراز ہوں گے جو آرام و آسائش کے لئے انسانی ذہن سوچ سکتا ہے، عمدہ پوشاک، عمدہ رہائش۔ عمدہ خوراک، پاکیزہ و صاف برتن۔ پینے کے لئے بہترین سیال چیزیں مستعد

Marfat.com

اور پاکیزہ خدام یہ سب کچھ وہاں موجود ہوگا۔ اور یہ ساری چیزیں انکی دنیوی کوششوں کی قبولیت کا نشان ہونگی ؛ ع ۲ - آیات ۱ - ۲۲ ؛

رجوع الی الحق

اے پیغمبر حق! ہم نے قرآن عزیز کو نازل کیا ہے آپ اپنے پروردگار کے حکم کا انتظار کیجیے۔ کسی بد یا احسان ناشناس انسان کے طعنوں کی پروا نہ کیجیے۔ اور صبح و شام یادِ الٰہی میں مشغول رہیے۔ دن رات اسکی تسبیح کے نغمے بلند کیجیے۔ منکرین حق تو بس دنیا کے پجاری ہیں اور قیامت کے سخت دن سے یکسر غافل ہو گئے ہیں۔ ہم ہی نے انسان کو پیدا کیا اور ہم ہی نے اس کے جوڑ بند مضبوط بنائے۔ پھر اگر چاہیں تو ان کے بدلے ان جیسے اور لوگوں کو لا بسائیں ـــــ یہ نصیحت کی باتیں ہیں

مشیت الٰہی

اب جو چاہے راہِ حق اختیار کرے (یاد رکھو!) تمہاری چاہت بھی مشیّت آلٰہی سے ہی وابستہ ہے (تم سرکش رہ کر راہ ہدایت پا ہی نہیں سکتے) اللہ تعالیٰ جاننے والا اور حکمت والا ہے وہ (اپنے قانون کے مطابق) جسے چاہے اپنی رحمت کے سایہ میں لے لے۔ ظالموں کیلئے تو بہرحال عذاب دردناک ہے ؛ ع ۲ - آیات ۲۳ - ۳۱ ؛

سُوْرَۃُ الْمُرْسَلٰت (۷۷) - یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ۵۰ آیات اور ۲ رکوع ہیں ؛

اس میں بھی مسئلہ مجازات کی وضاحت ہے۔ قانونِ الٰہی کی تعمیل پر انعامات کی بشارت اور تکذیب پر عذاب کی وعید سنائی گئی ہے ؛

فصل ۲۷۔ قیامت کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا ؛

ان ہواؤں کی قسم جو ابتدا میں معمولی رفتار سے چلتی ہیں پھر تیز ہو کر بادلوں کو پھیلا دیتی ہیں۔ پھر ان کو پھاڑ کر ایک دوسرے سے جدا کر

Marfat.com

دیتی ہیں (ان کی تیزی حذاکو) یاد دلاتی ہے تاکہ اتمامِ حجت ہو جائے اور انذار (ڈرانے) کا فرض بھی ادا ہو جائے' ان سب ہواؤں کی قسم کہ قیامت کا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔ اس وقت ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ آسمان پھٹ جائے گا۔ پہاڑ اڑائے جائینگے۔ جب پیامبرانِ حق اپنی اپنی اُمت کے حساب کے لئے وقتِ مقررہ پر حاضر کئے جائیں گے۔ تو سمجھ لو کہ قیامت آ گئی۔ یہ واقعات کس دن کے لئے ملتوی ہیں؟ فیصلے کے دن کے لئے اس دن منکرین حق کے لئے ہلاکت ہو گی۔ پہلے مجرم ہلاک ہوئے۔ پھر بعد میں آنے والے اُن کے نقشِ قدم پر چلے۔ اور مجرموں کا انجام ہمیشہ ہلاکت ہی ہوا ؛

فیصلے کا دن

نشاناتِ حق

کیا اللہ تعالےٰ کے وہ کرشمے جو ان کی پیدائش کے وقت ظہور پذیر ہوئے ان کے لئے سرمۂ دیدۂ عبرت نہیں بنتے؟ (انسانی زندگی تو ایک مقررہ وقت تک ہے) پھر قیامت کے دن منکرینِ حق کی ہلاکت ہو گی ؛

زمین زندوں اور مُردوں کو سمیٹ لینے والی ہے اس میں اونچے اونچے پہاڑ ہیں۔ جن میں پینے کے لئے میٹھا پانی موجود ہے (ان نشاناتِ قدرت کو دیکھ کر بھی) جو جھٹلائے' اس کا انجام ہلاکت کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے۔

دوزخ

(منکرینِ قیامت کو حکم دیا جائے گا) کہ اب اس دوزخ کی طرف چلو جسے تم جھٹلایا کرتے تھے یعنی دھوئیں کے سائبان کی طرف جس کے تین حصے ہیں۔ مگر اس کے سائے میں نہ ٹھنڈک ہے اور نہ گرمی سے بچاؤ بلکہ وہاں انگارے برس رہے ہیں جو دُور سے ایسے معلوم ہوتے ہیں۔ جیسے

Marfat.com

آگ کے محلات یا زرد رنگ کے اونٹ ؛

قیامت کے دن منکرینِ حق مارے ہیبت کے بات نہ کر سکیں گے اور نہ ان کو اجازت ہوگی۔ کہ کوئی عذر پیش کر سکیں۔ اس دن ان کو معلوم ہو جائیگا کہ یہی فیصلہ کا دن ہے سب لوگ بارگاہِ حق میں جمع ہوں گے اور دُنیا کے شیخی بازوں کو کہا جائے گا۔ "آج کوئی تدبیر کر سکتے ہو تو کرو۔ لیکن ان کیلئے سوائے ہلاکت کے کوئی چارہ کار نہ ہوگا ؛ ۴ع - آیات ۱ — ۴۰،

نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے بہشت کے باغات ہونگے۔ سائے اور چشمے ہونگے۔ ہر طرح کے پھل موجود ہونگے۔ یہ ان کی نیکوکاری کا بدلہ ہے (ہاں) منکرینِ حق کے لئے اس وقت ہلاکت ہوگی ——— اے دینِ حق سے انکار کرنے والو! تم دنیا میں چند روز کھا پی لو اور رَس لیں لو۔ پھر ہلاکت تمہاری منتظر ہے ؛

(آج) جب ان سے کہا جاتا ہے کہ خدا کے سامنے جھکو تو وہ اسے عار سمجھتے ہیں۔ کیا اس کلامِ پاک کے بعد کوئی اور چیز بھی ہے جو ان کے لئے سامانِ نصیحت بن سکے۔ اس قانونِ نصیحت سے منہ موڑنے کے بعد مُجرمین کے لئے سوائے ہلاکت کے کوئی چارہ کار نہیں ؛ ۴ع آیات ۴۱ - ۵۰

Marfat.com

پارہ عمّ یتساءلون (۳۰)

ابتدائی کلمات :-

قرآن عزیز کی سورتوں کو دو حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے مکّی[1] اور مدنی[2] ، بعثت نبوی[3] کے وقت کفارِ قریش ماحول سے اس درجہ متاثر تھے کہ ان کی فطرتِ صالحہ کا صاف و شفاف آئینہ حجاب[1] طبع ۔ حجاب[2] رسم اور حجاب[3] سوءِ معرفت کے زنگ سے گرد آلود ہو چکا تھا ۔ ضرورت تھی کہ انہیں نیکی و بدی کی راہ دکھائی جائے ۔ سب سے پہلے ان کے زاویۂ نگاہ کو بدلنے اور ان کے عقاید کو صاف کرنے کی ضرورت تھی ۔ یہی وجہ ہے کہ مکّی سورتوں میں زیادہ تر توحید ۔ رسالت اور جزائے اعمال پر زور دیا گیا ہے ۔

تیسواں پارہ زیادہ تر ان سورتوں پر مشتمل ہے جن میں انہی مسائل کا ذکر ہے ۔ اس میں شک نہیں کہ ہر سورۃ کا طریق استدلال و استشہاد جداگانہ ہے لیکن ہر جگہ نئے اسلوب اور نئے انداز میں اللہ تعالیٰ کی عظمت اور جزائے اعمال کا یقین و اذعان پیدا کرنے کا احساس دلایا گیا ہے یہ سورتیں مختصر ہیں لیکن پُرشکوہ الفاظ پر مشتمل ہیں ۔ صرف اس ایک ہی پارے میں ۳۷ سورتیں ہیں (عملی طور پر) زیادہ تر یہی سورتیں نماز میں پڑھی جاتی ہیں ۔ اسلئے ان کا سمجھنا ہر مسلمان کے لئے زیادہ ضروری ہے ۔

آئندہ اوراق میں تلخیص پر ہی اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ ہر سورت کے ربط اور جداگانہ مضمون کو وضاحت سے پیش کیا گیا ہے ۔ اخیر میں بعض اہم سورتوں کے مفہوم کو تذکیر کے عنوان سے اس طرح بیان کر دیا گیا ہے کہ قرآن عزیز کا یہ حصّہ ہمارے لئے بہترین سامانِ عبرت بن سکے ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

Marfat.com

سورۃ النّبا (۷۸) یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے اسمیں ۴۰ آیات اور دو رکوع ہیں ؛

موضوع :- اس کا موضوع بھی اثباتِ قیامت ہے کئی دوسری سورتوں میں بھی اسی حقیقت کو پیش کیا گیا ہے مگر اس میں طریق بحث و نظر سب سے الگ ہے۔ اس میں کاشتکاروں کو مخاطب کیا گیا ہے اور انہی چیزوں کا تذکرہ کیا گیا ہے۔ جو کھیتی باڑی کیلئے ضروری ہیں۔ ظاہر ہے کہ کسان جس قدر محنت کرتا ہے اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ کھیتی تیار ہو جانے کے بعد اسکو کاٹ لے اور غلہ الگ کر کے بھوسہ جانوروں کے آگے ڈال دے جس طرح ہر پھل کے کاٹنے کا دن مقرر ہوتا ہے اسی طرح فصلِ انسانیت کے کٹنے کا دن بھی مالک نے مقرر کر دیا ہے جس کا نام یوم الفصل ہے اور یہی قیامت ہے ؛

فصل (۲۷) نیا عظیم

(منکرینِ حق) کس چیز کی نسبت دریافت کرتے ہیں۔ کیا بڑی خبر کی نسبت جس میں یہ اختلاف کر رہے ہیں۔ انہیں عنقریب معلوم ہو جائیگا کہ وہ کیا ہے ؟

کیا ہم نے زمین کو بچھونا نہیں بنایا اور پہاڑ میخوں کی طرح مضبوط نہیں گاڑے ؟ پھر انسانوں کو جوڑا جوڑا بنایا۔ نیند موجب راحت ہے۔ تو رات پردہ پوش ہے پھر دن کو معاش کا وقت قرار دیا گیا ہے ؛

نشاناتِ قدرت

سات مضبوط آسمان۔ آفتاب کا روشن چراغ۔ نچڑتے بادلوں کا مولد ہونا برسنا اور اس سے اناج و سبزہ کا پیدا ہونا وہ نشاناتِ قدرت ہیں جن کا ہر شخص مشاہدہ کرتا ہے ؛

یوم الفصل

(ہر روئیدگی کٹ جاتی ہے) تو یقیناً اس باغِ دنیا کے سبزہ زار بھی ایک دن فنا ہونگے یوم الفصل کے نام سے اس کے لئے بھی ایک دن مقرر ہے جس دن صور پھونکا جائے گا تو لوگ غٹ کے غٹ آموجود ہوں گے

Marfat.com

آسمان کھولا جائے گا تو اس میں دروازے ہو جائیں گے اور پہاڑ جلائے جائینگے تو وہ ریت ہو کر رہ جائیں گے۔ دوزخ منکرینِ حق کی گھات میں ہے۔ اور سرکشوں کا ٹھکانا وہی ہے وہ اس میں مدتوں پڑے رہیں گے، وہاں نہ ٹھنڈک ہوگی۔ نہ کچھ کھانا پینا۔ مگر گرم پانی اور بہتی پیپ۔ یہی ان کے اعمالِ بد کا پورا پورا بدلہ ہے ؛

آخرت کے منکروں کا انجام

یہ لوگ حسابِ آخرت کی بھی امید نہ رکھتے تھے۔ ہماری آیتوں کو جھٹلاتے رہتے تھے۔ ہم نے ہر چیز کو لکھ کر ضبط کر رکھا ہے (اے منکرو) اب مزہ چکھو۔ ہم تم پر عذاب ہی بڑھاتے جائیں گے ؛ ع۔ آیات ۱-۳۰

نافرمانی سے بچنے والوں کے لئے کامیابی ہے

نافرمانی سے بچنے والوں کیلئے کامیابی ہے انکے لئے باغ ہیں، انگور ہیں۔ ہم عمر نوجوان ساتھی اور پاکیزہ شراب سے چھلکتے ہوئے ساغر ہیں، وہ نہ تو وہاں بیہودہ باتیں سنیں گے اور نہ جھوٹ خرافات، یہ پروردگارِ عالم کی طرف سے صلہ ہے ــــ انعامِ کثیر! وہی پروردگار آسمان و زمین کی تمام مخلوقات کا مالک ہے۔ مہربان ہے، قیامت کے دن مارے ہیبت کے لوگ اس سے بات تک نہ کر سکیں گے جب فرشتے صف بستہ کھڑے ہونگے تو کسی کے منہ سے بات تک نہ نکلے گی، ہاں اگر کسی کو خدائے رحمان اجازت دے دے تو وہ عمدہ بات کہہ سکے گا۔ یہ دن برحق ہے اب جو چاہے اپنے پروردگار کے پاس ٹھکانا بنالے ــــ لوگو! تم کو قیامت کے عذاب سے ڈرا دیا گیا ہے۔ جو عنقریب آنیوالا ہے۔ اس دن انسان اپنے اعمال دیکھ لے گا۔ یعنی اس کا اپنا بھیجا ہوا زادِ آخرت موجود ہوگا۔ وہاں کافر چلّا اٹھے گا۔ "کاش! میں مٹی ہو گیا ہوتا" ؛ ع آیات ۳۱-۴۰

Marfat.com

سورۃ النّٰزعٰت (۷۹)

سورۃ النّٰزعٰت ۔ یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے اس میں ۴۶ آیات اور ۲ رکوع ہیں ؛

موضوع :۔ انسان کو بلاشبہ ذمہ دار اور مسئول پیدا کیا گیا ہے اسلئے یقیناً ایک روز اس سے باز پرس ہوگی اور اسے اپنے اعمال کا جواب دینا ہوگا ۔ انسانی زندگی کے روزانہ واقعات اس عقیدہ صالحہ کی شہادت دیتے ہیں مگر اسکی غفلت اور خود فراموشی کا یہ عالم ہے کہ وہ روز مرّہ ان شواہد کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے اور ذرا عبرت پذیر نہیں ہوتا ؛

فصل ۲۷۲

اُن فرشتوں کی قسم جو ڈوب کر کھینچ لیتے ہیں اور ان کی جو آسانی سے کھول دیتے ہیں اور ان کی جو تیرتے پھرتے ہیں ۔ پھر لپک کر آگے بڑھتے ہیں ۔ پھر دنیا کے کاموں کا انتظام کرتے ہیں ؛

اقسام قرآن

قرآن عزیز میں اکثر مقامات پر اللہ تعالیٰ نے مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ سورۃ میں جو دعوے کیا گیا ہے اسکے ثبوت میں ان چیزوں کو بطور شواہد و بیّنات کے پیش کیا جائے ۔ انسان کوئی دعویٰ کرتا ہے تو اسکے ثبوت میں گواہ لاتا ہے گواہ نہ ہو تو قسم کھاتا ہے اللہ تعالیٰ مظاہر فطرت کو بطور گواہ پیش کرتا ہے عربی زبان میں کئی الفاظ قسم کے معنوں میں استعمال ہوئے ہیں ؛

۱ :۔ قسم ۔ اس کے معنی شہادت کے ہیں (۲) یمین ۔ اسکے اصل معنی توکیل اور ذمہ داری کے ہیں یہ معاملات کے زیادہ مناسب ہے ، (۳) ایلاء ۔ یہ نذر اور نذر کے معنوں میں ہے یہ بھی کام کے کرنے یا نہ کرنے کا عہد کرنے میں مستعمل ہوتا ہے اور عموماً ضرب کیلئے اسلئے اللہ تعالیٰ کیلئے یہ لفظ استعمال نہیں ہو سکتا (۴) حلف :۔ ادنیٰ درجے کے لوگ بات بات پر قسم کھاتے ہیں قرآن عزیز اسکی مذمت کرتا ہے ولا تطع کلّ حلّاف مّہین (کسی بہت زیادہ قسمیں کھانے والے ذلیل کے کہنے میں نہ آنا)

Marfat.com

قیامت کا آنا اٹل ہے

قیامت کا آنا اٹل ہے اس دن زمین لرز جائے گی زلزلے کے بعد زلزلہ آئیگا۔ اور بہت سے دل دھڑک رہے ہونگے کئی نظریں جھکی ہونگی منکرین حق کہتے ہیں "کیا مرنے کے بعد ہم لوٹائے جائینگے ؟ کیا اسوقت جب ہم گل سڑ کر کھوکھلی ہڈیاں نہ ہو جائینگے ؟" پھر کہتے ہیں "اگر ایسا ہوا تو بہت بری بات ہے" کیا وہ جانتے نہیں ؟ کہ اللہ کے لئے کوئی بات مشکل نہیں۔ اسکی ایک ڈانٹ پر سب لوگ میدان حشر میں آموجود ہونگے ، اب بھی یہ لوگ قیامت کے متعلق شک میں مبتلا ہیں تو انہیں موسےٰ علیہ السلام کے واقعہ میں غور کرنا چاہیئے ، موسیٰ علیہ السلام کو طوٰی کے میدان پاک میں ان کے پروردگار نے پکار کر فرمایا :- اے موسیٰ ! فرعون نے بہت سر اٹھا رکھا ہے اسکے پاس جاؤ اور اسکو (کفر کی گندگی سے) پاک و صاف ہو جانے کی تلقین کرو اور راہ حق دکھاؤ"

فرعون کی ہلاکت

موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو معجزات دکھلائے اسنے جھٹلا دیا ، نافرمانی کی اور روگردانی کر کے منہ موڑ لیا۔ پھر اپنے ساتھیوں کو جمع کر کے موسیٰ کے خلاف تدبیریں کرنے لگا ، اپنے رب الاعلیٰ ہونے کی منادی کرائی اس (سرکشی) کی پاداش میں اللہ نے اسے اپنی گرفت میں لے لیا۔ اس واقعہ میں خوف خدا رکھنے والوں کے لئے عبرت موجود ہے ۔ ع۔ آیات ۱۔ ۲۶ ،

عبرت

لوگو ! کیا تمہارا پیدا کرنا مشکل ہے یا آسمان جیسی عظیم الشان تعمیر کا بنانا۔ اللہ نے آسمان کو بنایا ، اسکی چھت کو اونچا کیا پھر اسے ہموار کیا۔ اس کی رات کو تاریک بنایا اور اسکی دھوپ نکالی۔ اسکے بعد زمین کو بچھایا جس سے پانی اور چارہ نکلتا ہے پہاڑوں کو زمین میں گاڑ دیا۔ سب کچھ انسانوں اور چارپایوں کے

Marfat.com

نتائجِ اعمال

فائدے کے لئے ہے۔ پھر جس وقت وہ بڑا ہنگامہ برپا ہوگا اس وقت انسان اپنے اعمال کو یاد کرے گا۔ دوزخ دیکھنے والے کے سامنے رکھ دی جائیگی۔ جس نے سرکشی کی اور دنیا کی زندگی کو مقدم سمجھا۔ اس کا ٹھکانا دوزخ ہے پھر جس کے دل میں خوفِ خدا ہو اور وہ اپنی نفسانی خواہشوں سے رُکا رہے تو اس کا ٹھکانا بہشت ہے ؛

قیامت کا وقوع

دریافت کرتے ہیں کہ قیامت کب وقوع پذیر ہوگی۔ (کہو) تم کس بکھیڑے میں پڑے ہو۔ اس وقت کا تعین تو خدا کے ہاتھ میں ہے۔ پیامبرِ حق تو صرف اللہ کی نافرمانی سے ڈرانے والے ہیں۔ وہ بھی ان کو جن کے دلوں میں خوفِ خدا موجود ہے۔ قیامت کے دن دنیا کی زندگی لوگوں کو صرف ایک شام یا صبح معلوم ہوگی ؛ ع۲ - آیات ۲۷-۴۶ ،

سورۃ عبس (۸۰) - یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۴۲ آیات ہیں ، موضوع :- یہاں بتایا گیا ہے کہ انسان انسانیت کی حیثیت میں برابر ہیں نسل رنگ اور دنیوی وجاہت کے پیشِ نظر ایک آدمی کا دوسرے کو حقیر سمجھنا ذلت ہے قیامت کو نسل و خاندان سے کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ ہر شخص اپنے کاموں کا خود ذمہ دار ہوگا اس وقت یہ غرور باطل کچھ کام نہ آئے گا تو کیوں نہ آج خود بخود اسے چھوڑ دیا جائے ؛)

فصل ۲۷۳

ابن اُم مکتوم کی آمد

(ایک روز رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سردار قریش کے سامنے اسلام کی تعلیم پیش کر رہے تھے ، اتنے میں عبداللہ ابن مکتوم ایک نابینا صحابی تشریف لائے ، آپ نے سردارِ قریش کا خیال کرتے ہوئے ابن ام مکتوم کا خیال نہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا) ایک نابینا آیا تو چین بجبیں ہو کر تم نے

Marfat.com

منہ موڑ لیا۔ تمہیں کیا معلوم کہ تمہاری تعلیم سے وہ سنور جائے اور نصیحت حاصل کر کے فائدہ اٹھائے۔ تم اس شخص کی طرف خوب توجہ کرتے ہو جو بے پروائی کرتا ہے حالانکہ اگر وہ راہِ راست پر نہ آئے تو تم پر کوئی الزام نہیں۔ کیا تم اس شخص سے بے اعتنائی کرتے ہو جو خدا سے ڈر کر تمہارے پاس دوڑتا ہوا آئے؟

عظمتِ قرآنِ عزیز

قرآن عزیز تو سرتاسر نصیحت ہے پس جو چاہے اسمیں غور کرے یہ کتاب عزیز پاکیزہ اور قابلِ تعظیم اوراق میں محفوظ ہے یہ اوراق فرمانبردار، قابلِ احترام لکھنے والوں کے ہاتھ میں ہیں ——

انسان کی ناشکرگزاری

انسان کا ستیاناس ہو۔ وہ کس قدر ناشکرگزار ہے اللہ نے نطفہ سے اس کو پیدا کیا۔ پھر اس کی ہر چیز کا اندازہ مقرر کر دیا۔ نیکی اور بدی کا راستہ اس پر آسان کر دیا۔ پھر موت دی اور قبر میں لے جا کر داخل کیا جب چاہے گا اسکو دوبارہ اٹھا کھڑا کریگا حق تو یہ ہے کہ خدا نے جو کچھ انسان کو حکم دیا اس نے اس کی تعمیل ہی نہیں کی۔ انسان کو چاہیے کہ اپنی خوراک میں غور کرے اور دیکھے کہ کس طرح پانی برستا ہے اور زمین میں سے غلّہ۔ انگور، ترکاریاں، زیتون، کھجوریں، گھنے گھنے باغ، میوے اور چارا اُگتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں تمہارے (انسانوں) کے لئے اور تمہارے چارپایوں کے لئے سامانِ حیات ہیں۔

قیامت کی سختی

جب قیامت کا ہنگامہ بپا ہوگا تو اس وقت انسان اپنے بھائی سے دور بھاگے گا۔ وہ اپنی ماں، اپنے باپ، اپنی بیوی اور اپنے بیٹوں کو بھی بھول جائیگا۔ اس کی اپنی مصروفیت اس کیلئے کافی ہوگی۔ کتنے لوگوں کے چہرے اس دن چمکتے ہونگے ہشاش بشاش اور کتنے لوگوں کے چہرے اس دن گرد آلود

Marfat.com

ہونگے، ان پر کلونس چھا رہی ہوگی۔ یہی لوگ ہیں جو دنیا میں کافر اور بدکار تھے ع ۱۱

سورۃ التکویر (۸۱)

یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے اس میں ایک رکوع اور ۲۹ آیات ہیں،

موضوع:- سورہ عبس میں قرآن عزیز کی عظمت کو بیان کیا تھا۔ اس سورۃ میں اس نظام اور مرکز کی طرف توجہ دلائی ہے جہاں سے اس کتاب عزیز کا فیضان ہوتا ہے۔ مختلف مثالوں سے اس حقیقت کو واضح کیا ہے کہ قانونِ قرآن ایک عالمگیر قانونِ اخلاق و ارتقا ہے۔ کسی قوم، ملک، رنگ اور نسل کی اس میں خصوصیت نہیں، اب جس کا جی چاہے اسکو مان لے۔

فضل ۲۷۴ واقعاتِ قیامت

جب سورج لپیٹ لیا جائے گا، تارے بے نور ہو جائیں گے، پہاڑ چلائے جائیں گے اور دس مہینے کی حاملہ اونٹنیاں بیکار ہو جائینگی ـــــ پھر جب اس لڑکی سے جو زندہ گاڑ دی گئی تھی پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ کی پاداش میں ماری گئی اور جب عملوں کے دفتر کھولے جائینگے اور آسمان کی کھال کھینچ لی جائے گی ـــــ پھر جب دوزخ کی آگ بھڑکائی جائے گی اور بہشت قریب لائی جائیگی تو اس وقت) ہر شخص معلوم کر لیگا کہ اس کا اعمال نامہ کیا ہے؟

(زمین جسمانیات کا مرکز ہے اور آسمان روحانی ضروریات کا مخزن۔ جس جگہ جسمانیات کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے روحانیات کی ابتدا ہے۔ ان ۱۴ ابتدائی آیات میں اس حقیقت کو واضح کیا گیا ہے کہ جس دن درمیانی حجاب اٹھا دیا جائیگا۔ تو تمام امور بالاعیاں طور پر سامنے آجائینگے مادی حجابات ختم ہو جائینگے)

ان ستاروں کی قسم جو پیچھے ہٹ جاتے ہیں اور جو سیر کرتے اور غائب ہو جاتے ہیں، رات کی قسم جب ختم ہونے لگتی ہے اور صبح کی قسم جب وہ نمودار ہوتی ہے ـــــ کہ بیشک یہ قرآن فرشتہ عالی مقام کی زبان کا پیغام ہے،

Marfat.com

یہ فرشتہ صاحب قوت، مالک عرش کے ہاں اونچے درجے والا سردار ہے اور امانتدار ہے — (اے مکے والو!) تمہارے رفیق (محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) دیوانے نہیں، انہوں نے اس فرشتہ کو آسمان کے مشرقی کنارے پر دیکھا۔ (یہی وہ نظام ہے جہاں سے) قرآن عزیز نازل ہوتا ہے، اس تنزیل کا فہم و ادراک عام حلقوں سے بالاتر ہے، شناسے اور ان کا نظام تمہاری سمجھ میں نہیں آتا لیکن تم اسکا انکار نہیں کر سکتے۔ اسی طرح محمد عربی صلعم کے مشاہدہ کا انکار کیوں کرو، بالخصوص جب رسول پاک الہام الٰہی کی اشاعت و تبلیغ میں بخل سے کام نہیں لیتے۔ اس تعلیم پر چلنے والے دن بدن اخلاقی طور پر مغرز ہوتے جا رہے ہیں تو شیطان کا یہاں کیسے دخل ہو سکتا ہے (غور کرو) غلط راستے چھوڑ دو اور اس کتاب حیات کو جو سارے جہانوں کیلئے نصیحت ہے اپنی زندگی کا لائحہ عمل بنالو۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت یہی ہے کہ وہ راہ حق کی طلب رکھنے والوں پر رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے اس مشیت کو سمجھو اور اللہ تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرو ÷ ع۔ آیات ۱ - ۲۹ ،

سورۃ الانفطار (۸۲) - یہ سورۃ مبارکہ مکی ہے اس میں ۱۹ آیات ہیں۔ موضوع قیامت کو تمام اعمال روبرو کر دیئے جائیں گے۔ انسانی زندگی خود جزائے اعمال کی بشارت دیگی اس دن محض اعمال پر فیصلہ ہوگا، حکومت صرف اللہ کی ہوگی اور تمام معاملات اللہ کے حضور پیش کئے جائینگے ÷

حادثۂ قیامت — جب آسمان پھٹ جائیگا اور تارے جھڑ پڑینگے جب دریا بہ کر آپس میں مل جائیں گے اور قبریں اکھیڑ دی جائیں گی۔ تب ہر شخص اپنے اعمال

Marfat.com

اپنی آنکھوں سے دیکھے گا (اے غافل انسان جب یہ نازک وقت تیرے سر پر کھڑا ہے) تو پھر کونسی چیز ہے جس نے تجھے اپنے پروردگارِ کرم گستر کے بارے میں دھوکہ دیا۔ وہی تو ہے جس نے تجھے بنایا۔ تیرے اعضاء کو درست کیا۔ تیری قامت کو معتدل رکھا اور جس صورت میں چاہا تجھے جوڑ دیا ——— (ان انعاماتِ الٰہی کے ہوتے ہوئے) تم لوگ جزا کو جھٹلاتے ہو (اور نہیں جانتے) کہ تم پر نگہبان مقرر ہیں۔ وہ بلند شان والے ہیں۔ تمہاری باتوں کے لکھنے والے ہیں اور جو کچھ کرتے ہو وہ اسے جانتے ہیں (دیکھو) نکوکار نعمتوں کی بہشت میں ہونگے اور بدکردار دوزخ میں اور وہ اس دن چھپ نہ سکیں گے ——— تمہیں معلوم ہے جزا کا دن کیا ہے (اتنا سمجھ لو) کہ اس دن تمام معاملات بارگاہِ حق میں پیش ہونگے سارے سلسلے ٹوٹ جائیں گے اور خدائے جلیل و جبّار خود تمام فیصلے کرے گا ۔ ع۔ آیات ۱۔ ۱۹ ،

سورۃ التطفیف (۸۳) :۔ یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے اس میں ایک رکوع اور ۳۶ آیات ہیں،

موضوع :۔ انسان کو انفرادی اور اجتماعی زندگی میں اس اصول کو پیشِ نظر رکھنا ضروری ہے کہ معاملات میں انصاف ہو کسی کا حق نہ مارا جائے۔ جو اپنے لئے پسند کیا جائے وہی دوسروں کیلئے بھی ہو۔ جو لوگ اس قانونِ عدل سے منہ موڑ لیتے ہیں وہ دنیا و عقبےٰ میں ذلیل ہوں گے اور اربابِ اخلاص ایمان کامیاب و کامران دنیا میں ظاہری بڑائی کی بنا پر اگر کچھ لوگ ایسے متکبرین کا تمسخر بھی اڑائیں تو چند روزہ زندگی کے بعد معلوم ہو جائے گا کہ معاملہ بالکل برعکس ہے،

فصل ۲۷۵ — تاجروں کی مثال

اللہ کے ہاں نکوکار مدارجِ عالیہ حاصل کریں گے اور مجرم ذلیل ہو کر رہ جائینگے،

ناپ تول میں کمی کرنیوالوں کیلئے ہلاکت ہو۔ یہ لوگوں سے لیتے وقت تو

Marfat.com

پورا لیتے ہیں اور جب دینے کا وقت آتا ہے تو کمی کرتے ہیں۔ کیا یہ جانتے نہیں

تذکیر بالبعد الموت

کہ ایک بڑے سخت دن سب لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہونگے اور وہاں بدکاروں کے اعمال سجّین (تحریری ریکارڈ میں) موجود ہونگے۔ اس وقت انصاف کے دن کو جھٹلانے والوں کی بربادی ہوگی۔ یہ وہی لوگ ہیں جو حد سے نکل جانے والے ہیں گنہگار ہیں اور آیاتِ الٰہی سنکر کہتے ہیں "یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں" اعمالِ بد کی وجہ سے ان کے دلوں پر زنگ بیٹھ گیا ہے، یہ لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کے دیدار سے اوٹ میں ہونگے، دوزخ میں جا داخل ہونگے پھر ان سے کہا جائیگا کہ یہ وہی چیز ہے جسکو تم جھٹلاتے تھے۔ نیکوکاروں کے

نیکوکاروں کے اعمال علیّین (وہ ریکارڈ جو مقرب فرشتوں کی حفاظت میں محفوظ ہے) میں ہیں

مدارجِ عالیہ

یہ پاکباز بڑے آرام میں ہونگے۔ تختوں پر بیٹھے جنت کے نظارے دیکھ رہے ہونگے، ان کی خوشحالی اور تازگی چہروں سے نمایاں ہوگی۔ انہیں سربمہر پاکیزہ شراب ملے گی جس کی مُہر مشک کی ہوگی۔ نعمتوں کے شایقین کو اسی کی رغبت کرنی چاہیئے۔ تسنیم (چشمۂ بہشت) کا صاف شفاف پانی پلانے کو موجود ہوگا اور مقربین حق اس سے جب چاہیں گے پی لیں گے۔

مجرم (دنیا میں) پاکبازوں کے ساتھ مسخر کرتے تھے جب ان کے پاس سے گذرتے تو حقارت سے اشارے کرتے اور جب اپنے گھر کو لوٹتے تو اترائے ہوئے لوٹتے جب مومنوں کو دیکھتے تو کہتے "یہ تو گمراہ ہیں"۔ حالانکہ وہ ان پر نگران بنا کر بھیجے گئے تھے، ۔۔۔ قیامت کے دن مومن کافروں پر ہنسیں گے۔ تختوں پر بیٹھے ہوئے ان کا حالِ بد دیکھ رہے ہونگے، کافروں کو انکے اعمال کا پورا پورا بدلہ مل گیا۔ ۶۱-۳۶

Marfat.com

(۸۴)

سورۃ الانشقاق - یہ سورہ مبارکہ کی ہے اس میں ایک رکوع اور ۲۵ آیات ہیں،

موضوع :- انشقاق (پھٹ جانا) کے لفظ میں یہ اشارہ موجود ہے کہ ہر ترقی کسی نہ کسی انشقاق سے ہوتی ہے۔ آسمان سے انشقاق بارش لاتا ہے اور زمین سے روئیدگی ذریعہ بنتا ہے اسی طرح انسان کی زندگی کے تمام اعمال اپنے نتائج کے لئے ایک انشقاق کے محتاج ہیں۔

ہی قیامت کا حادثہ ہے۔ انسانی زندگی کا ایک لمحہ بھی بیکار نہیں جاتا۔ اس کا ہر قدم آگے کی طرف بڑھتا ہے یا پیچھے کو ہٹتا ہے۔ لہٰذا انسان کا فرض ہے کہ وہ اس حادثہ عظمیٰ سے پہلے زندگی کو صحیح راہ پر لے آئے تاکہ دنیا و آخرت میں یہ وقت سودمند ہو۔

حادثہ قیامت

جب آسمان پھٹ جائے گا اور اپنے پروردگار کا فرمان بجا لائے گا اور یہی اسے واجب بھی ہے جب زمین ہموار کر دی جائے گی اور اپنے خزائن و دفائن سب باہر نکال کر خالی ہو جائیگی اور یہ پروردگار کے ارشاد کی تعمیل بطور فرض کرے گی، ——— اس وقت (سمجھ لو کہ) قیامت آگئی ———

نکوکار

اے انسان! تو (اسی طرح) گھسٹ گھسٹ کر اپنے پروردگار کی طرف جا رہا ہے پھر ایک نہ ایک دن تو اس سے جا ملے گا۔ تو اس وقت جسکو نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ اس سے آسانی کے ساتھ حساب لیا جائے گا اور وہ حساب سے فارغ ہو کر خوش خوش اپنے اہل و عیال میں واپس آئے گا،

مجرم

جس کو نامۂ اعمال پیٹھ کے پیچھے سے دیا جائے گا وہ موت کو پکارے گا۔ اور دوزخ میں پھینک دیا جائے گا۔ یہی وہ شخص ہے جو دنیا میں اپنے اہل و عیال کے ساتھ مگن رہتا تھا اور خیال کرتا تھا کہ خدا کی طرف پھر کر

Marfat.com

نہ جائے گا۔ پروردگار تو اس کی بدکرداریاں دیکھ رہا تھا ؛

مناظر قدرت

شام کی سرخی کی قسم۔ رات کی قسم اور ان چیزوں کی قسم جن پر وہ چھا جاتی ہے اور چاند کی قسم جب وہ پورا ہو جائے کہ تم درجہ بدرجہ منزل ہستی کو طے کرو گے۔ ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے سامنے قرآن عزیز پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے بلکہ یہ (کافر) الٹا جھٹلاتے ہیں۔ اللہ ان کے مخفی ارادوں تک سے واقف ہے (اے پیامبر حق) ان (بدبختوں) کو عذاب کی خبر سنا دو ——— ہاں نیکوکاروں کے لئے بے انتہا اجر ہے ؛ ع۔ آیات ۱۔ ۲۵،

(۸۵)

سورۃ البروج :- یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ۱ رکوع اور ۲۲ آیات ہیں

موضوع :- ابتدا میں چند قسمیں بیان ہوئیں۔ پھر لف و نشر غیر مرتب کے طور پر سب سے پہلے شاہد و مشہود کا قصہ بیان کیا۔ پھر یوم موعود کا فیصلہ سنایا اور آخر میں تاریخ عالم کے چند واقعات ذکر کر کے اس حقیقت پر مہر لگا دی کہ مخالفین اسلام برباد ہو کے رہیں گے ؛

فصل ۲۷۶ اقسام ثلاثہ

آسمان کی قسم۔ جس میں بروج ہیں اور یوم موعود کی قسم (یعنی قیامت کی) اور گواہ کی قسم اور اس کی قسم جس کے مقابلے میں گواہی دی جاتی ہے کہ کافر انجام کار ہلاک ہو کے رہیں گے، جس طرح خندقوں والے ہلاک ہوئے۔ خندقیں آگ کی تھیں۔ جن میں ایندھن جھونک رکھا تھا۔ وہ (مجرم) خود کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اس ظلم و ستم کا تماشہ دیکھ رہے تھے جو وہ اہل ایمان پر ڈھا رہے تھے، ان کو مومنوں کی یہی بات ناپسند تھی۔ کہ وہ خدائے غالب اور

Marfat.com

سزاوارِ حمد و ثنا مالک پر ایمان لے آئے ہیں، وہ مالکِ دو جہان شہنشاہِ زمین و آسمان ہر چیز سے واقف ہے۔ جن لوگوں نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو تکلیفیں دیں اور توبہ نہ کی۔ ان کو دوزخ کا عذاب بھی ہوگا اور جلنے کا عذاب بھی۔ نکوکار مومنوں کے لئے باغات ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں۔ یہ بہت بڑی کامیابی ہے —— (یاد رکھو!) تمہارے پروردگار کی گرفت بڑی سخت ہے۔ وہی پہلی دفعہ پیدا کرتا ہے اور وہی دوبارہ زندہ کرے گا۔ وہی بخشنے والا اور محبت کرنے والا ہے عرش کا مالک اور عالیشان ہے جو چاہتا ہے کر دیتا ہے (اے پیامبرِ حق!) (دشمنانِ خدا) فرعون و ثمود کے لشکروں کا حال بھی تمہیں معلوم ہے (اور کافر بھی جانتے ہیں) لیکن یہ بدبخت دانستہ اس قانونِ حق کو جھٹلاتے رہیں گے اور خدا بھی انکو سب طرف سے گھیرے ہوئے ہے (وہ کچھ ہی کہیں) یہ کتاب ہزل و بطلان نہیں۔ بلکہ یہ قرآن عظیم الشان ہے۔ جو لوحِ محفوظ (علمِ الٰہی) میں موجود ہے ۔ ۴۱ - آیات ۱ - ۲۲ ،

ستائیسواں باب

سورۃ الطارق (۸۶) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۱۷ آیات ہیں،

Marfat.com

موضوع :- طارق رات کے وقت آنے والے کو کہتے ہیں۔ یہاں
نجوم و کواکب کے نظام کی طرف توجہ دلا کر بتایا کہ جس طرح ایک قوت انکی
نگرانی کر رہی ہے ایسے ہی ہر نفس انسانی پر ایک محافظ ہے جو اس کے ایک
ایک عمل پر نظر رکھتا ہے نتائج اعمال پر دو قسم کی دلیلیں پیش کیں اور اس حقیقت
کو واضح کیا کہ قانون اسلام فرزند آدم کو حیات تازہ بخش سکتا ہے یہ ایک طے شدہ اور یقینی بات ہے

رات کو آنے والا

آسمان کی قسم اور رات کو آنے والے چمکتے ستارے کی قسم کہ ہر متنفس پر نگہبان

انسانی پیدائش

مقرر ہے انسان کو اپنی پیدائش پر غور کرنا چاہیئے (آخر) اس کی پیدائش اچھل
پانی سے ہی تو ہوتی ہے جو پشت اور سینہ کے درمیان سے نکلتا ہے (اگر
پہلی پیدائش پر غور کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالےٰ اسکو دو
لوٹانے پر قادر ہے (یہ حیات بعد الممات اسی روز ہو گی) جس دن ہر شخص
کے رموز و اسرار ظاہر ہو جائیں گے کوئی اندرونی یا خارجی قوت معاصی
کی پردہ پوشی نہ کر سکے گی۔ آسمان کی قسم جو مینہ برساتا ہے اور زمین کی
جو پھٹ جاتی ہے کہ کلام حق کو باطل سے جدا کرنے والا یہی قانون ہے
اور یہ بیہودہ بات نہیں (حقیقت ثابتہ ہے) یہ منکرین حق اپنی تدبیروں میں
مست ہیں اور ہم اپنی تدبیریں کر رہے ہیں (اے پیمبر حق) آپ کافروں
کو چند روز کی مہلت دیجئے (پھر دیکھیئے۔ اگر باز نہ آئے تو خدا کی گرفت
کیسی سخت ہوتی ہے) ؛ ۱۶ - آیات ۱ - ۱۷ ؛

سورۃ الاعلیٰ (۸۷) - یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۱۹ آیات ہیں

موضوع :- اللہ تعالےٰ کی صفت ربوبیت بیان کر کے بتایا کہ انسان ہر بلندی اور

Marfat.com

حاصل کرنے کیلئے اسی ذات پاک کا محتاج ہے اس خدائے قدوس نے نبی حق کو قرآن عزیز جیسا جامع قانون عطا فرمادیا ہے اس میں عقائد و یقینیات اور اصول اساسی بیان کر دیئے گئے ہیں، اب دنیا کا اجتماع اسی قانون حق پر ہو سکتا ہے۔ اسلئے کہ یہ جامع قانون علم ہے۔

فصل ۲۷ ربوبیت حق

اے پیامبر حق! اپنے پروردگار جلیل الشان کے نام کی تسبیح کر وجس نے انسان کو بنایا۔ اسکے اعضا کو درست کیا۔ پھر اس کی ہر چیز کا اندازہ مقرر کر کے اسے راہ پر لگا دیا۔ (حیوانات کیلئے) اسی نے چارہ اگایا اور پھر (جب) اس کو کالا کالا بدنما کوڑا کرکٹ کر دیا۔ (اے پیامبر حق!) ہم تم کو قرآن عزیز اچھی طرح پڑھا دیں گے اور تم اسکو بھولنے نہ پاؤ گے مشیت تو ہر حال میں اللہ کی چلے گی اور وہ ظاہر و مخفی باتوں سے واقف ہے۔

ہم تیرے لئے (اسلام پر قائم رہنے کو) آسان کر دینگے۔ پس جہاں تک نصیحت کے نافع ہونے کی امید ہو نصیحت کرتے رہو۔ جو نافرمانی سے بچنے والا ہے وہ تو نصیحت حاصل کرے گا مگر بدبخت اس سے پہلو تہی کرے گا۔ یہ (نامراد) قیامت کو بڑی تیز آگ میں داخل ہوگا۔ پھر وہاں نہ مریگا اور نہ جیئے گا۔ جو پاکیزہ زندگی بسر کرے اور یاد الٰہی میں سرشار رہ کر صلوٰۃ خداوندی کا پابند رہا وہ اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ لیکن تم (اس دنیا پر ریجھنے والے) تو دنیا کی زندگی کو ہی مقدم رکھتے ہو حالانکہ آخرت بہت بہتر اور پائندہ تر ہے ——— یہی بات پہلے صحیفوں میں مرقوم ہے یعنی ابراہیمؑ اور موسیٰؑ کے صحیفوں میں۔ ع - آیات ۱ - ۱۹،

سورۃ الغاشیہ (۸۸)

یہ سورۃ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۲۶ آیات ہیں،

موضوع:- غاشیہ ڈھانک لینے والی چیز کو کہتے ہیں۔ اس سورۃ میں کفار اور مومنین کے

Marfat.com

نتائج اعمال پر بحث کی گئی ہے' ان خصوصیات کو بیان کیا گیا ہے جن پر قوموں کی فضیلت و برتری اور فوز و کامرانی موقوف ہے۔ رسول اکرمؐ کا کام یہ ہے کہ وہ لوگوں کو ان حقوق عالیہ کی طرف توجہ دلادیں' اسکے بعد ہر شخص اپنے لئے راہ عمل معین کرسکتا ہے' ہاں قیامت کو باز پرس ضرور ہوگی اور ہر فرد کی روح کو مالک دوجہاں کے روبرو پیش ہونا ہوگا ؛

ناکام لوگ

کیا تم کو غاشیہ (یعنی قیامت) کا حال معلوم ہوا ہے' اس روز بہت سے چہرے ذلیل ہونگے سخت محنت کرنے والے تھکے ماندے دہکتی ہوئی آگ میں داخل ہونگے۔ ایک کھولتے ہوئے چشمے کا پانی ان کو پلایا جائے گا اور خاردار جھاڑیوں کے سوا ان کیلئے کوئی کھانا نہ ہوگا۔ اس کھانے سے نہ تو بدن ہی موٹا ہوگا اور نہ بھوک ہی بند ہوگی ؛

ارباب ایمان

کئی چہرے اس روز شادمان ہونگے' اپنے اعمال کی جزا سے خوشدل بہشت بریں میں مقیم' جہاں کوئی بے ہودہ بات تک نہ ہوگی۔ وہاں چشمے بہ رہے ہونگے' اونچے بچھے ہوئے تخت ہونگے' قرینے سے رکھے ہوئے آبخورے ہونگے' قطار در قطار گاؤ تکیے — اور نفیس بچھے ہوئے فرش ہوں گے کیا یہ لوگ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ کیسے عجیب پیدا کئے گئے ہیں اور آسمان کی طرف کہ کیسا بلند کیا گیا ہے اور پہاڑوں کی طرف کہ کس طرح مضبوط جما دیئے گئے ہیں اور زمین کی طرف کہ کس طرح بچھا دی گئی ہے ؛

(الاعتبار والتاویل:- ان آیات میں اونٹ۔ آسمان۔ پہاڑ اور زمین چار چیزیں پیش کی گئی ہیں۔ یہ چاروں نشانات چار انسانی خصائص کی تحریک کا موجب بن سکتے ہیں۔ جو ایک خادم اسلام فرد یا جماعت کو اپنی زندگی کا جزو بنانا ضروری ہیں' اونٹ اپنے مالک کیلئے

Marfat.com

کس قدر تکلیف و مصیبت برداشت کرتا ہے اسکے لئے یکسر اطاعت و انقیاد بن جاتا ہے باوجود اسکے کہ اسکی ضروریات زندگی کتنی مختصر اور سادہ ہیں جنگل کی جھاڑیاں اور کانٹے اس کی خوراک ہیں اور پانی ایک مرتبہ پی لیا تو ۱۰-۱۵ دن تک حاجت نہیں ـــــ اب ہر فائدہ اور ہر خادم اسلام کو نصیحت پذیر ہونا چاہیئے کہ وہ بھی اپنے مالک کیلئے سر توڑ کوشش کرے اور ساتھ ہی دنیوی آرام و آسائش پر لات مار کر ایسی سادہ اور مختصر زندگی بسر کرے کہ دوسروں کے لئے نمونہ بن جائے ؛

آسمان[۲]:- دنیا کی سب چیزوں سے بلند ہے اس کی بلندی ہر مومن کو زبان حال سے یہ پیغام دے رہی ہے کہ اے عاشق حق! تیرا مقصد بلند ہونا چاہیئے۔ تو ساری دنیا سے بڑھ جانے کیلئے پیدا کیا گیا ہے تیری دعا یہ ہے واجعلنا للمتقین اماما۔ صرف متقی نہیں بلکہ متقین کے پیشوا و قائد بننے کی طلب تیرا منصب حیات ہے ؛

پہاڑوں[۳] کی مضبوطی گویا ہے کہ اے اللہ والے! تیرے مقصد عالی کے حصول میں انتہائی آزمائشیں درپیش ہونگی۔ تو ہر رکاوٹ کو پاؤں تلے روندتا صبر تحمل استقلال۔ ثبات قدم صمیم قلب اور عزم راسخ سے کام لے اور پھر بڑھتا جا ؛

۴- فتح و کامرانی کے بعد انسان بالعموم مخالفین سے انتقام لینے پر آمادہ ہو جاتا ہے لیکن انسانیت اعلیٰ کا معلم قرآن عزیز زمین کو عاجزی اور فروتنی کی مثال بنا کر پیش کرتا ہے کہ دیکھو! اپنی وسعت کے باوجود ہر انسان کو جگہ دے رہی ہے اور ہر اس فعل کو برداشت کرتی ہے جو اس پر ہو رہا ہے۔ پس تو بھی فتح کے بعد اپنے دشمنوں تک کے لئے رحمت ہو جا اور لا تثریب علیکم الیوم کی آواز بلند کر) ؛

تذکیر | اے پیامبر حق! آپ نصیحت کرتے رہیں یہی آپ کی منصب ہے آپ

Marfat.com

ان پر دار و مدار نہیں - جو راہِ حق سے منہ موڑے گا اور نہ مانے گا تو اس کے لئے عذاب عظیم منتظر ہے - ہر ذی روح کو بارگاہ حق میں پیش ہونا ہے - پھر اس کے ہر عمل کا حساب کتاب ہوگا اور اللہ کی گرفت سے بچ نہ سکے گا ۔ ۴ آیات ۱-۲۶

سورۃ الفجر (۸۹) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۳۰ آیات ہیں،

موضوع :- اس سورۃ میں جزائے اعمال پر بحث کی گئی ہے ابتدا میں چار شہادتیں پیش کر کے بتایا ہے کہ قومیں جو دنیا میں برباد ہوتی ہیں - وہ قانون جزائے اعمال کے ماتحت برباد ہوتی ہیں - پھر انفرادی جزا و سزا کا تذکرہ کیا - اور پھر آخر سورۃ تک اس مضمون کو واضح کیا کہ جس طرح دنیا میں اجتماعی اور انفرادی طور پر سزا ملتی ہے ویسے ہی مرنے کے بعد بھی عذاب و ثواب اور جنت و دوزخ کا سلسلہ قائم ہوگا ۔

فضل ۲۶۸ فجر کی قسم اور دس راتوں کی، جفت اور طاق کی اور رات کی جب جاتے لگے - بیشک یہ چیزیں عقلمندوں کے نزدیک قسم کھانے کے لائق ہیں - کہ کافروں کو ضرور عذاب ہوگا ـــــ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے

تذکیر بایام اللہ پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا جو ارم کہلاتے تھے - اتنے دراز قد تھے کہ تمام ملک میں ایسے پیدا نہیں ہوئے تھے اور (ہم نے) ثمود کے ساتھ کیا کیا - جو وادیٔ قریٰ میں پتھر تراشتے اور گھر بناتے تھے اور فرعون کے ساتھ کیا کیا جو میخیں اور لشکر رکھتا تھا - یہ لوگ ملکوں میں سرکش ہو رہے تھے اور ان میں بہت سی خرابیاں کرتے تھے - خدا نے اُن پر عذاب کا کوڑا نازل کیا (اور حقیقت یہ ہے) کہ تمہارا پروردگار (مجرموں کی) تاک میں ہے ۔

انفرادی احتساب انسان عجیب مخلوق ہے جب اسکا پروردگار اسکو آزماتا ہے (اس طرح

Marfat.com

کہ اسے) عزت دیتا ہے اور نعمت بخشتا ہے۔ تو کہتا ہے کہ آہا! میرے پروردگار نے مجھے عزت بخشی۔ جب دوسری طرح آزماتا ہے یعنی اس پر روزی تنگ کر دیتا ہے تو کہتا ہے "ہائے میرے پروردگار نے مجھے ذلیل کر دیا"۔ یہ نہیں جانتا کہ اس کی ذلت کا اصل سبب یہ ہے کہ وہ یتیم کی پروا نہیں کرتا تھا۔ مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا تھا۔ میراث کے مال کو سمیٹ کر کھا جاتا تھا اور مال بہت عزیز رکھتا تھا ؛

آخری احتساب

جب زمین کی بلندی کوٹ کوٹ کر پست کر دی جائے گی اور تمہارا پروردگار جلوہ فرما ہوگا اور فرشتے قطار باندھ کر آموجود ہونگے۔ دوزخ اس دن حاضر کی جائے گی تو انسان متنبہ ہوگا۔ اب تنبہ سے اسے فائدہ

ظہور نتائج

کہاں! اس کی پکار یہی ہوگی :۔ "کاش! میں نے اپنی جاودانی زندگی کے لئے کچھ آگے بھیجا ہوتا ——— اس دن نہ کوئی خدا کے عذاب کی طرح کسی کو عذاب دیگا اور نہ کوئی ویسا جکڑنا جکڑے گا (اللہ تعالیٰ کہے گا) اے اطمینان پانے والی روح! اپنے پروردگار کی طرف لوٹ چل۔ تو اس سے راضی رہ وہ تجھ سے راضی۔ تو میرے ممتاز بندوں میں شامل ہو جا اور میری بہشت میں داخل ہو جا ؛ ۴۱ ۔ آیات ۱۔ ۳۰ ،

سورۃ البلد (۹۰) ۔ یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ۱ رکوع اور ۲۰ آیات ہیں، موضوع :۔ چند قسموں کے بعد اس حقیقت کو پیش کیا ہے کہ کوئی انسان بھی راحت و آرام کی زندگی بسر نہیں کر سکتا جب تک کہ وہ موہوم راحت کے خیال کو چھوڑ کر اپنے آپ کو اس قانون حیات کے دستور سے وابستہ نہ کرے۔ زندگی جدوجہد کا نام ہے اور اس جہان سعی و عمل میں

Marfat.com

وہی شخص صحیح معنوں میں راحت حاصل کر سکتا ہے جو صبر و تحمل کے ساتھ اپنے آپ کو عمل اور جہد فی الحیات کا خوگر بنائے۔ اس گُر کو سمجھ لینا انسانی زندگی کی ہر تلخی کو ختم کر سکتا ہے ؛

انسان کی خاکہ خالی

اس شہر مکہ کی قسم اور (اے محمدؐ) تم اس شہر میں اُترے ہوئے ہو۔ باپ اور اسکی اولاد کی قسم ـــــ بیشک ہم نے انسان کو تکلیف کی حالت میں رہنے والا بنایا ہے۔ کیا (انسان) یہ خیال رکھتا ہے کہ اس پر کوئی قابو نہ پائیگا کہتا ہے کہ میں نے بہت سا مال برباد کر دیا۔ کیا اسے یہ گمان ہے کہ اس کو کسی نے دیکھا نہیں بھلا ہم نے اسکو دو آنکھیں نہیں دیں۔ زبان اور دو ہونٹ نہیں دئے۔ یہ چیزیں بھی دیں اور اس کو خیر و شر کے دونوں رستے بھی دکھا دئے۔ پھر (بھی وہ اُن نعمتوں کے شکر میں) گھاٹی میں سے ہو کر نہ نکلا ؛

ما العقبۃ؟ گھاٹی کیا ہے؟ ـــــ کسی کی گردن کا غلامی یا قرض سے چھڑا دینا یا

گھاٹی کیا ہے؟ بھوک کے دن کھانا کھلانا۔ یتیم، رشتہ دار یا محتاج خاک نشین کو (جو شخص صحیح معنوں میں نیکو کار بننا چاہتا ہے۔ چاہیئے کہ اس گھاٹی میں سے ہو کر گزرے) اس کے علاوہ ان لوگوں کے زمرے میں ہو جو ایمان لائے اور ایک دوسرے کو

سعادتمند صبر کی ہدایت کرتے رہے اور لوگوں پر شفقت کی وصیت کرتے رہے یہی لوگ صاحب سخاوت ہیں ؛

بدبخت جن لوگوں نے آیاتِ الٰہی کا انکار کیا وہ بدبخت ہیں یہ لوگ آگ میں بند کر دیئے جائیں گے اور دائمی راحت سے محروم رہیں گے ؛ ع آیات ۲۰

سورۃ الشمس (۹۱)

یہ سورہ مبارکہ مکی ہے۔ اس میں ایک رکوع اور ۱۵ آیات ہیں

موضوع :۔ ابتدائی ۱۰ آیات میں مناظر قدرت سے اور آخری ۵ آیتوں میں ایک مشہور تاریخی

Marfat.com

واقعہ سے استدلال کر کے بتایا کہ کامیاب صرف وہ لوگ ہیں جو اعمال صالحہ اور اخلاق فاضلہ کے حامل ہیں۔ فاسق و فاجر انسانوں کے لئے ناکامی و خسران کے سوا کچھ نہیں۔ الشمس نام میں کمالِ نبوّتِ محمدی کی طرف بھی اشارہ ہے کیونکہ جس طرح آفتاب عالم جسمانی کا مرکز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عالم روحانی کے مرکز ہیں)

فصل ۲۷۹، مناظرِ قدرت

سورج اور اس کی روشنی کی قسم۔ چاند کی قسم جب اسکے بعد نکلے۔ دن کی قسم جب اسکو چمکا دے اور رات کی جبکہ وہ آفتاب کو چھپا لے۔ آسمان کی اور اس ذات کی قسم جس نے اسکو بنایا ہے اور زمین کی اور اس کی جس نے اسے پھیلایا۔ انسان کی اور اُس ذات کی قسم جس نے اسکو درست بنایا اور پھر

جواب قسم

بدکاری سے بچنے اور نگہداشت کرنے کی سمجھ دی۔ کہ جس نے اپنے نفس یعنی رُوح کو پاک رکھا وہ مراد کو پہنچا اور جس نے اسکو دبایا وہ خسارہ میں رہا۔

تاریخی شہادت

قوم ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے اپنے پیامبر صالح علیہ السلام کو جھٹلایا ان میں سے ایک بڑا بدبخت اُٹھا تو پیامبر حق (صالحؑ) نے کہا "رد کیجئے۔ خدا کی اونٹنی کو ہاتھ نہ لگانا اور اس کا پانی بند نہ کرنا" ——— اُن ظالموں نے صالحؑ کو جھٹلایا اور اونٹنی کو مار ڈالا۔ اس جرم کی پاداش میں ان پر عذاب نازل ہوا اور سب کو ہلاک کر کے برابر کر دیا گیا۔ اس (خدائے پاک) کو ان کی بربادی و ہلاکت پر کسی قسم کا افسوس نہ رہا۔ اللہ کا ہر کام قانونِ حکمت کے مطابق ہے اور اس میں حرص و طمع یا انجام کے خوف کو مطلق دخل نہیں۔ ۱۴ آیات ۱/۱۵

سورۃ واللیل (۹۲) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اور اس میں ایک رکوع اور ۲۱ آیات ہیں

موضوع:۔ سورۃ الشمس میں مرکزِ ہدایت، مہبطِ وحی نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو عالمِ روحانیت کا

Marfat.com

سورج قرار دیا تھا۔ یہاں ان دن مرد اور عورت سے استدلال کر کے بتایا کہ اختلافِ اعمال میں کامیابی اسی کو نصیب ہوگی جو ہدایت کے آفتابِ عالمتاب سے فیض حاصل کریں۔

تعلیم الٰہی کا انکار کرنے والے ہمیشہ ناکام و نامراد رہتے ہیں، انکی دولت بھی بیکار ثابت ہوتی ہے

اختلافِ اعمال

رات کی قسم جب وہ سب چیزوں کو ڈھانک لے اور دن کی قسم جب وہ خوب روشن ہو اور اس ذات کی قسم جس نے نر و مادہ پیدا کئے ۔۔۔ کہ تم لوگوں کی کوشش (البتہ) مختلف طور کی ہے تو جس نے راہِ خدا میں مال دیا اور نافرمانی سے بچ کر نیک بات (اسلام) کو سچ سمجھا تو اس کے لئے ہر نیکی میں آسانی ہوگی (اور وہ منزلِ مقصود تک آسانی سے پہنچ جائیگا) (اور) جس نے بخل کیا اور بے پروا بنا رہا اور نیک بات کو جھوٹ سمجھا۔ اسے ہم مشکل جگہ میں پہنچائیں گے جب وہ دوزخ کے گڑھے میں گرے گا تو اس کا مال اس کے کچھ بھی کام نہ آئے گا۔

راہِ نجات

(نیک لوگوں کو برے اعمال کا ارتکاب معصیت معلوم ہوتی ہے اور نیک کام خوشدلی سے کرتے ہیں اور برے لوگ بالکل اس کے برعکس ہوتے ہیں ———)

اللہ کی کارفرمائی

ہمیں تو راہ دکھانا ہے اور آخرت اور دنیا دونوں ہمارے اختیار میں ہیں (یعنی جو دنیا کا خواہاں ہوگا اسے دنیا دیں گے جو آخرت کا خواہاں ہوگا اسے آخرت اور جو دونوں کا خواہاں ہوگا اسے دونو) (لوگو!) میں نے تم کو بھڑکتی آگ سے متنبہ کر دیا (اب) اس میں وہی داخل ہوگا جو بڑا بدبخت ہوگا (وہی جو) دینِ حق کو جھٹلاتا رہا اور اس سے روگردانی کرتا رہا۔ نافرمانی سے بچنے والا اس آگ سے بچا لیا جائے گا۔ وہ اپنا مال خرچ کرتا ہے تاکہ پاک ہو جائے

Marfat.com

اور اسلئے نہیں دیتا۔ کہ اس پر کسی کا احسان ہے۔ جس کا وہ بدلہ اتارتا ہے
بلکہ اپنے خدا، خدا اعلےٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے دیتا ہے یہ
(نیکوکار) عنقریب خوش ہو جائے گا ۔ ع۔ آیات ۱ - ۲۱

سورۃ والضحیٰ (۹۳) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۱۱ آیات ہیں
(موضوع:۔ چند قدرتی مناظر پیش کر کے ثابت کیا کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول اکرمؐ کے ساتھ
ہے انکی ترقی برابر جاری رہے گی اور آپؐ کی ہر آئندہ حالت گذشتہ سے بہتر ہوگی)

فصل ۲۸۰

آفتاب کی روشنی کی قسم اور رات کی تاریکی کی جبکہ وہ چھا جائے (اے
محمدؐ!) آپ کے پروردگار نے نہ ہی آپ کو چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ آپ سے
ناراض ہے آپ کی ہر آئندہ حالت پہلی حالت سے بہتر ہوگی اور عنقریب اللہ تعالیٰ
آپ کو وہ کچھ عطا فرمائے گا جس سے آپ خوش ہو جائیں گے ۔ کیا اس
خدا نے یتیم پا کر آپ کو جگہ نہیں دی (بیشک دی) اور راستہ سے ناواقف
دیکھا تو سیدھا راستہ دکھایا۔ تنگدست پایا تو غنی کر دیا ——— (اب اللہ کا
حکم ہے) کہ یتیم پر ستم نہ کرنا اور مانگنے والے کو جھڑکی نہ دینا۔ اللہ تعالیٰ کی ان
نعمتوں کا ذکر جو اس نے نوازش فرمائی ہیں لوگوں کے سامنے کیجئے ۔ ع آیات ۱۱

خدا کا دائمی وعدہ

ماضی کا تذکرہ

سورۃ الانشراح (۹۴)۔ یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۱۱ آیات ہیں
(موضوع:۔ ابتدائی ۴ آیتوں میں ان رکاوٹوں کو بیان کیا جو داعیِ حق کے لئے سوہانِ
روح بن جاتی ہیں اور پھر بتایا کہ دعوت الی الحق۔ انابت الی اللہ اور تبتل الی اللہ کامیابی
اور فیروزمندی کے ہتھیار ہیں)

شرح صدر اور رجوع الی اللہ

(اے محمدؐ!) ہم نے آپ کا سینہ (وحی الٰہی کی قبولیت اور مشکلات و مصائب کی

Marfat.com

برداشت کے لیے کھول دیا (آپ کے رکاوٹوں اور موانعات کے) بوجھ کو
اتار دیا۔ یہ بوجھ معمولی نہ تھا، جو حوصلہ شکن اور کمر توڑ دینے والا تھا (صبر استقلال
سے کام کرنے کے بعد) ہم نے آپ کا ذکر بلند کر دیا (یاد رکھیں) مشکل کے
ساتھ ہی آسانی ہے اور پھر سمجھ لیں کہ) یقیناً ہر مشکل اور ہر مصیبت آسانی
اور راحت کا پیش خیمہ ہے۔ آپ جب بھی فرائض منصبی سے فارغ ہوں
تو عبادت اور توجہ الی اللہ سے اپنے رب سے لو لگائیں (اس لئے کہ)
اصل قوت کا سہارا وہی ہے ؛ ۹۴۔ آیات ۱ - ۸ ؛

تذکیر

دنیا میں وہی انسان اور جماعت زندہ و قائم رہتی ہے جو اپنے مقاصد کی نشر و
اشاعت میں مصروف ہو۔ دعوت و ارشاد کا عظیم و جلیل فرض وہی شخص ادا کر سکتا ہے
جو اس یقین و اذعان کے ساتھ میدان عمل میں آئے کہ ایسا کرنا اس کے لئے تقاضائے
فطرت ہے۔ بلکہ زندگی کا مقصد و حید ہے۔ اس یقین و اذعان کے ساتھ کسی مقصد کے لئے
قدم اٹھا لینا اس مقصد کے لئے شرح صدر کا ہونا ہے اسکے بعد راہ کے کانٹے ہیں
اعوان و انصار کا نہ ملنا ہے تکالیف و شدائد کا سامنا ہے اگر کوئی پاکباز ان کا لے
یا دلوں سے نہ گھبرائے ان عارضی رکاوٹوں سے پریشان خاطر نہ ہو۔ تو یقیناً اسی ظلمت سے امید
کی کرن نکل آتی ہے اور یہی تاریکی شب صبح کی پیامبر بن جاتی ہے لوگ اپنی کامیابی
کے لئے ارباب دولت و ثروت پر اعتماد کریں تو کرتے رہیں اپنے مشن کی اشاعت کیلئے
اخبار و جرائد کی تشہیر پر بھروسہ رکھیں تو ان کی مرضی، ارباب سیاست و سیادت کے
اشارۂ ابرو پر ناچیں تو ان کی پسند ——— ہر داعی حق کے لئے صرف ایک ہی
ذات ہے جو بھروسہ کے قابل ہے اور وہ صرف خدا کی ذات ہے جو نحن اقرب الیہ.

Marfat.com

من حبل الورید (ہم انکی شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں) کا مسرت افروز پیام دیتی ہے
جو غار کی تاریکی اور روشنیوں کے ہجوم میں اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا (یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے)
سے ہمت افزائی کرتی ہے ——— اے داعیانِ حق! تبلیغ قرآن میں سرگرمِ میدان
میں نکلو۔ راہِ حق میں کام کرتے کرتے تھک جاؤ تو اللہ کی طرف رجوع کرو۔ اسی کی
مدد و اعانت کے طالب رہو، اسکی نصرت و دستگیری تمہاری کامیابی کا ذریعہ ہے۔

سورۃ والتین (۹۵) - یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۸ آیات ہیں۔

فصل ۲۸۱ موضوع:- فطرتِ انسانی کے نیک یا بد ہونے کے متعلق حکمائے جدید و قدیم کا سخت اختلاف ہے۔ اس سورہ مبارکہ میں چند شہادتیں ذکر کرکے اس حقیقت کو پیش کیا گیا ہے کہ انسانی فطرت اسلام و صلاحیت ہے۔ انسان جسم کی بناوٹ، اخلاق اور داعیاتِ فطرت کے لحاظ سے بہترین مخلوق ہے جزائے اعمال سے انکار غیر ممکن ہے۔ احکم الحاکمین کی بازپرس سے کوئی نہ بچے گا اور شرفِ انسانیت کھو دینے والے بدترین جگہ لوٹا دیئے جائیں گے۔

قسمیں اور جوابِ قسم، انجیر کی قسم اور زیتون کی ——— طورِ سینین کی قسم اور اس امن والے شہر کی کہ ہم نے انسان کو نہایت عمدہ (اخلاق اور) صورت میں پیدا کیا ہے، (اب جو لوگ اپنے پاک دل کی خارجی اثرات ضلالت سے حفاظت نہیں کرتے اور اپنے صاف و شفاف آئینۂ فطرت کو گرد آلود ہونے دیتے ہیں تو وہ) رفتہ رفتہ پستی کے انتہائی گڑھے میں لوٹا دیئے جاتے ہیں (ہاں) جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کرتے رہے ان کیلئے بے انتہا اجر ہے۔ اے انسان! تو جزا کے دن کو کیسے جھٹلا سکتا ہے کیا خدا سب سے بڑا حاکم نہیں ہے؟

Marfat.com

تذکیر

(پیغمبر ان جلیل اور ان کے رفقائے کار کو جو اجر غیر ممنون سے سرفراز کیا گیا تو یہ ان کے اعمال ہی کا نتیجہ تھا ـــــ اگر کچھ لوگ بدترین مخلوق بن گئے تھے تو یہ صرف انکی بدکرداریوں کا ثمرہ تھا ـــــ ان حقائق کو سامنے رکھئے۔ تاریخی واقعات کو پڑھئے تو عیاں طور پر معلوم ہوگا کہ جزائے اعمال یقینی ہے۔ ہر شخص سے اس کے کاموں کے متعلق باز پرس ہوگی ـــــ اگر کوئی شخص اس جوابدہی اور مسئولیت سے انکار کرتا ہے تو دوسرے الفاظ میں یہ کہنا چاہتا ہے، کہ نیک و بد کا انجام ایک ہی ہوگا۔ روشنی اور تاریکی میں کوئی فرق نہیں، زہر اور قند ایک ہی چیز کے دو مختلف نام ہیں اور سب سے آخر یہ کہ اللہ سب سے بڑا حاکم نہیں! (سمجھ لو) خدائے عادل کے انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ نیک و بد میں تمیز ہو اور ہر انسان اپنے اچھے یا برے اعمال کے مطابق اچھا اور برا بدلہ حاصل کرلے لہٰذا نیکی میں کوشاں رہو اور بدی سے بچو!)

سورۃ العلق (۹۶) - یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے اس میں ایک رکوع اور ۱۹ آیات ہیں۔

(موضوع :- اس سورۃ کی ابتدا سب سے پہلی وحی سے ہوئی ہے۔ پہلی ۵ آیات میں اس نئے تعلق کو ظاہر کیا گیا ہے۔ جو ذات باری کے ساتھ قائم ہوا ـــــ نئی زندگی ایک انقلاب عظیم کی ابتدا ہے۔ دشمنانِ حق اگر اس خدائی پروگرام میں روک بنتے ہیں تو ان کا انجام بہرحال ہلاکت و بربادی ہے ہر داعی حق توحید کے نشہ میں سرشار ہو کر اللہ کی حفاظت میں آسکتا ہے اور انجام کار ہر باطل طاقت کا خاتمہ ہو جانا خدا کی دائمی تقدیر ہے!)

فصل ۲۸۲

انسانی پیدائش

(اے پیامبر حق!) آپ اللہ کا نام بلند کریں۔ وہی اللہ جس نے ساری کائنات کو پیدا کیا جس نے انسان کو خون کی پھٹکی سے پیدا کیا۔ آپ تبلیغ کیجئے۔ آپ کا پروردگار سب سے بڑی عزت کا مالک ہے (اسکا نام لیوا کیسے عاجز و ذلیل

Marfat.com

انسانی سرکشی

ہو سکتا ہے ؟ اس خدا نے (ہی) انسان کو قلم کے ذریعہ علم سکھایا اور انسان کو وہ باتیں سکھائیں جن کا اس کو علم نہ تھا ـــــ انسان جب اپنے تئیں غنی دیکھتا ہے۔ تو سرکش ہو جاتا ہے۔ انجام کار یقیناً اس کو پروردگار ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے ؛

کیا تم نے اس شخص کو دیکھا جو بندۂ حق کو اس سے منع کرتا ہے کہ وہ اپنا سر نیاز بارگاہِ الٰہی میں جھکائے۔ اگر یہ (پاکباز) راہِ راست پر ہو۔ یا نافرمانیٔ حق سے بچنے کا حکم دیتا ہو (تو منع کرنے والا کتنا بڑا مجرم ہوگا) آپ نے غور کیا ـــــ اگر وہ دین حق کو جھٹلاتا اور نہ موڑ لیتا ہے۔ تو اُسے معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ سب کچھ دیکھ رہا ہے ؛

دشمنانِ حق کی بربادی

اگر وہ باز نہ آیا۔ تو ہم اس کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے یعنی اس جھوٹے خطاکار کی پیشانی کے بالوں سے (وہ چاہے تو) اپنے یارانِ مجلس کو بلا لے۔ ہم بھی اپنے موکلانِ دوزخ کو بلائیں گے ـــــ (دیکھئے) آپ اس بدبخت کا کہنا نہ مانیں اور بارگاہِ حق میں سجدہ کر کے قربِ خدا حاصل کریں ؛ ۹۶ ـ آیات ۱ ـ ۱۹،

تذکیر

(دنیا میں انسانی زندگی سب سے بڑا نشانِ قدرت ہے۔ انسان کو خدا نے پیدا کیا۔ اسے خون کی پٹکی سے پیدا کر کے حسین و جمیل شکل و صورت عطا کی۔ فہم و دانش سے نوازا اور تحریر و تقریر کی قوت بخشی۔ ان انعمتوں کا شکر ادا کرنے کی بجائے اگر کوئی انسان حق کی تلاش و جستجو کی بجائے بدی کی راہ اختیار کرے تو اس سے بڑا شقی القلب کون ہو سکتا ہے ؟ ایک

Marfat.com

شخص اللہ کی یاد کرتا ہے اسکی ربوبیت کو تسلیم کر کے اس کے آگے جھکتا ہے لوگوں کو ورع و تقویٰ کی تعلیم دیتا ہے، مگر اس کے مقابلے میں ایک دوسرا بدبخت مخالفت کا بیڑا اٹھاتا ہے لوگوں کو صلوٰۃ الٰہی ادا کرنے سے روکتا ہے خود اپنے دلی اعتقاد اور ضمیر کی پکار کے خلاف قدم اٹھاتا ہے اور اپنے فطرتی جذبات کو مٹانے کی فکر میں ہے ——— کیا دونوں برابر ہو سکتے ہیں ؟ (ہرگز نہیں!) ——— دنیا کی نظریں اُسے نہ بھی بھانپ سکیں۔ تو بھی خدائے قدوس اسکے حال سے باخبر ہے۔ دنیا میں خدا کا قانون ہمیشہ یہی رہا ہے کہ اگر کوئی قوم تذکیر و موعظت اور پند و نصیحت کے باوجود حق کی مخالفت پر اڑی رہی۔ ضد اور عداوت سے باز نہ آئی اور اللہ تعالےٰ کی غیرت کو چیلنج کرتی رہی تو اللہ تعالےٰ کی جلالی قوتوں نے ہمیشہ اس اعلان کو دوہرایا :۔

"تیار ہو جاؤ! ——— اپنے اعوان و انصار جمع کر لو۔ امکان بھر حق کی مخالفت کر لو۔ تمہاری تباہی کا اعلان کیا جاتا ہے۔ تم میں سے بدبخت چُن چُن کر موت کے گھاٹ اتارے جائیں گے۔ تم کُتوں کی موت مرو گے۔ تمہاری فنا ساماتی کے لئے انسانوں کی کوئی جماعت کھڑی کر دی جائیگی۔ اور ہلاکت کا ہر سامان جمع ہو جائے گا"

دنیا نے سب سے بڑا تجربہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں کیا۔ ابوجہل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کی مخالفت کی۔ چند ہی روز کے اندر غزوۂ بدر میں وہ ذلیل ترین موت مرا۔ "حق" کے مخالف اچھی

Marfat.com

طرح سمجھ لیں کہ جس طرح یہ نوشتۂ الٰہی ابوجہل اور ابولہب کے لئے تھا ویسے ہی آج کے ہر فرعون کے لئے ہے۔ داعیانِ حق کو دشمنانِ حق کی پروا نہ کرنی چاہیئے۔ اللہ کی ذات بے نیاز پر بھروسہ رکھتے ہوئے سرگرم عمل رہنا چاہیئے۔ صدقِ یقین اور پختگیٔ عمل فوز و کامرانی کی کنجی ہیں۔

سورۃ القدر (۹۷) - یہ سورۂ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۵ آیات ہیں،

(موضوع:- اس سورہ کا نام القدر ہے اس میں لیلۃ القدر کے فضائل و برکات بیان کرکے بتایا ہے کہ قرآنِ عزیز کا نزول اسی رات میں ہوا۔ اب یہ کتاب حیات دنیا میں ہر برکت و فضیلت کو حاصل کرنے کے لئے خدا کا سب سے عظیم اور سب سے آخری خزانہ ہے)

فصل ۲۸۳ — برکت والی رات

ہم نے اس کتاب عزیز (قرآن) کو لیلۃ القدر میں نازل کیا اور جانتے ہو کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ یہ ہزار مہینوں سے (برکت میں) بڑھ کر ہے اس میں روح الامین اور فرشتے اپنے پروردگار کے حکم سے اترتے ہیں۔ ہر کام کے لئے اپنے پروردگار کے رسلامتی ہے: ۱ع آیات ۱/۵

تذکرہ

دلِ روحانیت سے
میں جس شب یہ
القدر کہتے
کہ آخری
کو

دی احساس کے

رہے ہیں۔ قرآن عزیز زبانِ حال سے

سانحہ

Marfat.com

گویا ہے :- "اے لوگو ! لیلۃ القدر کی برکات کی تلاش میں سرگردان ہو اس رات کی برکت کا ٹوٹکا تو میری وجہ سے بج رہا ہے - آؤ ! میں رحمتِ خداوندی سے تمہاری جھولیاں بھر دوں اور تمہارے تشنہ لبوں کو سیراب کر دوں - میرا پیغام سنو - واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا ولا تفرقوا (اللہ کی رسی یعنی قرآن عزیز کو مضبوطی سے جماعتی طور پر تھام لو اور راہِ تفرقہ اختیار نہ کرو) کوئی ہے جو اس حیات انگیز آواز پر کان دھرے اور لیلۃ القدر کی برکتوں کا مالک بنجائے

سورۃ البیّنہ (۹۸) یہ سورہ مبارکہ مکّی ہے اس میں ایک رکوع اور ۸ آیات ہیں .

(موضوع :- دنیا گناہ اور ناپاکی میں اس قدر ملوّث ہو گئی تھی - کہ بغیر رحمتِ حق کے خاص نزول کے دنیا کا اس غلامی سے نجات حاصل کرنا ممکن نہ تھا - محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوّتِ قدسی دنیا میں نہ آتی تو دنیا شرک و ضلالت سے باہر نہ نکل سکتی - اب زندہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن عزیز کے عالمی مجد میں دیکھو - وہ اندھے جو اس آفتابِ حق سے فیض نور نہ حاصل کریں گے ہلاکت و بربادی سے بچ نہیں سکتے) ؛

فصل ۲۸۴

رسول من اللہ جو لوگ کافر ہیں یعنی اہل کتاب اور مشرک وہ کفر سے باز آنے والے نہ تھے جب تک کہ ان کے پاس کوئی کھلی دلیل نہ آتی — یعنی خدا کے پیامبر جو مستحکم آیات والے پاک اوراق پڑھتے ہوں (اس سلسلۂ انبیاء کی آخری کڑی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آچکے) اب اگر اہل کتاب متفرق و مختلف ہوں تو گویا انہوں نے واضح دلیل آجانے کے بعد تفرقہ کیا حالانکہ ان کو حکم تو یہی تھا کہ اخلاصِ عمل کے ساتھ یکسو ہو کر خدا کی عبادت کریں، نماز پڑھیں، زکوٰۃ دیں : اور یہی دینِ حق ہے (جو پیامبرِ حق نے انکو سکھایا)

Marfat.com

مخالفوں کا انجام

کافر یعنی اہل کتاب اور مشرک (آخرکار) دوزخ کی آگ میں ہونگے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ۔ یہی لوگ بدترین مخلوق ہیں ۔

جو لوگ ایمان لائے اور نیک اعمال کرتے رہے وہ بہترین خلائق ہیں ۔ ان کا صلہ پروردگارِ عالم کے ہاں ہمیشگی کے باغات ہیں (ایسے) جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ۔ وہ ابدالآباد ان میں رہیں گے ——— خدا اُن سے خوش اور وہ اس سے خوش ——— یہ اجر (ہر) اس انسان کے لئے ہے جس کے دل میں خوفِ خدا ہے ۔ ع ۔ آیات ۱ ـ ۸ ،

تذکیر

ـ (اسلام سے قبل) کچھ لوگ علی الاعلان بت پرستی کرتے اور بعض اشیاء کو مظاہرِ الٰہیہ مان کر ان کے بُت بنا لیتے ۔ لسانِ شرع میں ایسے تمام پجاریوں کو مُشرک کہا جاتا ہے ، اب اگر ابتدا میں ان مشرکوں کے ہاں مذہبی اصول موجود ہیں اور وہ اپنی بے راہ روی میں غیروں کے پجاری بن چکے ہوں تو ان کو "اہلِ کتاب" کہا جاتا ہے ۔ سرورِ کونین کی بعثت کے وقت دو جماعتیں موجود تھیں مشرکین عرب اور یہودی و عیسائی ۔ اول الذکر کا دعوٰے تھا کہ وہ ملتِ ابراہیمیؑ کے پابند ہیں ۔ ان میں حج اور قربانی وغیرہ کے رسوم اب تک موجود تھے مگر عملاً وہ بت پرست تھے ۔ یہاں تک کہ ابراہیمؑ اور اسماعیلؑ کے بُت بھی بیت اللہ میں موجود تھے اور خدائے واحد کا گھر تین سو ساٹھ بتوں کا مسکن بن گیا تھا ۔ آخر الذکر عہدِ عتیق و جدید کے برائے نام حامل تھے ۔ عزیرؑ اور عیسیٰؑ کو خدا کا بیٹا کہتے اور سینکڑوں مشرکانہ رسوم کا شکار تھے ۔

ظاہر ہے کہ ایسا کفر و الحاد معمولی تجدید سے اصلاح پذیر نہ ہو سکتا تھا ایسے مُصلح اعظم فخرِ موجودات سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ، آپ نے دنیا کو وہ راہ دکھائی

Marfat.com

نکالنے کے لئے یہ پیغام دیا:۔

"ایک خدا کو مانو۔ سب سے کٹ کر اسی سے رشتہ قایم کرو۔ فرقہ بندی اور تفرقہ سے باز آجاؤ۔ اللہ کی رسی مضبوطی سے تھام لو۔ نظم و ترتیب کے لئے مل کر عبادت کیا کرو اور نظام کو قائم رکھنے کے لئے زکوٰۃ دو۔ تاکہ جماعتی زندگی کے قیام کا ذریعہ بن سکے"

اس پیام حق کو سنکر ایک جماعت راہِ انکار پہ اڑ گئی اور ہلاک ہوگئی۔ دوسری جماعت نے قانونِ حق کی پیروی کی۔ پروردگار اُن سے راضی ہوا اور ان کی دعاؤں کو شرفِ اجابت بخشا۔ یہی وہ پاکباز ہیں۔ جن کے دل غیر اللہ کے خوف سے پاک ہیں اور ان کی گردنیں غیر اللہ کے سوا کسی اور کے آگے نہ جھکیں!)

سُورۃ الزلزال (۹۹) - یہ سورہ مبارکہ مکی ہے۔ اس میں ایک رکوع اور ۸ آیات ہیں

(موضوع:۔ یہاں قیامت کے بعض حوادث کا ذکر کیا گیا ہے اس دن بنی آدم اپنے اپنے اخلاق و اعمال کے اعتبار سے مختلف گروہوں میں بٹ جائیں گے۔ کوئی چیز بھی مخفی نہ رہ سکے گی۔ یہاں تک کہ حقیر ترین نیکی اور بدی بھی سامنے آجائیگی):

فصل ۲۸۵ — زلزلہ

جب زمین بھونچال سے ہلا دی جائے گی اور وہ اپنے اندر کے بوجھ باہر نکال پھینکے گی (تو) انسان پکار اٹھے گا:۔ "اسکو کیا ہوگیا ہے؟"

اعمالنامے اور بازپرس

اس دن پروردگارِ عالم کے حکم سے وہ اپنے حالات بیان کردیگی اس دن لوگ گروہ گروہ ہوکر آئیں گے تاکہ انکو ان کے اعمال دکھائے جائیں پھر جس نے ذرہ بھر نیکی کی ہوگی وہ اس کو دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ بھر برائی کی ہوگی وہ اسکو دیکھ لے گا ۔ ۸ آیات ½،

تذکیر

(تمام کائنات ارضی و سماوی انسان کے لئے تخلیق ہوئی۔ قیامت کے حادثہ عظمیٰ کے

Marfat.com

بعد تمام چیزوں کا رشتہ اس سے ٹوٹ جائے گا اور ایک روحانی قوت کے اثر سے ان میں سے ہر چیز کے اندر قوت گویائی پیدا کر دی جائے گی۔ دنیا میں انسانوں کے باہمی تعلقات شعوب و قبائل اور خاندانوں کے اعتبار سے تھے۔ مگر مرنے کے بعد یہ نظام نہ رہے گا۔ نئی صورت قایم ہو گی اور باہمی ربط و تعلق کا ذریعہ انسان کے اعمال و اخلاق ہونگے۔ انسانی اعمال کا ادنےٰ ترین حصہ بھی ضائع نہیں ہوگا۔ اسلئے قیامت کے روز ہر شخص اپنی نیکی اور بدی بلا کم و کاست دیکھ لے گا) ؛

سورۃ العادیات (۱۰۰) - یہ سورۂ مبارکہ مکّی ہے۔ اسمیں ایک رکوع اور ۱۱ آیات ہیں

موضوع :- ابتدائی پانچ آیات میں گھوڑے کی مختلف حالتوں سے استدلال کر کے بتایا کہ انسان خدا کی شکر ادا نہیں کرتا۔ ناشکری کے اسباب بیان کر کے تذکیر بالبعد الموت سے انسان کو توجّہ دلائی کہ وہ اپنی اصلاح کرے) ؛

فصل ۲۸۶ گھوڑوں کی شہادت

غازیوں کے ان گھوڑوں کی قسم جو دوڑتے دوڑتے ہانپ اٹھتے ہیں پھر پتھروں پر نعل مار کر آگ نکالتے ہیں۔ صبح کے وقت دشمنوں پر چھاپا مارتے ہیں اور گرد اڑاتے ہوئے دشمن کی فوج میں جا گھستے ہیں —— (ان گھوڑوں کی قسم کہ) بے شک انسان اپنے پروردگار کا احسان ناشناس اور ناشکرا ہے اور وہ اس سے آگاہ بھی ہے مال کی سخت محبت کرنے والا ہے (تو) کیا اس کو اتنی بات معلوم نہیں کہ جو مُردے قبروں میں ہیں وہ باہر نکال لئے جائیں گے اور جو بھید دلوں میں ہیں وہ ظاہر کر دئے جائینگے اس دن اُن کا پروردگار ہی ان کے حال سے واقف ہوگا (کہ کون نیک ہے)

تذکیر

(انسانی ناشکری کو واضح کرنے کے لئے ایک ایسے جانور کو بطور شہادت پیش کیا ہے

Marfat.com

جو عربوں کے نزدیک اولاد سے بھی زیادہ عزیز سمجھا جاتا ہے' ایک غریب بچوں کا پیٹ کاٹ کر بھی اس محبوب جانور کو کھلاتا ہے' اس جانور کی وفاشعاری ضرب المثل بن چکی ہے' جب تمام دنیا آرام میں ہوتی ہے' پرندے تک آشیانوں میں سوئے پڑے ہوتے ہیں۔ اس وقت یہی اطاعت شعار حیوان ہے۔ جو اپنے مالک کی خدمتگذاری میں آرام اور راحت کو ترک کرتا ہے' اور عین صبح کے وقت دشمن پر حملہ آور ہوتا ہے' اپنے مالک کے اشاروں پر کبھی دشمن کی صفوں کو الٹ دیتا ہے' اور کبھی گرد و غبار کی وجہ سے میدان آسمان کو ایک کر دیتا ہے' وہ جانتا ہے۔ کہ موت سامنے کھڑی ہے۔ گھمسان کی لڑائی میں تلواریں ایک دوسرے کے خون سے رنگین ہو رہی ہیں لیکن اس کی سب سے بڑی خواہش یہی ہوتی ہے' کہ اس کا دم اپنے آقا کی وفاداری ہی میں نکلے ؛

گھوڑے کی وفاشعاری دیکھو اور غور کرو کہ ایک حیوان لایعقل ہوتے ہوئے اپنی جان تک قربان کر دیتا ہے' اسکے مقابلے میں انسان اشرف المخلوقات ہے اور اس کے پاس جو کچھ ہے خدائے قدوس کی بخشش ہے۔ گھوڑے کی قربانی اور انسان کے اعمال کا مقابلہ کرو تو معلوم ہوگا کہ فرزند آدم خدا کا سب سے بڑا ناشکر گذار ہے' گھوڑا گھاس اور پانی کے معاوضہ میں جان تک قربان کر دے گا۔ مگر انسان اپنے حقیقی آقا (خالق ارض و سما) کا ذرہ برابر بھی شکر نہ کرے ؛

گھوڑے کی مثال میں یہ سبق بھی موجود ہے کہ گھوڑا اگر جان تک دے دیتا ہے۔ تو ہر مومن جنگ کا فرض ہے کہ وہ گھوڑے کی سواری سیکھے۔ بندوق کے استعمال سے واقف ہو۔ جدید ترین آلات حرب میں ماہر ہو کر اسلام اور امت مسلمہ کی حفاظت و صیانت کیلئے ہر وقت پروردگار عالم کے حکیم مطلق نے جہاں انسانی ناشکر گزاری کا ذکر کیا وہاں اسکا سبب بھی بتا دیا

Marfat.com

دنیا میں انسان دولت کماتا ہے اور قرآن عزیز میں دولت کو "خیر" اور "فضل" کے لفظوں سے یاد کیا گیا ہے لیکن جب دنیوی مال و متاع کی محبت انسانی فرائض پر غالب آجائے انسان اپنے کلمۃ الحق سے اصلئے باز رہے کہ دنیا کی فانی چیزیں چھن جاتی ہیں، وہ بخیل بنکر روپیہ سینت سینت کر رکھے اور اسلام کو سربلند کرنے میں خرچ کرنے کی بجائے اللہ اسی کی محبت میں کھو جائے تو یہی وبالِ جان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس وبال سے بچنے کی یوں تنبیہ کی ہے:-

"اے انسان! تو اپنے انجام کو دیکھ۔ وقت آنے پر تیرے لئے راز آشکارا ہو جائیں گے تو عاجز درماندہ بارگاہِ حق میں پیش ہوگا اور وہاں تیرا مال و متاع کام نہ آسکے گا۔ اب وقت ہے کہ تو اپنی اصلاح کر سکے۔ مال کی محبت میں اس درجہ منہمک نہ ہو کہ تجھے اپنی مسئولیت بھی بھول جائے ؂"

سورۃ القارعۃ(۱۰۱) - یہ سورہ مبارکہ مکی ہے۔ اس میں ۱۱ آیات ہیں (موضوع:-

فصل ۲۸۷ حادثۂ قیامت کا نظارہ بڑا دردناک ہوگا۔ انسان دو گروہوں میں تقسیم کر دئے جائینگے (۱) نیک بخت (۲) بدنصیب۔ پہلا گروہ اعمال صالحہ کی وجہ سے جنّت کا وارث ہوگا اور دوسرا گروہ اپنی بدکرداریوں کی پاداش میں جہنم رسید ہوگا ؂

نظامِ عالم کی بربادی اور نتیجۂ اعمال ؂

کھڑکھڑانے والی ـــــ کھڑکھڑانے والی کیا ہے؟ (وہ قیامت ہے) جس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی مانند منتشر ہونگے اور پہاڑ دھنکی ہوئی رنگ برنگ اون کی مانند ریزہ ریزہ ـــــ اس دن جس کے اعمال وزن میں بھاری نکلیں گے وہ دلپسند عیش میں ہوگا اور جس کے اعمال وزن میں ہلکے ہونگے اس کا ٹھکانا ہاویہ ہوگا یعنی دہکتی ہوئی آگ! ۶ آیات ۱-۱۱

Marfat.com

تذکیر

(انسان کو چاہیئے کہ وہ قیامت کے احتساب سے ڈرے اس دن کی ہیبت انسانوں کو اس طرح پریشان خاطر کر دے گی کہ وہ حیران ہو کر پتنگوں کی طرح مارے مارے پھریں گے۔ انسانی اعمال کی جانچ کا یہی وقت ہوگا۔ نیکوکار جنت میں جائیں گے اور بدکار جہنم رسید ہوں گے)

سورۃ التکاثر (۱۰۲) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے۔ اس میں آٹھ آیات ہیں (موضوع) کثرتِ مال و دولت کی خواہش انسان کو اصل مقصدِ حیات سے غافل رکھتی ہے تاآنکہ موت آجاتی ہے

فصل ۲۸۸

طلبِ کثرت

لوگو! تم کو کثرت کی خواہش نے غافل کر رکھا ہے یہاں تک کہ تم قبروں میں پہنچ جاتے ہو تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا (کہ تم غلطی پر تھے) اگر تم علم الیقین رکھتے تو غفلت نہ کرتے۔ تم ضرور دوزخ کو دیکھو گے۔ پھر اسکو ایسا دیکھو گے کہ عین الیقین آجائے گا پھر اس روز تم سے نعمت کے بارے میں پرسش ہوگی ۔ ۸ آیات ۱ - ۸ ،

تذکیر

(انسانی زندگی میں حیوانی خواہشات کا غلبہ انسان کو مادہ پرستی میں اس طرح منہمک کر دیتا ہے کہ وہ حقیقی مقصدِ زندگی یعنی لقائے الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے، موت کا وقت مقرر ہے اور زندگی کا ہر دن مہینہ اور ہر سال مہلت کا وقت ہے۔ اس میں انسان آنے والی ابدی زندگی کے لئے سامان مہیا کر سکتا ہے لیکن عارضی زندگی کی خوشیوں کی ہوس اُسے شرابِ غفلت سے مدہوش رکھتی ہے وہ آنکھیں کھولتا بھی ہے تو اس وقت جب قبر میں پاؤں لٹکا لیتا ہے کاش! ہر ایسے انسان کے دل کی آنکھوں کے پردے پھٹ جائیں اور وہ اس غفلت کا خطرناک انجام دیکھ سکے۔ وقت آنے پر دوزخ آنکھوں کے سامنے ہوگی اور وہ اپنی غفلت پر دستِ حسرت مل رہا ہوگا ـــ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو وقت پر اصلاحِ حال کی توفیق دے)

سورۃ العصر (۱۰۳) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۳ آیات ہیں ۔

Marfat.com

فصل ۲۸۹

موضوع:- پچھلی سورۃ میں انسانی غفلت کا سبب بتایا تو یہاں اصل مقصدِ حیات سے آگاہ کیا تاکہ غفلت چھوڑ کر انسان آمادۂ عمل ہو سکے اور فوز و کامرانی کے اصول و کلیات سے آگاہ ہو کر قدم اٹھائے) ؛

زمانہ کی قسم (یعنی گزرتا ہوا وقت گواہ ہے) کہ انسان نقصان میں ہے مگر وہ لوگ (اس نقصان سے محفوظ ہیں) جو ایمان لائے۔ نیک عمل کرتے رہے اور آپس میں حق بات کی تلقین اور صبر کی تاکید کرتے رہے ؛ ۳ آیات ۱-۳

تذکیر

(تاریخ شاہد ہے کہ قوموں کے عروج و زوال میں انسانی کوششوں کی ناکامی کے کئی مناظر موجود ہیں۔ ناکام وہی ہوتے ہیں جو زندگی کے ان اصولوں سے محروم ہیں۔ جن پر کامیابی کا دارومدار ہے، قرآن عزیز کامیابی و کامرانی کیلئے تین اصول پیش کرتا ہے :-

ا۔ ایمان ۲ عمل صالح (ب) ۳ تواصی بالحق (ج) ۴ تواصی بالصبر ——— ایمان کا تعلق دل سے ہے، زبان دلی کیفیت کی ترجمان ہے۔ پھر دل و زبان عمل کی تحریک کا موجب بنتے ہیں۔ جب عمل قانون الٰہی کے مطابق ہوتا ہے تو یہی عملِ صالح ہے۔ اس اصول پر عمل پیرا ہونے سے انسان اپنی ذات کو کامل بنا سکتا ہے مگر فرد کچھ نہیں جب تک تمام قوم کو فلاح و کامرانی حاصل نہ ہو۔ اسلئے محض ایمان باللہ اور عملِ صالح پر قانع ہو جانا کافی نہیں بلکہ ضروری ہے۔ کہ جس حق پر مومن خود قائم ہے اس کی روشنی تمام عالم میں پھیلا دے، دنیا کا کوئی گوشہ اسلام کی آواز سے خالی نہ رہے۔ پس ہر مومن قرآن عزیز کی نشر و اشاعت کو اپنی زندگی کا مقصد بنا لے اور اسکی دعوت و تبلیغ میں سرگرم کوشش کرے یہی تواصی بالحق ہے

دعوت و ارشاد پھولوں کی سیج نہیں یہاں تکالیف و شدائد کے کانٹے ہیں مشکلات و موانع کے پہاڑ ہیں۔ قید و بند کے مصائب، جلاوطنی و نظر بندی کی سختیاں اور سب سے آخر

Marfat.com

موت کی گھڑیاں ہیں۔ مومنوں کا فرض ہے کہ وہ المناک حوادث میں صبر و استقامت سے کام لیں چٹانوں کی طرح مضبوط رہیں۔ اللہ کی رحمتوں پر نظر رکھتے ہوئے دنیا کی ہر کاوش کو ہیچ سمجھیں۔ یہی تو اصلی باصبر ہے ـــــ قرآن عزیز کا اعلان ہے کہ ان اصولوں پر عمل کرنے والی قومیں اور افراد ہمیشہ دنیا میں کامیاب رہینگے تاریخ اس اعلان پر زندہ گواہ ہے

سورۃ الھمزہ (۱۰۴) - یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۹ آیات ہیں ؛

موضوع: - جو لوگ اخلاق و اعمال اور قانونِ شریعت کی پروا نہ کر کے ہر جائز و ناجائز طریق سے دولت کماتے ہیں، یہی بزرگانِ زر ہیں، دنیا کا مال تو کیا دنیا کی زندگی بھی

فصل ۲۹۰ چند روزہ ہے یہ مال و دولت محض آزمائش عمل ہے جو لوگ عمل کا وقت ضائع کر دیتے ہیں وہی محروم و زیاں کار ہونگے ؛

دولت جمع کرنے والے کا انجام

ہر طعن آمیز شرارتیں کرنے والے چغل خور کی خرابی ہے جو مال جمع کرتا اور اسکو گن گن کر رکھتا ہے اور خیال کرتا ہے کہ اس کا مال اس کے لئے ہمیشہ کی زندگی کا موجب ہوگا (ہرگز نہیں) وہ ضرور حطمہ میں ڈالا جائے گا، تم جانتے ہو حطمہ کیا ہے؟ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ جو دلوں پر جا لپٹے گی اور اسکی لوئیں بڑے بڑے ستونوں کی شکل میں دوزخیوں کو چاروں طرف سے گھیرے ہوگی ؛ ع - آیات ۱ - ۹ ،

تذکیر

جو لوگ دنیوی مال و دولت کو زندگی کی غایت الغایات قرار دے لیتے ہیں - وہ مذہب و اخلاق سے بالکل عاری اور بہائم و شیطنت کے مجسمے بن جاتے ہیں - وہ دنیا حاصل کرنے کے لئے کمینہ سے کمینہ کوشش سے بھی گریز نہیں کرتے - وہ لوگ جو دولت کی خاطر ایمان فروخت نہیں کرتے ان کے نزدیک بیوقوف اور قابلِ نفرت ہوتے ہیں،

Marfat.com

اللہ تعالیٰ ایسے مجرموں کو سرزنش کرتا ہے اور ہلاکت کی وعید سنا کر تنبیہ کرتا ہے کہ تم اللہ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔ دولت کی محبت میں سرشار رہنے والے بدبخت روپیہ گن گن کر خوش ہو لیں۔ زر پرستی کی لعنت انہیں اخلاقِ حسنہ سے عاری بنا دے گی۔ اور ان کا دل انسانی محبت و شفقت سے یکسر خالی ہو جائیگا۔ دل کی یہ بربادی ان کو ایسی جلن میں مبتلا کر دیگی۔ جو دائمی روگ بنجائیگی اور وہ ذلیل ہو کر جہنم رسید ہونگے ؛

سورۃ الفیل (۱۰۵)

یہ سورہ مبارکہ مکی ہے اس میں ایک رکوع اور ۵ آیات ہیں ؛

موضوع :- اس سورۃ میں اصحاب فیل کے مشہور تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کر کے اس حقیقت کو بے نقاب کیا کہ جس طرح ابرہہ اپنے مقصد میں ناکام رہ کر برباد ہوا۔ اسی طرح ہر زمانہ میں توحید شرک پر غالب آئے گی۔ "اللہ والے دنیا کے پجاریوں کے مقابلہ میں نصرت الٰہی سے کامیاب ہونگے ؛

فضل ۲۹۱

(اے مخاطب!) کیا تم نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ تیرے پروردگار نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا ان کی تدبیر کو برباد نہیں کیا؟ ـــــ ان پر جُنڈ کے جُنڈ پرند بھیجے۔ جنہوں نے سخت پتھریوں کی مار سے (کافروں کو) خوبیں (کھائے ہوئے بھُس) کی مانند کر دیا ؛ ع - آیات ۱ - ۵،

تذکیر

(ابتدائے آفرینش سے تسلسل کے ساتھ آج تک یہ حقیقت مشاہدہ کی جا سکتی ہے کہ وہ افراد اور قومیں جنہوں نے خدا کے قانون کو توڑا۔ وہ کبھی ایسے عذاب کی لپیٹ میں آگئیں جس سے ان کی ہستی ختم کر دی گئی، قوم عاد، قوم ثمود اور فرعون وغیرہ کی ہلاکت کا ذکر قرآن عزیز میں تفصیل کے ساتھ موجود ہے اصحاب فیل کی ہلاکت بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ ابرہہ نے ۵۷۰ء میں مکہ پر فوج کشی کی اور اس کے کچھ دنوں بعد رسول اکرم صلعم

Marfat.com

کی ولادت باسعادت ہوئی۔ یہ واقعہ بعثت نبوی کا ایک نشان تھا۔ کعبۃ اللہ کی حفاظت قریش کے کمزور ہاتھ نہ کر سکے۔ تو اللہ تعالےٰ نے دوسرا سامان پیدا کر دیا۔ وقت آنے پر قریش بھی ذلیل کر دیئے گئے اور اللہ کا گھر اللہ کی عبادت کیلئے پاک کر دیا گیا۔ دورِ حاضر کا مسلمان کفر و نفاق کے دائرہ میں رہتے ہوئے اسلام کے نام کو دیرتک بدنام نہ کر سکے گا کعبۃ اللہ کی طرح اسلام کی سربلندی کے لئے اب بھی اللہ تعالیٰ خاص سامان مہیا کر سکتا ہے اور اگر مسلمان نورِ اسلام سے اپنے دلوں کو منور نہ کریں گے۔ تو ان کو بھی قریشِ مکہ کی طرح ختم کر کے ایک صالح العمل جماعت کو نیابتِ الٰہی کے لئے منتخب کیا جا سکتا ہے ؛

سورۃ القریش(۱۰۶)۔ یہ سورۂ مبارکہ مکی ہے اس میں ارکوع اور ۴ آیات ہیں

موضوع:۔ قریش کعبۃ اللہ کے مہمان تھے۔ اللہ نے ان کی تجارت کو فروغ دیا۔ دشمن کے خوف سے محفوظ رکھا اور ان کے لئے ضروریاتِ زندگی مہیا کر دیں ـــــ قریش کا

فصل ۲۹۲ فرض ہے کہ وہ اللہ کی نعمتوں کا شکر ادا کریں اور بتوں سے منہ موڑ کر خدائے واحد کے پرستار بن جائیں ؛

قریش کی تجارت

قریش کے مانوس کرنے کے سبب یعنی ان کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے مانوس کرنے کے سبب ـــــ لوگوں کو چاہیئے کہ اس نعمت کے شکریہ میں اس گھر کے مالک کی عبادت کریں جس نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف سے امن بخشا ؛ ع ۱ - آیات ۱ - ۴ ،

تذکیر

قریش کی عزت و تکریم اس لئے ہے کہ وہ اللہ کے گھر کے مجاور رسول اللہ کی مسجد کے جاروب کش اور سرزمین عرب کے رہنے والے ہیں جب ان کے ادب و احترام کا

Marfat.com

سبب اسکے سوا کچھ نہیں تو ان کا اوّلین فرض ہے کہ وہ سرزمینِ عرب کو غیر مسلم اقوام کے ناپاک اثرات سے بالکل صاف کر دیں اور اس بقعۂ مبارکہ کو صرف فرزندانِ اسلام ہی کیلئے مخصوص کر دیں۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ مومنوں کو دشمنوں سے محفوظ رکھے گا اور ان کو معیشت کی فکر سے بے نیاز کر دے گا۔ قریش کی طرح ہر وہ جماعت جس کا احترام اسلئے ہو کہ وہ اللہ کے راہ پر چلانے والی ہے (یعنی علماء صوفیاء اور پیشوایانِ ملّت کی جماعت) اپنے فرض کو سمجھ کر اللہ کی اطاعت میں سرگرم رہے۔ غیروں کی غلامی اور عبودیت کا طوقِ لعنت اپنی گردن میں نہ ڈالے۔ البتہ نہ کار روائیوں سے غیر مسلم اقوام کو اسلامی ممالک پر قبضہ کرنے میں مدد نہ دے، اور اللہ کی حکومت کے قیام میں کسی طاغوتی طاقت سے خوف نہ کھائے، اس فرض کا نہ سمجھنا سب سے بڑی غدّاری ہے ؛

سورۃ الماعون (۱۰۷) ۔ یہ سورۂ مبارکہ مکّی ہے۔ اس میں ایک رکوع اور ۷ آیات ہیں۔ (موضوع :۔ بُخل و امساک وہ خبیث مرض ہے جو افراد و اقوام کو تباہی و بربادی کے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے۔ نماز کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا تعلق انسان کو اخلاق و اعمال میں قانونِ اسلام کا پابند رکھے۔ نمائشی عبادت اور ریاکاری بجائے تکمیلِ اخلاق کے جہنّم کا ایندھن بنا دے گی ؛)

فصل ۲۹۳

بخیل و ریاکار

کیا تو نے اس شخص کو دیکھا جو روزِ جزا کو جھٹلاتا ہے، جو یتیم کو دھکّے دیتا ہے، اور مسکین کو کھانا کھلانے کی ترغیب نہیں دیتا۔ ان نمازیوں کے لئے ہلاکت ہے جو اپنی صلوٰۃ سے غافل رہتے ہیں، جو ریاکاری کرتے ہیں اور معمولی (برتنے کی) چیز تک دینے سے منع کر دیتے ہیں ؛ ۷ آیات ۱-۷،

تذکیر

(روزِ جزا کا جھٹلانا یہی نہیں کہ انسان زبان سے قیامت کا انکار کر دے بلکہ

Marfat.com

خدا کا خوف دل سے نکال کر برائی میں مگن رہتا ہی روزِ جزا کی عملی تکذیب ہے۔ جس قوم کے افراد اپنی ضرورتوں کو مقدم کر دیں۔ اپنے ذاتی نفع و ضرر کو ترجیح دیں اور قوم کی پروا نہ کریں۔ اسکی جماعتی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ جب ارکانِ ملت ہی بخل و دنائت پر کمر باندھ لیں تو دوسرا کون انکی امداد کرے گا۔ اگر مساکین و یتامیٰ کی تربیت کا انتظام نہ کیا جائے تو قوم کے یہ بچے غیروں کے ہتھے چڑھ جائینگے اور ملت کی بربادی کے لئے غیروں کے ہاتھ میں ایک دینی ضرب لگانے کا آلہ ہونگے۔ نماز کا مقصد یہ ہے کہ انسان ہر قسم کی بداخلاقی اور خلافِ مروت و دیانت باتوں سے پرہیز کرے۔ بارگاہِ حق میں سرنگوں ہونے کا مدعا یہ ہے کہ رضائے حق حاصل کرنے کے لئے وقت آنے پر انسان اپنی جان تک قربان کر سکے۔ جو شخص بندگانِ خدا کی دل آزاری کرتا ہے، اپنے بھائی کی معمولی سی ضرورت پوری کرنے کو تیار نہیں۔ اس سے کسی بڑی قربانی کی کیا توقع ہو سکتی ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ بخل و دنائت سے بچیں اور کلمۂ حق کو سربلند کرنے کے لئے اپنی دولت تو کیا جان تک قربان کرنے سے دریغ نہ کریں۔)

سورۃ الکوثر (۱۰۸) یہ سورہ مبارکہ مکی ہے، اس میں ایک رکوع اور تین آیات ہیں

موضوع:۔ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت قرآن عزیز ہے، اس قانونِ حق کی اشاعت میں جان و مال قربان کرنے کیلئے تیار ہو جاؤ۔ تمہارے دشمن یقیناً برباد ہو کر رہیں گے۔

فصل ۲۹۴ خدا کی نعمت اور وعدہ،

ہم نے تم کو کوثر عطا فرمائی ہے، پس تم اپنے پروردگار کے لئے صلوٰۃ قائم کرو اور قربانی دو۔ یقیناً آپ کا بدخواہ (اسطرح) برباد ہوگا، کہ اس کا کوئی نام لیوا نہ ہوگا۔ ۳ - آیات ۳۔

ترکیب

(قرآن عزیز و عظیم و جلیل النعمت ہے، وہ خیرِ کثیر ہے، وہ بصائر للناس ہے جس کا

Marfat.com

عملی شکرانہ یہ ہے کہ بارگاہِ نیاز میں سرِ جدبکار رہے، قانونِ قرآن کی نشر و اشاعت ہو۔ اور اسکے نفاذ کے لئے راہیں پیدا کی جائیں، اس راہ میں ہر قربانی کے لئے قدم اٹھالیا جائے۔ قربانی کا مقصد محض جانور ذبح کرنا نہیں بلکہ غرض یہ ہے کہ ذبح کرتے کرتے ہم خود اللہ کے نام پر قربان ہونے کو تیار ہو جائیں اور کوئی بڑی سے بڑی چیز بھی اس راہ میں حائل نہ ہو سکے ۔

عاص ابن وائل کہا کرتا تھا۔ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے اولاد نرینہ تک نہیں جو ان کا نام زندہ رکھ سکے، ان کی وفات پر یہ تمام جھگڑے ختم ہو جائینگے۔ اللہ تعالےٰ نے اپنے محبوب کو عظیم الشان خیر و برکت دی۔ آج دشمنانِ حق کا نام و نشان تک نہیں لیکن سلسلۂ محمدی دنیا کے ہر گوشہ میں قائم و دائم موجود ہے اب بھی اُمّتِ مسلمہ کے لئے اللہ کی یہ بشارت علیٰ حالہٖ موجود ہے، اگر فرزندانِ اسلام تکلیفوں اور مصیبتوں کی تاب لیکر میں تعلق باللہ اور قربانی سے اجالا کر سکیں۔ مجسمۂ ایثار و فدویت بن جائیں تو یقیناً ان کا ذکرِ خیر قائم ہو کر رہے گا اور دشمنانِ حق کا نیست و نابود ہونا اٹل ہے ۔

سورۃ الکافرون (۱۰۹) :- یہ سورۂ مبارکہ مکّی ہے اس میں ایک رکوع اور ۶ آیات ہیں (موضوع :- دینِ حق ایک مکمل دستور ہے اور کفر و اسلام کا اتحاد ناممکن ہے ۔)

فصل ۲۹۵

(اے پیامبرِ حق!) منکرینِ اسلام سے کہہ دیجئے :- "اے کافرو! جن کو تم پوجتے ہو۔ اُن کو مَیں نہیں پوجتا اور جس خدا کی میں عبادت کرتا ہوں اس کی تم عبادت نہیں کرتے ـــــ میں پھر کہتا ہوں کہ جن کی تم پرستش کرتے ہو ان کی میں پرستش نہیں کرونگا اور نہ تم اس کی بندگی کروگے جسکی میں بندگی کرتا ہوں۔ تم اپنے دین پر اور مَیں اپنے دین پر" ۶ آیات ½

Marfat.com

تذکیر

ہر داعیٔ حق کو اپنے مشن کی تکمیل میں سب سے پہلے دعوت و تبلیغ کے میدان میں کھڑا ہونا پڑتا ہے سچائی کے متلاشی اس کا ساتھ دیتے ہیں اور ارباب غرض عداوت کا اظہار کرتے ہیں۔ مخالفت بڑھ جاتی ہے تو ہجرت الی اللہ کی منزل آجاتی ہے آزمائشوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے کھرے انسان نمائشی مطلب سے جدا ہوتے ہیں۔ سچائی نکھر جاتی ہے اور مومنوں کی مستقل قوت قائم ہوتی ہے یہاں پہلی منزل کا ذکر ہے یعنی اس سورت میں انقطاع کا اعلان کیا گیا ہے نصر میں فوز و کامرانی کی بشارت اور سورۂ اللہب میں کفار کی شکست کی سنائی گئی ہے

سورۃ نصر (۱۱۰)

سورۃ نصر :- یہ سورۂ مبارکہ مدنی ہے اس میں ایک رکوع اور ۳ آیات ہیں

موضوع :- مومنوں کی نصرت و کامرانی — فتح مکہ اور نبوی مشن کی تکمیل کا اعلان

فصل ۲۹۶ نصرتِ الٰہی

جب اللہ کی مدد اور فتح آگئی تو تم نے دیکھ لیا کہ لوگ فوج در فوج کے دین میں داخل ہو رہے ہیں (آپ) اپنے پروردگار کی حمد کے ساتھ تسبیح کریں اور اسی سے مغفرت مانگیں، بے شک وہ معاف کرنیوالا ہے ۳ آیات

تذکیر

جب مکہ فتح ہو گیا اور قانونِ قرآن عزیز عملاً نافذ کر دیا گیا۔ تو گویا تبلیغ رسالت فرض ادا ہو گیا تکمیل نبوت کے بعد (ضمناً) رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی اطلاع بھی دے دی گئی، صحابہؓ میں سے صدیق اکبرؓ اس سے آگاہ تھے، فتح مکہ کے بعد ہر قسم کا خوف دور ہو گیا۔ اسلئے شکرانۂ حق کے لئے انابت الی اللہ کی ضرورت کا احساس بھی پیدا کر دیا گیا۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ نصرت حق کے حامل بنیں، اسکے لئے سنت نبوی پر عمل پیرا ہوں اور اسوۂ حسنہ کو مشعل راہ بنائیں ؛

Marfat.com

سُورۃ اللّھب (۱۱۱) :- یہ سورۂ مبارکہ مکّی ہے - اس میں ایک رکوع اور ۵ آیات ہیں ؛

موضوع :- دشمنانِ اسلام کی ذلّت و رسوائی کا اعلان ؛

فصل ۲۹۷ — کفار کی ہزیمت

ابولہب کے ہاتھ ٹوٹ جائیں اور وہ ہلاک ہو ——— نہ تو اس کا مال ہی اس کے کام آیا اور نہ اس کی کمائی - وہ عنقریب بھڑکتی ہوئی آگ میں داخل ہوگا اور اس کی بیوی بھی جو خیلخور (ایندھن اٹھانے والی) ہے اور اس کے گلے میں کھجور کی چھال کا رسّہ ہوگا ؛ ع آیات ۱ - ۵ ،

تذکیر

ابولہب اسلئے برباد ہوا کہ وہ اسلام کا دشمن تھا - اور اسکی بیوی اسلئے تباہ ہوئی کہ وہ دشمنِ حق کی معاون تھی - آج بھی وہ لوگ جو اسلام کے دشمن ہیں اور مومنوں کو تباہ و برباد کرنا ان کا نصب العین ہے وہ اس سورت سے سبق اندوز ہوں اور سمجھ لیں کہ جس طرح ابولہب اور اسکے ساتھی مر مٹ گئے - ان کی دولت و ثروت ان کے کچھ کام نہ آئی اسی طرح یہ آج کے دشمنانِ حق بھی برباد ہو کر رہینگے اللہ کا انتقامی ہاتھ جب بلند ہوتا ہے تو ہر سرکش کی سرکوبی ہو کر رہتی ہے ؛

سورۃ الاخلاص (۱۱۲) - یہ سورۂ مبارکہ مکّی ہے، اس میں ایک رکوع اور چار آیات ہیں ؛ (موضوع :- توحیدِ خالص)

فصل ۲۹۸ — کہہ دو اللہ ایک ہے - اللہ بے نیاز ہے ——— وہ نہ کسی کا باپ ہے اور نہ کسی کا بیٹا - اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے ؛ ع - آیات ۱ - ۴ ،

تذکیر

خدائے قدّوس کی وحدانیت کو نہایت قوّت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے تاکہ عاشقانِ حق دنیا کی ہر چیز سے بے نیاز ہو کر اسی سے لَو لگانے کو اپنی زندگی کا مدعا سمجھیں - سورۂ اخلاص نے ذاتِ خداوندی کو ان تمام باطل عقاید اور مشرکانہ گندگیوں سے پاک کر دیا

Marfat.com

جو دشمنان حق کی طرف سے مختلف زمانوں میں منسوب کی جاتی تھیں۔ اس حقیقت کو واضح کر دیا گیا کہ خدائے قدوس سے اعلیٰ، اس کے برابر اور اس کے قائمقام کوئی قوت نہیں۔ لہٰذا ایسی جلیل القدر ذات سے تعلق قایم کرنا ہی انسان میں اعلیٰ ترین ہمت و استقلال اور ولولۂ عمل پیدا کر سکتا ہے، اور یہی تعلق دنیا و آخرت میں فیروزمندی کا واحد ذریعہ ہے ؛

سورۃ الفلق (۱۱۳) :- یہ سورۂ مبارکہ مدنی ہے، اس میں ایک رکوع اور ۵ آیات ہیں ؛ (موضوع :- جسمانی مضرات سے پناہ ؛)

فصل ۲۹۹

کہہ دیجئے "میں صبح کے مالک کی پناہ میں آتا ہوں۔ ہر چیز کی برائی سے جو اس نے پیدا کی اور شب تاریک کی برائی سے جب اس کا اندھیرا چھا جائے اور گنڈوں پر پڑھ پڑھ کر پھونکنے والیوں کی برائی سے اور حسد کرنیوالوں کی برائی سے جب وہ حسد کرنے لگے ؛ ع۱ - آیات ۱ - ۵ ،

تذکیر

دنیا دارالاسباب ہے۔ اس میں ہر نیک و بد کام کے لئے ابتدائی طور پر اسباب بنانے آتے ہیں۔ انسان کو یہاں اپنے ارادے کی تکمیل کے لئے مسبب الاسباب خدائے قدوس کی پناہ میں آجانے کی ہدایت کی گئی ہے، یہ سورت ایک دعا ہے، جو بندۂ عاجز اپنے پروردگار کے سامنے اپنی مضبوطی کے لئے پیش کرتا ہے اور یوں گویا ہوتا ہے :-

"اے صبح کے روشن کرنے والے خدا! مجھے ہر شر و فساد سے بچا۔ مجھے ایسا عزم راسخ قلب صمیم اور پختہ ارادہ نوازش فرما کہ پہاڑ اپنی جگہ چھوڑ دیں، دریا اپنا راستہ بدل لیں، زمین الٹ جائے، آسمان گر پڑے مگر میں اپنے مقصد سے ایک انچ بھی نہ ہٹوں۔ اے خدائے قدوس! وہ حاسد جو ہماری کامیابیوں اور کامرانیوں سے ناخوش ہو کر

Marfat.com

غصّہ میں لال پیلے ہوتے ہیں۔ ہمیں کوستے ہیں اور ہمارے دشمنوں سے مِل کر ہمیں ذلیل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ان کے شرّ و فساد سے پناہ میں رکھ، ان کی سازشوں کو آشکارا کر دے ان کے منصوبے خاک میں مِلا دے۔ تیری تائید ہمارے شاملِ حال ہو۔ تو ہی ہمارا کارساز اور نگرانِ حال ہے، اے اللہ! تیری چوکھٹ پر سرِ نیاز جھکاتے ہوئے ہم دنیا جہان سے بے نیاز ہوتے ہیں۔"

سورۃ النّاس (۱۱۴):- یہ سورہ مبارکہ مدنی ہے، اس میں ایک رکوع اور چھ آیات ہیں۔ (موضوع:- روحانی مضرّات سے پناہ)۔

فصل ۳۰ روحانی مضرّت سے پناہ

(کہہ دیجئے!) میں لوگوں کے پروردگار کی پناہ میں آتا ہوں یعنی لوگوں کے شہنشاہِ حقیقی، اور لوگوں کے معبودِ (برحق) کی پناہ میں شیطانِ وسوسہ انداز کی بُرائی سے جو لوگوں کے دِلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے خواہ وہ (شیطان) جنّات میں سے ہو یا انسانوں میں سے۔

تذکیر

قرآنِ عزیز کی ابتدا سورت فاتحہ سے ہوئی تھی اور اس کا خاتمہ سورہ النّاس پر ہوا ——— وہ سورۃ نسخۂ شفا اور اساسِ علومِ معرفت تھی۔ تو یہ انسان کی عملی زندگی میں خدائے قدّوس کی حفاظت کی ذمہ دار ہے ——— الفلق میں ہادیِ جہان کے ڈاکوؤں اور حاسدوں سے حفاظت کی طلب کا اظہار تھا۔ تو یہاں کمزور انسان کو توفیقِ الٰہی کی طلب کی یوں تعلیم دی جاتی ہے:-

"اے سب لوگوں کے پروردگار! اور سب کے شہنشاہ! ہم عاجز و درماندہ تیری توفیق کے طلبگار ہیں، ہمیں کلمۃ الحق اور دینِ اسلام کی سربلندی کیلئے جذبۂ صادقہ نوازش فرما۔ اس راہ میں جو رکاوٹیں پیدا ہوں اور جس قدر

Marfat.com

خیالاتِ فاسدہ اور بُری حرکتیں سدِّ راہ ہوں۔ ان سب سے ہمیں
محفوظ رکھ۔ ان لوگوں سے بچا جو ہمارے ارادوں میں تزلزل پیدا کرنے کی
کوشش کریں۔ جنّات اور انسانوں سے، ظاہری اور باطنی دشمنوں سے
ہماری نگہداشت کر، ان میں سے کوئی بھی ہم پر اثر نہ ڈال سکے۔ ہم
اپنے مقصدِ حیات میں کامیاب ہوں اور قلبِ سلیم لے کر تیرے دربار
میں حاضر ہوں۔"

تَمَّتْ بِالْخَیْر

Marfat.com

GAU MAHATAO

تعلیماتِ قرآن

مرتبہ

مرزا عبدالحمید ایم۔اے

قومی کتب خانہ ریلوے روڈ لاہور

Marfat.com